

عبرت نامہ

از
محمد قاسم عبرت لاہوری

تصحیح و حواشی خلاصہ کتاب و معتمدہ

ڈاکٹر ظہور الدین احمد



ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



“



عبرت نامہ

از
محمد قاسم عبرت لاہوری

تصحیح و حواشی خلاصہ کتاب و مفت شدہ

ڈاکٹر ظہور الدین احمد

ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

جملہ حقوق محفوظ
انتشارات ادارہ تحقیقات پاکستان
شمارہ.....۴۸

39051

تشکر

ادارہ تحقیقات پاکستان مترو کہ اوقاف بورڈ ،
حکومت پاکستان کی مالی امداد کا ممنون ہے ،
جس کی وجہ سے ادارے کے لیے تصنیف و
تالیف کا کام آسان ہو گیا ۔

طبع اول : دسمبر ۱۹۷۷ء

قیمت : ۵۵ روپے

طابع : سید ظفرالحسن رضوی
مطبوعہ : ظفر سنز پرنٹرز ، ۹ - کوہر روڈ ، لاہور

مندرجات

صفحہ	
۷-۱	۱ - تصحیح متن
۱۸-۸	۲ - مصنف
۳۶-۱۹	۳ - عبرت نامہ
۳۷-۳۶	۴ - اسلوب بیان
۳۹-۳۸	۵ - شاہان تیموری کے القاب و سنین حکومت
۴۴-۴۰	۶ - شجرہ تیموریان ہند
۴۶-۴۵	۷ - شجرہ سادات یارہ
۹۴-۴۷	۸ - خلاصہ عبرت نامہ
۲۷۷-۹۷	۹ - متن
۲۸۳-۲۷۹	۱۰ - تعلیقات
۳۰۶-۲۸۴	۱۱ - فرہنگ اشخاص
۳۱۰-۳۰۷	۱۲ - فرہنگ الفاظ ہندی و مقامی
۳۱۲-۳۱۱	۱۳ - فرہنگ ترکی و عربی و فارسی
۳۱۸-۳۱۳	۱۴ - فرہنگ مقامات
۳۱۹	۱۵ - اشاریہ

مندرجات عبرت نامہ

- ۱ - تمہید کلام پر کمال بطریق براعت استہلال
۹۷
- ۲ - بیان کیفیت احوال حیرت اشتہال و سبب تصنیف و تالیف
۹۸
- ۳ - سفر نا گزیر محمد اورنگزیب عالمگیر از دار فنا بشہرستان
عالم بقا
۱۰۷
- ۴ - جلوس برکت مانوس حضرت محمد معظم پادشاہ غازی بر تخت
فرمان فرمائی و نہضت بسمت ہندوستان بچنگ برادر -
۱۱۲
- ۵ - ارتفاع لوای گردون بہا محمد اعظم شاہ بعزیمت مصاف محاربه
با محمد معظم بہادر غازی
۱۱۵
- ۶ - جنگ محمد اعظم شاہ با محمد معظم بہادر شاہ -
۱۱۷
- ۷ - پرہمت حق پیوستن محمد اعظم شاہ و سلطنت بہادر شاہ غازی
و تقریب کوچ سمت دکن
۱۲۶
- ۸ - نہضت راہات عالیات حضرت بہادر شاہ بسمت دکن بعزم رزم
کام بخش برادر خرد
۱۲۸
- ۹ - مراجعت حضرت گیتی خدیو بسوی ہندوستان بعد از فتح
در جنگ با محمد کام بخش و ظہور فتند: گوروی بدخوی
۱۳۳

- ۱۰ - توجہ راہات عالیات حضرت محمد معظم بہادر شاہ بطرف خطہ پنجاب بنا بر گوشالی فرقه طاعیہ سنگھان و درانجا بلاہور
رسیدن و متوجہ سفر آخرت شدن ۱۴۴
- ۱۱ - در بیان جنگ و جدل برادران و در تقسیم کردن ملک و منال و برپا شدن فساد و کشتہ شدن شاہزادہ محمد عظیم الشان ۱۵۱
- ۱۲ - جنگ محمد معزالدین جہاندار شاہ با دو برادر دیگر محمد رفیع الشان و جہانشاہ ۱۵۶
- ۱۳ - بر تخت نشستن محمد معزالدین جہاندار شاہ و استظلال بچتر سلطنت و عدالت رفتن ۱۶۱
- ۱۴ - احوال فرخ میر شاہزادہ و بچنگ رفتن سلطان اعزالدین پسر جہاندار شاہ معزالدین و شکست یافتن از غردلی صاحبان ناہموار ۱۶۴
- ۱۵ - احوال فتح و نصرت محمد فرخ میر بر محمد معزالدین جہاندار شاہ ۱۶۹
- ۱۶ - جلوس کردن بر تخت سلطنت حضرت محمد فرخ میر ۱۷۵
- ۱۷ - احوال گورو کہ بہ بندہ اشتہار و شہرت دارد ۱۸۰
- ۱۸ - کشتہ شدن عیسی خان من از دست شہداد خان خویشکی قصور صانہا اللہ من الجور ۱۸۵
- ۱۹ - آغاز فساد سلطنت محمد فرخ میر ۱۸۷
- ۲۰ - رفتن نواب سید حسین علی خان بطرف راجپوتانہ و آوردن دختر راجہ اجیت سنگھ برای حضرت محمد فرخ میر بادشاہ ۱۹۰

- ۲۱ - ازدواج خاقان جهان بہ مہارانی دختر راجہ . ۱۹۳
- ۲۲ - رفتن امیرالامرا سید حسین علی خان بہادر بدکن و جنگ با داؤد خان و کشتہ شدن افغان . ۱۹۸
- ۲۳ - معزولی محمد فرخ میر بادشاہ از تخت سلطنت . ۲۰۷
- ۲۴ - برتخت نشستن محمد رفیع الدرجات بدستیاری قطب الملک سید عبداللہ خان و امیرالامرا بہادر و دیگر سادات . ۲۱۵
- ۲۵ - کوچ نمودن امیرالامرا بسمت اکبر آباد برای فتح قلعہ و دستگیر کردن محمد نیکوسیر پسر سلطان محمد اکبر و کشتہ شدن تواری متر مین . ۲۲۲
- ۲۶ - جلوس برکت مانوس رفیع الدولہ برادر رفیع الدرجات شاہ مرحوم ۲۲۶
- ۲۷ - جلوس برکت مانوس حضرت محمد شاہ پادشاہ غازی خلداللہ ملکہ و سلطانہ . ۲۳۰
- ۲۸ - نہضت فوج ظفر موج لواب امیرالامرا بہادر بسمت صوبہ الہ آباد بقصد جنگ کردہر بہادر و رفتن راجہ رتن چند برای صلح . ۲۳۷
- ۲۹ - تمہید رفتن امیرالامر حسین سید علی خان بہادر بسمت دکن و جنگ سید دلاور خان بخشہ . ۲۴۱
- ۳۰ - جنگ نظام الملک و سید عالم علی خان برادر زادہ امیرالامرا نائب صوبیدار دکن . ۲۴۹

- ۳۱ - کوچ فرمودن نواب امیرالامرا بطرف دکن بعزم جنگ یا
نواب نظام الملک بانتقام خون سید عالم علی خان و قتل
امیرالامرا - - - - - ۲۵۳
- ۳۲ - رسیدن اخبار شہادت نواب امیرالامرا سید حسین علی خان
مرحوم بقطب الملک سید عبداللہ خان و سامان جنگ نمودن
او با مجد شاہ و مجد امین خان - - - - - ۲۶۳
- ۳۳ - مقابلہ سید عبداللہ خان قطب الملک با حضرت مجد شاہ بادشاہ
غازی و جنگ نمودن و دستگیر شدن - - - - - ۲۶۹

تصحیح متن

”عبرت نامہ“ کے متن کی تصحیح کے وقت بہت سی دشواریاں پیش نظر تھیں۔

۱۔ موجودہ خطی نسخوں سے معلوم ہوا کہ کوئی کامل صحیح اور قابل اعتماد نسخہ موجود نہیں۔ کتاب کی مہربانی سے بعض مقامات سے جملے اور عبارات محذوف ہیں۔

۲۔ نقاط لکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی اس لیے الفاظ محرف و مصحف اور مغشوش ہو گئے ہیں۔ مثلاً مختلف نسخوں میں ایک ہی مقام پر الفاظ کی یہ صورتیں دیکھیے :
سلامت ، خلافت ، جلادت ، جرأت ، حرارت ، جرأت ، حرارت۔

۳۔ اشخاص و مقامات کی تشخیص و تعیین کرنا بڑا کٹھن ہے۔

۴۔ مصنف کا بیان بعض مقامات پر ادیبانہ اور مترسلانہ ہے۔ اس لیے بعض جملوں کے در و بست کے سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

۵۔ مصنف نے ہندی و مقاسی ، ترکی و عربی کے الفاظ استعمال کیے ہیں جن کے مطالب و معانی جاننا ضروری ہے۔

بہر حال ان دشواریوں کے باوجود متن کی تصحیح میں ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ سب سے اہم اور ضروری بات یہ کہ مکمل متن

حاصل کرنے کے لیے پانچ نسخوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ یعنی نسخہ الف تا ہ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان کے علاوہ باقی معلومہ نسخوں کی کیفیت بھی ذیل میں مندرج ہے۔

نسخہ الف :

یہ نسخہ پنجاب پبلیک لائبریری میں شماره 237 و 954 تا پر موجود ہے۔ تقطیع $6\frac{3}{4} \times 13\frac{1}{4}$ ہے۔ کل برگ ہیں۔ ہر صفحے میں 17 سطریں ہیں۔ خط نستعلیق خوب۔ عنوانات سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔ نسخہ سکنوہر ۵۱۰۷۔ ترقیہ حسب ذیل ہے :

”تمام شدہ نسخہ ستمبر کہ عبرت نامہ من تصنیف میر محمد قاسم عبرت تخلص منشی سرکار نواب امیر معین الملک حسب الارشاد فیض بنیاد، زبده خاندان مصطفوی، ندوۃ دودمان مرتضوی جناب مخدومی مطاعی استظہاری افتخاری جناب فقیر سید جمال الدین صاحب بخاری دام اقبالہ و افضالہ بدستخط ذرہ بیقصدار بہاء الدین بتاریخ بیست و چہارم جادی الثانی بروز پنجشنبہ وقت عصر ۱۲۷۰ ہجری مقدم مطابق ۱۵ ماہ بیساکھ ۱۹۱۰ باتمام رسید۔“

خوشخط ہونے کے باوجود اس نسخے میں رجال و امکانہ کی بے شمار غلطیاں ہیں۔ دوسرے مخطوطات کے مقابل میں بعض مقامات سے کچھ عبارات محذوف ہیں اور بعض مقامات پر زاید ہیں۔

نسخہ ب :

نسخہ خطی پنجاب یونیورسٹی لائبریری مجموعہ آذر میں شماره H-52 پر موجود ہے۔ کل 173 برگ ہیں۔ متن کی تقطیع 13.5 سم x 7 سم ہے۔

ار صفحے میں 13 سطریں ہیں۔ خط نستعلیق خوب۔ نسخہ مکتوبہ
۱۹۰۲ بکر می/۵۱۸۴۵۔

ترقیمہ حسب ذیل ہے :

”تمام شد کتاب عبرت نامہ برای پاس خاطر شاہ صاحب
باند اقبال، حقایق و معارف آگاہ، شاہ صاحب غلام محی الدین
شاہجہو۔ تحریر یافت ۱۳ بہادوں ۱۹۰۲۔“

عنوانات سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔ عنوانات نسخہ الف سے مختلف
ہیں۔ خوشخط ہونے کے باوجود اشخاص و مقامات کی بے شمار غلطیاں
ہیں۔ عبارات میں بھی کمی و بیشی ہے۔

نسخہ ج :

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں شماره Pc II 76 پر موجود ہے۔
کل 216 برگ۔ متن کی تقطیع 11 سم × 5½ سم۔ ہر صفحہ میں تیرہ
سطریں۔ خط نستعلیق متوسط۔ نسخہ کرم خوردہ اور ہاریک زدن سے
مرمت شدہ، آخر سے چند ورق ناپید، تاریخ کتابت درج نہیں۔

یہ نسخہ مقابلتاً صحیح ہے اور اس نسخے سے تصحیح کرنا
مہلکی ہے۔

نسخہ د :

نسخہ خطی پنجاب پبلک لائبریری، شماره 37 و 38،
تقطیع 22 سم × 11 سم، 17 سطریں فی صفحہ، خط نستعلیق متوسط۔
برگ 59 ب، سطر 13 تک یہ نسخہ الف کے مطابق ہے۔ اس کے
بعد عبارت مختلف ہے۔ آخری بیان سود حسین علی خان امیر امرتسر کے

قتل اور سید غیرت علی خان کی انتقامی کوشش سے متعلق ہے ، آخری
سطر یہ ہے :

”سر از پا و پا از سر نشناخته یکر سمت برگلال بار پادشاهی رفت۔“

اس کے بعد دوسرے مصنف کی عبارت شروع ہو جاتی ہے ۔
صفحہ 99 تک عہد مجد شاہ کے احوال و کوائف بیان کیے گئے ہیں
آخری عنوان ”ذکر بسر بردن اوقات مجد شاہ بعد رفتن نادر شاہ۔“

آخر میں ترقیمہ یہ ہے :

”تمت تمام شد حصہ اول در ذکر خروج نادر شاہ پادشاہ بغایت
انہدام از تصنیف عبدالکریم ناسی اہل کشمیر و در حصہ ثانی
ذکر نادر شاہ و شاہان ہند تمام خواہد شد۔“

کاتب نے کلمات کی صحت کا خیال نہیں رکھا ۔ اکثر الفاظ مغشوش
ہیں ۔ اس لیے اس نسخے سے مدد نہیں ملی ۔

نسخہ ۵ :

انڈیا آفس لائبریری ، فہرست مخطوطات فارسی شمارہ 993 ، 189 برگ
تیرہ سطریں فی صفحہ ، تقطیع $8\frac{3}{4} \times 6\frac{1}{8}$ خط نستعلیق ۔ برگ 145 الف
سے دوسرا خط ، سال کتابت درج نہیں ۔

انغاز اس طرح ہے :

”حمد بیحد و ثنای خداوند کارساز حقیقی را کہ سلطان
روح انسانی را از کم عدم ۔ ۔ ۔“

اس کی مائیکرو فلم کراچی یونیورسٹی لائبریری میں شمارہ B-119
پر موجود ہے ۔ اس نسخے سے کہیں کہیں الفاظ کی تصحیح میں مدد
ملی ہے ۔

نسخہ ہائے برٹش میوزیم :

۱۔ فہرست مخطوطات فارسی ، صفحہ 273 ب ۔
124 برگ ، $8'' \times 4''$ ، 15 سطریں فی صفحہ ، خط شکستہ ،
اٹھارویں صدی کے اواخر کا مکتوبہ ۔

اس نسخے کے علاوہ برٹش میوزیم میں چار نسخے اور موجود
ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔ ان کا بیان فہرست مخطوطات فارسی
939 سے 940 صفحات پر موجود ہے ۔

۲۔ صفحہ 939a ، شمارہ Or-1934

157 برگ ، تقطیع $7\frac{1}{2} \times 4\frac{1}{2}$ ، تیرہ سطریں فی صفحہ ۔
۲۱ لہجی ، خط نستعلیق ، مکتوبہ بیسویں صدی ۔

۳۔ صفحہ 939 ب ، شمارہ Or-1935

113 برگ تقطیع $8\frac{1}{2} \times 5''$ ، 18 سطریں فی صفحہ ۔
۳۱ لہجی ۔ خط شکستہ آمیز ، مکتوبہ اٹھارہویں صدی ۔

۴۔ صفحہ 940a ، شمارہ Or 1933 ۔

209 برگ ، $14'' \times 7\frac{1}{2}$ ، تیرہ سطریں فی صفحہ ،
۳۱ لہجی ، خط نستعلیق ، مکتوبہ ۱۹۰۰ء تک
(۱۸۳۷ع) ۔

۵۔ صفحہ 1008a ، شمارہ Or - 1650 ۔

4 تا 57 ب ، تقطیع $11\frac{1}{2}'' \times 5\frac{1}{2}$ ، 19 سطریں فی صفحہ ،
۴ لہجی ، خط شکستہ ، مکتوبہ شعبان ۱۰۰۰ھ
(۱۸۱۵ع) ۔

ناقص الآخر اس میں صرف قتل سید حسین علی مدنی تک کے
حالات درج ہیں ۔

نسخہ رایل ایشیائیک سوسائٹی گریٹ برٹن و آئرلینڈ ۔
فہرست مخطوطات فارسی و عربی ، مورلی ، شمارہ 104 ۔

108 برگ ، تقطیع "9 1/2" x 7" ، بارہ سطریں فی صفحہ ، خط شکستہ
ناخواندنی ۔ مکتوبہ ۵۱۳۰۳/۱۸۸۷ع ۔

تاریخی واقعات ، سنین اور اشخاص و اسکنہ کی تشخیص و تعیین کے
لیئے مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد ملی ہے ۔

۱ ۔ Later Mughals by Irvine (مطبوعہ) ۔

۲ ۔ منتخب اللباب : خانی خان (مطبوعہ) ۔

۳ ۔ تاریخ ارادت خان : مبارک اللہ واضح (مطبوعہ) ۔

۴ ۔ تاریخ نادر الزمانی : حوشحال چند (نسخہ خطی پنجاب پبلک
لائبریری ، لاہور) ۔

۵ ۔ احوال الخواقین : محمد قاسم (فوٹو سٹیٹ کان ملوکہ پروفیسر
احسان سالک ، استاد تاریخ) ۔

ستن کی تصحیح و تہذیب اور توضیح و تمشیہ کے لیے مندرجہ ذیل
اقدامات کیے گئے ہیں :

۱ ۔ پاورق میں صرف واضح اختلاف کی وجہ سے متبادلات درج
نہیں گئے ہیں وگرنہ مختلف نسخوں کا مقابلہ کرتے ہوئے صحیح
نو درج کر لیا گیا ہے ۔

۲ ۔ الفاظ کی تشریح کے لیے مندرجہ ذیل فرہنگ مرتب کیے
گئے ہیں :

(الف) ہندی و مقامی الفاظ کی فرہنگ ۔

(ب) ترکی اور غیر مانوس الفاظ کی فرہنگ ۔

(ج) مقامات و مکانات کی فرہنگ ۔

(د) تلمیحات آیت قرآنی کی تفصیل و تکمیل ۔

۳۔ تاریخ کے معتبر اور اہم اشخاص و کردار پر تشریحی و سوانحی نوٹ لکھے گئے ہیں ۔

۴۔ متن میں مبہم اور غیر واضح اشارات کے متعلق بھی تشریحی نوٹ لکھے گئے ہیں ۔

۵۔ سلاطین تیموری اور ان کے اولاد و احفاد کا شجرہ نسب دیا گیا ہے ۔

۶۔ سادات بارہہ کے اہم اشخاص کا نسب نامہ مرتب کیا گیا ہے تاکہ ان کی شخصیتیں سمجھنے میں مدد ملے ۔

۷۔ فہرست القاب شاہان تیموری جو ان کی وفات کے بعد استعمال کیے جاتے ہیں ۔

مقدمہ میں مصنف کا تعارف کرایا گیا ہے اور اس کی کتاب کی تاریخی اور ادبی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ کتاب کے ممکنہ ماخذ پر معاصر اور قریب العصر کتب و نسخ کی فہرست پیش کی گئی ہے ۔

مصنف

محمد قاسم عبرت

محمد قاسم نام ، عبرت تخلص تھا ۔ ریو کو ”عبرت نامہ“ کی ایک عبارت سے نام و تخلص کے متعلق شبہ ہوا ہے ۔ انہوں نے لکھا ہے :

The author calls himself in the preface "Ibrat Zuhoor". or Ibrat son of Zuhoor, both appellations being poetical surnames ;

مقدمہ کی اصل عبارت یہ ہے ۔ ”محرر این سطور و مسطر این اوراق عبرت ظہور“۔ ریو صاحب کو مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے ۔ ’عبرت ظہور‘ مصنف اور اس کے باپ کے تخلص نہیں بلکہ عبرت ظہور اوراق کی صفت ہے یعنی یہ اوراق جن سے عبرت ظاہر ہوتی ہے ۔

ریو نے یہ بھی لکھا ہے کہ محمد قاسم امیر الامرا سید حسین علی خان کی خدمت میں دیوان کی حیثیت سے ملازم تھا ۔ یہ غلط ہے ۔ وہ صورت سنگھ ملتان کا ملازم ہوا ۔ غالباً منشی / دبیر کی حیثیت سے ۔ البتہ صورت سنگھ امیر الامرا کا دیوان تھا ۔

محمد قاسم کے والد کا نام سید برہان اللہ تھا جنہوں نے عمر کا بڑا حصہ دکن ، نکھنڈ اور ملتان میں گزارا ۔ دادا کا نام سید خان محمد تھا ۔ ان کے ماسوں شاہ عتیق اللہ لاہور کے صوفی عالم تھے ۔ اندرون شاہ عالمی دروازہ میں محلہ سید نظام بخاری میں رہتے تھے ۔ اس محلے میں ایک مسجد

تھی ، جس میں وہ ہندو مسلم شاگردوں کو پڑھایا کرتے تھے ۔ ان کے ایک شاگرد راجہ خوشحال چند نے میر قاسم کو دو سو پچیس روپے دیے ۔ انہوں نے شکستہ مسجد کو دوبارہ تعمیر کیا اور ایک کنواں بھی بنایا ۔ میر قاسم شاہ عتیق اللہ کے متبلی بھی تھے ۔ انہوں نے ان کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی ۔ میر قاسم نے اپنے ایک بھائی میر قدرت اللہ کا ذکر کیا ہے جو شاہجہان آباد میں نادر شاہ کے قتل عام کے دوران میں مارے گئے ۔ انہوں نے اپنے ایک بیٹے میر محمد ہاشم کا بھی ذکر کیا ہے ۔ میر قاسم ۱۱۳۰ھ تک لاہور میں مقیم تھے عبرت نامہ کی تمہید میں وہ ذکر کرتے ہیں کہ اس سال وہ معاشی پریشانیوں کی وجہ سے دہلی گئے اور سید حسین علی خان امیر لاکھنؤ کے دیوان صورت سنگھ ملتان اور اس کے بیٹے لالہ انند سنگھ کے وسط سے ملازمت حاصل کی ۔ اتنا یقینی ہے کہ زوال سادات بارہ یعنی ۱۱۳۰ھ تک وہ ان کی خدمت میں حاضر رہے ۔ اور مختلف مہموں میں ان کے شریک سفر رہے ۔

۱ ۔ فتنہ نیکوسیر کو اچھلنے کے لیے جو لشکر سید حسین علی خان کی قیادت میں گیا ، وہ اس میں شریک تھے ۔

۲ ۔ نظام الملک کے خلاف مہم میں جو سید عالم علی خان نے انتقام کی غرض سے اختیار کی گئی تھی اور جس میں میر سید حسین علی خان ، محمد امین خان کی سازش سے قتل کر دئے گئے تھے میر قاسم ، صورت سنگھ ملتان کے ہمراہ اس ہنگامے کے وقت موجود تھے ۔

۲ ۔ بیاض محمد قاسم ، نسخہ خدی پنجاب یونیورسٹی لائبریری ، لاہور ۔

۳۔ محمد شاہ اور محمد امین خان کے خلاف امیر الامرا کا انتقام لینے کے لیے نضب الملک سید عبداللہ خان نے جو جنگ کی اس میں میر قاسم موجود تھے۔

۴۔ میر قاسم، عارف بیگ خان نائب ناظم لاہور کی سرکار میں ملازم تھے۔ وہ گورداسپور میں بنگلہ کے خلاف مہم میں شریک تھے۔

ان کی خود نوشت بیاض کے مندرجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ۱۱۲۰ھ سے ۱۱۲۱ھ تک ضرور زندہ تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے سبھی عمر پائی۔ ۱۱۲۰ھ تک وہ ضرور بیس پچیس سال کی عمر تک پہنچے ہوں گے تبھی وہ شعر گوئی میں اتنے پختہ ہو چکے ہوں گے کہ قطعات تاریخ لکھ سکیں۔ انہوں نے نواب خانخاںان منعم خان، وزیر ہادر شاہ کی تصنیف 'الہام منعمی' کے متعلق مندرجہ ذیل شعر لکھا جس سے ۱۱۲۰ھ سال تالیف نکلتا ہے۔

از در گہ فیاض خداوند حد
الہام الغیب است تاریخ خرد (۱۱۲۰ھ)

۱۱۳۹ھ میں وہ لاہور میں تھے۔ انہوں نے راجہ خوشحال چند کی امدادی رقم سے مسجد و چاہ تعمیر کبے۔ بیاض کی دوسری تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناظران لاہور عبدالصمد خان، نواب زکریا خان اور سعین الملک کی ملازمت میں کسی نہ کسی طرح وابستہ تھے۔ ایک جگہ انہوں نے خود کو سعین الملک کا منشی سرکار لکھا ہے۔ بیاض کے تعارف میں ہم ان کے بعض قطعات درج کریں گے جن سے تاریخی واقعات سے ان کی وابستگی ظاہر ہوں گی۔

بیاض میر قاسم

اس بیاض کا منفرد نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری مجموعہ شیرانی
شمارہ ۲۲۸۰ پر موجود ہے۔ کتاب متفرق اوراق پر مشتمل ہے۔ بیاض
کتابی صورت میں نہیں بلکہ مختلف کاغذات پر وقتاً فوقتاً یادداشتوں کے
طور پر تحریریں محفوظ کی گئی ہیں۔ قلم بھی مختلف ہیں۔ سطریں بھی آڑی
ترجھی ہیں۔ عمودی افقی سطروں میں تنگ تنگ، اشعار اور دوسری
عبارتیں مرقوم ہیں۔ خط عموماً شکستہ آمیز ہے۔ بیاض کا زیادہ حصہ
شعرا کے منتخب اشعار پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض معروف بھی
ہیں۔ مثلاً نجیبای خالص۔ محمد علی علمہ۔ شاہ افضل۔ شاہ صابر۔ فیض بخش۔
سامی۔ مردہی۔ بینش۔ دانش۔ عاشق۔ ثاقب۔ اسی۔ امالی وغیرہ۔

دوسری تحریروں میں خطوط کی نقول ہیں۔ ایک ایک طرح سے ان کی
نقل ہے۔ کچھ طبی نسخے بھی منقول ہیں۔ تعزیت و مہبت کے نواع
پر اشعار ہیں۔ عمارات کی بنا پر مادہ ہائے تاریخ ہیں۔

اس بیاض میں مندرج بعض مستند قطععات تاریخ اور یہاں مذکور
لیتے ہیں تاکہ ان کے کچھ اشعار میں ان کے بارے میں شعری ذرا
ہو سکے اور دوسرے ذہور کی بہتر شخصیتوں کے متعلق کچھ اشعار
منضبط رہ جائیں۔ تمنا عتیق اللہ کی مسجد تختہ کرنے کی تاریخ :

سعادت نشان راجہ خورشید جمال حذر
کہ تہو تہیق ہمدان بوشہ رفیق
ہدام از کرمہائی دادار باد
ہکام مرادش ز دولہب رحیق
چو سید عتیق اللہ اوستاد
ز تقدیر حق شد برحمت حریق

کہن داشت این مسجد دیر سال
حوالیہ من کل فج عمیق
بفرمود تا میر قاسم کند
سر نو بنایش نمود آن شفیق
چو تاریخ تعمیر آن خواستم
خرد گفت مسجد چو بیت العتیق

۱۱۳۹ھ

نواب عبدالصمد خان بہادر دلیر جنگ نہم ربیع الثانی ۱۱۵۰ھ کو
موت ہوئے۔ مجد قاسم نے تاریخ وفات لکھی۔

نواب دلیر جنگ سیف الدولہ
در بذل و سخاوت آنکہ او داد بداد
از دولت و نعمت و شجاعت در عمر
نگذاشتہ عقدہ کہ عزمش نکشد
فرمان اجل رساند چون پیک اجل
لبیک زد و برفت با خعاطر شاد
او شد ز مغفرت بہ جنت داخل
حالم ز غمش بنالہ حسرت فریاد
تاریخ وصال آن کرم پرور دین
جسم از بر عقل با صدق و سداد
گفت از سر الہام بمن ہاتف غیب
بر گوی ہمین کہ حق زوی راضی باد

۱۱۵۰ھ

نواب زکریا خان کی وفات پر تاریخ لکھی :

ابن نکتہ بہر کددام باشد معلوم
موجود ہر آنجہ ہست گردد معدوم

از رحلت نواب مرا باقی گفت
از وصل احد خان بہادر مرحوم

۵۱۱۵۸

میر یحییٰ خان ہسر زکریا خان کے ناظم صوبہ پنجاب بننے پر مندرجہ
ذیل قطعہ لکھا :

ای مبارک بتو اقبال صمد
حضرت خواجہ احرار مدد
دادہ حق صوبہ پنجاب بتو
مثل این صوبہ دگر ہم بدہد
حکم محکم ز ہد شاہ است
کہ ہمیشہ بتو این صوبہ مزد
بہر تو ہر وقت مبارک باشد
کرم و لطف و عنایات احد
سال تاریخ چو جسم از عقل
گفت در گوش من از لطف خرد
سر اعدا شدہ پامال ازو
ناظم صوبہ پنجاب آمد
میر قاسم بدعا مشغول است
چشم دارد کہ اجابت برسد

۵۱۱۵۸

نواب معین الملک ناظم صوبہ پنجاب کی مدح و ستائش میں لکھی
قطعہات ہیں۔ ۵۱۱۶۱ میں عید قربان پر تہنیت و دعا۔ عید رمضان
تہنیت۔ پنجاب میں تشریف آوری پر قطعے میں سے ایک شعر ہے :

تشریف بہ پنجاب ہائون تاریخ
زان میل بچشم دشمن اکنون ہادا

سیالکوٹ میں ناصر خان پر فتح پانے پر مبارکباد لکھی۔ تاریخ کا شعر یہ ہے۔

سال تاریخ مرا ہاتھ غیب
گفت ”این فتح خدا داد“ مبارکباد

۱۱۶۳ھ

مدھیہ قطعے کا آخری شعر یہ ہے :

چون رعایت انس و جان و وحش و طیر از دل کنند
میر قاسم ثناخوان و ثناخوان و ثناخوان تو باد

معین الملک کی وفات پر ذیل کی تاریخ نکالی :

بسر دل خاک کردہ ہاتھ گفت
رضی اللہ عنہ سال وفات

۱۱۶۷ھ

کفایت خان مولوی عبد اللہ کا خطاب تھا جو نادر شاہ نے دیا
تھا۔ میر قاسم نے ۱۱۵۷ھ میں اعلیٰ کی تعریف میں مندرجہ ذیل
اشعار لکھے :

بنگر در کار خان عالیشان
قبیلہ مومنان کفایت خان
طرفہ احسان نمودی بر پنجاب
برده کشتی برواش از گرداب
حفظ ناموسها و جان بخشی
از عذاب شدید امان بخشی
خیر خواہ خلائق آمدہ است
زان بہ آفاق فائق آمدہ است

لیکن جب نواب زکریا خان نے ملتان میں اسے قید کر لیا اور
لاہور میں لا کر اسے مروا ڈاڑا تو میر قاسم نے ذہل کے انعار میں اسے
مکر و فریب کا مجرم قرار دیا۔

مولوی را چون مجرم مکر و کید
در حویلیہای او کردند قید
گفت ہاتف سال تاریخ وفات
از کفایت خان بر آمد جان کید

غلام محی الدین خان روہیلہ پسر قطب الدین نے قصور میں مسجد
عالی تعمیر کرائی۔ میر قاسم نے اس کی تاریخ لکھی۔

مسجد غلام محی الدین بنای ساخت
بہر وضوی رضوان سقا برون شتافت

(تعمیر سقا، ۱۱۶۱ھ - ۱۱۶۸ھ)

غلام محی الدین کی وفات پر بھی تعمیر سے تاریخ وفات نکالی ہے :

اب در جوی زندگی چو نماسد
جان برون آمد از غلام محی الدین

بیاض میں آخری تاریخ ۱۱۷۱ھ کی ہے جو میر قاسم نے میر نعمت
خان بہادر کی وفات پر لکھی :

ز دنیا میر نعمت خان بہادر
قدم برداشتم بر اوج افلاک
ز تاریخ شہادت گفت ہاتف
شہید اکبر است ابن سیدی پاک

۱۱۷۱ھ

بیاض اور عبرت نامہ میں میر قاسم کے اور بھی اشعار مندرج ہیں جن کے مطالعہ سے ان کی شعری استعداد، جوہر فن اور پختگی طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔ نمونے کے طور پر ہم غزلیات و قطعات کے اشعار یہاں محفوظ کر لیتے ہیں تاکہ وہ تلف ہونے سے بچ جائیں :

ازدواج فرخ سیر با دختر راجہ اجیت سنگھ کی تقریب پر عہد قاسم نے ایک غزل کہی جس کا مطلع یہ ہے :

بیبا ساق کہہ ہنگام تماشاست
نگہ از سوجہ گل بادہ پیامت

(عبرت نامہ ص ۷۷)

سید حسین علی خان کے لشکر کی تعریف میں ایک قصیدہ کے چند اشعار مندرج ہیں۔ اس کا ایک شعر یہ ہے :

غبار فوج بود آیم نشان ظفر
سواد سورہ فتح است ترجان ظفر

(عبرت نامہ ص ۷۳)

غزل - مرقومہ ۱۱۳۳ (بیاض)

بیبا بدیدہ عبرت بہ بین تماشا را
بہار رنگ دگر بست باغ دلایا را
زحسن لالہ رنگین چمن بہر قطعہ ای
فزودہ رنگ پرو غنچہای رعنا را
بہار مملکت ہند ہولی آمدہ است
کہ ساختہ است جنون مست پیروبرنا را

ز فضل بیحد و الطاف صانع قدرت
 فزوده حشمت و اقبال صاحب ما را
 چه صاحبی که ز انعام و فضل او باشد
 همیشه جوهر و سرمایه کان و دریا را
 کریم اصل و کرم پیشه و کرم پرور
 سخنی سرشت و سخاشیوه فیض بخشا را
 بهای گلشن اقبال لاله کشن سهای
 که خرمی است ازو باغ بر تمنا را
 نموده مجلس رنگین زعیش و عشرت و ذوق
 که داغ حسرت ازانست بزم خسرو را
 کمال و رنگ چو بر روی گلرخان دیدیم
 بسیر باغ نماند است آرزو ما را
 صدای دهل و ک و مردنگ تال و غنچه
 فزوده ولوله دلهای عشق پیرا را
 هوا ز رشحه باران گرفته بچردی
 نه نگ ریخته بر باغ و راغ و صحرا را
 شگوفه شفقی از کمال صنعت حق
 جواب است م صغ بشاخ سینا را
 همیشه عیش و نشاط و سرور پی در پی
 کسی تمام نکرده است کار دنیا را
 دعای دولت و عمر تو میر قاسم گفت
 قبول باد باقبال حق تعالی را

ہلال عید دیکھنے پر (مرقومہ بیاض)

فرخا روزی کہ دولت در کنارش داده اند
 صد مبارکباد عشرت زر نثارش داده اند
 با کمال ذوق دل سرمایہٴ عمر عزیز
 آرزومندان بشوق انتظارش داده اند
 بہر قطع بیخ غم بنگر ہلال عید را
 در براق جوہری از ذوالفقارش داده اند
 - - - تیغ ہلال عید بنگر بر افق
 همچو تیغ کہکشانش جوہر نگارش داده اند
 بہر قفل غم کلید عیش پیدا شد ہلال
 این کلید خرمی در اختیارش داده اند
 درفضای چرخِ اخضر اینکہ می بینی ہلال
 طوطی زرین سلب در مرغزارش داده اند
 خامدہٴ قاسم کہ گلریز است از رنگین سخن
 شاخ کل بنگر بدست تو بہارش داده اند

—:o:—



عبرت نامہ

عبرت نامہ ۱۱۳۵ھ میں تالیف ہوا۔ میر قاسم مؤلف نے خود

تاریخ لکھی :

شدم فکر چو بہر سال تاریخش خرد گفتا
ز عبرت نامہ سید محمد قاسم، آمد سال تاریخش

۱۱۳۵ھ

کتاب کا ام مصنف کے مخلص عبرت کی وجہ سے ذوسعی ہو گیا ہے۔ عبرت نامہ یعنی عبرت کی لکھی ہوئی تاریخ یا ایسی تاریخ جس سے عبرت و موعظت حاصل ہوتی ہے۔ کتاب کے مندرجات کے مطالعہ سے نام کی دوسری تشریح ہی صادق آتی ہے۔ اس کتاب میں ۱۱۱۸ھ سے ۱۱۳۴ھ تک کے احوال و واقعات بیان ہوئے ہیں۔ لیکن اس مختصر دور کی تاریخ میں دیدہ بصیرت کے لیے عبرت کا سامان موجود ہے۔ حقیقت میں نگاہ کے لیے دس بارہ سال کی اس تاریخ سے اس عظیم تیموری سلطنت کے اسباب و زوال انحطاط کا سراغ لگانا مشکل نہیں۔

کتاب کے مندرجات کی مفصل فہرست متن سے پہلے دی گئی ہے۔ یہاں ہم احوال و واقعات کے اہم عنوانات درج کرتے ہیں۔

نعت نشینی کے لیے جنگیں :

- ۱۔ وفات اورنگزیب پر اعظم شاہ اور معظم شاہ کے درمیان۔
- ۲۔ معظم شاہ اور کام بخش کے درمیان۔
- ۳۔ بہادر شاہ کی وفات پر جہاندار شاہ اور بھائیوں کے درمیان۔

۴ - فرخ سیر اور جہاندار شاہ کے درمیان ۔

۵ - نیکو سیر کے خلاف جنگ ، محاصرہ اکبر آباد ۔

فرخ سیر کا عزل و قتل ، رفیع الدرجات ، رفیع الدولہ ، محمد شاہ اور ابراہیم کی بی درپی تخت نشینی ۔ گردھر بہادر کے خلاف لشکر کشی ، محاصرہ اکبر آباد ، امیرالامراء اور نظام الملک کا تصادم ، قطب الملک اور محمد شاہ و محمد اسمن خان کا تصادم ۔ زوال سادات بارہہ ، سکھوں کے خلاف لشکر کشی ، بندہ اور اس کے ہمراہیوں کی سرکوبی اور قتل ۔

یہ چیدہ چیدہ عنوانات ہیں جن کے متعلق مصنف نے احوال و واقعات قلمبند کیے ہیں ۔ انہی موضوعات پر دوسرے مصنفین نے بھی لکھا ہے ۔ ذیل میں ہم اس دور کے متعلق دوسری تاریخوں کی فہرست درج کرتے ہیں جن کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بڑا اہم دور تھا ۔ اس لیے دوسروں نے بھی ان واقعات کو منضبط کرنا ضروری سمجھا ۔ ان میں سے بعض اہم مصنف ہیں جو اس دور میں زندہ تھے اور بعض واقعات کے عینی شاہد تھے ۔ مثلاً نعمت خان عالی ، مبارک اللہ واضح ، کامراج ۔ خوشحال چند وغیرہ ۔

عبرت نامہ میں مندرج تاریخی واقعات کے دیگر معاصر اور قریب العصر ماخذ و منابع درج ذیل ہیں ۔

وفات عالمگیر پر تخت نشینی کے لیے جنگ :

”اعظم الحرب“ از کامراج ، اعظم شاہ کے مختصر دور حکومت یعنی ۱ ذوالحجہ ۱۱۱۸ھ سے ربیع الاول ۱۱۱۹ھ تک کے احوال و واقعات ۔

1. Persian Literature, C. A. Storey. 2. Mughals in India, Marshall.

3. تاریخ مغلیہ کے فارسی ماخذ (۱۷۰۷-۱۷۵۸ع) محمد اقبال مجددی

”جنگ نامہ محمد اعظم شاہ“ از عطاء اللہ (آصفیہ لائبریری)۔

”وقایع جنگ“ بہادر شاہ عالم غازی و اعظم شاہ عازی وغیرہ، یازدہم
شہر ربیع الثانی ۱۱۱۸ھ۔

”جنگ نامہ“ از نعمت خان عالی۔

”معظم نامہ“ (منظوم) از محمد اسماعیل ابجدی، نسخہ خطی پنجاب
یونیورسٹی لائبریری، شمارہ Pi VI, 289۔

بہادر شاہ :

”بہادر شاہ نامہ“ نعمت خان عالی، (صرف پہلے دو سالوں کے
واقعات)۔

”جہاندار شاہ نامہ“ از نور الدین بن بہان الدین فاروقی۔

”منتخب التواریخ“ از جگ جیون داس، مؤلفہ ۱۱۱۲ھ۔

”نیرنگ نامہ“ عبدالرسول، سفرنامہ رمضان ۱۱۱۹ تا ربیع الثانی
۱۱۲۰ھ۔

”تاریخ ارادت خان“ مبارک اللہ واضح، ۱۱۱۸ھ سے ۱۱۲۵ تک
کے حالات۔

”تاریخ شہنشاہی“ خواجہ محمد خلیل (اورنگزیب کی وفات سے لے کر
فرخ میر کے ابتدائی حکومت تک)۔

”تنقیح الاخبار“ ملا محمد ماہ (ابتدائی افرینش سے ۱۱۲۵ھ تک
(انڈیا آفس)۔

فرخ سیر:

”فرخ نامہ“ - منعم جعفر آبادی (محمد امین جعفر آبادی)۔

”فرخ سیر نامہ“ - محمد احسن ایجاد ، فرخ سیر کے بچپن سے لے کر ۱۱۲۵ تک کے حالات ، سادات بارہہ کی حیات میں لکھا۔

”نظم ملوک“ (مثنوی) ، مصنف نامعلوم اور نگزیب سے فرخ سیر کے عہد حکومت تک۔

”تاریخ فرخ سیری“ مصنف نامعلوم ، (اصفیہ لائبریری)۔

”فرخ سیر نامہ“ مصنف نامعلوم (ایٹن لائبریری ، شمارہ ۱۹۳)۔

”عبرت نامہ“ مرزا محمد بن معتمد خان ، ۱۱۱۸ سے ۱۱۳۱ تک کے واقعات (انڈیا آفس لائبریری شمارہ ۳۴۲)۔

”عبرت نامہ“ کامراج بن نین سکھ ، (۱۴۱۸ سے ۱۱۳۱ تک کے حالات)۔

”مجموعۂ تاریخ شاہنشاہان“ رامی ، مرگ اور نگزیب سے زوال سادات بارہہ تک ، (پنجاب یونیورسٹی لائبریری)۔

”تاریخ محمد شاہی“ (فرخ سیر و محمد شاہ کا تذکرہ) ، محمد بخش آشوب۔

”نظم“ - مصنف نامعلوم ، زوال و مرگ سید حسین علی خان بارہہ اور امین خان اعتماد الدولہ کا تقرر وزیر کی حیثیت سے (بلوشے ۳ : ۱۹۲۷)۔

”عبرت نامہ“ محمد بن رستم حارثی (وفات عالمگیر سے فرخ سیر کے قتل ۱۱۳۱ء تک کے واقعات)۔

39051

”تیمور نامہ مفضلی“۔ سید مفضل خان۔ (تیمور سے لے کر ۱۱۳۱ھ تک)۔

”تاریخ مفضلی“ سید مفضل خان، (ابتدائے آفرینش سے ۱۱۳۱ھ تک)۔

”بالمکنہ نامہ“ سید عبداللہ خان قطب الملک کے رقعات کا مجموعہ (۲۱ رقعات)۔

”وقایع فرخ سیر و جنگہائے عبدالصمد بہ مکھان“ (برائش میوزیم)۔
 ”محک السلوک و مصقلۃ النفوس“ (آدم سے لے کر فرخ سیر تک)
 (انڈیا آفس)۔

”تاریخ قبچاق خانی“۔ قبچاق خان عرف خواجہ قلی بیگ، پنجاب میں
 نظامت عبدالصمد خان کے دوران واقعات و حالات کا بیان)۔

”دستور العمل“ شاہجہان سے فرخ سیر کے سال حکومت ۱۱۲۶ھ
 تک کے واقعات کا بیان)۔

”اسرار صمدی“ عاصی کلاتوری، ناظم صوبہ لاہور، عبدالصمد
 کے چار معرکوں کا حال)۔

”فتوحات صمدی“ غلام محی الدین، مؤلفہ ۱۱۳۵ھ (برائش میوزیم)۔
 ”مجموعہ“ تواریخ شاہنشاہان ہند، رامی، وراث اور نکزیب سے سادات
 بارہہ کے زوال تک کے حالات (پنجاب یونیورسٹی لائبریری)۔

محمد شاہ :

”شاہ نامہ“ سنور کلام“ شیوداس لکھنوی، (فرخ سیر کے تہہ
 عہد حکومت اور محمد شاہ کے پہلے چار سال کے واقعات کے معاصر

درباروں کے اہم اخبار و خطوط و فرامین کا مجموعہ، (برٹش میوزیم)۔

”ہفت گشن عہد شاہی“ کامور خان، مختلف ریاستوں یا صوبوں کے حالات (۱۱۲۲ھ تک)۔

”تذکرۃ السلاطین چغتاء“۔ عہد ہادی کامور خان، ۱۱۳۷ھ تک کے حالات و واقعات (برٹش میوزیم)۔

”شرف نامہ عہد شاہ“ (مثنوی) میر عہد شاہ ذوالفقار۔ عہد عہد شاہ میں ۱۱۳۵ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”امتیصال سادات بارہہ“ (عہد شاہ خط کا شاہ طہماسپ ثانی ۱۱۳۵-۱۱۳۴ھ) کے نام، مرتبہ منور علی خان (انڈیا آفس شمارہ ۲۰۰۲)۔

”تحفۃ الہند“ لال رام، ۱۱۳۱ھ تک کے واقعات اور جغرافیائی معلومات (برٹش میوزیم)۔

”مثنوی“ زور آور سنگو۔ سید حسن علی خان کا قتل اور عہد امین خان کی وزارت سے متعلق (۱۱۳۲-۱۱۳۳ھ) (نیشنل لائبریری پریس)۔

”عہد شاہ نامہ“ مصنف نامعلوم، سادات بارہہ کے زوال اور عہد عہد شاہ کے پہلے چودہ سالوں کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”سرات واردات“ عہد شفیع وارد، ۱۱۳۲ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”برہان الفتوح“ عہد علی حسینی نیشاپوری، ۱۱۳۸ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”تذکرۃ الملوک“ یحییٰ خان ، ۱۱۴۹ھ تک کے واقعات (انڈیا آفس)۔

”احوال الخواقین“ محمد قاسم ، جانشینانیشن اورنگزیب سے ۱۱۵۱ھ تک کے واقعات (انڈیا آفس)۔

”تاریخ اورنگزیب و جانشینانیشن“ شیخ محمد مراد ، مؤلفہ ۱۱۵۱ھ (بوڈلین لائبریری)۔

”بیست و دو سالہ وقائع محمد شاہی“ مصنف نامعلوم ، سال تالیف ۱۱۵۲ھ (نیشنل لائبریری پیرس)۔

”تاریخ چغتائی“ محمد شفیع وارد ، ۱۱۵۲ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”جوہر صمصام“۔ محمد محسن صدیقی ، وفات اورنگزیب سے ۱۱۵۲ھ تک کے واقعات۔

”رسالہ محمد شاہ و خاندوران“۔ مصنف نامعلوم۔

”تاریخ ہند“ رستم علی بن محمد خلیل شاہ آبادی۔ ۱۱۵۰ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”منتخب اللیات“۔ محمد ہاشم خانی خان ، امیر تیمور سے محمد شاہ کے سال حکومت ۱۱۴۵ھ تک کے حالات۔

”تاریخ شہادت فرخ سیر و جاوس محمد شاہ“۔ محمد بخش آشوب ، ۱۱۶۰ھ تک کے احوال۔

”تاریخ محمد شاہی“۔ غلام حسین بن ہدایت علی خان ، (اصفہا، ۱۱۶۰ھ)۔ (۱ : ۲۳۰)۔

”محمد شاہ نامہ“ مصنف نامعلوم ، عہد اورنگزیب سیر تیمور شاہی کے واقعات (کتب خانہ رابیل ایشیاٹک سوسائٹی ، لندن)۔

”تاریخ محمد شاہی عرف نادرالزمانی“ خوشحال چند ، ۱۱۵۹ھ تک کے واقعات (پنجاب پبلک لائبریری)۔

عمومی و متأخر مآخر :

”تاریخ راحت افزا“ محمد علی حسینی نیشاپوری ، ۱۱۷۳ھ سے ۱۱۷۳ھ تک کے واقعات۔

”مرآة الصفا“۔ محمد علی حسینی نیشاپوری ، ۱۱۷۹ھ تک کے واقعات۔

”مآثر الامراء“۔ صمصام الدولہ شاہنواز خان ، مرتبہ ، ۱۱۶۰ھ ، تکملہ مرتبہ میر عبدالحی بن صمصام الدولہ (۱۱۸۲-۱۱۹۲ھ کے درمیان)۔

”ارشاد الوزرا“۔ نواب صدرالدین محمد فائز (م-۱۱۵۱ھ) ، مصنف کے عہد تک کے عقلا و وزراء کے احوال (برٹش میوزیم)۔

”تاریخ فرح بخش“ محمد فیض بخش کاکوروی ، مترجمہ انگریزی William Hoey ، مترجمہ اردو حامد حسین سید ، مطبوعہ بعنوان ”میدان بادشاہ گر“ مرتبہ سید صفدر حسین ، لاہور ، ۱۹۷۵ - (فرخ سیر کے عہد حکومت سے زوال سادات بارہہ تک کے احوال و واقعات)۔

”سادات بارہہ“ ڈاکٹر محمد یامین خان ، مقالہ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ، علی گڑھ یونیورسٹی ۔

”Later Mughals” by Irvine.

”History of India as told by its own Historians”.
Elliot & Dowson, Vol. VII, VIII.

میر قاسم ۵۱۱۳ء میں لاہور سے دہلی چلے گئے اور پھر ۵۱۱۴ء تک یعنی زوال سادات تک کے احوال و واقعات سلطنت کے عینی شاہد رہے۔ دہلی میں انہوں نے فتح دکن اور قتل داؤد خان کے بعد مرہٹوں، جاٹوں اور پورپیوں کے لشکر کے ہمراہ سید حسین علی خان امیر الاسرا کی دہلی میں آمد اور فرخ میر کے عزل و قتل کے واقعات دیکھے۔ وہ نیکوسپہر کے خلاف مہم یعنی محاصرہ اکبر آباد۔ گدھر بھادر کے خلاف مہم یعنی محاصرہ الہ آباد۔ نظام الملک کے خلاف حسین علی خان کی لشکر کشی اور محمد شاہ اور محمد امین خان کے خلاف قطب الملک کی لشکر کشی میں شریک تھے۔ دہلی جانے سے پہلے وہ لاہور میں موجود تھے۔ اس لیے انہوں نے بھادر شاہ کی وفات کے بعد جہاندار شاہ اور بھائیوں میں تخت نشینی کی جنگ بھی دیکھی۔ لاہور میں سکھوں کے خلاف جمہور مسلمانوں کی صف آرائی بھی ملاحظہ کی۔ بندہ بھادر کے خلاف گورداسپور میں محاصرہ آرائی میں وہ خود موجود تھے، اس لیے ظاہر ہے کہ ان واقعات کا بیان ایک معاصر اور عینی شاہد کا بیان ہوتے ہوئے تاریخی نقطہ نظر سے مستند حیثیت رکھتا ہے۔

عبرت نامہ میں مذکورہ دور سے متعلق دوسرے مصنفین نے بھی لکھا ہے لیکن ہر ایک نے اپنی اپنی قوت مشاہدہ اور مؤرخانہ صلاحیت کی بنا پر اپنے اپنے انداز میں لکھا ہے۔ تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہے کہ مندرجہ واقعات کی تفصیل جزئیات کے اعتبار سے ہر ایک کتاب میں نہ پیش ہیں۔ اسی طرح عبرت نامہ میں بعض ایسی جزئیات مذکور نہیں جو دوسری تواریخ میں موجود نہیں۔ مثلاً

۱۔ اس میں لاہور، گورداسپور اور سرہند میں سکھوں کے خلاف لشکر کشی کی تفصیل زیادہ ہیں۔

۲۔ جہاندار شاہ اور بھائیوں کے درمیان تخت نشینی کے لیے لاہور میں جنگ کے نقشے زیادہ واضح ہیں۔

۳۔ محاصرہ اکبر آباد اور محاصرہ المآباد میں دونوں قلعوں کی استحکامی تنصیبات، برج و بارہ اور خندقوں کا تفصیلی ذکر ہے۔

۴۔ آگرہ، دہلی اور لاہور کی نواحی بستیوں، محلوں اور باغوں کا ذکر دیا گیا ہے، جن کا آجکل وجود نہیں یا ان کے نام تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لحاظ سے اس زمانے کے جغرافیائی کوائف جاننے میں مدد ملتی ہے۔

۵۔ بعض بن السطور بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجپوت راجہ مجبور ہو کر اپنی لڑکی کا ڈواہ شہنشاہ ہند کے لیے بھیجتے تھے۔ جنگوں میں جانبازی اور قربانی کی خاطر بعض اوقات اپنے تمام اموال و خزائن ہریمنوں کو دان ارتھ کے طور پر دے کر میدان میں نکلتے تھے۔ زعفرانی لباس پہن کر پگڑیوں میں سبز گھاس لگاتے تھے جو انتہائی قربانی کی علامت ہوتی تھی۔

۶۔ سادات بارہہ کا طریق جنگ ہلہ و اوتارہ تھا۔ یعنی وہ پہلے گھوڑوں پر سوار ہو کر یک لخت حملہ آور ہوتے تھے یا پھر شمشیر بدست گھوڑوں سے اتر کر دست بدست لڑتے تھے۔

۷۔ فرخ سیر کی شادی کے سلسلے میں زمانے کی رسم و رواج کے مطابق بزم آرائی، سہرا بندی، یہاں تک کہ آتشبازی کی وہ تمام اقسام مذکور ہیں جو اس وقت استعمال ہوتی تھیں۔

۸۔ جنگوں کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ میدان جنگ میں کون کون سے آلات حرب استعمال ہوتے تھے۔ مورچہ بندی کیسے ہوتی تھی۔ صف آرائی کے کیا طریق تھے۔ محاصرے میں کیا احتیاط برقی جاتی تھی۔ توپخانہ بہت اہمیت رکھتا تھا

عموماً جنگوں میں کامیابی کا انحصار اس کے ہنرمندانہ استعمال پر ہوتا تھا۔ سپاہیوں کی بھرتی کیسے ہوتی تھی۔ نوک اقتصادی بد حالی کے پیش نظر خود ہی گھوڑے خچر ہمراہ لے کر ملازمت کے لیے حاضر ہو جاتے تھے۔ تنخواہیں ادا کرنے کے لیے کیا وسائل تھے۔ جنک میں شکست خوردہ اشخاص کے مال و اسباب کی نہب و غارت عام شیوہ تھا۔ فتح و شکست کے ساتھ ساتھ موافقین و مخالفین کی وفاداریاں بھی تبدیل ہوتی رہتی تھیں۔

۹۔ دربار کی ملازمتوں کا سلسلہ کچھ ایسا تھا کہ ہم حیثیت کے لوگ اثر و رسوخ پیدا کر کے مقربین شاہ بن جاتے تھے اور خزائن و جواہر سے مالا مال ہو کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی حسد و رقبت کا شکار ہو کر ملازمت سے ہر طرف کر دیے جاتے اور تباہ و برباد اور خستہ حال ہو جاتے۔

”منتخب اللباب“ مؤلفہ خافی خان کے ساتھ تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ عبرت نامہ میں مندرجہ ذیل واقعات کا ذکر نہیں ہوا۔

عہد بہادر شاہ

محمد عظیم نے مختار خان صوبیدار اکبر آباد کو بدخل کر کے اموال کو ضبط کیا احمد آباد میں خطبہ جمعہ میں علی وصی اللہ کا اضافہ کرتے ہوئے ہنگامہ۔ لاہور میں اس موضوع پر بادشاہ کے ساتھ مناقشہ و ہنگامہ۔

عہد جمہاندار شاہ

سید عبداللہ خان بارہہ اور عبدالغفار خان کی جنک اور شکست۔ امانت خان صوبیدار مالوہ اور اسلام خان ارتن سلاوا میں جنگ

عہد فرخ سیر

عنایت خان دیوان کی سفارش سے جزیہ کا نفاذ ہوا جو ہنود کو شاق گزرا۔ مہاراجہ نے فرخ سیر کے لیے راجہ اجیت سنگھ کی بیٹی جودھیور سے دہلی لایا

عہد محمد شاہ

محمد شاہ اور اس کی ماں کے دستخطوں سے نظام الملک کو خط لکھے گئے کہ وہ ہوشیار و باخبر رہے کیونکہ سادات اس کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔

محمد قاسم کی نگاہ میں بادشاہ کا بڑا مرنبہ ہے۔ وہ اسے ظل اللہ اور ظل سبحانی کہتے ہیں۔ چونکہ وہ مملکت کا سربراہ ہے اور رعایا کی فلاح و بہبود اس کی ذمہ داری ہے اور اس کے ساتھ سلطنت کا زوال بھی وابستہ ہے، اس لیے وہ اس کو اغزش و خطا سے مبرا نہیں سمجھتے۔ ان کا نظریہ ہے کہ خالق ہوں و مکان اپنے بندوں سیر عمدہ خصایل و فضائل پیدا کرتا ہے۔ پھر ان میں سے ایک علی نسب کو انتخاب کرتا ہے تاکہ وہ عدل و احسان سے حکومت کرے اور بندوں کے کام سنوارے لیکن جب یہ شخص اپنے منصب سے انحراف کرتا ہے تو اپنے زوال کا خود سامان کرتا ہے۔ اس نظریے کی حد تک تو مکافات کا قانون درست ہے اور یہی قانون خداوندی کے سزاوار ہے لیکن مصنف نے یہ اصول فرخ سیر کی شخصیت پر منطبق کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ وہ فرخ سیر کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ وہ 'پرسادہ و سہل گیر' تھا (ص ۶۱) اس نے میر محمد اور دوسرے مصاحبین کے اغوا پر شاہزادوں کو اندھا کروا دیا۔ اس میں اس کا دس سالہ بھائی ہمایوں بخت بھی شامل تھا۔ بعض دوسرے اشخاص کو بھی قتل کروا دیا۔ اپنے محسن سادات بارہہ کے خلاف قتل کروانے کی منافقانہ سازش بھی کی۔ اس کے باوجود وہ کسی شخص کو اس

کی شان میں درشت الفاظ اور توہین آمیز سلوک برداشت نہیں کر سکتے۔
فرخ سیر کے قتل کے بعد اسے مغفور و شہید لکھتے ہیں۔

زوال سلطنت کے متعلق ان کا نظریہ ہے کہ بادشاہ کا اختلاف مزاج اور لشکر گمراہ کا انحراف مملکت کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔ کسی حد تک مطلق العنان بادشاہوں کے زوال کا یہ سبب صحیح ہے لیکن اس کے علاوہ اور اسباب بھی ہوتے ہیں۔ خصوصاً موجودہ کتاب میں زیر بحث سلاطین کے زوال میں امرا و وزرا کا حسد و نفق بہت بڑا عامل رہا ہے۔

مصنف کے نقطہ نظر سے اشخاص کے عروج و زوال میں تقدیر کا ہاتھ شامل ہوتا ہے۔ قانون، مکافات عمل کے علاوہ تاریخ و حدیثی عمل بھی کار فرما ہوتا ہے۔ ایک شخص عروج پر پہنچتا ہے پھر اس سے ایسی اجتماعی اور سیاسی غلطیوں سرزد ہوتی ہیں کہ وہ خود اپنی تباہی کا سبب بنتا ہے اور روبزوال ہو جاتا ہے۔ سادات بارہہ کی مثال ہمارے پیش نظر ہے۔ دو سال میں ہی جاہ و اقتدار کی عمارت دھڑام سے گر پڑی۔ انہوں نے اپنے سے زیادہ پختہ مقابل یعنی نظام الملک سے خواہ مخواہ تصادم مول لیا۔ اپنے آدمی کو ہٹا کر در پردہ مخالف حیدر علی خان (مغل) کو داروغہ توپخانہ مقرر کیا۔ سید غلام علی خاں کو نظام الملک سے لڑوا کر حریف کو اور مضبوط کیا۔ محمد امین خاں کے مشورے پر عمل نہ کیا کہ دکن کی صوبیداری نظام الملک کو دی جائے۔ امیرالامرا نے جذبہ انتقام کے تحت شوریدہ سری اختیار کی۔ بعض سادات بارہہ بددل ہو کر اس سے الگ ہو گئے۔ محمد امین خاں نے کہا: ”میرے ساتھ مغل نظام الملک کے حامی ہیں۔ انہیں نظام الملک کے خلاف جنگ میں بھیجنا مناسب نہیں۔“ لیکن اس نے توجہ نہ دی اور آخر سازش کا شکار ہو کر قتل ہوا۔ قطب الملک فوری بھرتی کیے ہوئے سپاہی لے کر شاہی افواج اور توپخانے کے مقابل لڑائی کے لیے چل پڑا اور شکست کھا کر گرفتار ہوا۔

عبرت نامہ کا بیشتر حصہ یعنی فرخ سیر کے سات سال اور مجدد شاہ کے پہلے دو سال (۱۱۲۳-۱۱۳۳ھ) کے واقعات پر مشتمل حصہ سادات بارہہ خصوصاً سید حسن علی قطب الملک اور سید حسین علی خان امیرالامرا کے اذکار سے معمور ہے۔ ان دو بیانیوں میں سے ایک وزیر اور دوسرا سپہسالار تھا۔ گویا دیوانی اور فوجداری معاملات پر ان کا اختیار و اقتدار تھا۔ یہاں تک کہ بادشاہ بھی انہی کی مرضی سے تخت نشین ہوتے تھے۔ مصنف ان کا ملازم در ملازم تھا۔ شیعہ مومن ہونے کی بنا پر بھی اس کے دل میں ان کے لیے عقیدت و ارادت تھی، اس لیے ممکن ہے کہ ایک قاری کو مصنف پر ان کی بے جا حمایت و طرفداری کا شبہ ہو لیکن اس نے ان کے کارہائے نمایاں کی ستائش تو کی ہے مگر چونکہ 'قانون مکافات عمل' اس کے پیش نظر ہے، اس لیے ان کے کردار کا جائزہ ایتنے ہونے انہیں بالکل خیر و صداقت کا مجسمہ قرار نہیں دیا۔ فرخ سیر کے عزل و قتل پر اس نے جس رائے کا اظہار کیا ہے، اس سے اس کی متوازن فکر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں :

”اگرچہ ایشان ہرچہ کردند از خوف جان و حفظ آبروی خود و خاندان خویش کردند اما در حقیقت ارتکاب این ہمہ گستاخی و اختیار این ہمہ سوء ادب کہ بہ نیرنگی تقدیر در حق ولی نعمت ازین چند کس بی سعادت بوقوع آمد نیل بدنامی برپیشانی خود کشیدند۔ عنقریب اوقات از شومی کردار دیدند آنچه دیدند۔“

اگر میر قاسم نے ان کی تعریف کی ہے تو وہ اپنے فضائل کے اعتبار سے اس کے لائق تھے اور میر قاسم ہی ان کے مداح نہیں، دوسرے معاصر بھی ان کے کمالات کے قائل تھے۔ مبارک اللہ واضح مؤلف تاریخ ارادت خان لکھتے ہیں :

”مید حسین علی خان جوان بہادر اشجع نامور در استقامت و راستی مستثنیٰ بود۔۔۔۔۔۔۔۔ عبد اللہ خان برای حفاظت ملک و نگہداشت جمعیت مبلغی معتمدہا از خزانہ پادشاہی بالضرور بتصرف در آورده بود“ (ص ۱۴۲-۱۴۳)

”حسن علی خان و برادرش حسین علی خان از سادات عمدہ بارہہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ در جمیع سلطنتہا مصدر کارہای عمدہ بودہ“ (ص ۱۵۹-۱۶۰)

سادات پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے ذاتی اقتدار کی خاطر بادشاہوں کو تخت پر بٹھایا اور اتارا ۔ غلام رسول مہر کہن سال صحافی ، عالم ، شاعر اور مؤرخ ، تاریخ ارادت خان کے دیباچے میں لکھتے ہیں ۔ یہ کتاب انہوں نے تصحیح متن و حواشی کے ساتھ شایع کی ہے ۔

”فرخ سیر کو تیموری میراث دلانے میں کامیاب ہوتے ہی ان کا نصب العین یک قلم بدل گیا ۔ سلطنت کی استواری و پایداری پر شے ذاتی اقتدار کے تابع آ گئی۔“

دوسری جگہ لکھتے ہیں :

”سلطنت کی خاطر نہیں صرف ذاتی اقتدار کی خاطر سب بچہ بربادی کی آگ میں جھونک دیا ۔“

یہ تنقید متوازن نہیں اور مبالغہ پر مبنی ہے ۔ لیا انہوں نے ۔ سب کو تباہ و برباد کیا یا اس کی استواری کے لیے اپنی جائیں جو لہوں میں ڈالیں ۔ انہوں نے راجپوتوں کو دوست بنایا اور راجا اجیت سنگھ کی لڑکی کا دولہ بادشاہ کے لیے لائے ۔ جاٹوں کی سرکوبی کی ، گردہر بہادر کی بغاوت کو فرو کیا ۔ تخت سلطنت کے دعویٰ دار نیکوسیر اور اس کے

ساتھیوں کو زیر کیا ، سرہٹوں کو رام کیا ، کیا یہ سب کچھ اپنے لیے تھا ہم ایسا کیوں نہ سمجھیں کہ وزیر مملکت اور سالار سپہ ہونے کی بنا پر جو ذمہ داریاں ان پر عاید ہوتی تھیں ، وہ انہوں نے بحسن و خوبی سرانجام دیں ۔ ایک وقت ایسا آیا کہ قلعہ دہلی پر ان کا قبضہ تھا ۔ تمام اسوال و خزائن ان کے اختیار میں تھے ۔ وہ چاہتے تو اپنا اقتدار قائم کر لیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔ خاندان سلسلہ تیموریہ سے ہی ایک نہ ایک شاہزادے کو سربراہ مملکت منتخب کیا اور ادب و احترام سے اسے سلام کیا ۔

اپنے اس الزام کو دہرانے ہوئے مہر صاحب لکھتے ہیں :

”ان لوگوں کی کوتاہ نظری اور کم سوادی پر حیرت ہوتی ہے کہ جس درخت کے سائے میں بیٹھے تھے ، اسی کی جڑیں کاٹتے تھے ۔“

یہ الزام واقعیت کے خلاف ہے ۔ جب تک سادات زندہ رہے ۔ سلطنت کے محافظ رہے اور امر کا بال بیکا تک نہ ہوا ۔

مہر صاحب نے سادات کے جرائم میں دو کا اور اضافہ کیا ہے :

۱ ۔ امیرالاسراء حسین علی خان دکن سے سرہٹوں کو رفیق و یاور بنا کر بدین غرض دہلی لایا کہ فرخ سیر کا کانٹا اپنے بھائی عبداللہ خان کے پہلو سے نکال دے ۔ سرہٹوں کی نگاہیں تخت گاہ کے جلال و جہال سے خیرہ ہوئیں ۔ یہی نظارہ سرہٹوں کے لیے شہلی ہند کی جانب اقدامات کی خاص کشش کا باعث ہوا ۔ یہاں تک کے چالیس سال بعد سداشیو بھاؤ لشکر کے ساتھ دہلی پہنچا اور اس نے دیوان عام کی رو پہلی چہت اکھڑوا کر سکر ڈھنوائے ۔

مرہٹوں کو دارالسلطنت پر قبضہ دلانے کے لیے یہ دلیل دور کی
کوڑی لانے والی بات ہے۔ چند ہزار سپاہی جو دہلی آتے اور آتے ہی
مغلیہ فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں ان کے پندرہ سو آدمی ہلاک ہوئے
اور ان کا سالار سنتا جی مارا گیا (خافی خان)۔ یہ سپاہی جب واپس گئے
اور ان میں سے بعض چالیس سال تک زندہ رہے اور سداشو بہاؤ کو
تخت گاہ کے جلال و جلال کا تصور دلا دلا کر قبضہ کرنے پر اکسائے رہے
یہ سوچ درست نہیں۔ اس کی اور بہت سی وجوہ تھیں۔ مرہٹے تو عالمگیر
کے عہد سے ہی مغلیہ سلطنت کے جاہ و جلال سے آشنا تھے اور بے دریغ
شکستوں کا انتقام لینے کے لیے اندر اندر تھول رہے تھے۔ سادات باہمہ
کے زوال کے بعد سے ہی سلطنت کے حصے بخرے شروع ہو گئے۔ دکن اور
بنگال مرکز سے علیحدہ ہو گئے۔ آگرہ کے نزدیک جاٹ خود مختار ہو گئے۔
رہیلوں نے رہیل کھنڈ بنا لیا۔ مرہٹوں نے مرکز کی کمزوری دیکھ کر
پہلے جنوب میں فتوحات کیں، پھر شمال کی طرف بڑھے۔ ۱۷۳۱ء میں
نظام الملک اور مرہٹوں میں معاہدہ ہو گیا۔ ۱۷۳۷ء کو جوہپال کے مقام پر
نظام الملک نے باجی راؤ سے شکست کھائی۔ مالوا اور نریندا اور چنبل
درمیانی علاقہ ان کو دے دیا۔ ۱۷۵۴ء کو عہد المدد وزیر نے مرہٹوں
کو بلا کر احمد شاہ کو تخت سے اتارا۔ ۱۷۵۷ء میں ملتان راؤ ہولکر
اور رگو ناتھ راؤ نے دہلی پر حملہ کیا اور مرہٹوں کی شراہٹ پر صالح نامہ
ہوا۔ شاہ عالم ثانی بھی مرہٹوں کے ہل پر تخت پر بیٹھا۔ مرہٹوں کو
یہاں تک اقتدار و رسوخ حاصل تھا کہ ۱۷۶۰ء/۱۱۷۴ھ میں سداشو بہاؤ
دہلی پر قابض ہوا۔

کیا ان تیس سالہ واقعات کی ذمہ داری سادات باہمہ و شاہ جاہلی
ہے جو زندہ نہیں تھے۔

۲۔ دوسرا جرم یہ ہے کہ "انہی کی حرص و اقتدار میں عس و
آگے چل کر عہد الملک اور آدینہ بیگہ سے ملتان میں
سلطنت کا ڈھانچہ ایک بے روح جسد رہ گیا۔"

یہ تو عین ”طویلے کی بلا بندر کے سر“ والا معاملہ ہے۔ سادات بے چاروں کا اس سے کیا تعلق۔ سادات تو خود حاسدوں اور رقیبوں کی سازشوں کا شکار ہو گئے اور عمر بھر کی قربانیوں کا معاوضہ صرف آٹھ سال پا کر لے وفائی اور احسان فراموشی کا صدمہ اٹھا کر بصد حسرت و یاس دنیا سے چلے گئے۔ وہ عماد الملک اور آدینہ بیگ جیسے غداروں اور بے وفاؤں کو وجود میں لانے کے لیے کیسے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ سادات کے عبرت ناک انجام سے تو بعد میں آنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے تھی۔

اسلوب بیان :

محمد قاسم انشا پرداز کے ساتھ ساتھ شاعر بھی ہیں۔ اس لیے زمانے کے رواج کے مطابق ان کا انداز نگارش بھی مترسلانہ اور ادیبانہ ہے۔ علاوہ بریں ان کے پیش نظر ”اکبر نامہ“ اور ”بادشاہ نامہ“ جیسی تواریخ کا اسلوب تحریر تھا۔ اس لیے بھی انہوں نے انہی کے تتبع میں اپنی تاریخ لکھی۔ انہوں نے بڑی مسجع و مقفی عبارات لانے کا التزام کیا لیکن سب جگہ نہیں۔ واقعات کے بیان میں جملے مختصر اور واضح ہو گئے ہیں اور عبارت آرائی بھی کم ہو گئی ہے۔

تاریخی واقعات کے سوا مندرجہ ذیل موقعوں پر محض نثر نگاری میں کمال فن دکھانے کے لیے عبارت آرائی سے کام لیا ہے۔

- ۱۔ عالمگیر کی وفات پر اظہار تعزیت۔
- ۲۔ اعظم و معظم کی جنگ سے متعلق تفصیل۔
- ۳۔ فرخ سیر کی شادی پر جشن کی تفصیل۔
- ۴۔ اکبر آباد کے محاصرے پر دریا عبور کرنے کا سفر۔
- ۵۔ مدیحہ سرانی ممدوح۔

بعض مقامات پر جملہ معترفہ، جملہ وصفی اور جملہ موصولہ پے در پے لائے گئے ہیں کہ مبتدا خبر سے اور فاعل فعل سے تین تین چار چار جملوں تک دور رہ جاتا ہے۔

بعض جگہ مفعول پہلے اور فاعل بعد میں لائے ہیں۔ مثلاً :

”دستخط عرایض نامہ او میگرد“

شاہانہ جاہ و جلال اور اس کے لوازم کی عظمت دکھانے کے لیے اکبر نامہ اور ”بادشاہ نامہ“ کے تتبع میں مرکبات لائے گئے ہیں۔ یہ مرکبات تقلیداً نقل نہیں کیے گئے بلکہ اپنے تخیل اور قدرت کلام سے ایسی نئی ترکیبات کا اضافہ کیا گیا ہے جن میں ندرت اور شگفتگی پائے جاتی ہے۔ مثلاً :

”بخت سعادت رخت ، فرق فرقد ما ، زمین فتنہ کمین ، دشنہ خون تشنہ ، میل طوفان ذیل ۔“

بعض جگہ تشبیہ در تشبیہ یا استعارہ در استعارہ سے توالی اضافات لاکر اپنی ہنرمندی کا ثبوت دیا ہے۔ مثلاً :

”خطفہ“ برق شمشیر خون آشام جوانان دلیر ۔ بیاوری رشحات سحاب تائیدات قادر بی انباز تحقیق ۔“

کسی صدمہ عظیم یا مرگ عزیز پر وہ یک دم اپنا اسلوب تحریر بدل لیتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے پختہ ادیبانہ دلگداز جملے لائے ہیں مثلاً فرخ سیر کی توہین پر یہ جملے دیکھیے :

”آسمان برخود لرزید ۔ زمین را جگر ترقید ۔ در و دیوار فریاد برآورد ۔ دولت و حشمت خون می خورد ۔ قوائم تحت خلافت شکست ۔ بنای مردی از ہانشمت ۔“

شاہان تیموریہ کے القاب

جو ان کی وفات کے بعد مؤرخین اپنی کتابوں میں استعمال کرتے ہیں اور جو ”عبرت نامہ“ میں بھی اکثر مذکور ہیں۔

بابر	-	-	فردوس مکان
ہمایوں	-	-	جنت ایشیان
اکبر	-	-	عرش ایشیان
جہانگیر	-	-	جنت مکان
شاہجہان	-	-	فردوس ایشیان
عالمگیر	-	-	خلد مکان
بہادر شاہ	-	-	خلد منزل
مجد شاہ	-	-	فردوس آرامگاہ

سنین حکومت تیموریہ

سنین حکومت تیموریان ہند مذکورہ عبرت نامہ :

۱۱۱۸ھ/۱۷۰۷ع	وفات عالمگیر
۱۱۱۸ھ/۱۷۰۷ع	اعظم شاہ
۱۱۱۹-۱۱۲۰ھ/۱۷۰۸ع	کام بخش
۱۱۱۹ھ/۱۷۰۷ع	شاہ عالم بہادر شاہ اول
۱۱۲۳ھ/۱۷۱۲ع	جہاندار شاہ معزالدین
۱۱۲۳ھ/۱۷۱۳ع	فرخ میر
۱۱۳۱ھ/۱۷۱۹ع	رفیع الدرجات ، شمع اندین
۱۱۳۱ھ/۱۷۱۹ع	رفیع الدولہ ، شاہ جہان ثانی
۱۱۳۱ھ/۱۷۱۹ع	نیکو میر
۱۱۳۲ھ/۱۷۲۰ع	ابراہیم
۱۱۳۱ھ/۱۷۱۹ع	مجد شاہ ، ناصرالدین

—:0:—

● شجرۂ تیموریان ہند

اس کتاب میں عالمگیر سے لے کر محمد شاہ تک کے سلاطین تیموری کا ذکر آیا ہے۔ اکثر ان کی اولاد کے نام بھی مذکور ہوئے ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب سمجھنے کے لیے بالترتیب ان کے نام لکھتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت ان کی طرف رجوع کیا جاسکے۔

عالمگیر (۱۱۱۸-۲ھ)

محمد سلطان	محمد معظم شاہ عالم	محمد اعظم شاہ عالیچاہ	محمد اکبر	محمد کام بخش	زینب النساء
تولد - ۳ رمضان ۵۱۰۳ھ	تولد بہادر شاہ ۱۰۵۳ھ	تولد ۱۲ شوال ۱۰۶۳ھ	تولد ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۶۳ھ	تولد ۱۰ رمضان ۱۰۷۰ھ	
وفات - ۷ شوال ۵۱۰۸ھ	تولد سلخ رجب ۱۰۶۳ھ	والدہ ۱۰۶۳ھ	(دلس بائو دختر)	والدہ - بانو اودیوری (شاہ عالم)	
	۵۱۱۲ھ	شہنواز صفوی)	شہنواز صفوی)		
		جلوس سلطنت ۵۱۱۸ھ	جلوس سلطنت ۵۱۱۸ھ	کے خلاف بڑاں میں مارا گیا۔ ۱۳ ذی قعدہ ۵۱۱۲ھ	
		(محمد معظم کے خلاف جنگ تخت نشینی میں مارا گیا۔ ۵۱۱۹ھ)			

سعظم شاه بہادر شاه عالم

و - ۸ محرم ۱۱۲۳ھ

عہد ہمایون	خجندہ اتر	دولت انزا	عہد عظیم	عزالدین	عزالدین
جہاننا (جنگ) تخت نشینی میں مارا گیا۔ (۱۱۲۴ھ)	جہاننا (جنگ) تخت نشینی میں مارا گیا۔ (۱۱۲۳ھ)	رفیع القدر (جنگ) تخت نشینی میں مارا گیا۔ (۱۱۲۳ھ)	عظیم الشان (جنگ) تخت نشینی میں مارا گیا۔ (۱۱۲۳ھ)	عزالدین	عزالدین
				جہاننادر شاہ	جہاننادر شاہ
				عہد سلطنت	عہد سلطنت
				۸ صفر ۱۱۲۳ھ	۲ محرم ۱۱۲۳ھ

عہد عظیم ، عظیم الشان

عہد ہمایون	روح القدس	ہمایون بخت	فروخ میر نے	عہد گوریہ
			۱۱۲۳ھ عظیم آباد	
			میں تخت نشینی	
			۱۱۳۱ھ	
			ربیع الثانی	
			۱۱۳۱ھ	
			میں معزول ہوا	
			گوریہ النساء	

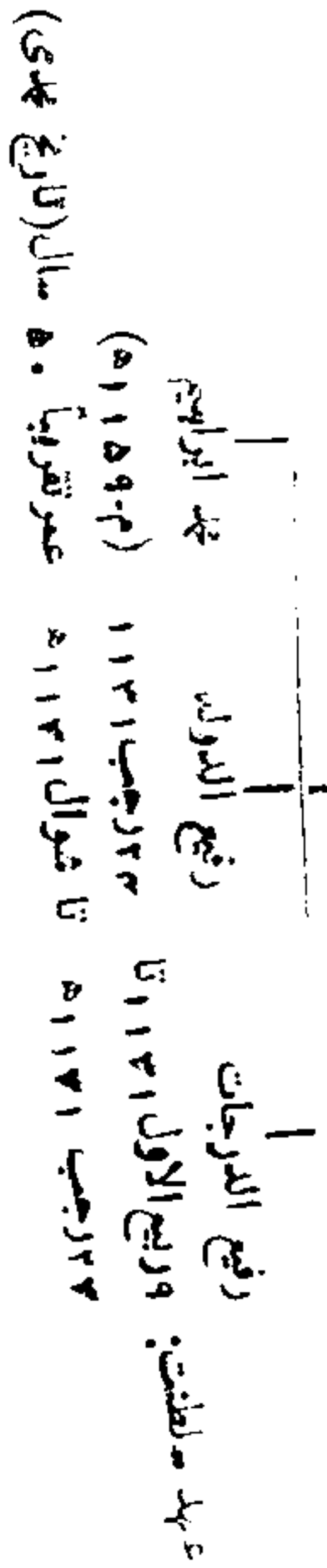
کام بخش

امید بخش (۲ - ۱۰۹۵ھ)	محمد فیروز سند	بارک اللہ معظم شاہ کے خلاف لڑائی میں مارا گیا۔ ۱۱۲۰	سنۃ ۲ - ۱۱۶۰	عی الدین شاہجہان ثانی ۸ ربیع الثانی ۱۰۲۰
-------------------------	----------------	--	-----------------	---

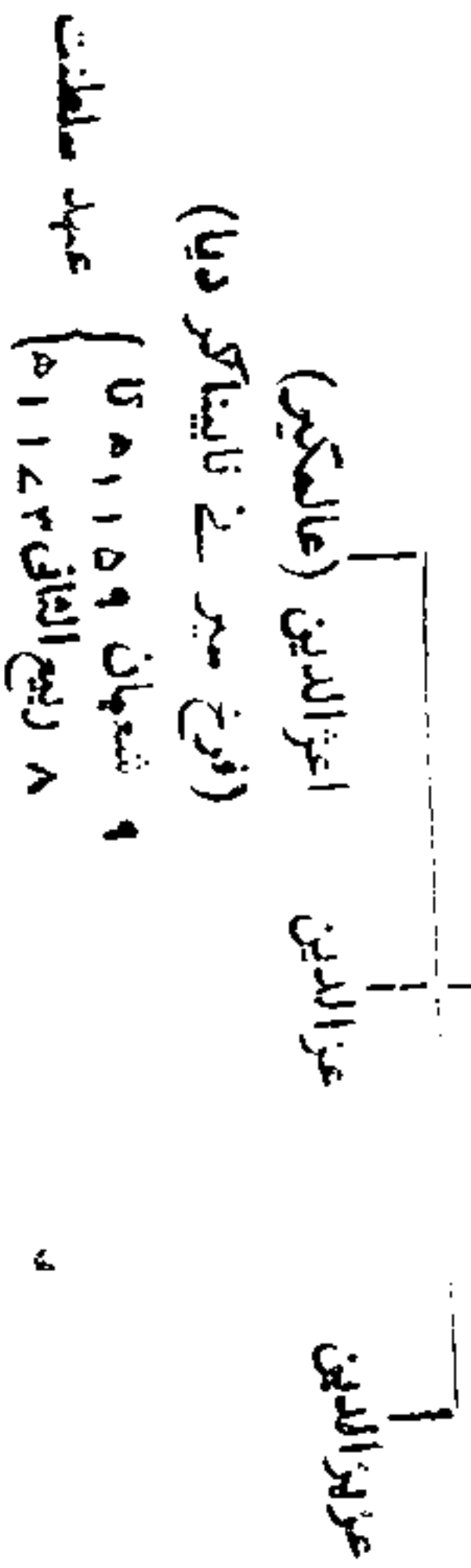
محمد اکبر
لیکو سیر

قلم اکبر میں عبوس تھا۔ ۳۰ سال
کی عمر میں تخت لشیقی کا دعویٰ کیا۔

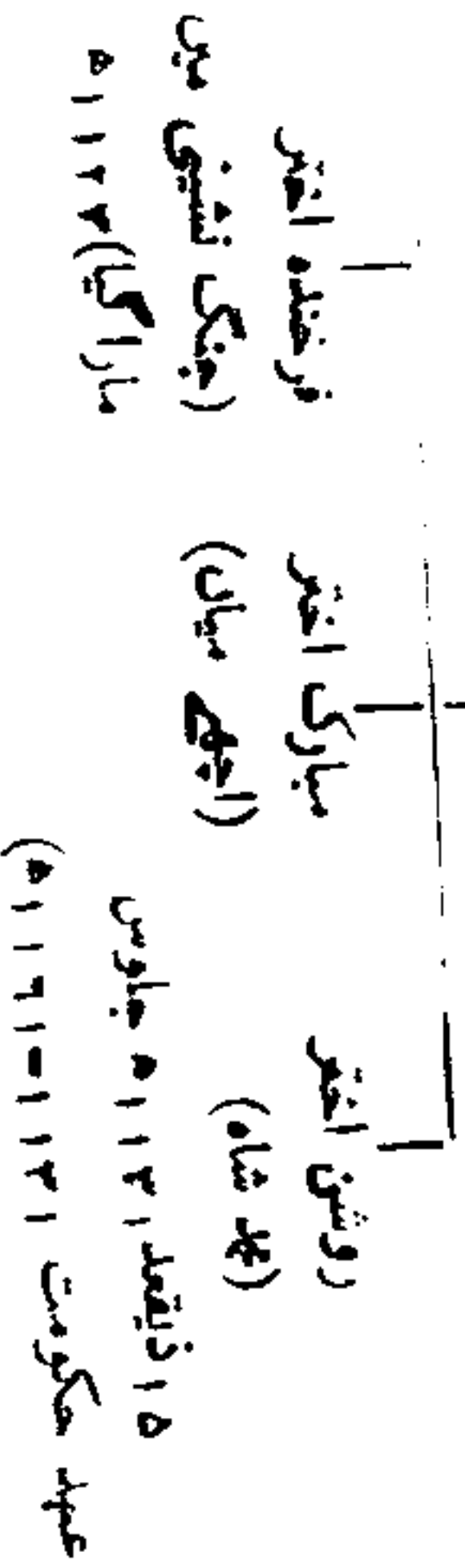
رفیع القدر رفیع الشان



ممتاز الدین جہاندار شاہ

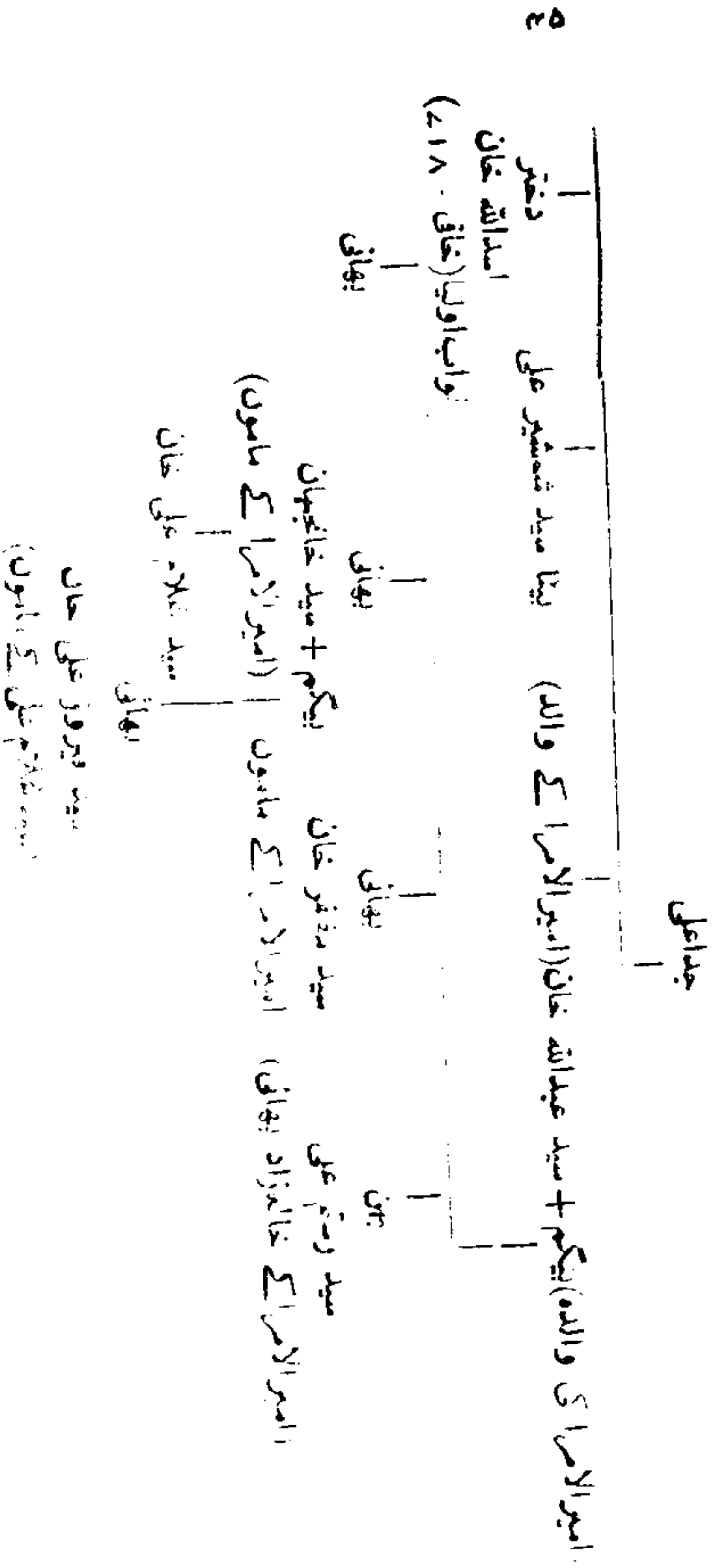


خجستہ اختر ، جہانشاہ



شجرۂ سادات بارہہ

عبرت نامہ میں سلاطین تیموری کے علاوہ امراء و وزراء میں سے سب سے زیادہ نمایاں ذکر سادات بارہہ کا ہے۔ خاص طور پر دو بھاگیوں سید حسن علی خان قطب الملک، سید حسین علی خان امیر الامرا اور ان کے خاندان کے اقربا کا ذکر آیا ہے۔ ان کا سلسلہ نسب سمجھنے کے لیے ہم ذیل کا نقشہ پیش کرتے ہیں تاکہ ان کے باہمی تعلقات جاننے میں آسانی ہو:



خلاصہ عبرت نامہ

عبرت نامہ کی زبان عام قاری کے لیے مشکل ہے اس لیے آرائشی عبارات و اشعار حذف کر کے صرف واقعات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ فارسی سے کم آشنا اشخاص بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

تمہید

انقلابات روزگار کے عجیب و غریب واقعات جب ضبط تحریر میں آئیں تو ان کو تاریخ کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر یہ واقعات اہل دنیا کے خواص سے متعلق ہوں تو ان سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ احوال اہل طریقت سے متعلق ہوں تو ان کو پندنامہ یا ملحوظات کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر یہ احوال سلاطین سے متعلق ہوں تو نثر و نظم میں لکھنے والے ان کو شاہنامہ یا تاریخ نامہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

سبب تالیف

عام دستور یہ رہا ہے کہ سلاطین اپنے عہد کی تاریخ لکھوانے پر اشخاص کو مامور کرتے آئے ہیں۔ اور اپنی خواہش کے مطابق بعض واقعات کو نظر انداز اور بعض غیر ضروری حوادث کو ضبط تحریر سے لانے کے لیے مجبور کرتے آئے ہیں۔ اس کتاب کا مؤلف بخشی کے خوں کرم کا منت پذیر ہوئے بغیر لاہور میں متوکلانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ۱۱۳۰ھ میں ہریشانی احوال کی وجہ سے لاہور چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور ایک عزیز کی وساطت سے دہلی پہنچا۔ وہاں بادشاہ نے اسے اور وزیر سلطنت سید عبداللہ خاں قطب الملک اور لارسیہ سید حسین علی خان بخشی المالک امیر الامرا کے باہمی اختلافات کی وجہ سے اسے

معاش کا مسئلہ بڑا دشوار نظر آیا۔ وزیر بے دلی سے امور سلطنت کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور رعایا پریشان حال تھی۔ بادشاہ نشہ جواہی و دولت میں مست تھا۔ اس نے دو تین اشخاص کو اعلیٰ مناصب پر مامور کر رکھا تھا۔ قاضی شریعت اللہ میر جملہ کو ہفت ہزاری منصب عطا کر کے زر و جواہر سے مالا مال کر دیا تھا۔ یہ شخص بہار و پٹنہ میں تجارت اجناس پر گزران کرتا تھا۔ دوسرا خواجہ عاصم خاندوران ایک سادہ ترک تھا جسے بے حساب دولت سے نواز کر عالی منصب عطا کیا تھا۔ یہ نو سرافراز چاہتے تھے کہ قطب الملک اور امیرالامرا دونوں بھائی غرور سیادت و شجاعت چھوڑ کر بادشاہ کے مطیع و منقاد رہیں یا اپنے حریفوں کے سامنے مجبور و معذور ہو کر ذلیل و خوار رہیں۔ دہلی میں اقتدار کی رسہ کشی جاری تھی کہ امیرالامرا کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہوا۔ وہ فتح دکن کے بعد بادشاہ سے رنجیدہ خاطر ہو کر مرہٹوں تلنگوں اور ایک بے نام شاہزادہ ساتھ لے کر اپنے بھائی قطب الملک کی مدد کو آرہا تھا۔ بادشاہ نے اورنگ آباد سے اس کی روانگی کے آغاز سے مالوہ اور اجین کے صوبیداروں اور شاہراہ کے دوسرے فوجداروں اور زمینداروں کو فرمان بھیجے تا کہ وہ اسے اجازت دربار میں آنے سے روکیں لیکن کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آخر سید حسین علی خان ۲۷ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ کو دہلی پہنچا۔ ۵ ربیع الثانی کو بادشاہ سے ملاقات ہوئی۔ بادشاہ نے انجام نہ سوچتے ہوئے تمام اختیارات اپنے مخالفوں کے حوالے کر دیے۔ ۸ ربیع الثانی کو انہوں نے فرخ سیر کو قید کر لیا اور ۹ ربیع الثانی کو رفیع الدرجات پسر رفیع الشان کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔

اسی اثناء میں میراتعارف صورت سنگھ ملتانی دیوان نواب سید حسین علی خان سے ہوا۔ وہ ایک نیک خو بہادر اور فیاض شخص تھا۔ اس کے دو بیٹے لالہ آئند روپ اور لالہ لاہوری مل بھی حسن صورت و سیرت سے آراستہ تھے۔ صورت سنگھ نے اسے لیے اسباب معاش مہیا کیے اور

اور نواب سے میرا تعارف کرایا۔ میں اپنی صدق و اخلاص سے خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے زندگی کی خوشحالیاں میسر آ گئیں لیکن ملک کے سیاسی حالات سازگار نہیں تھے۔ فرخ سبر کے عزل کے بعد لوگ مادات کو ہدف ملامت بناتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے میں یکے بعد دیگرے دو بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ اکبر آباد میں شورشیں برپا ہوئیں۔ میں بھی اپنے محسن کے ہمراہ وہاں سو۔۔۔ تھا۔ کبھی کبھی مجلس میں مجھ سے کہا جاتا کہ میں تاریخی و سیاسی واقعات کو ضبط تحریر میں لاؤں۔ میں عرض کرتا کہ میں اپنی کم استعداد کے باوجود صرف چشم دید واقعات کی مختصر رویداد لکھ سکتا ہوں۔ صاحبزادہ نے فرمایا کہ سلاطین سلف کی تاریخیں مسلسل مرتب ہوتی آتی ہیں جیسا کہ ابوالفضل نے ”اکبر نامہ“، معتمد خان نے ”افغان نامہ“ جہانگیری“ اور محمد صالح نے ”شاہجہان نامہ“ لکھا۔ لیکن عالمگیر کے زمانے کے واقعات ضبط تحریر میں نہیں آئے۔ میں نے عرض کیا کہ عالمگیری عہد کے پہلے دس سالوں کے احوال و واقعات تو محمد کاظم نے لکھے ہیں۔ بختاور خان نے بھی اس کے چالیس ماہہ کارہائے نمایاں کو لکھا ہے۔ یہ لوگ اس کام کی اہلیت و استعداد رکھتے تھے۔ میں اس کام کے لائق نہیں۔ آخر یہ قرار پایا کہ عہد محمد معظم بہادر شاہ، جہاندار شاہ اور فرخ سبر کے احوال و ذوائف منضبط کر لیے جائیں۔ دوستوں کے اصرار پر میں نے یہ کام سرانجام دینا قبول کر لیا۔

وفات اور نگزیب عالمگیر

اورنگزیب عالمگیر ۲۸ ذی قعدہ ۱۱۱۸ھ کو وفات پا گیا۔ اس کا دوسرا بیٹا محمد اعظم خیر من کر پہنچ گیا۔ وہ پندرہ کوس دور مقیم تھا۔ تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر اعیان سلطنت میں سے بعض نے رضامندی سے اور بعض نے مجبوراً اسے بادشاہ تسلیم کر لیا۔ کام بخیر چوتھا بیٹا عالمگیر کو مرغوب خاطر تھا۔ حیدرآباد، بیجاپور وغیرہ

دکن کے علاقے اس کے زیر حکومت تھے۔ عالمگیر نے محمد معظم اور محمد اعظم بڑے بیٹوں سے استعدا کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد کام بخش کو حسب حال رہنے دیا جائے، چنانچہ دونوں بھائی باپ کی اس وصیت پر عمل پیرا ہونے کے لیے تیار تھے۔ محمد اعظم اپنے دو بیٹوں اور پوتوں کے ہمراہ آگرہ کی طرف روانہ ہوا۔

محمد اعظم تند مزاج اور خود پسند تھا۔ ایسا شخص امور مملکت کے لیے اطمینان بخش عامل نہیں ہوتا۔ اس لیے عالمگیر نے اپنی بیماری اور ضعف کے پیش نظر اپنے ہونہار پوتے محمد عظیم پسر معظم شاہ کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ عالمگیر نے پہلے بھی مہراوزک اس کے سپرد کر رکھی تھی اور خاص عرایض پر وہی دستخط کرتا تھا۔ محمد اعظم صوبہ بہار و پورب کا نظم و نسق اپنے بیٹے فرخ سیر کے سپرد کر کے عجلت کے ساتھ وہاں سے چلا اور دریائے گنگا کے کنارے کڑھ جہاں آباد میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اس نے مرگ عالمگیر اور بادشاہ گردی کی خبر سنی۔ اس کے رفقا سربلند خان اور حکیم محمد سعید وغیرہ نے مشورہ دیا کہ محمد اعظم کے پہنچنے سے پہلے آگرہ شہر و قلعہ پر قبضہ کر کے خزاہن و دفاہن پر متصرف ہو جانا چاہیے تاکہ جب امراء کے والد محمد معظم اور بھائی کابل سے یہاں پہنچیں تو ان کے لیے پہلے سے ایک مرکز موجود ہو۔ محمد اعظم نے باقی خان قلعدار کو نوازش و عنایات کا یقین دلا کر قلعہ سپرد کرنے کا پیغام بھیجا لیکن اس نے انکار کیا اور کہا کہ محمد معظم اور دوسرے بھائیوں کے زندہ ہوتے ہوئے قلعہ آپ کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ محمد اعظم نے قلعے کے محاصرے کا حکم دیا لیکن قلعہ کے استحکام کے پیش نظر کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا، اس لیے مجبوراً باپ اور بھائیوں کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔

ادھر محمد معظم افغان و مغل قبائل کے ہمراہ کابل سے روانہ ہوا۔ اس کا بڑا بیٹا معزالدین جہاندار شاہ ملتان میں تھا۔ صوبہ پنجاب کا ناظم منعم خان خانخاناں، عنایت خان کی سرکوبی کے لیے دریائے بیاس

و ستلج کے پار وسائل جنگ مہیا کرنے میں مصروف تھا۔ محمد معظم نے
پل شاہ دولا پر پہنچ کر بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

محمد معظم شاہ کی تخت نشینی اور بھائی سے جنگ کے لیے روانگی

محمد معظم شاہ نے ادنیٰ و اعلیٰ اور فقرا و مساکین کو نوازا۔ منعم خان
خانخاناں اپنے رفقا کے ساتھ اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ محمد معظم لاہور
میں داخل ہوتے وقت حضرت گنج بخش کے مزار پر حاضر ہوا۔
شاہ رمزی اور دوسرے درویشوں سے بھی ملاقات کی۔ معزالدین بھی
لاہور پہنچا۔ بادشاہ اور تینوں بیٹے پانچ دن شالامار باغ میں ٹھہرے۔
پھر قلعہ کے احوال و خزاہن کا جائزہ لے کر شاہجہان آباد روانہ ہو گئے
محمد معظم کے خط آ رہے تھے کہ حالات سنگین ہو رہے ہیں، فوراً پہنچو۔
محمد معظم چودہ پندرہ کوس روزانہ طے کر کے جاد سے جاد شاہجہان آباد
پہنچا۔ محمد یار خان ناظم قلعہ نے تمام اسواں و خزاہن کی فہرست کے
ساتھ قلعے کی چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔ یہاں بھی وہ خواجہ بختیار
کا کی اور نظام الدین اولیا کے مزارات پر دعا کے لیے حاضر ہو کر
اکبر آباد کی طرف روانہ ہوا۔ ۱۷ ربيع الاول ۱۱۱۹ھ کو آگرہ پہنچا
اور سموگڑھ میں لشکر نے ڈیرے ڈالے۔ محمد معظم خدمت میں حاضر
ہوا۔ چاروں بیٹے رزم و پیکار کے لیے آمادہ ہوئے۔

محمد اعظم کی جنگ کے لیے روانگی

محمد اعظم اپنے دو بیٹوں بیدار بخت اور والا جاہ کے ہمراہ جوش و
خروش سے اپنے رفقا کی افسردگی اور بیدلی سے قطع نظر منزلیں مارتا ہو
چلا آ رہا تھا۔ پرانے تجربہ کار ساتھیوں نے کہا۔ "تعمل سے کام لیجیے۔
چھوٹے سے چھوٹے منصبدار کی ہمت بندھا کر اسے اپنے ساتھ رکھیے۔" لیکن
اس نے غضبناک ہو کر ان کو بزدلی کا طعنہ دیا۔ اپنے ایک قدیم جانباز

رای گویال چودھری کو قتل کروا دیا۔ پرانے خدمت گزار سالا،
غازی الدین خان بہادر اور چین قلیچ خان اس کے ساتھ جانے سے پہلے وہی
کر رہے تھے۔ امیرالامرا ذوالفقار علی خان بھی اس کی تیزی و خود
پسندی سے بیزار تھا۔ لیکن اس کے قدیم وفادار خادم اس کے ہمراہ
مرنے مارنے پر آمادہ گوالیار پہنچے اور وہاں توقف کیا۔

جنگ اعظم و معظم

خان عالم دکنی، امان اللہ خان اور اس کا بھائی، شیخ ضیاء اللہ لکھنوی،
تربیت خان، مطالب خان اور دوسرے بہادر مجد اعظم کے ہمراہ تھے۔
شدت گرما میں ملاح و کشتی کی استعانت کے بغیر دریائے چنبل کو
عبور کر کے جاگو جا پہنچے جو آگرہ سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ہے۔
مجد معظم چاہتا تھا کہ نامہ و پیام سے تقسیم ملک پر رضامند ہو کر
کشت و خون سے خلق خدا کو محفوظ رکھے۔ لیکن بہتیبجوں اور بیٹوں
کی جلد بازی سے جنگ شروع ہو گئی۔ پہلی آویزش بیدار بخت اور
مجد اعظم کے درمیان ہوئی۔ بعد میں دونوں لشکروں کے درمیان گھمسان
کا رن پڑا۔ مجد اعظم کی فوج میں خان عالم دکنی کے دو سو زرہ پوش
سوار سرخ لباس پہنے اور زر تار پگڑیاں باندھے ولی نعمت پر قربان ہو گئے۔
اس کشمکش میں بیدار بخت اور مجد والاجاہ گولی کا نشانہ بن گئے۔
معظم کے لشکر میں سے سیرزا نامدار نبیرہ بادشاہ قلی خان لکھنوی،
باز خان افغان، عنایت خان نبیرہ سعید اللہ خان مرحوم داد شجاعت دیتے
ہوئے جان بحق ہوئے۔ سادات بارہ نے کمال دلیری کا ثبوت دیا۔
سید حسین خان، ابو سعید خان اور سید نور الدین پسر سید عبداللہ
خان اس معرکے میں ہلاک ہوئے۔ سید حسین علی خان سخت مجروح ہوئے۔
مجد اعظم کے لشکر نے حریفوں کو پس پا کر کے تمام بازار لوٹ لیا۔
اسی اثنا میں تیرہ و تار بادل آئے، زبردست آندھ چلی اور کھنکھیاں
اڑ اڑ کر لگیں۔ اتنے میں مجد اعظم کے سینے پر ایک گولہ لگا اور اس

کا کام تمام ہوا۔ رستم دل نے اس کا سر کاٹ کر معظم شاہ کے ماسنہ پیش کیا جس کو دیکھ کر وہ بہت آزرده ہوا۔ محمد اعظم اور شہزادوں کی نعشوں کو تابوتوں میں بند کر کے مقبرہ ہمایوں میں دفنانے کے لیے شاہجہان آباد بھجوا دیا گیا۔

محمد معظم بہادر شاہ کی دکن کو روانگی

فتح کے بعد محمد معظم بہادر شاہ آگرہ گیا۔ وہاں اس نے باغ دہراڑا میں قیام کیا۔ جنگ میں شریک ہونے والوں کو انعامات تقسیم کیے۔ چاروں شاہزادوں کو تیس تیس ہزاری منصب عطا کیا۔ محمد اعظم کا تمام مال و متاع منعم خان کو ملا۔ اس کے ملازمین کی بھی دل جوئی کی اور ان کو مختلف خدمات پر مامور کیا۔ بادشاہ کے بدل و کرم سے لوگ خوش حال ہوئے۔ غلے کی ارزانی ہوئی اور کسب و کار میں سمونٹیں ہوئیں۔ اسد اللہ خان کو وکیل مطلق رہنے دیا لیکن اقتدار معظم خان کے سپرد کیا۔ ذوالفقار خان کو عالمگیری عہد کی مانند ہمسایہ بخشی الہ لک کے منصب پر بحال رکھا۔ صوبیداروں کی نیکو ہوں اور رعایا و ائمہ کی مدد معاش میں کمی نہ کی۔

منعم خان اور شاہزادے کام بخش کے خلاف اقدام کرنے کی ترغیب دے رہے تھے۔ لیکن بادشاہ اس کو چھوٹا بھائی ہونے کی وجہ سے بیٹا سمجھتا تھا اور باپ کی وصیت کی بنا پر اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں راجپوتوں اور سرئی اور سمرقند زمینداروں کا تذکرہ ہوا۔ اہانت اسلام اور بادی مساجد کی خرابی میں راجپوتوں کے خلاف جنگ میں دو ہزار کے فریب سادات ہند دے چکے تھے۔ اس لیے جنوب کی طرف لشکر روانہ ہونے کا حکم دیا گیا۔ ایک مہینہ کے بعد سر زمین راجپوتانہ میں پہنچے۔ راجپوت سرداروں کی تاب نہ لا کر پہاڑیوں میں چھپ گئے اور بعض مقامات میں آکر

ہوئے۔ احيائے دين اور تعمير مساجد کے لیے پوری توجہ دی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد منعم خان اور سہابت خان کی سفارش پر راجہ کا بیٹا دربار میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی خطاؤں کی معافی مانگی اور پریشانی احوال درست کرنے کی اجازت چاہی تاکہ بعد میں لشکر شاہی کے ساتھ رفاقت کر سکے۔

جنگ بہادر شاہ اور کام بخش

اسی اثنا میں دکن جانے اور کام بخش کو وہاں سے نکال باہر کرنے پر پھر زور دیا گیا، چنانچہ شدت گرسا کے باوجود لشکر روانہ ہوا۔ کام بخش اتنے بڑے لشکر کی آمد سے بے پروا بیجاپور میں پڑا تھا۔ لشکر شاہی دریائے نربدا کو عبور کر کے خجستہ بنیاد کی طرف روانہ ہوا۔ کام بخش کے خیر خواہوں نے مشورہ دیا کہ یا تو ملک کے قلعوں کو مستحکم کرنا چاہیے یا پھر سپاہ و خزائن جمع کر کے استقبال کے لیے جانا چاہیے لیکن اس نے ان کے مشورے کو قابل توجہ نہ سمجھا۔ سوء اتفاق سے وہ چند خطوط جو منعم خان نے فریب دینے کے لیے میر ملنگ اور دوسرے رفقا کو لکھے تھے، کام بخش کے ہاتھ آ گئے۔ چنانچہ خواص سے بدظن ہو کر اس نے ایک کو قتل کرنے اور دوسرے کو ہاتھی کے پاؤں تلے کچلنے کا حکم دیا۔ اپنے عزیزوں کے لیے ناشایستہ الفاظ استعمال کیے، چنانچہ اس کے پرانے خدمت گزار بھی اس سے الگ ہو گئے اور وہ صرف دو ہزار آدمیوں کے ہمراہ لشکر شاہی کے مقابل نکل پڑا۔ ادھر سے ذوالفقار علی خان ہراول میں نکلا۔ شاہزادہ کے ساتھ قلعہ جنجیبی کے سلسلے میں اس کی شکر رنجی تھی۔ کام بخش نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور ہاتھی سے اتر کر دست بدست نبرد آزما ہوا۔ آخر زخموں سے بے بس ہو گیا۔ اس کا بڑا بیٹا بھی لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے زخموں کو سی کر مرہم لگایا گیا لیکن اس نے جوش میں آکر ٹانگے توڑ دیے اور جان جان آفرین کو دے دی۔ بادشاہ نے

کام بخش کے بیٹوں اور اہل حرم کی دلہی کی اور ان کے وظائف مقرر کیے۔

دکن سے واپسی اور ظہورِ فتنہ سکھاں :

دکن سے واپسی راجپوتانہ کے راستے ہوئی تاکہ سرکش راجپوتوں کی گوشالی کی جا سکے۔ لیکن خانخاناں اور مہابت خان کی سفارش سے مرزا راجہ جے سنگھ اور مہاراجہ اجیت سنگھ پہاڑوں سے نیچے آ کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی اثناء میں پنجاب میں سکھوں کے فتنہ و فساد، وزیر خان فوجدار سہراند کے قتل اور گورو کی فریب کاری سے ہرگنوں کی لوٹ مار اور شرقا کے ترک وطن کی خبریں آئیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ گزشتہ زمانے میں نانک نامی درویش ہوا ہے جو ہندو اور مسلمانوں سے یکساں سلوک کرتا تھا۔ وہ بیت اللہ بھی گیا اور برج و کشی بھی حاضر ہوا۔ شاہ عبدالرحمن بختیار کی خدمت میں چلے نہینچا، دنیا بھر کی سیاحت کی، مسجدیں بھی بنائیں اور بندوؤں کے معابد بھی بنائے۔ اس نے شادی کی اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی لیکن اس کا فیض نظر اس کے مریدوں کو ہوا، چنانچہ اس کا خاص جانشین انکھ کپتری ہوا۔ اس کے بعد چند جانشینوں کے بعد اس کا جانشین ہر راجی نامی ہوا۔ بہت سے لوگ اس کے مرید ہوئے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا گورو تیب بہادر ہوا جس کی زندگی میں اس گروہ کو بہت ترقی ہوئی اور ان کے پاس گھوڑے، ہاتھی اور دوسرا ساز و سامان اکٹھا ہو گیا۔ وہ کبھی کبھی خود حکومت کا دعویٰ کرتے تھے۔ سرہند اور پنجوارہ کے پیرزوں میں دن گزارتے تھے۔ اور نازیب عالمگیر کو بہ بے معنی فلسفہ مستند نہیں تھا۔ اس نے بعض آتش نشین فقرا کو بلوا کر ان کی اصلاح کی کوشش کرنے کی کوشش کی۔ اسی زمانے میں شاہ دولا گجراتی، شاہ صاحب دین قصوری اور شاہ حسن درذہ لاہوری جیسے درویش بھی خاقان بنائے ہوئے بیٹھے تھے۔ اسی تحقیق کے سلسلے میں سرہند جیسے بلوار کے گھاٹ

اتارے گئے۔ اسی قسم کے لوگوں میں تیغ بہادر بھی دربار میں حاضر ہوا اور بد نصیبی سے مقتول ہوا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا گوبند سنگھ جانشین ہوا۔ پہلے سے زیادہ لوگ اس کے مرید ہوئے اور اسے زیادہ امارت ریاست حاصل ہوئی۔ وہ عیش و نشاط سے سہرند میں دن گزار رہا تھا۔ اس نے شاہی محاصل ادا کرنے سے انکار کیا۔ بستیوں میں نئے آئین و دستور کو رواج دیا۔ بادشاہ کی طرف سے وزیر خان فوجدار کو حکم ہوا کہ گوبند سنگھ اپنے آبا کی طرح درویشانہ زندگی گزارے۔ اس کے مرید اسے 'بادشاہ' نہ کہیں۔ وہ جھروکا سے درشن نہ دے اور مریدوں کو سجدہ کرنے سے منع کرے۔ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے تو اس علاقے سے ان لوگوں کو نکال باہر کرے۔ وزیر خان نے سرکاری واجبات ادا کرنے کا حکم بھجوا دیا جو اسے گراں گزرا اور بات جنگ و قتال تک پہنچی۔ گوبند سنگھ کا بیٹا اور اس کی بعض عورتیں اسیر ہوئیں اور وہ خود دشوار گزار پہاڑوں میں جا چھپا۔ اس واقعہ سے اس کے مریدوں میں وزیر خان اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ گوبند سنگھ نے اپنی اولاد کے غم میں سادہ غذا کیانا شروع کر دی۔ ماتمیوں کی طرح سر اور دڑھی سوپھوں کو ترشوانا بند کر دیا۔ زنار کا دھاگہ بھی لوہے کی زنجیر سے بدل دیا۔ اس کے مریدوں نے بھی اس کی پیروی کر کے مسلمانوں سے انتقام لینے کا عزم کیا۔ جنہوں نے بال بڑھا کر اپنی وضع بدلی، انہوں نے اپنا نام خالصہ رکھ لیا اور باقی دوسرے 'چانر' کہلانے بہادر شاہ کے رحم و کرم کی عمومی روش نے ان لوگوں کو گستاخی پر دلیر کر دیا۔ گوبند سنگھ اپنا لاؤ لشکر لے کر دکن میں بادشاہ کی خدمت میں پہنچا تا کہ وزیر خان سے ظلم کا بدلہ لے سکے۔ اتفاق سے کھوڑوں کے سوداگر کے ساتھ قیمت ادا نہ کرنے پر گوبند سنگھ کا جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے خنجر سے حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے پیرووں کو بڑا دکھ اور رنج ہوا۔ صندل و عود میں اس کی نیش کو جلایا اور دلوں میں بغاوت و سرکشی کے جذبات کو

جگہ دی ایک بیرونیہ کو اپنا گورو منتخب کیا اور کہا کہ مقتول گورو نئے لباس میں جلوہ نما ہوا ہے۔ 'جذبہ انتقام سے سرشار لوگ اس کے گرد جمع ہوئے اور سہرند کے نواحی مضافات میں جمع ہو کر مسافروں کا مال و اسباب لوٹنے لگے۔ وزیر خان فوجدار سرہند نے ان کی سرکوبی کے لیے چڑھائی کی۔ بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ شیر محمد اور خواجہ علی کوئلہ مالیر کے افغان اور خود بوڑھا وزیر خان لڑائی میں مارے گئے۔ سکھوں نے وزیر خان کی نعش کو درخت سے لٹکایا اور شہر میں لے پناہ قتل و غارت کے لیے داخل ہو گئے۔ وزیر خان کا بیٹا اور چند دوسرے لوگ صرف جانی بچا کر باہر نکل سکے۔ سجدانند پیشکار وزیر خان کا تمام مال و متاع غارت ہوا۔ بعض نے آبرو ہوئے، بعض جبراً طبع ہوئے۔ نار سنگھ نامی جٹ، ہیبت پوری کا رہنے والا سرہند کا قلم مقرر ہوا۔ اس کے آدمی ہر روز سامانہ، سناہ، کیتھل اور گھڑام پہنچ کر حملہ آور ہوتے تھے۔ سید، راجپوت اور مغل اقوام میں سے تقریباً پانچ ہزار آدمی قتل ہو گئے ہوں گے اور اتنی ہی عورتوں نے زہر لیا۔ دریا خنجر و شمشیر کے زخم کھا کر جانیں دی ہوں گی۔ دریائے ستلج سے لے کر کرنال تک کے علاقے پر ان کا تسلط و تصرف رہا۔ گورو بسوا خود قلعہ محلص پور میں مقیم تھا جو ساڈھورہ کے نزدیک، سرہند سے چالیس کوس پر واقع ہے اور ڈاہر میں سلاطین کی کارگاہ معروف ہے۔ اس کے پیرو ان حدود میں تخریبی کارروائیوں میں مصروف رہے۔ بیسالیہ دن وہ لاکھ دو لاکھ کی تعداد میں چک گرو یعنی اس تسر میں جمع ہوئے جہاں نانک کے وقت کا تالاب بنا ہوا ہے۔ زبان انہوں نے نواحی آبادیوں کے ساتھ بھی سہرند جیسا برتاؤ کیا۔ بٹالہ اور کلانور جیسے خوبصورت پر رونق قصبے ان کی تاخت و تاراج سے برباد ہو گئے۔ لاہور کا عوامی سید اسلم خان تھا۔ وہ جنگ و جدال سے بچ کر حکمت عملی سے اپنے چاہتا تھا۔ ناظم کی بے جراتی سے ان کی تخریب کا سلسلہ لاہور تک پہنچ گیا۔ شہر کے علماء، قراء اور غربا نے اپنی بے سامانی کے باوجود مقابلے کا عزم

کیا۔ پھر شہر کے نجبا مغل افغان بھی آملے۔ شاہ سعد اللہ مرحوم کے ایک عزیز محمد نقی اور موسیٰ خان پسر خداوردی بیگ آغر خان نے اپنا مال و اسباب بیچ کر ہتھیار مہیا کیے۔ شہر کے تجارت پیشہ پراچوں نے کپڑے پینے کی اشیاء مہیا کیں۔ حاجی سید اسماعیل، قاضی یار بیگ، شاہ عنایت اور ملا پیر محمد واعظ جیسے بزرگوں نے جہاد سمجھ کر حصہ لیا۔ یہ تمام لوگ عید گاہ کے وسیع میدان میں جمع ہوئے۔ آخر ناظم صوبہ کو بھی غیرت آئی۔ اس نے پورب کے ایک امیر میر عطاء اللہ اور فرید آباد کے کھول زمیندار محبت خان کو پانچ سو سوار اور پیادہ دے کر ان کے ہمراہ بھیجا۔ یہ خبر سن کر سکھ تپہ بھری کے مضبوط قلعے میں محصور ہو گئے جو بھگونت رائے مہتہ قانونگو نے بنوایا تھا۔ مسلمانوں کا یہ لشکر دو تین وقفوں کے بعد وہاں پہنچ گیا۔ اہل قلعہ نے تیر و بندوق سے کام لیا۔ بعض مسلمان ناتجربہ کی وجہ سے دیوار قلعہ کے نزدیک چلے گئے اور گولی کا نشانہ بن گئے۔ آخر سکھ مقابلے کی تاب نہ لا کر رات کی تاریکی میں بھاگ گئے اور لشکر مظفر و منصور لاہور واپس آ گیا۔ کچھ عرصے کے بعد سکھ قبضہ چاری کے نزدیک لاہور سے بیس بائیس کوس دور کوٹاہ بیگم میں اپنے مذہبی رسوم سرانجام دینے کے لیے جمع ہوئے۔ مسلمان پہلے کی طرح پھر اکٹھے ہو کر ان کے مقابلے کے لیے باہر نکلے۔ راستے میں بستیوں کے لوگوں پر زیادتی بھی ہوئی۔ بھیلووال کے نزدیک دو تین اشخاص سزا کے طور پر قتل بھی ہوئے لیکن عوام اپنی حرکات سے باز نہ آئے۔ آخر ان کی پناہ گاہ کے قریب پہنچ کر سکھوں سے مقابلہ ہوا۔ سنا ہے، دروغ بر گردن راوی۔ مواضع سوری کے افغان بظاہر مسلمانوں کے ساتھ لیکن درپردہ سکھوں کے ساتھ زمینداری رکھنے اور حکام کی سخت گیری کی بنا پر باہم ایک دوسرے کے ہمدرد تھے۔ جب جنگ زوروں پر ہوئی تو افغان باگیں اٹھائے اپنے گھروں کو چل دیے۔ ان کے جانے سے مسلمانوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور بہت سے ہلاک ہوئے۔ سید عنایت ساکن موضع بھنڈیاں، محمد نقی اور محمد زمان رنگھڑ

راجپوت نے بہادری کے حوہر دکھائے اور بہتوں کی جان بچائی۔ شام ہوتے ہی باد و باران کا طوفان اٹھا اور جنگ رک گئی۔ سلطان تھکے ہارے اندھیری رات میں بچ بچا کر اپنے گھروں کی طرف چلے گئے۔

بہادر شاہ کی پنجاب کی طرف روانگی اور لاہور میں وفات

بہادر شاہ اجمیر میں تھا کہ سمرند و ساڈھورہ کے لوگ تباہ حال فریاد لے کر پہنچے۔ بادشاہ راجپوتوں کی مہم ملتوی کر کے وہاں سے روانہ ہوا۔ دہلی ٹھہرے بغیر میدھا ساڈھورا اور سلطان پور کی طرف چل پڑا۔ فیروز خان میواتی، سہایت خان ہراول کے طور پر روانہ ہوئے۔ تلادری، اعظم آباد، تنہائیسر متعلیٰ ابن گڑھ سر راہے سکھوں سے زبردست لڑائی ہوئی اور برے حالوں ان کو شکست ہوئی۔ ان کے لمبے بالوں کی رسی بنا کر ان کو درختوں سے لٹکا دیا۔ بایزید خان قصیری فوجدار جنوں پانی پت میں راستہ رکنے کی وجہ سے ٹھہرا ہوا تھا۔ اس نے بھی اس سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ شمس خان اس کا بھتیجا دوآبہ بجوارہ کی فوجیں لے کر سمرند میں سکھوں کے خلاف نبرد آزما ہوا۔ ان میں سے بعض ہلاک ہوئے اور بعض جو قلعے میں پناہ گزین تھے توپ و بندوق کا نشانہ بنے اور وہاں اسن و اسان کی صورت پیدا ہوئی۔ عیسیٰ خان مئین زمیندار دوآبہ نے بھی ان کو پنجاب کی طرف جانے سے روکا۔ جب بہادر شاہ ڈابر پہنچا تو سکھوں کا گورو بندہ مخلص پور یا نوہ گدہ میں جا گھسا۔ محاصرہ دو مہینے تک جاری رہا۔ شدت سرما اور باد و باران سے محاصرین کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ بندہ سورجیوں پر معینہ سپاہیوں سے ساز باز کرنے خود جموں کی طرف بھاگ گیا۔ بادشاہ بہت خفا ہوا اور اس نے کہا کہ اتنے کتوں سے کیدڑ بیٹا نکلا۔ مجدد امین خان اور رستم دل کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ وہ قابو میں نہ آیا۔ رستم کٹھوہہ، ہرول اور دوسرے پرگنوں کے لوگوں کو گرفتار

کر کے لاہور منڈی میں بیچ دینا اور اپنے آدمیوں کو تنخواہیں دیتا۔ بادشاہ موسم برسات میں دریائے بیاس عبور کر کے لاہور پہنچا۔ دریا میں بہت سے لوگ لہروں کی نذر ہو گئے۔ موضع ابودانہ سے لے کر فیض بخش باغ شالامار تک شاہزادوں کے لشکر کا راستہ بازار مقرر ہوا۔ شاہزادہ معزالدین بند اور پرویزآباد کے نزدیک اترا۔ مجد عظیم الدین موضع عوان کے قریب اپنے خزانے کی گاڑیوں کے ساتھ جاگزیں ہوا۔ رفیع الشان دریا کے کنارے باغ دھرمو کے نزدیک ٹھہرا۔ جہانشاہ نے حضرت شاہ میر کے نزدیک میدان اپنے قیام کے لیے منتخب کیا۔ بادشاہ کے بدل و کرم سے تیس کے قریب شاہزادے لاہور میں آرام و راحت سے قیام پذیر ہوئے۔ اواسط ذی الحجہ ۱۱۲۳ھ کو بادشاہ کی طبیعت میں اختلال پیدا ہوا۔ اس نے گدھوں اور کتوں کو ہلاک کرنے اور جوگیوں اور منیاسیوں کو شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ محرم ۱۱۲۳ھ میں طبیعت اور خراب ہو گئی اور وہ وفات پا گیا۔ مولوی مراد اللہ، محفوظ خان اور عبدالقدیر خان نے تجہیز و تکفین کے فرایض انجام دے۔ اسی اثنا میں شاہزادوں میں تخت حاصل کرنے کی کشمکش شروع ہو گئی۔

تخت نشینی کے لیے بھائیوں میں جنگ

بہادر شاہ کے بیٹوں میں سے مجد عظیم الدین اپنے تمول و اختیار کی وجہ سے باپ کو عزیز تھا اور دوسرے بھائی اس سے حسد کرتے تھے۔ ذوالفقار خان نے اپنی چالاکی سے دو بھائیوں کو اپنے ساتھ ملایا۔ تیسرے بڑے بھائی معزالدین کو ترغیب و ترہیب سے متفق کر لیا اور طے پایا کہ تینوں بھائی ملک کو اپنے درمیان تقسیم کریں لیکن سکھ و خطبہ معزالدین کے نام رہے۔

۱۔ اب لاہور سے پرے کابل، غزنین، غوربند تک کا علاقہ مجد رفیع الشان کے پاس رہے۔

۲۔ لاہورآباد سے پرے دریائے چنبل کے اس پار خاندیس، برہانپور،

حیدر آباد اور بیجاپور کا علاقہ مجد جہانشاہ کو ملے۔

۳۔ شاہجہان آباد دارالسلطنت سے بنگال تک اور دوسری طرف ملتان اور ٹھٹہ تک کا علاقہ معزالدین جہاندارشاہ کے پاس رہے۔

تینوں بھائیوں نے قرآن مجید کی قسم یاد کر کے معاہدہ کیا اور مجد عظیم کے خلاف جنگ کے لیے تیار ہوئے۔ مجد عظیم، منعم خان خانخانا کی وفات کے بعد خود کو وزیر اور ولی عہد سمجھتا تھا اور تکبر کی وجہ سے بھائیوں کو کسی گنتی میں نہیں لاتا تھا۔ معزالدین کے متعلق کہتا تھا کہ اس کے پاس زور ہے زر نہیں۔ رفیع الشاہ زیب و زینت کا دلدادہ ہے۔ خجستہ اختر غرور و پندیر میں غرق ہے۔ یا کٹ مرے گا یا بھاگ جائے گا۔ انہی خیالات میں سپاہیوں کو سمجھنے کی تہنوا پیشگی دی۔ توپ گاڑیوں کا حصار کھینچ کر مورچہ بنایا کر کے شطرنج کی طرح مہرے سجا کر تیار ہو گیا۔ اس کے سالار حملہ کے لیے مشورہ دیتے تھے۔ لیکن یہ انہیں تحمل کی تلقین کرتا تھا۔ اس تاخیر کی بنا پر رقیبوں کو سامان جنگ مہیا کرنے کا اور موقع ملا۔ آخر مجد عظیم کے سپاہیوں نے بے تاب ہو کر حملہ کر دیا اور اس کو بھی شامل ہونا پڑا۔ شاہنواز صفوی، خلیل اللہ خان، روح اللہ خان، سلیمان خان نے بہادری کے جوہر دکھائے لیکن مہایت خان اور حمیدالدین خان ساتھ چھوڑ کر دریا کے پار چلے گئے۔ شاہنواز خان اور راجہ دیا رام ناگر گجراتی لڑائی میں مارے گئے۔ عظیم کو سینے میں نیز لگے۔ پھر توپ کا گولہ ایسا لگا کہ سر تن سے جدا ہو گیا۔ جب سالار نہ رہا تو دوسرے بھی الگ ہو گئے۔ سلطان کریم پسر مجد عظیم جان بچانا ہوا دریا پر علی بھویری کے قریب محلے میں ایک جوتا ہے کے گھر بھاگ کر رہا ہوا۔ حریف کامیاب ہو گئے۔

معزالدین جہاندار شاہ اور دوسرے دو بھائیوں کے درمیان جنگ

عظیم کی شکست کے بعد بے شمار دولت و خزانہ ہاتھ آیا۔ مال و اسباب کی تقسیم پر بھائیوں میں اختلاف پیدا ہوا اور وہ تمام عہد و پیمان بھول گئے۔ اسرا بھی معزالدین کی حمایت میں برابر برابر تقسیم پر راضی نہیں تھے۔ چنانچہ جہاندار شاہ اور جہانشاہ کے کار پردازوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا۔ جہانشاہ اپنے لشکر گاہ سے اٹھ کر موضع ہاندو گوجر میں آ گیا اور اس نے سورجے منبھال کر تیر و تفنگ سے کام لینا شروع کر دیا۔ اس کی طرف سے دلیر دل خان، لطف اللہ خان صادق، بھوپت، ای، صورت سنگھ ملتانی اور اس کا بیٹا لالہ اندروپ اس کی حفاظت کر رہے تھے۔ اور جہاندار شاہ کے حرم سرا تک حملے کر رہے تھے۔ اتنے میں لال کنور، جہاندار شاہ کی محبوبہ ڈولی میں بیٹھ کر شہر میں حویلی دارا شکوہ کی طرف چلی گئی۔ جہاندار شاہ اپنے ہاتھی کے ہودہ میں بیٹھا دعائیں مانگ رہا تھا۔ لوگ اسے غائب سمجھ رہے تھے۔ اچانک ہرقندازوں اور تیراندازوں کی ایک ٹولی نے جہانشاہ اور شاہزادہ فرخندہ اختر کو گھیرے میں لے لیا اور دونوں موت کا نشانہ بن گئے۔

معزالدین جہاندار شاہ کی تخت نشینی

جہاندار شاہ کی تخت نشینی پر ذوالفقار خان ہادر، وزیر اور دوکلتاش خان علی مراد، سالار سپہ ہوا۔ مخبروں نے شاہزادہ کریم کے مخفی مقام کی اطلاع دی۔ اس ٹو ڈولی میں سوار کر کے ذوالفقار کے سامنے لائے جس نے جہاندار شاہ کے اشارے سے قتل کروا دیا۔ سلطان اعزالدین کی شان میں گستاخی کی وجہ سے رستم دل کو ٹکڑے ٹکڑے کروا کر درخت پر لٹکا دیا۔ کوکلتاش خان نے حسد کی وجہ سے مخلص خان کو ٹھکانے لگوا دیا۔ زبردست خان کو علی مردان خان کا خطاب عطا ہوا اور اسے ناظم پنجاب نامزد کیا گیا۔ جہاندار شاہ ۱۲ صفر ۱۱۲۳ھ کو شاہجہان آباد

روانہ ہوا۔

تمام اطراف سے تہنیت کے پیغام آئے۔ خطرہ تھا تو فرخ سیر بن محمد عظیم کی طرف سے تھا جو صوبہ بہار میں باپ کی بجائے ناظم تھا۔ جہاندار شاہ تو اپنے خزانوں اور لشکروں پر بھروسہ کر کے بے پروا تھا لیکن مصاحبوں نے کہا: ”دشمن کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔“ چنانچہ خواجہ حسین خاندوران اور لطف اللہ صادق کو سلطان اعزالدین اپنے بیٹے کی معیت میں لشکر دے کر روانہ کیا۔ لشکر دربانے اکبر آباد کے اس پار جا کر ٹھہرا۔

فرخ سیر اور سلطان اعزالدین کے درمیان جنگ

شاہزادہ فرخ سیر باپ اور بھائی کی شکست اور قتل کی خبر سن کر تڑپ رہا تھا۔ لیکن اپنے چچا کے سال و اسباب اور فوج و سواہ کے مقابل خوفزدہ تھا۔ وہ سمندر کے راستے بھاگ جانا چاہتا تھا۔ خواجہ ناصر اور احمد بیگ کوکے اور دوسرے خدمت گزار ان کے پاس موجود تھے۔ سادات بارہہ میں سے سید حسن علی خان ناظم الہ آباد تھا اور اس کا بھائی حسین علی خان، سید ناصر علی، سید سیف الدین علی اور سید نجم الدین چھوٹے بھائی پرگنوں کے فوجدار تھے۔ دراصل یہ لوگ معزالدین ہی کے نامزد تھے۔ ملتان میں بلوچوں کے خلاف انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دے لیکن فتح و کامیابی کا امتیاز عیسیٰ خان میں زمیندار دوآبہ کو دیا گیا۔ اس ناقدری پر وہ رنجیدہ ہو کر معزالدین کے پاس لاہور چلے گئے۔ بعد میں محمد عظیم کے خلاف جنگ میں بڑی بے جگری سے لڑے اور معظم شاہ کی نظروں میں معزز ہوئے۔ پھر ان کی سفارش سے وہ موجودہ علاقوں میں مختلف خدمات پر متعین ہوئے۔ فرخ سیر بھی ان کو اپنا سمجھتا تھا۔ اس کے کہنے پر وہ اس کی حمایت پر آمادہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے تمام اقربا کو مختلف اصراف سے اکٹھا کیا۔ اتفاق سے تیس لاکھ روپیہ کا خزانہ عبدالرحیم کی حفاظت

میں جہانگیر نگر سے الہ آباد پہنچ گیا تھا۔ عبدالرحیم، محمد عظیم کی شکست و تباہی اور موت کی خبر سن کر مہم گیا تھا۔ چنانچہ حسین علی خان کے کہنے پر اس نے خزانہ حوالے کر دیا۔ فرخ سیر نے عظیم آباد پٹنہ میں تھار سے قرض لے کر سامان جنگ مہیا کیا اور تیار ہو کر الہ آباد پہنچ گیا۔ محاصرے لوگوں نے اس کی حمایت پر عہد و پیمان باندھا۔ فرخ سیر پکڑی اور تلوار اتار کر منتظر بیٹھا تھا۔ سید حسن علی خان نے سر پر پکڑی رکھی اور کمر میں تلوار باندھی اور امداد و اعانت کا یقین دلایا۔ سلطان اعزالدین ان تیاریوں کی خبر پا کر کڑھ اور شہزاد پور کے پاس آ پہنچا۔ اس طرف سے سیف الدین علی، سید ناصر علی اور دوسرے بھائی دو ہزار سوار و پیادہ لے کر سلطان اعزالدین کے مقابل جا پہنچے۔ خواجہ حسین خان اور لطف اللہ مقابلے کی تاب نہ لا کر اکبر آباد کو بھاگ گئے۔ اعزالدین کو بھی مال و سپاہ کا یقین دلا کر میدان سے نکال لے گئے۔ سادات بارہہ فاتح و منصور واپس آئے اور انعامات و خطابات سے سرفراز ہوئے۔

فرخ سیر اور جہاندار شاہ کی جنگ

جہاندار شاہ اسور سلطنت سے بے پروا عیش دوام میں مست تھا کہ سلطان اعزالدین کی شکست کی خبر پہنچی۔ ذوالفقار خان اور کہ کاتاش خان علی مراد نے جنگ کے سوا چارہ کار نہ دیکھا۔ محمد اسن خان اور دوسرے مغل سرداروں نے فوج کی تیاری کے لیے زر و مال جمع کیا اور فتح و نصرت کا یقین دلا کر جہاندار شاہ کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ سکندرہ میں لشکر نے قیام کیا۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ کو فرخ سیر نے سہو گڑھ کے مقام سے دریا عبور کیا۔ سادات بارہہ کے علاوہ میر مشرف اور میر اشرف لکھنوی، راجہ چھیلہ رام اور گردھر لعل پسر دیا رام بھی لشکر میں شامل ہو گئے۔ دونوں جانب سے گھمسان کا رن پڑا۔ قاضی شریعت اللہ (سیر جملہ) فرخ سیر کی طرف سے رات کو

مغل رؤسا کے گھر گیا اور انعام و رعایات کا یقین دلا کہ انہیں اپنی طرف مائل کیا۔ میدان میں مغلیہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ کوکلتاش خان جوان مردی سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ ذوالفقار خان، کوکلتاش خان سے رقابت کی وجہ سے صف آرائی اور مورچہ بندی میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ رات ہوئی تو معلوم ہوا کہ بات بات سے نکلا چاہتی ہے اور دوشم لڑ رہی ہے۔ معزالدین ذاتی شجاعت کے باوجود نہ ٹھہر سکا اور تغیر لباس سے شاہجہان آباد کی طرف روانہ ہو گیا۔ ذوالفقار خان دہلی پہنچا۔ اس امید میں کہ شاید اس کا باپ اسد خان کوئی تدبیر نکالے۔ جہاندار شاہ کے پہنچنے پر اس نے تملق آمیز باتیں کیں۔ اور چند آدمیوں کی نگرانی میں محبوس کر دیا۔ ذوالفقار خان بیم و رجا کی حالت میں تھا۔ اگر جہاندار شاہ دہلی نہ جاتا اور سیدھا عیسیٰ خان زمیندار جالندھر کے پاس جاتا تو اس کے پاس جنگ کے لیے بہت سامان اکٹھا ہو جاتا یا ذوالفقار خان کے ساتھ دکن میں داؤد خان کے پاس چلا جاتا تو افغان اس کی مدد کرتے۔

فرخ سیر نے فتح کے بعد غنیمت کا مال سمیٹا اور مجروحین کی تلاش ہوئی۔ سید حسین علی خان زخموں سے چور بیہوش کیفیت میں ملا۔ میر اشرف مارا گیا تھا۔ سید حسن علی خان دو ہفت ہزاری منصب، سید عبداللہ خان قطب الملک کا خطاب ملا اور وزیر مقرر ہوا اور اسے دارالسلطنت کا نظم و نسق سنبھالنے اور قلعے کے خزانے و دفینے پر تصدق کے لیے دہلی روانہ کیا۔ تخت نشینی کے بعد ۹ ربیع الثانی ۱۰۲۴ھ میں فرخ سیر اکبر آباد سے روانہ ہو کر تادمان و کاسران شاہجہان آباد کو داخل ہوا۔ تخت نشینی کے بعد خطبہ و سکے اس کے نام پر جاری ہوئے۔ جشن نوروز کے موقع پر سید حسین علی خان کو پنج ہزاری منصب اور میر بخشی کا عہدہ ملا۔ میر مشرف کو چار ہزاری منصب، خواجہ عاصم کو صمصام الدولہ خاندوران کا خطاب اور پنج ہزاری منصب، احمد بیگ کو غازی الدین خان کا خطاب اور داروغہ توپخار کا عہدہ قاضی شریعت اللہ کو میر جملہ معظم خان خاندانوں کا خطاب، حادث

مجد افضل استاد شاہ کو پنج ہزاری منصب اور صدر الصدور کا عہدہ اور سید افضل خان صدر جہان کا خطاب ملا۔ اسد خان اپنے بیٹے ذوالفقار خان کی سفارش کے لیے حاضر ہوا لیکن میر جملہ کے مشورے سے قتل کا حکم ہوا۔ الاچین بیگ کو بہادر دل خان کا خطاب اور مجرموں کی تسمہ کشی کی خدمت سپرد ہوئی۔ جہاندار شاہ قتل ہوا۔ اس کی لاش ہاتھی پر سوار کی اور دم کے ساتھ ذوالفقار خان کی لاش باندھ کر دہلی میں تشہیر و تذلیل کیا گیا۔ اگرچہ دربار میں میر جملہ کو بڑا عروج تھا لیکن سادات بارہہ کی اور شان تھی۔ ان جیسی فوج اور ان جیسا جلال کسی راجپوت اور مغل کو میسر نہیں تھا۔ مقربین دربار ان سے حسد کرتے تھے۔ ان سے بھی خلاف قاعدہ و دستور افعال سرزد ہو جاتے تھے۔ دوسرے سال سخت قحط پڑا۔ روپیہ میں تین چار سیر غلہ نہیں ملتا تھا۔ بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

گورو بندہ کے احوال

بندہ کوہستان جموں سے نکل کر آس پاس کے فوجداروں سے الجھتا رہا۔ نیا امین خان اور عبدالصمد خان اس کی سرکوبی پر سامور ہوئے۔ اکا دکا جھڑپوں میں اس کے آدمی لڑتے سرتے بھاگ جاتے۔ یہاں تک کہ بندہ پھر روپوش ہو گیا۔ مجد امین خان واپس دہلی چلا گیا اور عبدالصمد خان ناظم صوبہ لاہور پہنچا۔ ایک سال کے بعد پھر حالات خراب ہونے شروع ہوئے۔ بندہ اور اس کے ساتھی آس پاس کے علاقوں پر چڑھ دوڑنے اور نوٹ مار کرتے۔ کلانور اور بٹالہ جیسے خوبصورت اور پُر رونق فصیے بھی ان کی زد میں آ گئے۔ سہراب خان فوجدار کلانور اور مجد دائم فوجدار بٹالہ نے مقابلہ کیا لیکن شکست دیا اور آس پاس کے زمیندار بھی ان کے سامنے بے بس ہو گئے۔ لوگ بھاگ کر لاہور آئے اور کچھ چنبہ اور دسوپہ کی طرف نکل گئے۔ یہ حال دیکھ کر بادشاہ کی طرف سے حکم آیا کہ تمام فوجدار ناظم صوبہ

کی معیت میں ان باغیوں کا قلع قمع کریں۔ چنانچہ میر احمد خان فوجدار گجرات، ارادت خان فوجدار ایمن آباد، نور محمد خان فوجدار اورنگ آباد و پسرور، محمد دائم بٹالہ سے، سہراب خان کلانور سے، حفیظ علی خان ہیبت پور سے، راجہ بھیم سین قنوج سے اور دھرب دیو جسر ولہ کے آدمی آہنچے اور ہر طرف مورچے سنبھال لیے بندہ کوٹ سرزا جان میں کچے قلعے میں پناہ گزین ہوا۔ عارف بیگ نائب ناظم صوبہ لاہور شاہ گنج میں چھاؤنی ڈال کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں عبدالصمد خان بھی جلد کوٹ سرزا جان آہنچا۔ ابتدا اس کچے قلعے سے نکل کر دو ہزار آدمیوں کے ہمراہ احاطہ گورداسپور میں چلا گیا اور شاہ نیر اور دامن ٹوہ کی چند جھیلوں کا پانی کاٹ کر گڑھی کے گرد چھوڑ دیا۔ اس پاس دلدل ہو گئی اور کسی شخص کا گڑھی کے پاس پہنچنا مشکل ہو گیا لیکن شاہی لشکر نے گڑھی کا محاصرہ کیا۔ جو لوگ غذا اور چارہ کے لیے اس پاس کے ٹاؤں میں نکلتے، ان کو گھیرے میں لے کر بعض کو گرفتار کرتے اور بعض کو قتل۔ ان میں سے بعض لباس تبدیل کر کے، بال برتنوا کر لاہور میں چلے گئے۔ میں (مولف کتاب) ان دنوں عارف بیگ کا ملازم تھا۔ مکینوں کی تباہ کاری سے رعایا و لشکر یکساں توبہ کرتے تھے۔ لوگ چاہیں پچاس کی ٹولیوں میں نکلتے اور ہر قسم کے اسلحہ سے اس سپاہیوں کو قتل کر کے بھاگ جاتے۔ گڑھی کے محاصرے میں تین چار مہینے گزر گئے۔ بادشاہ کا حکم آتا تھا کہ جلد سے جلد ابتدا دو گرفتار کر کے پیش کرو۔ دربار سے قمرالدین خان بہادر پسر محمد امین خان بھی شہر کے لیے آ گیا۔ آخر دو اڑھائی مہینے مزید گزرنے کے بعد محاصرے کی کمی یا مردوں کی گندگی و تعفن کی وجہ سے مجبور ہو گئے اور جان بخشی کی امید پر ابتدا دوسو نیم مردہ اشخاص کے ہمراہ پناہ سے باہر نکلا۔ گڑھی کی لوٹ مار کے بعد قیدیوں کو ساتھ لے کر لاہور پہنچے۔ عجیب ہنگامہ برپا ہوا۔ آخر زکیا خان کے ہمراہ اس شاہجہان آباد بھیج دیا گیا۔ جہاں ان تمام کو ابتدا کے پانچ چھ

لڑکے سمیت درگاہ خواجہ بختیار کا کی کے نزدیک قتل کر دیا گیا۔

عیسیٰ خان مٹین اور شہداد خان قصوری کی جنگ

عیسیٰ خان بن دولت بن بولاقی دوآب جالندھر کا بڑا زمیندار تھا۔ شاہزادہ معزالدین کی سرپرستی سے رتبہ پایا۔ وہ اسے بیٹا پکارتا تھا۔ وہ خود بھی بہادر تھا لیکن اس نے ریزنوں کو اپنے ہاں پناہ دے رکھی تھی اور اس سے بہت سی بے انصافیاں ہوئی تھیں۔ وہ اپنے آپ کو افغانہ قصور کے مقابل سمجھتا تھا۔ ڈوگر، کھول اور نکھی جنگل کے مفسدوں سے اکثر اس کی کشمکش رہتی تھی۔ شہداد خویشگی افغانہ قصور میں نامور تھا اور ناظم صوبہ عبدالصمد خان کی طرف سے شیخوپورہ کا فوجدار تھا۔ پرانی رقابت کی وجہ سے کسی بات پر باہم جھگڑا ہو گیا اور دونوں ایک دوسرے کے مقابل آگئے۔ حریف ہاتھی پر سوار ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عیسیٰ خان نے تلوار اور برچھی سے وار بھی کیا مگر شہداد کے ہاتھوں اسے ایسے زخم لگے کہ اس کے ہوش اڑ گئے۔ اس کے نوکروں نے خود اس کے ہاتھی پر تیروں کی بوچھاڑ کی اور وہ ختم ہو گیا۔ اس کا باپ دولت خان اور اس کے بہت سے ساتھی مارے گئے۔ افغانوں نے مال غنیمت خوب لوٹا۔ کوٹ ادیسہ جو اس کا وطن اور مرکز تھا اور بلخ و بدخشان اور ہندوستان کے تحائف سے مالا مال تھا، تاخت و تاراج کی نذر ہو گیا۔ لوگ عیسیٰ خان کے قتل پر خوش ہوئے۔ ناظم صوبہ عبدالصمد خان کا وقار اور بلند ہوا۔

فرخ سیر کی سلطنت میں خرابی احوال

یہ سب کو معلوم تھا کہ سادات بارہہ اپنا گھر بار قوم قبیلہ چھوڑ کر جان ہتھیلی پر رکھ کر فرخ سیر کے لیے لڑے اور اسے تخت حاصل کر کے دیا لیکن فرخ سیر سادہ لوح اور کم حوصلہ تھا۔ ہر کس و ناکس کی باتیں سن کر اپنی متلون مزاجی کا ثبوت دیتا۔ میر جملہ سادات کا

رقیب تھا۔ وہ فرخ سیر کے کانوں میں ڈالتا رہتا تھا کہ قطب الملک اسباب تعیش میں غرق ہے۔ سارا اختیار و اقتدار رتن چند کو دے رکھا ہے جس کا پیٹ کبھی زر و سیم سے نہیں بھرتا۔ دوسرا بھائی سید حسین علی خان بھی بڑا متکبر ہے۔ خاندوران اگرچہ بظاہر ان بھائیوں سے دوستی کا دم بھرتا تھا لیکن باطن میں ان کے خلاف بادشاہ کے کان بھرتا تھا۔ اس نے دلنشین کر دیا تھا کہ جب تک امور مملکت میں ان بھائیوں کا ہاتھ ہے، ملک میں امن و امان نہیں ہو سکتا۔ یہ حاسد و رقیب ان بھائیوں کے مقابل تو نہیں آ سکتے تھے۔ حیلہ و تدبیر سے چاہتے تھے کہ ان کا کام تمام کر دیں۔ کئی بار ارادہ کیا کہ دربار عام میں حاضری کے وقت ان کو گرفتار کر لیں لیکن کامیاب نہ ہوئے۔

سید حسین علی خان کا راجپوتانہ جانا اور مہاراجا اجیت سنگھ کی لڑکی فرخ سیر کے لیے لانا

راجپوت اکثر باغی ہو کر بادشاہ کی اطاعت سے انحراف کر جاتے۔ پھر شاہی افواج انہیں زیر کراہتیں تو قبیلہ جسونت سنگھ سے ایک لڑکی نیاز کے طور پر بادشاہ کے لیے بھیجتے تھے۔ جب مرکز حکومت و دربار میں افتراق و اختلال کی خبریں ان تک پہنچیں تو وہ بے ہنگام طور پر اجمیر و سانہر کے علاوہ دوسرے ممالک محروسہ پر بھی دست درازیاں کرنے لگے۔ ان کی یہ کروائیاں بادشاہ کے دل میں ٹٹکتی تھیں۔ جب وہ ان کی تنبیہ و تادیب کے لیے کسی امیر و سارا کو مامور کرتا تو وہ حیلے بہانے سے ڈال دیتا اور دربار سے دور نہ جاتا۔ آخر قرعہ امیر الامرا سید حسین علی خان پر پڑا۔ بادشاہ نے اس پر فوج اور بیس لاکھ بیس ہزار روپیہ تنخواہ کے لیے دیا۔ بارہ ہجرتیں اکٹھا ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سامان و اسباب سے اس کو اجمیر کی طرف روانہ ہوا۔ جب کوئی مقابلے پر نہ آیا تو راجا اجیت سنگھ پسر راجا جسونت سنگھ کے وطن میران کے نزدیک پہنچا۔ عجب عجب

ہوا۔ سید عبداللہ خان، سید حسین علی خان کا باپ، اجمیر کا صوبیدار رہ چکا تھا۔ اس لیے راجپوت سادات بارہہ کو پہچانتے تھے۔ کسی نے ان کو لڑائی کا مشورہ نہ دیا اور وہ گھوڑے، ہاتھی اور زر و جواہر کے تحائف لے کر استقبال کے لیے حاضر ہوا۔ چند ملاقاتوں کے بعد راجا اپنا بیٹا اور لڑکی کا ڈولہ دربار میں بھیجتے کے لیے آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ نذر و پیشکش کے ساتھ فوجی دستہ دے کر لڑکی اور لڑکے کو روانہ کیا۔ اسیرالامرا نے لڑکے لڑکی کو اپنی فرزندگی میں لیا اور راجا کو تسلی دی۔ دہلی میں قطب الملک اور ارکان دربار نے استقبال کیا۔ حریف اس کامیابی پر حیران رہ گئے۔ قطب الملک نے اپنی حویلی کے پاس جسونت پورہ کے نزدیک دلہن کو ٹھہرایا اور ناز و نعمت کے اسباب مہیا کیے۔ بڑا جشن منایا گیا۔ بزم عیش و سرور منعقد ہوئی۔ آئین اسلامی کے مطابق رسم نکاح سر انجام پائی۔

دکن میں سید حسین علی خان اور داؤد خان پنی کے درمیان جنگ

چونکہ فرخ میر مستقل مزاج نہیں تھا اور ارکان سلطنت بھی ضابطہ و قانون کی پروا نہیں کرتے تھے۔ بعض جہاندیدہ امرا کا خیال تھا کہ سادات کو صوبوں میں متعین کر دیا جائے لیکن یہ بادشاہ سے دور رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ میر جملہ، امرا اور خدام سلطنت کے متعلق بادشاہ کے دل میں بدگائیاں پیدا کرتا تھا۔ اس کے مشورے پر شاہزادوں کی آنکھوں میں سلاخی پھیر دی گئی۔ ہدایت اللہ نائب وزیر پسر عنایت اللہ خان کشمیری، ہدایت کیش، سیدی قاسم اور درویش قدرت اللہ کو قتل کیا گیا۔ مغل امرا بھی اس فکر میں تھے کہ سادات کو دربار سے دور کر دیا جائے۔ ملک کی بربادی کا باعث اور اختلاف مزاج شاہ اور انحراف لشکر گمراہ ہوتا ہے۔ آخر بعض خیر خواہ ارکان سلطنت کے ذہن میں یہ بات آئی کہ جب تک میر جملہ اور اسیرالامرا دربار سے دور نہ ہوں اسور سلطنت اچھی طرح نہیں چل سکتی۔ خاندوران کی تجویز

سے یہ طے پایا کہ صوبہ بہار و پٹنہ میں میر جملہ کو اور دکن میں امیرالامرا کو صوبیدار بنا کر بھیجا جائے۔ چنانچہ یہ دونوں ایک دوسرے سے تھوڑے وقفے کے بعد اسباب حرب و پیکار سے آراستہ دہلی سے نکلے۔ میر جملہ ایک دو سال وہاں رہا لیکن اس کی فوجوں کی تعدی سے لوگ شکایتیں اور فریادیں لے کر دربار میں پہنچتے رہے۔ آخر میر جملہ کو معزول کر کے سرہند خان کو منصوب کیا گیا۔ میر جملہ فوج اور رعایا کا مقروض ہو کر تمام مال و متاع کھو بیٹھا۔ اجناس گھوڑے ہاتھی زمیندار لے گئے اور وہ ہزار خرابی چند خدمت گزاروں کے ہمراہ ڈوئی سوار دہلی میں داخل ہوا۔ جب بادشاہ کو اس کا حال معلوم ہوا تو اس نے اجازت دی کہ کابل و کشمیر جہاں اس کا جی چاہے چلا جائے وہ سرہند میں جا کر رک گیا اور وہاں اقامت کے لیے درخواستیں بھیجیں۔ وہاں وہ صلحا و فضلا کی مجالس میں بیٹھا۔ خیرات کی اور سراؤں میں مسافروں کے لیے علاقہ خانے کھولے تاکہ اس قسم کے کاموں سے دربار میں اس کی رسائی کی سفارش ہو سکے۔ پھر لاہور میں آ کر حویلی خانخاناں میں ایک سال کے قریب ٹھہرا اور مزے سے دن گزارے۔ بادشاہ اپنی سادہ دلی کی وجہ سے میر جملہ کو دل سے چاہتا تھا لیکن سادات کی وجہ سے اپنے پاس نہیں بلا سکتا تھا۔ آخر میر جملہ نے اجازت ہی دہلی چلا آیا۔ پہلے قطب الملک کے پاس پہنچ کر منت سہجت کی اور پھر اس کی وساطت سے بادشاہ کے سامنے پیش ہوا لیکن اسے دہلی سے قربت نصیب نہ ہوئی۔

داؤد پنی افغان، ذوالفقار خان کی تجویز سے دکن میں مقرر ہوا۔ اس نے وہاں خوب انتظام کیا۔ سرکش زمیندار اس کی بہادری سے ڈر کر قابو میں رہتے تھے لیکن وہ ساتھ ہی غیش و نشاط اور لہو و لعل کا دلدادہ تھا۔ ذوالفقار خان کی موت کے بعد وہ اپنے آپ کو ایک سمجھوتہ کیا۔ اب اسے معزول کر کے امیرالامرا ڈوئی سوار میں مقرر کیا گیا لیکن اتفاق کی وجہ سے بادشاہ اور اس کے معاونین نے داؤد خان کو صوبہ بہار دکن

بھیجا کہ امیرالامرا کا دربار میں ٹھہرنا شور و شر کا باعث تھا اس لیے اسے دکن بھیجا گیا ہے تاکہ جس طرح بھی ہو سکے اس کا کام تمام کرو اس نے گھاٹ ٹریدا اور دوسرے مقامات پر اپنے آدمی متعین کر دئے امیرالامرا نے برہانپور پہنچ کر اس کو لکھا کہ ان حرکتوں سے باز آئے یا پھر میدان جنگ میں سامنے آئے۔ برہانپور کے نزدیک افغانوں اور سیدوں کے درمیان سخت معرکہ ہوا۔ داؤد خان مارا گیا اور امیرالامرا نے فتح کی خبر بادشاہ اور چھوٹے بھائی کو بھیجی۔ امیرالامرا داؤد خان کے احوال کا جائزہ لے کر آگے بڑھا۔ زمینداروں اور راجپوتوں نے مبارکباد دی اور اطاعت کا یقین دلایا۔ اتفاق سے داؤد خان کے اسباب سے وہ فرمان ملا جو بادشاہ کی طرف سے اسے بھیجا گیا تھا۔ اسے پڑھ کر وہ بہت آزرده ہوا۔ اور بڑے بھائی کو لکھا کہ حسن خدمت اور جانفشانی کا یہ صلہ ملا ہے۔ ادھر دہلی میں بدخواہ قطب الملک کو تنہا پا کر اس کے خلاف بادشاہ کے کان بھرتے تھے۔ قطب الملک سپینہ دو سپینے دربار میں حاضر نہ ہوا اور لوگوں کے کام رکے رہے۔ قطب الملک نئی بھرتی کر کے اپنے پاس فوج جمع کر رہا تھا۔ بادشاہ سے کہا جاتا تھا کہ اسے وزارت سے معزول کر دیا جائے۔ اگر وہ فساد پر آمادہ ہو تو اس کی حویلی کو توپ کا نشانہ بنا دیا جائے۔ کبھی کہا جاتا اس کو بلا کر غسل خانہ میں محبوس کر دیا جائے لیکن لوگوں کے دلوں میں سادات کا اس قدر رعب تھا کہ کوئی ان کے مقابل آنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ بادشاہ کئی مرتبہ قطب الملک کے گھر گیا۔ کھانا کھایا اور وہیں بستر پر لیٹا۔ قطب الملک نے خود نوکری سے استعفا پیش کیا۔ لیکن بادشاہ اس کی جدائی نہیں چاہتا تھا۔ غرض مشیروں کے مکر و فریب اور بادشاہ کی کم توجہی سے واقعات پیش آتے رہے۔ قطب الملک امیرالامرا کو باخبر رکھتا رہا۔ امیرالامرا بھائی کا قافیہ تنگ دیکھتے ہوئے دہلی آنے پر تیار ہو گیا۔ اس نے ایک جوان کو سلطان محمد اکبر کا بیٹا قرار دے کر شاہزادہ بنا کر پیش کیا اور اس کو ہمراہ لے کر اسباب حرب و

ضرب سے آراستہ یکم محرم ۱۱۳۰ھ کو راجپوتانہ کے راستے دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ ہندوستانی فوج اور سادات بارہہ کے علاوہ، سرہٹہ، تلنگہ اور دکن کے دوسرے لوگ بھی ہمراہ تھے۔ بادشاہ کو خبر پہنچی تو اس نے مالوہ، سروج اور بندیل کھنڈ کے صوبیداروں کو فرامین بھیجے تاکہ امیرالامرا کے لشکر کو روکیں۔ مصلحتاً اخلاص خان کو چند منصبداروں کے ہمراہ بھیجا تاکہ جہاں ملاقات ہو، اسے بھائی کی صحت و سلامتی کا یقین دلا کر جس طرح ممکن ہو واپس بھیجے لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ راستے کے صوبیدار اور فوجدار بھی حائل نہ ہوئے۔ امیرالامرا دو اڑھائی مہینوں کے بعد شاہجہان آباد کے قریب پہنچا۔ بادشاہ نے مجبوراً خواجہ عبیداللہ ظفر خان اور اعتقاد خان کشمیری کو استقبال کے لیے بھیجا لیکن امیرالامرا نے ان کی طرف خاص التفات نہ کیا انہوں نے آ کر بادشاہ کو اس کے لشکر اور جاہ و ثروت کے علاوہ برہمی مزاج کے متعلق بھی بتایا۔ امیرالامرا لاٹ فیروز شاہ کے نزدیک قطب الملک کی حویلی کے قریب لشکر سمیت آ کر ٹھہرا۔ دونوں بھائیوں میں ملاقات ہوئی۔

فرخ سیر کی معزولی

۵ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۰ھ کو ”بادشاہ کے ہاں حاضری ہوئی۔ تحائف پیش ہوئے۔ امیرالامرا نے بادشاہ کا وہ فرمان دکھایا جو داؤد خان کو بھیجا گیا تھا۔ بادشاہ نے کہا: ”بہ جعل و فریب ہے۔“ آخر بحث کے بعد دربار میں بھائیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ اس پر مشروط ہوا کہ اعتقاد خان اور بعض دوسرے لوگ دربار سے دور رہیں۔ غسل خانہ، توپ خانہ اور قلعہ کے دروازے کھولنے کا نظم و نسق سادات کے آدمیوں کے پاس رہے۔ بادشاہ نے تسلیم و رضا کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا۔ راجہ جے سنگھ سوائی اور دوسروں نے بادشاہ سے کہا کہ وہ قلعہ سے باہر نکل آئے اور ہماری جان نشاری دیکھے۔ بادشاہ نہ مانا اور راجہ کو انہیں

جانے کا حکم دیا۔ لیکن وہ بیس کوس جا کر ٹھہر گیا اور قدرت کا تماشا دیکھنے لگا۔ سربلندخان کو کابل کی طرف روانہ کیا۔ سادات خاندوران، ظفر خان اور دوسرے حضوریان دربار کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ راجا اجیت سنگھ بادشاہ سے نسبت قرابت کے باوجود سادات سے ہرادرانہ سلوک کرتا تھا۔ محمد امین خان مغل فوج کا سردار مطیع ہو چکا تھا۔ بدھ کے دن قلعے کا نظم و نسق سادات کے آدمیوں کے حوالے ہو گیا۔ سید غلام علی خان توپ خانہ اور دیوان خاص کا داروغہ مقرر ہوا۔ قطب الملک راجا اجیت سنگھ کے ہمراہ بادشاہ کے پاس گیا۔ امیرالامرا اپنے معتمد ہمراہیوں کے ساتھ حویلی شایستہ خان میں مقیم تھا۔ اس نے حکم دیا کہ مسلح ہو کر بیٹھیں اور آنے جانے والوں پر نظر رکھیں۔ اگر کوئی سر اٹھائے تو اس کی گردن اڑادیں۔ بادشاہ کے ساتھ امور سلطنت سے متعلق باتیں ہوتی رہیں اور وہ امیرالامرا کا انتظار کرتا رہا تاکہ وہ شاہزادہ گمنام کو پیش کرے۔ آخر مجلس برخاست ہوئی اور بادشاہ بس پردہ گیا اور سیدوں کے خلاف بولنے لگا۔ اس سے غافل کہ وہ لوگ ابھی اسی جگہ کھڑے ہیں۔ اس نے کہا: ”میں ان ناسیدوں سے جتنا اچھا برتاؤ کرتا ہوں اور ان کی ہر بات مانتا ہوں۔ یہ بے حیائی سے باز نہیں آتے اور مجھے سکون کا لمحہ میسر نہیں آتا۔ یہ دن ختم ہو اور میں اس چار دیواری سے باہر نکلوں اور اپنے فدائیوں کے ہاتھوں ان دو بھائیوں کی خدمت کروں۔ ان کو بال بچوں سمیت کابل اور ہزارجات بھیجوں اور ان پر شکاری کتے چھوڑوں۔“ اس طرح کی اور خشم انگیز باتوں سے دل کا غبار نکالا۔ قطب الملک اور دوسروں کو جان کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ انہوں نے امیرالامرا کو لکھا کہ قلعے سے باہر کا حال تم دیکھو۔ قلعے کے اندر ہم بیدار ہیں۔ تھوڑے وقفے کے بعد نجم الدین علی خان چند افغانوں کے ساتھ اندر گیا اور بادشاہ کو درشت آواز سے باہر بلایا۔ لیکن وہ اندر چھپ گیا۔ دیندار خان ربیلہ محل کے اندر گیا اور بادشاہ کو زبردستی پکڑ کر باہر لایا اور اسے نرپولیمہ قلعہ کے اوپر قید خانے میں ڈال دیا۔ جب یہ خبر باہر پہنچی تو مغل فوج میں

سے قمرالدین خان ، عبدالصمد و زڈربا خان قلعے کے قریب پہنچے اور مرہٹوں اور تلنگوں کو تم تیغ کرتے ہوئے چاہتے تھے کہ حویلی امیرالامرا پر پہنچ کر اس کا کام تمام کریں۔ امین خان نے منع کیا اور کہا کہ سادات تخت کی آرزو نہیں رکھتے اور اس حیوان مطلق حیوان بادشاہ سے کوئی توقع نہیں۔ اتنے میں شہر کے لچے شریف اٹھ کھڑے ہوئے اور دکنیوں کی جان و مال پر پل پڑے۔ لاہوری دروازہ سے دیوار قلعہ تک مقتولین و مجروحین قطار اندر قطار بڑے تھے۔ مرہٹوں کا سردار سنتا بھی ہلاک ہوا۔ اسی اثنا میں غازی الدین خان اور سادات خان فوج کے ساتھ حویلی امیرالامرا کی طرف آئے۔ ادھر سے سورن داس مقابلے کے لیے نکلا۔ سادات خان زخمی ہو کر بھاگ گیا۔ غازی الدین خان بہادری سے لڑا۔ خاندوران اور ظفر خان نے کمک نہ بھیجی۔ آخر وہ لڑتا ہوا اپنی حویلی میں داخل ہو کر بند ہو گیا۔ امیرالامرا کی فوج واپس آ گئی۔ رات ہوئی اور لوگوں نے خوف و ہراس میں رات گزاری اور نیرنگی قدرت کا تماشا دیکھنے کے لیے صبح کا انتظار کرنے لگے۔

محمد رفیع الدرجات کی تخت نشینی

۹ ربیع الثانی کو قیدی شاہزادوں میں سے رفیع الدرجات پسر رفیع الشان کو قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا گیا۔ تمام اسرا دربار میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے تحائف پیش کیے اور انعام و خلعت پائے۔ دونوں بدنام بنوائی بھر حاضر ہوئے۔ خزانہ و دفائن کا حال پیش کر کے مصلحت کے مطابق تمام امور سلطنت کا کام سنبھالا۔ اگرچہ انہوں نے کچھ نیا جان کے خوف اور اپنی اور اپنے خاندان کی آبرو بچانے کے لیے کیا لیکن ان کی وجہ سے چند اشخاص کے ہاتھوں میں نعمت کے حق میں گستاخی اور بے ادبی ہوئی۔ اس سے ان کی پیشانی پر کانک کا نیکہ لگا۔ بعد میں اسی وجہ سے ان کا انجام برا ہوا۔

سادات نے امن قائم رکھنے کے لیے انتظامی امور کو درست کیا۔ چین قلیچ خان نظام الملک کو صوبیدار مالوہ و اجین بنا کر رخصت کیا۔ سر بلند خان کو سرای مہر پرور سے دھکیل کر کابل پہنچایا۔ دوسرے فوجداروں کو بھی تنبیہ کے خطوط ارسال کیے۔ راجہ جے سنگھ سوائی انبیر جا کر بیٹھ گیا۔ فرخ سیر کے حامی امیرزادے جے سنگھ سوائی کے پاس چلے گئے اور موقع کے انتظار میں رہے۔ اعتقاد خان کشمیری کو نظر بند کر دیا گیا۔ مال و اسباب کے تمام ذخائر جو اسے فرخ سیر نے دیے تھے، گھوڑوں اور ہاتھیوں پر لاد کر لائے اور سرکاری خزانے میں داخل کیے۔ خاندوراں عاجز ہو کر حاضر ہوا۔ شایستہ خان کشمیری فرخ سیر کا ماموں عجز و زاری سے حاضر ہوا۔

فرخ سیر کی آنکھوں میں سلاخی پھروا دی گئی۔ ہاشم خان دکنی نے مشورہ دیا کہ مادہ فساد ختم کرنا ہی مناسب ہے۔ بعض نے کہا: ”عالمگیر کی طرح شرعی جواز قائم کر کے اس کو بھی سر دار لٹکا دیا جائے۔“ سیدی یاسین خان پسر سید قائم خان کوتوال دہلی، اپنے باپ کا انتقام لینے کے لیے فرخ سیر کو قتل کرنے پر راضی نہ ہوا۔ آخر ایک چیلے نے خنجر کے زخموں سے اسے ہلاک کر دیا۔ لوگوں کی تصدیق کے لیے قلعے کے دروازے پر اس کی نعش ڈال دی۔ اس کا رنگ سیاہ اور جسم سوجا ہوا تھا۔ گویا اسے گلا گھونٹنے یا زہر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اسے مقبرہ بہایوں بادشاہ میں دفن کیا گیا۔ غربا و مساکین بادشاہ کے لیے روتے تھے اور امرا سے خیرات لینے سے انکار کرتے تھے۔ انہوں نے بیسے اکٹھے کر کے مقبرہ بہایوں پر نیاز دلوائی اور غربا میں کھانا تقسیم کیا۔ امرا اور راجا اجیت سنگھ جب دربار کی طرف سوار گزرتے تو عوام ان کو برا بھلا کہتے اور شرم دلاتے۔ ان دو بھائیوں کے حق میں بد دعائیں دیتے اور منتقم حقیقی سے انتقام کے منتظر تھے۔

امیر الامرا سید حسین علی خان کی اکبر آباد کو روانگی ، نیکو سیر پسر سلطان اکبر کی گرفتاری اور مترسین کی خودکشی

یکم رجب ۱۱۳۱ھ کو خبر آئی کہ نیکو سیر پسر مجد اکبر پسر عالمگیر نے قلعہ اکبر آباد میں اپنی آزادی اور تخت کی وراثت کا اعلان کر دیا۔ نیکو سیر عالمگیر کے حکم سے چار سال کی عمر سے اپنے لواحق کے ساتھ قلعہ میں مقید تھا۔ اب اس کی پینتالیس سال عمر تھی اور اس کو قلعہ سے باہر نکلنا نصیب نہیں ہوا تھا۔ وہ باہر کے حیوانوں کی شکلوں تک سے نا واقف تھا۔ تواری مترسین برہمن ، سرخیل بکسریہ اور امیرزادوں نے مل کر اسے اکساہا اور قلعے کے برج میں لاکر اس کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔ عوام نے بھی مان لیا۔ ترک اور حامس سپاہی قلعے میں داخل ہوئے اور سال و زر حاصل کیا۔ انہوں نے مشہور کر دیا کہ نظام الملک حاکم مالوہ اور راجا جے سنگھ سواتی اور راجا چھبیلہ رام ناظم الہ آباد بھی مدد کے لیے آ رہے ہیں۔ سید غیرت علی خان خواہر زادہ امیر الامرا ناظم الہ آباد اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ ثابت قدم رہا ، یہاں تک کہ سید حسن خان فوجدار گوالیار اور دوسرے زمیندار اس کی اعانت کو آ پہنچے۔ نیکو سیر اور اس کے امیر وزیر قلعے کی چار دیواری کے اندر جسے چاہتے منصب پر سرفراز کرتے۔ امیر سیر نے سادات اور مجد امین خان اور دوسرے امرا کو خطوط بھیجے اور اطاعت گزاری پر بحالی مناصب کا یقین دلایا اور کہا کہ بڑے مہنڈانے کی موجودگی میں چھوٹا کیسے تخت کا وارث ہو سکتا ہے۔ پسر نے قطب الملک سے کہا کہ اسے ہی کیوں نہ امیر آباد سے تخت پر بٹھایا جائے لیکن امیر الامرا نے فوراً فوج آراستہ کی اور رسمی اجازت لے کر روانہ ہوا اور بارہ پلہ پہنچا۔ اس کی تیاری اور باہمی صلاح و مشورے میں ایک مہینہ گزر گیا۔ اس میں رفیع الدرجات بیمار ہو کر وفات پا گیا۔ معلوم ہوا کہ اس نے ایک

رفیع الدولہ برادر رفیع الدرجات کی تخت نشینی

فوراً قیدی شاہزادوں میں سے رفیع الدرجات کے بڑے بھائی رفیع الدولہ کو لائے اور تخت پر بٹھا دیا۔ ادھر سے مطمئن ہو کر امیرالامرا لشکر لے کر اکبر آباد کی طرف روانہ ہوا۔ شدت گرما کے باوجود یکم شعبان کو سکندریہ کے پاس پہنچا۔ وہاں کسی کو مقابل میں نہ پایا۔ تین دن اس جگہ قیام کیا جہاں فرخ سیر اور معزالدین کی جنگ ہوئی تھی۔ چوتھے روز باغ دہرآرا میں آئے۔ محاصرین اور محصورین کے درمیان چپقلشیں جاری رہیں۔ کئی جوان سادات مارے گئے۔ منجر خان افغن لکھنؤی نے قلعہ میں آنے جانے والوں پر پوری نگہبانی کی حیدر علی خان نے مورچے بنائے، نقیب لگائیں اور قلعہ گیری کے تمام حربے استعمال کیے۔ قلعہ کی توپوں نے مسجد بیگم اور تریپولیہ کی عمارت کو نقصان پہنچایا۔ ادھر سے بھی غازی خان کی توپیں سر ہوتی رہیں لیکن آگرہ کا قلعہ گویا پہاڑوں سے تراشا گیا تھا۔ ایک ایک دیوار بیس بیس گز سے زیادہ چوڑی تھی۔ ایک مہینہ کے بعد محصورین تنگ آ کر باہر نکلے اور محافظان مورچہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ انہی کی زبانی قلعہ کے اندر قلت غذا کا علم ہوا۔ اتنے میں خبر آئی کہ راجا جے سنگھ انبیر سے مرنے مارنے پر تیار ہو کر زعفرانی لباس پہن کر سبز گھاس سر پر لگائے باہر نکلا ہے۔ امیرالامرا نے سید دلاور علی خان بخشئی، میر مشرف اور ظفر خان کو عین برسات میں فتح پور کی طرف اس کو روکنے کے لیے بھیجا۔ اتنے میں سلطان اصغر برادر زادہ نیکو سیر مورچہ والوں کو رشوت دے کر قلعے سے لیچے اٹرا تاکہ جے سنگھ کے پاس پہنچے۔ وہ چورامن جاٹ کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہوا۔ اس کے پاس بیس ہزار روپیہ کے قریب اشرفیوں کی تھیلیاں تھیں۔ کچھ وقفہ کے بعد مغل اور راجپوت منصبدار قلعے سے باہر آنے شروع ہوئے۔ قلعے کے اندر موٹھ ماش

کے سوا اور ذخیرہ غذا نہ رہا۔ باہر والے روپیہ کے لالچ میں رات کو دریا عبور کر کے محصورین کو رسیوں کے ذریعے سامان غذا پہنچاتے تھے۔ جب سخت نگرانی کی گئی تو دریا میں حرکت ہوتے ہی وہاں پہنچتے اور آدمیوں کو گرفتار کر لیتے۔ ایسا ناکہ بند ہوا کہ محصورین نے جان بخشی کے وعدے پر قلعے سے باہر آنا منظور کر لیا۔ مترسین نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ ۹ رمضان ۱۱۳۱ھ کو نیکوسیر کو دوسرے برادرزادہ بابا مغل کے ہمراہ ہانہی پر سوار کر کے امیرالامرا کے سامنے لائے۔ انہیں ایک خیمے میں ٹھہرایا گیا۔ نیکوسیر عورتوں کی طرح جان بخشی کے لیے عجز و زاری کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ میں مسکین گوشہ عاقبت میں بیٹھا مفسدوں کے فریب میں آ گیا۔ بہاری ماں کو بہاری سلامتی کی خبر دو۔ قلعے کے دفابن و خزاہن کا جائزہ لیا گیا۔ معتمد اشخاص دروازے پر بیٹھے۔ تلاشی کے بغیر کسی کو باہر نہ جانے دیا۔ بہت سا مال و اسباب سپاہیوں اور خیر خواہوں میں تقسیم کیا گیا۔ تین دن تک فتح کے چرچے ہوئے۔ قطب الملوک کو تسخیر قلعہ کی خبر بھیجی گئی۔ بادشاہ اور وہ سراولی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ۲۱ سوال ۱۱۳۱ھ کو امیرالامرا باغ دہرارا سے روانہ ہو کر کراولی پہنچا اور بادشاہ اور بھائی سے ملاقات کی۔ فتنہ و فساد ٹھنڈا پڑ گیا۔ صرف راجا جے سنگھ سرکشی پر آمادہ تھا۔ اسی اثنا میں اور حادثہ ہوا۔ رفیع الدولہ بیمار رہنے لگا۔ ہاں تک کہ ایک مہینہ کی علالت کے بعد ۷ ذیقعد ۱۱۳۱ھ کو دنیا سے چل بسا اور بادشاہ مازی کا کام پھر سامنے آ گیا۔ دونوں بھائی امور تندرکت کو سنبھالے ہوئے تھے۔ جو لوگ الزام لگاتے ہیں کہ وہ سلسلہ چغتائیہ سے سلطنت چھین کر خود ادراہ بننا چاہتے تھے، ان کی طرف سے یہ سراسر افترا ہے۔

محمد شاہ کی تخت نشینی

سید غلام علی خان کو شاہجہان آباد بھیج کر نند روشن اختر پسر

جہانشاہ کو بلا کر ۱۶ ذیقعد ۱۱۳۱ھ کو تخت پر بٹھایا اور اس نے
 محمد شاہ کا لقب اختیار کیا۔ رفیع الدولہ کی نعش مقبرہ ہمایوں میں تدفین
 کے لیے بھیج دی۔ ۲۲ ذیقعد کو جے سنگھ کی تادیب کے لیے کراؤلی سے
 چل کر فتح پور پہنچے۔ جے سنگھ ٹوڈہ ٹانک میں اپنے قبائل کے ساتھ
 بیٹھا تھا۔ راجا اجیت سنگھ نے بادشاہ کی طرف سے خط کتابت کر کے
 بقول بعض بیس لاکھ روپیہ دیا تاکہ وہ اپنے ملک کو واپس لے سکے
 جو برہمنوں کو دان کر کے آیا تھا۔ شاہی لشکر واپس باغ دہرآرا
 میں فروکش ہوا۔

خبر آئی کہ جاٹوں نے ایک سو اونٹ سرکاری بار بردار راستے میں
 لوٹ لیے ہیں۔ وہ اکبر آباد سے پندرہ کوس کے فاصلے پر اور سعد آباد میں
 کچے قلعوں میں پناہ گزیں ہیں۔ سید دلاور علی خان بخشی کو
 جنگجو جوانوں کے ہمراہ ان کی تنبیہ کے لیے روانہ کیا۔ ایک ہفتے
 کے اندر اندر اکثر جاٹ قتل ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔

امیر الامرا کی الہ آباد کو روانگی گردھر بہادر سے جنگ

اسی اثنا میں خبر آئی کہ گردھر لعل ملقب بہ دیا بہادر برادر زادہ
 راجہ چھبیلہ رام ناظم الہ آباد، بغاوت پر آمادہ ہے۔ وہ مرشد قلی خان
 حاکم بنگالہ کے بھیجے ہوئے خزانے پر بھی قبضہ جائے بیٹھا ہے۔ اور
 دوسرے اموال بھی روکے ہوئے ہے اور دربار میں نہیں بھیج رہا۔
 بادشاہ اور سادات کی طرف سے اسے دربار میں حاضر ہونے کے لیے لکھا
 گیا۔ اس نے لکھا کہ میں اپنے چچا کے کرپا کرم میں مصروف ہوں۔
 مراسم تعزیت سے فارغ ہو کر ایک سال کے بعد حاضر ہوں گا۔ سید
 شاہ علی اور دوسرے اشخاص خزانہ شاہی واپس لینے کے لیے چھبیلہ رام
 کے پاس گئے ہوئے تھے۔ اب انہیں حکم پہنچا کہ گردھر بہادر کو
 صوبہ اودھ اور سرکار لکھنؤ و گورکھپور کے نظم و نسق کے لیے بھیجیں

لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوا اور برج و فصیل کو مضبوط کرنے اور اناج جمع کرنے میں مشغول ہو گیا۔ حیدر قلی خان کو حکم ہوا کہ دریائے جمنا پر پل باندھ کر لشکر کو پار اتارا جائے۔ حیدر قلی خان نے المآباد پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا اور گردھر سے ملاقات کر کے اسے اطاعت پر راضی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ خوف و رجا کی حالت میں قلعے میں مقیم تھا۔ حیدر قلی کے توپ خانہ میں عرب، ارمنی اور فرنگی بھی موجود تھے۔ تسخیر قلعہ کی تدبیر ہوئی لیکن وہ کسی طرح راستی پر نہ آیا۔ حیدر قلی خان نے دربار کو لکھا کہ جب تک بادشاہ ملامت خود تشریف نہ لائیں یہ شعلہ نفس جوان سیدھا نہیں ہوگا۔ ۲۲ جہادی الاول ۱۱۳۲ھ کو بادشاہ لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ قطب الملک نے جلد دریائے جمنا عبور کیا۔ اس کا خیال تھا کہ قلعہ اکبر آباد میرے بھائی نے فتح کیا ہے۔ قلعہ المآباد میرے ہاتھوں فتح ہو۔ آخر بڑی تدبیروں کے بعد راجہ رتن چند نے مال و زر کا لالچ دے کر اسے قلعہ المآباد سے باہر نکالا اور صوبہ اودھ کی طرف بھیجا۔ وہ قلعے سے بے حد و حساب مال و اجناس اپنے منصبداروں کی تمنخواہ کے لیے لے گیا۔ شاہ علی خان صوبیدار و قلعدار المآباد مقرر ہوا۔

امیر الامرا کی دکن کو روانگی اور سید دلاور علی خان کی جنگ

سادات بھائیوں کی خرابی احوال کا ایک سبب یہ بنا کہ انہوں نے اپنے مشیر یا تدبیر راجہ رتن چند کو کسی معاملے کی درستی کے لیے پورب بھیج دیا۔ دوسری غلطی یہ ہوئی کہ نظام الملک نائب صوبہ مالوہ و اجین کو وہاں سے ہٹا کر صوبیداری اکبر آباد دینے کے بہانے دربار میں بلایا۔ لیکن در پردہ سید دلاور علی خان بخشی سے کہا کہ وہ نظام الملک کو وہاں سے نکالے۔ دلاور علی خان نے راجپوتانہ میں بوندی اور کوٹہ فتح کر کے بہت سا مال غنیمت جمع کر لیا۔

نظام الملک اپنی فیاضی ، بزرگی اور فراست میں مشہور تھا ۔ وہ مسجد گیا کہ اصل معاملہ کیا ہے ۔ امیرالامرا نے دلاور علی کے ادھر جانے کا یہ بہانہ بنایا کہ وہ خجستہ آباد سے ہمارے اہل و عیال کو لینے جا رہا ہے ۔ نظام الملک سالوہ سے نکل کر برہانپور گیا اور مشہور کر دیا کہ برسات ختم ہوتے ہی وہ حج بیت اللہ کو چلا جائے گا ۔ سید دلاور علی نے بہیم سنگھ راجہ کوٹہ اور گج سنگھ راجہ نرور کو اپنے ساتھ ملایا اور برہانپور کی طرف روانہ ہوئے ۔ نظام الملک نے ابن و آشتی اور اپنی بے تعلقی کے متعلق دلاور علی کو لکھا اور ساتھ ہی حالات کی پیچیدگی کو دیکھ کر عوض خان کو فوج کے ہمراہ برار سے بلایا ۔ دکن سے زیندار بھی اس سے آملے ۔ اس نے اپنے اہل و عیال کو قلعہ اسیر گڑھ میں بھجوا دیا اور اہل امیر گڑھ سے سامان جنگ بھی حاصل کیا ۔ ۹ شعبان ۱۱۳۲ھ کو نظام الملک بھی برہانپور سے نکلا ۔ دلاور علی خان اور اس کے ہمراہی ہندیا کے نزدیک پڑاؤ ڈالے تھے ۔ نظام الملک کے پانچ سات سو سوار و پیادہ باہر نکلتے ، حریف کے لشکر کے اردگرد چکر لگاتے ، رسد لانے والوں اور دوسرے سپاہیوں سے ٹکراتے اور لوٹتے سارے واپس آ جاتے ۔ ۱۱ شعبان کو نظام الملک کے مغل سپاہی سامنے آئے ۔ وہ اپنے قدیم دستور کے مطابق دستوں میں آئے ، لڑتے اور پھر بھاگ جاتے ۔ حریف تعاقب کرتا ہوا جب دور نکل آتا تو اچانک پلٹ کر اس کا کام تمام کرتے ۔ دونوں طرف سے سخت مقابلہ ہوا ۔ سید دلاور علی گولی لگتے ہی ختم ہوا ۔ بہادر راجپوت راجہ بہیم سنگھ اور راجہ گج سنگھ اپنے ہمراہیوں سمیت کٹ مرے لیکن اس قربانی کا کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ شکست کے بعد بہت سا مال غنیمت نظام الملک کے ہاتھ آیا ۔ دلاور علی کا تابوت خجستہ بنیاد میں غلام علی خان کے پاس بھیج دیا گیا ۔ نظام الملک برہانپور میں استقلال سے بیٹھ گیا ۔ امیرالامرا کو معذرت اور افسوس کا خط لکھا اور مصالحت پر آمادگی کا اظہار کیا ۔ امیرالامرا کو اس شکست پر سخت صدمہ ہوا اور وہ فوراً جنگ کے لیے تیار ہو گیا ۔ اکبر آباد سے پانچ کوس کے فاصلے

پر سرای خواجہ کے پاس پڑاؤ کیا۔ مغل امرا خاص طور پر محمد امین خان بادشاہ کے ہمراہ تھے۔ وہ حسد کی وجہ سے دل میں خوش تھے اور سادات کو نیچا دکھانے کے لیے موقع کی تلاش میں تھے۔ امیرالامرا و قطب الملک محمد امین کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ اخلاص خان کہتا کہ یہ بوڑھا ہے اور اس کے قبائل بے شمار ہیں۔ اس کے قتل سے بھڑوں کا چہرہ ٹوٹ پڑے گا۔ اس لیے وہ اس کے قتل سے باز رہے۔ ایک اور سنگین غلطی سادات سے یہ ہوئی کہ سید غلام علی اپنے ماسوں کے بیٹے کو ہٹا کر حیدر قلی خان مغل کو داروغہ توپ خانہ بنا دیا۔ مشورے کے بعد طے ہوا کہ قطب الملک شاہجہان آباد جائے اور امیرالامرا بادشاہ کے ہمراہ دکن کی طرف روانہ ہو۔ محمد امین خان کہتا تھا کہ نشیب و فراز سے آشنا ہونے کی وجہ سے نظام الملک کو ہی دکن کا صوبیدار بنائیں۔ میں امیرالامرا کے اہل و عیال کو امن و امان سے خجستہ آباد سے لا کر حوائج کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آپ اکبر آباد بیٹھیں اور خواہ مخواہ ہنگامہ جنگ پیدا نہ کریں لیکن غرور جاہ اور ادبار اقبال خود انہیں تباہی کی طرف لیے جا رہا تھا۔

نظام الملک اور سید عالم علی خان کے درمیان جنگ

سید عالم علی خان برادرزادہ امیرالامرا، دکن کا صوبیدار تھا۔ خبریں آئیں کہ وہ نظام الملک سے جنگ آزما ہونے کے لیے تیاریاں کر رہا ہے۔ داؤد خان پنی کے قریبی رشتہ دار کی لڑکی عالم علی سے بیاہی گئی تھی۔ اس لیے رشتے کی قربت سے افغان اس کے ہم نوا تھے۔ ان کا لشکر بھی اس کی رفاقت کے لیے تیار ہوا۔ زمینداران دکن میں سے راجا ماہو، ستاجی سندھیا، خاندوجی دیھاریہ نے بھی اسے جدال میں مدد سے آدہ کیا۔ نظام الملک نے عالم علی خان کو اور قطب الملک اور امیرالامرا کو بھی خط لکھے کہ میں پہلے سے ہی سید دلاور علی خان کی موت پر شرمندہ ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ اس بے باک لوجوان کے ضایع ہو

جانے سے سب کو سوگوار نہ ہونا پڑے۔ انہوں نے عالم علی خان کو لکھا کہ امیرالامرا کے پہنچنے سے پہلے خجستہ بنیاد سے باہر نہ نکلے لیکن تند مزاجی کی وجہ سے اس نے بڑوں کی نصیحت پر کان نہ دھرا اور بھاری فوج لے کر اورنگ آباد سے نکلا۔ ادھر سے نظام الملک بھی برہانپور سے باہر آیا۔ بالا گھاٹ سے ہو کر ملکا پور گیا۔ اپنے دستور کے مطابق پہاڑی چٹانوں کے درمیان جا کر توپ گاڑی کا رخ حریف کی طرف کر کے مورچے باندھے۔ عالم علی خان حملہ آور ہوا۔ بعض لاف زن اور مکار اس سے الگ ہو گئے۔ بارہ گے لوگ اور کچھ دکنی آگے بڑھے اور برق اندازوں کا نشانہ بن گئے۔ بے تدبیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ عالم علی خان سخت مجروح ہو کر ۱۷ رمضان کو وفات پا گیا۔ سادات بھائیوں کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا مگر بظاہر زبان پر غم کا اظہار نہ کیا۔ اس شکست کے بعد لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ بعضوں نے بیماری کا بہانہ بنا کر ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ سید فیروز خان عالم خان کا ماموں بھی بیماری کی وجہ سے وطن واپس چلا گیا۔ امیرالامرا شوال کے آخری عشرے میں سوزع سہارا سے نکل کر کراولی پہنچے اور سات دن تک اسباب حرب مہیا کرتے رہے۔ قطب الملک یہاں سے دہلی کی طرف روانہ ہوا۔

نظام الملک سے انتقام لینے کے لیے امیرالامرا کی دکن روانگی

محمد شاہ بھی میر دکن کے خیال سے امیرالامرا کے ساتھ روانہ ہوا۔ محمد امین خان اپنے منصوبے کی بنا پر کہہ رہا تھا کہ اکثر مغل میرے دوست ہیں اور نظام الملک کی فوج میں ملازم۔ میرا وہاں جانا مناسب نہیں۔ میں ان کے سامنے کچھ نہیں کر سکوں گا۔ خلوت میں اپنے یاروں سے کہتا: ”میں جاؤں یا نہ جاؤں، دونوں صورتوں میں اب امیرالامرا کا کام تمام کروں گا اور اسے دوبارہ بھائی سے ملنے نہیں دوں گا۔“ امیرالامرا

نے اسے مغلوں کی تنخواہوں کے لیے بہت سا روپیہ دیا اور اپنے ساتھ چلنے کے لیے رضامند کیا۔ اس طرح درپردہ مخالف سعادت خان فوجدار ہنڈون و بیانہ کو نقد و جنس دے کر مسلح فوج لانے کا حکم دیا۔ محمد امین خان حیدر علی خان اور میر جملہ چھپے چوری مشورے کرتے تھے۔ امیرالامرا کے مخلص دوست کہتے کہ دربار میں باخبر ہو کر جائیے کہ دشمن جان کے درپے ہیں اور کہتے ہیں کہ حیدر قلی خان کو داروغہ تو پخانہ نہ بنایا جائے لیکن حیدر قلی اپنے آپ کو شیعہ مومن کہتا اور سید غیرت علی اور دوسرے سادات سے غلامانہ اور عاجزانہ پیش آتا، اس لیے امیرالامرا اس سے بدگمان نہ ہوا۔ شاہی لشکر ۲ ذی الحجہ، ۱۱۳۲ھ کو لکھنؤ درہ میں پہنچا جو ٹوڈہ ٹانک سے سرحد راجہ جے سنگھ سوائی سے دو تین کوس کے فاصلے پر تھا۔ ۶ ذی الحجہ کو دستور کے مطابق بادشاہ کو ڈیوڑھی خاص تک پہنچا کر امیرالامرا واپس آ رہا تھا، محمد امین خان بھی ساتھ تھا، وہ غش کھا کر گر پڑا اور کہا کہ مجھے حیدر قلی خان کے خیمے میں لے چلو جو قریب ہی تھا۔ امیرالامرا کی پالکی کے ساتھ دو تین آدمیوں سے زیادہ نہ تھے۔ حیدر بیگ نامی ایک شخص امین خان کے خلاف درخواست لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ وہ ہماری تنخواہیں خود لٹا لیتا ہے اور ہم پر ظلم کرتا ہے۔ برائے خدا ہماری فریاد سنئے۔ وہ شخص درخواست لے کر آگے بڑھا۔ اس نے کمر سے چھرا نکال کر بھرپور وار کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سعدہ اور آنتیں باہر نکال کر رکھ دیں۔ اسی اثنا میں سید نور اللہ برادر زادہ امیرالامرا نے احمد بیگ نو خنجر سے زخمی ہو کر زمین پر گرا دیا۔ مغل سپاہیوں نے نوجوان نور اللہ کو اپنے بچاؤ کی فرصت نہ دی اور بے در پے وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ امیرالامرا کا سر کاٹ کر محمد امین خان نے پاس لے گئے۔ حیدر قلی سر لے کر آگے بڑھا۔ اس نے کہا: ”تم نے بہت برا کیا۔ سلطنت کی بنیادوں کو ہلاک دیا۔ ایک آدمی کے قتل سے تم نے ہزاروں شہداء سروں کو شورش پر آمادہ کر دیا ہے۔“ امین خان، اس کا بیٹا قمر الدین اور دوسرے خداداد

بادشاہ کو موقعہ واردات پر لے گئے۔ وہاں انتقام لینے کے لیے کوئی موجود نہیں تھا۔ امین خان نے سوار ہو کر امیرالامرا کے خیموں کو لوٹنے کا حکم دیا۔ خان دوران اور دوسروں کو مدد و اعانت کے لیے چٹھیاں نکھیں۔ ان کے حامیوں نے بندوقوں اور توپوں سے گولے برسانے شروع کر دیے کہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لوگ سمجھے کہ بادشاہ کی سواری شاہی خیمے میں داخل ہو رہی ہے اس لیے دستور کے مطابق سلامی کے لیے توپیں چلائی جا رہی ہیں۔ لوگ استراحت کے لیے اپنے اپنے خیموں میں رات بسری کا انتظام کر رہے تھے۔ جونہی امیرالامرا کے قتل کی خبر پھیلی، سب سے پہلے سید غیرت خان خواہر زادہ امیرالامرا چالیس پچاس آدمیوں کو ہمراہ لے کر باہر نکلا لیکن گولی کا نشانہ بن کر زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ سید کریم اللہ بارہہ بخشی چند آدمیوں کے ہمراہ میدان میں کام آیا۔ شیخ نجم الدین داروغہ عدالت امیرالامرا کی لاش کے قریب پہنچا لیکن زخم کھینا کر بے حس ہو گیا۔ راجہ محکم سنگھ، چورا من جاٹ، رای سورت سنگھ اپنی اپنی جگہ حیرت زدہ کھڑے تھے اور بے بس تھے کہ موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ انہوں نے اپنے وابستگان سے تاکید کی کہ خیمے کی میخ و طناب تک ضائع نہ ہو۔ میں (مؤلف) رای سورت سنگھ کی خدمت میں موجود تھا۔ راجہ رتن چند بھاگ کر قطب الملک کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن گرفتار ہوا۔ خزاین و دفاین کے متعلق اس سے پوچھا گیا لیکن اس نے کچھ ظاہر نہ کیا۔ دس پندرہ دن کے بعد راستے میں ہاتھی سے اتر کر لباس تبدیل کر کے بھاگ جانا چاہتا تھا کہ محافظوں نے تلوار سے کام تمام کر دیا۔ راجہ جسونت رای پسر صاحب رائے اپنے باپ کا تمام اندوختہ لٹوا کر الگ ہو گیا۔ معظم خان سادات کا قدیم ملازم، مال و اسباب لٹوا کر ان کے سوگ میں بیٹھ گیا۔ عمر خان اس کا بھائی لڑائی میں مارا گیا۔ سید جان علی داروغہ داغ و تصحیح بھی لڑتا ہوا مارا گیا۔ تمام مال و اسباب برباد ہو گیا۔ شاہی لشکر کا تین دن تک وہیں قیام رہا۔

قطب الملک کی جنگ محمد شاہ اور امین خان کے ساتھ

ایک دن رات میں قتل امیر الامرا کی خبر قطب الملک کو پہنچی۔ اس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا۔ جنگ کے دلدادہ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ابھی دشمنوں کو قوت حاصل نہیں ہوئی۔ آدھے سے زیادہ لشکر امیر الامرا کا حامی ہے۔ اس وقت انتقام لینے کا موقع ہے۔ دوسروں نے کہا: ”جو ہونا تھا ہو گیا۔ تو بخاند اور مغل امرا بادشاہ کے ساتھ ہیں اور امیر الامرا کا تمام اسباب حرب جو جنگ دکن کے لیے تیار تھا، ان کے قبضے میں ہے۔ اس لیے مصلحت اس میں ہے کہ شاہجہان آباد پہنچ کر ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھائیں اور ہندوستانی جوانوں کی فوج تیار کر کے مغلوں کا مقابلہ کیجیے۔“ اسے یہ مشورہ پسند آیا۔ قطب الملک سرای ہوڈل سے اٹھ کر شاہجہان آباد پہنچا۔ محمد ابراہیم پسر رفیع الشان کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔ رتن چند کا اور اپنا خزانہ کھولا اور پچاس ہزار کے قریب سوار و پیادہ جمع کیے۔ چند توپیں، دو سو رکھنے اور بیچ سو جزیر ہمراہ لیے۔ پرانے مغلیہ امرا میں سے غازی الدین خان، حامد خان، جنادی شاہزادہ، صبغۃ اللہ لکھنوی، تاج محمود شہامت خان اور پورب کے ہندو اور بکسریہ بھی اپنے اپنے دستوں کے ساتھ قطب الملک کے ساتھ شامل ہوئے۔ تقریباً ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر شاہزادہ ابراہیم کے ہمراہ جنگ کے لیے باہر نکلے۔ مغلوں نے احتیاطی تدبیر کر کے اپنے دمی بھیجے تاکہ راستے میں کوئی شخص ان کی مدد کے لیے سامان نہ پہنچا سکے۔ محمد امین خان نے خود امیر الامرا کے قدیم دوستوں اور مخلصوں یعنی راجہ بھکت سنگھ، چورامن جاٹ، خاندوران وغیرہ کو انعام و اکرام کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ تیر افغان خان اور محمد خان بنگش پور کے ساتھ لیے آ گئے۔ گردھر بہادر لکھنؤ سے چل کر قریب آ گیا۔ گردھر بہادر سنگھ سوانی کی آمد آمد کی افواہ پھیلی ہوئی تھی۔ دستے دور و نزدیک

شہر و قصبہ میں گھومتے پھرتے میدان جنگ کی تلاش میں تھے۔ آخر کھوہری، رادھا کنڈ، کاما پہاڑی سے گزرتے ہوئے شیر گڈہ بلوچان میں پہنچے اور دربانے جمنا کے کنارے حسن پور کے نزدیک لشکر نے قیام کیا۔ ادھر سے قطب الملک اپنے لشکر کے ہمراہ پہنچا۔ فیصلہ ہوا کہ گھوڑوں پر سوار ہو کر یک لخت حملہ کر دیں یا پھر شمشیر و سپر بدست ان پر ٹوٹ پڑیں اور ان کا کام تمام کر دیں۔ ۱۲ محرم ۵۱۳۳ھ کو دونوں لشکروں کا آمننا سامنا ہوا۔

قطب الملک کی گرفتاری

۱۳ محرم کو صبح ہوتے ہی قیامت برپا ہو گئی۔ توپوں کے گولوں سے زمین ہل گئی۔ حیدر قلی خان میرانش نے اپنے ہنر کا کمال دکھایا۔ ایک ایک گولے سے بہت سی جائین ضایع ہوتی تھیں۔ قطب الملک کی طرف سے تیر و تفنگ کے نشانے بیکار جاتے۔ چورامن جاٹ نے اپنا کام دکھایا۔ شاہی مال و اسباب لوٹنا شروع کیا۔ راجہ محکم سنگھ اپنے پانسو رفیقوں کے ساتھ قطب الملک سے جا ملا۔ قطب الملک چاہتا تھا کہ سواری سے اتر کر شمشیر بدست حملہ آور ہو لیکن اس قدر شدید گولہ باری کے سامنے محکم سنگھ نے مشورہ نہ دیا۔ اس طرف سے شہامت خان، صبغتہ اللہ اور اس کا بیٹا، عبدالقدیر خان تھٹوی اور بارہہ کے آدمی لقمہ اجل ہوئے۔ یہاں تک یہی ہنگامہ رہا۔ قطب الملک کے بہت سے ساتھی گھوڑوں کو پانی پلانے کے بہانے ساتھ چھوڑ گئے۔ رات ہوئی تو بہت سے لوگ ہمت ہار کر شاہجہان آباد کی طرف چل دیے۔ سید نجم الدین علی، سید سیف الدین (قطب الملک کے چھوٹے بیٹے) غازی الدین خان، احمد بیگ، اللہ یار خان، قطب الملک کے ہمراہ بہادری و جوانمردی سے ڈٹے رہے۔ صبح تک بھائیوں، عزیزوں اور قدیم ساتھیوں کے سوا کوئی نہ تھا لیکن وہ اپنے سورچوں میں ڈٹے

ہوئے تھے۔ ادھر سے ذرا حرکت ہوتی تو ادھر سے حیدر قلی خان ہزار
 منی گولہ پھینکتا کہ جان و مال کو تباہ کر دیتا۔ صبح کے وقت قطب
 الملک کی پیشانی پر تیر لگا۔ وہ شمشیر بدست ہاتھی سے نیچے اترتا۔
 ایک جوان نے قریب آکر وار کیا کہ انگوٹھا زخمی ہو گیا۔ ہاتھی
 خالی دیکھ کر حیدر قلی نزدیک پہنچا۔ جان بخشی کا یقین دلا کر اسے
 اپنے ہاتھی پر بٹھایا۔ ہاتھ شال سے باندھ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا
 بادشاہ نے کہا: ”تم نے خود اپنی یہ حالت بنائی ہے۔“ قطب الملک نے
 کہا: ”تقدیر کو بھی منظور تھا۔“ اسے حیدر قلی کے سپرد کیا اور فتح
 کے نقارے بجائے گئے۔ سید نجم الدین زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔
 سیف الدین علی، سلطان ابراہیم کے ہمراہ وہاں سے نکل گیا۔ اسے
 قصبہ بیگپور میں چھوڑ کر بارہہ کی طرف چل دیا۔ باقی امرا حالات
 خراب دیکھ کر شاہجہان آباد کی طرف چل دے۔ مغلوں نے مال و
 اسباب سے ہاتھ رنگے۔ چورامن جاٹ دونوں طرف کی خدمت بجالایا۔
 اس نے سادات کا مال بھی برکت سمجھ کر لوٹ لیا۔ ۲۱ محرم کو
 بادشاہ مظفر و منصور شاہجہان آباد پہنچا اور تخت پر جلوہ آرا ہوا۔
 محمد امین خان نے وزیر بن کر قطب الملک اور امیرالامرا کی جاگیریں
 اور پرگنے اپنے بیٹے کے نام کر لیے۔ ان کی حویلیوں اور خزانوں پر
 عبدالسلام (محمد امین خان کا غلام) پہلے سے قبضہ کر چکا تھا۔
 سید نصرت یار خان نے اپنی خدمات کے حوالے سے بادشاہ سے سفارش
 کی اور بارہہ کے آدمیوں کی خطائیں معاف ہوئیں اور ان کی جانیں محفوظ
 رہیں۔ محمد امین خان نے بداؤں اور منبھل کے عامل عبداللطیف بیگ کو
 لکھا کہ پانچ چھ ہزار آدمیوں کے ہمراہ بارہہ کے جان و مال کو تباہ
 کر دو لیکن اسے دندان شکن جواب ملا۔ دو مہینوں کے بعد یعنی
 ۲۸ ربیع الاول کو امین خان بھی وفات پا گیا۔ اس کا بیٹا عمر الدین
 بہادر تمام منصب و جاہ کے باوجود ہر غریب امیر کے ساتھ تکلفہ پیشانی
 سے پیش آتا ہے۔ شیعہ مومن ہونے کی وجہ سے اس نے قطب الملک کے

ساتھ اچھا سلوک کیا۔ راجا اجیت سنگھ نے قطب الملک کی رہائی کے لیے درخواست بھیجی اور اپنی اطاعت کو اس کی رہائی پر موقوف کیا۔ چند دن کے بعد بادشاہ نے اس کو حیدر علی خان کے آدمیوں کے تصرف سے نکال کر ڈیوڑھی خاص میں رکھا۔ غذا و لباس کے متعلق خاص خیال رکھا گیا۔ لیکن مغل کے سینوں پر سانپ لوٹتا تھا۔ ایک سال کی منصوبہ بندی کے بعد آخر انہوں نے زہر دے کر اسے مار ڈالا۔

—:0:—

عبرت نامہ

عبرت نامه

والله المستعان على ما تصفون

يا فتاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رب يسر ولا تعسر و تمم بالخیر و به استعین

حمد و سپاس بی منتها و شکر و ثنای لاتحصی نثار بارزہ معبود لاشریک .
نشہدان لا الہ الاہوال موجود و مرسل محمد محمود علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و
السلام غیر محدود کہ شربت خوشگوار شہادت نصیب مقربان حضرت
صمدیت ساختہ و علم مردی و مردانگی ایشان در عرصہ کن فکان بجانب ابدی
نشان بر افراختہ . آید کریمہ سعادت قویمہ مخبر این معنی است . قوله تعالی
لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احياء عند ربہم ولكن لا
تشیرون . چنانچہ ائمہ اطہار نتائج منبع ہفت و چہار را علیہم الصلوٰۃ والسلام
امام الشہداء و بہام السعداء گردانیدہ محمود العاقبت و مسعود العاقبت
مخلوتخانہ بقاء و آستانہ ارتضا رسانیدہ . فاعتبروا یا اولی الابصار . اگر محنت
و تعب و کربت و غربت بخصہ مادات عالی درجات اختصاص یافتہ ، دلیل
ساطع بر قربت انتساب آنجناب و برہان واضح بر بنوٰت خاندان نبوت و قبول
رب الارباب خواہد بود و بر مدارج حسنات اخروی و معارج درجات کیروی
خواہد افزود . فدائیان خاندان عالیشان . از بی مامانی ظاہر و پریستانی در گذر
غمگین نباید بود . بر علو مکان این بزرگان چشم بیاید کشود . از ابتدای

خلقت ابوالبشر علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام که چندین صاحبان تخت و افسر بافتاح قلاع دشوار کشا و فتح بر دشمنان رستم و غا دلخوش کن خویش و رفقاء بوده دعوت الهی را لبیک گفته و سلطنت عاریت بگذاشته رفتند. کدام مائمی باین تعظیم و تکریم بانقضای این همه مدت و امتداد این همه فرصت مشهود یا مسموع کسی از خاص و عام گردیده و معمول امکنه خرد و بزرگ انام گردیده؟ روز عاشور محشر ظهور که اناث و ذکور و وحش و طیور چشم از گریه ناسور و دل از زاری رنجور می باشد و هر کدام بروفق طاقت سر انجام از حلویات و اشربه نوشین و اطعمه خوش ذائقه نمکین نیاز حضرات علیهم الصلوٰة و السلام وقف مساکین و صرف محتاجین می نمایند. درین صورت راحت بقدر رنج و انبساط بمقدار غنج می دهند. اگر اکراهی و انتباهی باحوال سادات اینوقت گردد، دولت منبسط البیل و نعمتی عدیم المثل از میراث اجداد جنت نهاد یافته باشند. بنده عبرت اعنی مجد قاسم حسینی که جزوی چند از احوال ترقی و تنزل ظاهر این دو برادر اعنی سید عبدالله خان قطب الملک بهادر وزیر با تدبیر یار وفادار و امام الملک سید حسین علی خان بهادر بخشی المالک امیرالامرا مرقوم خامه انکسار ساخته عبرت نامه نام گذاشته و از اسم کتاب و نام مصنف مال تاریخ ندرت متصف یافته.

بفضل ایزدی فارغ شدم از فکر توصیفش
خدا را شکرها گویم به نعمتهای توصیفش
شدم فکر چو بهر سال تاریخش خرد گفتم
ز عبرت نامه سید مجد قاسم آمد سال تاریخش

هانا عبرت نامه ایست برای متفحصان احوال و خبرت رساله ایست
جهت وارستگی سلائق سریح الانتقال که فقیر حقیر در ایام نوکری این

بزرگانِ غفران مرتبتِ رضوانِ منزلات برای العین معاینه و مشاهده کرده
 بطریق یادگار بر صفحهٔ روزگار می گذارد .

ز بعد مساند غزل فی قصبه می ماند
 ز خامه های پر اشکی چکیده می ماند
 ز بلبل و گل این باغ تا دهند سراغ
 پری شکسته و رنگی پریده می ماند

—:o:—

6

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رب بسر ولا تعسر و تتم بالخیر

تمهید کلام بر کمال بطریق براعت استمهلال

رسمی است قدیم و طریقی است مستقیم که هر چه از تقلب روزگار و نوادر اعصار رقم طرفگی و طراز عجوبت داشته باشد، بقید ضبط و سلک ربط در آورده تاریخ نام گذارند که صدور افعال ندرت نما از بر بنده خدا و ظهور خوارق از خلائق کمال آشنا موجب انشراح طبایع و سبب انبساط خواطر میگردد. خاصه وقوع غرایب امور و ظهور سوانح دهور از خواص چه ارباب دنیا و چه اصحاب عقبی، باعث تنبیه و آگاهی مخلوقات الهی میشود. بر چه ازین گروه معنی پژوه به فراز فعلی رسد، آنرا از قبیل کشف و کرامات انگاشته، جمعی سعادتمند از مریدین و معتقدین، بر صفائح قرطاس مندرج کرده اندرزنامه^۱ و تکمله^۲ و مافوظ نام کنند. و آنچه از ان صنف^۳ شرف از کارنامه های جدال و تحویل احوال بعرضه^۴ شهود در آید، از جمله دستور العمل و عمل دستور حکام معدلت نظام مشخص ساخته، سخنوران اعجاز پیشه و منشیان عطارد اندیشه بساک نظم و رشته^۵ نثر کشیده و تاریخنامه های تجربه افزا مقرر سازند و احسانی بر آیندگان قوافل وجود و ذخیره ای برای آرام بستران شاد خواب عدم نمود^۶ و گذارند. طوبی لهم اجمعین.

۱ - الف : خبرداری -

۲ - الف : میرسد -

۳ - الف : تکلم -

۴ - الف : بمقال -

۵ - ب : صف -

۶ - ب و ج : مینمود -

بیان کیفیت احوال عبرت اشتغال و سبب تصنیف و تالیف

این نسخه برین سنوال

اما بعد رمز شناسان سپنجی سرای و آئین دانان^۱ مراتب دنیا نیکو دانند که راتبه خواران دربار عالیقدر سلاطین و مناصب مقیدان بندگی خواقین که مأمور بتحریر احوال و سسرشد^۲ به تسطیر رویداد میمنت اشتغال میباشند، نظر برضی خواطر مقدس بعضی مقدمات وقوعی را مطروح و نبذی از سواخ لا یعنی بتحریر و شروح در آرند - همانا مرسوم عالم بندگی و محمود عنوان پرستندگی چنین بوده است - محرر این سطور و مسطر این اوراق عبرت ظهور که نه از وظایف ارباب حشمت منت پذیر و نه از خوان احسان اصحاب مکنت زائده گیراست، با دلیلی بحاسبه^۳ خود شاد و خاطری از بند مجرا و سلام اهل دنیا آزاد، زیست میکند و بدلیچسپ خطه^۴ معمور که زبانزد عوام و خواص بدارالسلطنت لاهور است، بقسمت خداداد بکم^۵ و زیاد راضی و شاکر بوده، بسر می برد و گه بیگاه بیغرضانه بمجلس آشنا و بیگانه از ارباب تجمل و تمول رسیده، نکاهی بکارهای مختار و متروک^۶ اهل دنیا کرده، هر چه از محاسن پسند خاطر و آنچه از مقابح مطروح نظر می بود، عبرت گونه حاصل کرده خود را از تجربه کاران معاملات میگرفت - سنه یک هزار و یک صد و سی (۱۱۳۰ هـ) که وفور علائق و ثمرت عوائق بر بنده محتاج بمجوم کرده خللی در جمعیت آباد عزلت و تخللی^۷ در اسنیت مکان عظمت انداخت - بتحریریک بعضی از وابسته و بتکلیف چندی از پاشکسته چار دیوار خانه بر طبیعت شکنجه تعذیب گردیده - بهر بیدستگاهی پیامردی عزیزی بدارالخلافت رسید و مقدمات تلاش عالم معاش بنا بر اختلاف اسزجه^۸ حضرت مجد فرخ سیر خاقان وقت و سید عبدالله خان قطب الملک دستور عهد و سید حسین علی خان بخشش الممالک سپه سردار که کارگذاری درین سلطنت^۹ ازو بهتر نبود، پراکنده یافت -

۳ - ب : بی بحاسبه
۶ - الف : توزعی

۱ - ب : دانیان -
۲ - ب و ج : بی کم و زیاد ۵ - ب : متروکه
ب : زلزلی ۷ - ج : زلزلی ۷ - الف : عظمت

حتی که در مدت هفت سال سلطنت نفاذ احکام پادشاهی در بند بیدلی وزیر بوده تفرقه بحال بندگان الهی می بود - و پادشاه بنا بر نشه دولت و جوانی و باده حکومت و کامرانی سیه مست بوده و بعقیده بعضی بر ملکداری افزوده دوسه کس را از مغلیه بمراتب و مناصب سرافراز نمود - مثل قاضی شریعت^۱ الله میر جمله که از ارث پدر بقضای صوبه^۲ بهار و پتنه [بود] و [بد] تجارت اجناس پورب دیار روز گذران بود - درین دولت سرای بمنصب هفت هزاری هشت هزار سوار و دیگر عنایات دور از کار سرفراز بوده زرهای غیر محصور و خزائن موفور جا و بیجا بغارت داد - و خواجه عاصم خاندوران که خواجه زاده ساده ترک از اسباب دنیا و کر و فر مردم خودنما هیچ نداشت در خدمت این پادشاه لک بخش بعروج زیاده بر قیاس فائز گردید - باری نسبت بامرای دیگر بآدم شناسی و قدر دانی و اشراف پروری اشتهار دارد و بهم چشمی^۳ این دو برادر تیر بلا را سپر برداشت و سیخواست که یا ایشان از غرور سیادت و شجاعت^۴ در گذشته در جمیع مقدمات مقرون بصواب و غیر حساب مطیع و منقاد بوده در بارگاه عظمت و جلال از خود^۵ و خود پردازی در وهم و خیال نام نبرند یا در عرصه^۶ دستبرد اقران نو سرافراز عجز کشیده بر خاک مذات جان سپرند^۷ - و این معنی اصلاً و مطلقاً از ذهن تدبیر و بی جرأتی غردلان عرصه^۸ شمشیر و تیر صورت نمیگرفت ، چنانچه بتفصیل در موقع خود اندراج خواهد یافت - تا اینکه علغله^۹ آمد آمد و صدای مقدم نواب امیرالامرا بهادر که باراده کمک برادر و خیالهای دور از کار و خیره خاطر^{۱۰} از دکن باصناف سپاه آن دیار از مرسته و تلنگه^{۱۱} ناچموار و شاهزاده بی سمعی^{۱۲} رهگرای بندوستان شده بود ، بلند شد - با آنکه این پادشاه مقهور مجبور بعضی از بیجوهران^{۱۳} حمیت^{۱۴} دشمن را د. مقتضای

- ۱ - الف : بندگان عالی ظل الهی
 ۲ - الف : نداد
 ۳ - الف : نداد
 ۴ - الف : نداد
 ۵ - الف : نداد
 ۶ - الف : نداد
 ۷ - الف : نداد
 ۸ - الف : نداد
 ۹ - الف : نداد
 ۱۰ - الف : نداد
 ۱۱ - الف : نداد
 ۱۲ - الف : نداد
 ۱۳ - الف : نداد
 ۱۴ - الف : نداد

طبائع' مسامحت کیش و لابه زنان افترا اندیش منظور نظر این مایوس
تحت و انسر گردید بودند ، باصناف عنایات و انواع الطاف و رعایات از
خاک بذلت برداشته بسپای عزت و رفعت رسانید که هیچکدام ازین آدم
نافرجام سد راه آن سبیل' بنیاد افکن ناموس و نام شود^۲ بلکه از ابتدای کوچ
او از خجسته بنیاد فرامین غیر مطاع، بهریک از صوبیداران مالوه و اوجین
و فوجداران و زمینداران معموره های شارع عام صدور یافته بود که آن
زیاده سر را ازین رهگذر باز آرند که بی طلب حضور باعث شر و شور نگردد.
با این همه قدم جرأتی از بنده های پادشاهی و مغضوبان الهی بر جاده
مقاومت قائم نشد و هر همه بیجوهران^۳ حقیقت بیخبر^۴ و کورنمکان دولت
خر بعرض رسانیدند که نهال کرده های آبسال عنایت و نواخته های لطف
ورعایت مصدر حرکتی خلاف آئین آداب شناسی نمی توانند شد - خصوص
اعتقاد خان خواجه مراد کشمیری که باسداد ایام بلکه عناد و افساد بخت^۵
نافرجام چندی در پیشگاه خلافت بقربت و محرمیت نام بردار شهرت بود ،
گاهی از نامرادیهای ذاتی خود را از منسوبان جناب سیادت مآب^۶ میگرفت
و گاه در خلوت خویش را از ارکان خلافت گفته بطعن و هجو این اعزه هرزه
درای بزل آباد و راحت افزای روح یزید ناشاد می بود - الحاصل بیست و
هفتم شهر ربیع الاول ۱۱۳۱ هـ مقدس سنه هفت از جلوس فرخ سیری ، سید
حسین علی خان بهادر با افواج بیشتر از دلیران کارزار داخل دارالخلافت
شاهجهان آباد شد - پنجم ربیع الثانی شرف ملازمت پادشاه مجبور مقهور^۷
دریافت - رنگ صحبت و عرض کلام قسم دیگر نمودار شد - از انجا که
چشم بند قضا دیده دوربین آن جوان نامراد بدست قدرت بسته بود که
گفته اند :

- | | | |
|-------------------|---------------------|----------------------------|
| ۱ - ب : طالع | ۲ - الف : سیگ | ۳ - الف : نشود |
| ۴ - الف : مهجوران | ۵ - الف : بیغرد | ۶ - ب : آبشالی - د : آستان |
| ۷ - الف : سخن | ۸ - الف و ج : سیادت | |

قضا شخصی است که پنج انگشت دارد
چو خوابد از کسی کاری برآرد
دو بر چشمش نهد دیگر دو بر گوش
یکی بر لب نهد گوید که خاموش

مال کار نا اندیشیده در جمیع مقدمات عثمان تمالک بدست مدعیان
گذاشت . سه شنبه هشتم ربیع الثانی ، بعدایی که نتوان گفت و اوش
و بر معاصران پوشیده نیست و در موقع خود بی اختیار از دیده قلم خون
سیاه خوابد ریخت و صفحه قرطاس جامه بر آن خوابد درید ، از تحت
سلطنت افکنده محبوس و عزلت گزین کنج افسوس کردند . بیت :

اول از حسن وفا و زندگی نویش
یاز حسن طلعت و فر کیانی گویش
شرح اوصاف نخست از بزم نویم با زبزم
وصف سلطانی کنم با پهلوانی نویش

چار شنبه نهم ربیع الثانی - شاهزاده عالیقدر نو آئین ، نقش قدرت
آفریدگار ، مجد رفیع الدرجت خف رشید پادشاهزاده رفیع الشان شهید ر
بر تخت خلافت جا دادند . و بحسن تدبیر و بیوفایی خود زبان بر جوان و
پیر کشادند . باری روزی خواصان تقریباً طاب را بنامش تازه بدست
افتاد و گره درماندگی از رشته خاطر من بیچاره بر کشادند یعنی بزرگی از
بزرگان دنیا یکسو و بر در ارباب معنی هزار دل بگروه ، از سموت پو
معنیش انوار حقیقت مبرهن و از احوال حقیقت منیش معان از دستنامی
روشن ، کلمات انسانی نسخته ای از دفتر خاندان اخلاقت و اخلاص بدانی
زیبنده متاع طاق و رواقش ، عالم معاد از معموره خاطرش آید ، جهان
معاش بدستگیری او رسای تلاش ، شجاعت هم پند و استعدادهای

۱ - الف - ندارد ۲ - الف - تقریب ۳ - ب - بیت

پسندیده او و سخاوت ، قطع نظر از کثرت و قلت مواد ، از خصایل
سنجیده او . نورانی پیکری که نگاه از حضور عرفان معمورش گرسنه چشم
عالم تماشا و هایون فری که سعادت بالادست از خدمتش آرزو حاصل
تمننا . ارباب صورت از مواجبهٔ هویت سعایتش بمراتب معنی آشنا
و اصحاب معنی از لقای فیض انتهایش جزئیات میر معارج کل دنیا . حاتم
اگر معاصر این رادمرد عرصهٔ کرم می بود ، تختهٔ سینه از شرار حسد
داغدار می نمود . رستم یکرکابی در میدان عدوانگنی شیرمردی باین زور
بازوی تهمتی نشنیده و جمشید جهان بین از جام معرفت عرفان مستی
باین پشیمار خرامی در دورهٔ گیتی ندیده . نام نامی اش صورت سنگهٔ
جهان معنی از فطرتش با فروسنگ ، درین لشکر نصرت پیکر باعزاز و
استیاز تمام و بدنشینی خاطر خاص و عام جا داشت . نقاب گونه بر رخ
شاید اسرار کشیده علاقهٔ دیوانی از دربار نواب فلک اقتدار اختیار کرده
در عین تقید علم تفرید می افراشت . فیاض مطلق و قادر بر حق این
بزرگ مترگ نژاد را دو عضدقوی بنیاد که عبارت از فرزندان
سعادتمند و جوانان رشید بخت بلند است ، بنام نامی لاله آنند روپ و
لاله لاهوری سل عطا کرده که بریکی از مکالم فطری انتظام بخش کارخانهٔ
تکوین تواندهد و از رسوخ عزم و راستی حزم مسند نشین مراتب عزت
و تمکین تواند گشت . حصول تهذیب اخلاق و بذل احسان و اشفاق از
خدمت فیض درجت قبله گاه خدا آگاه و ولی نعمت مصدر فضل و کرامت
خود کسب نموده و زبانها بقحسین و تعریف خود کشوده . ازان هر دو
اختر برج سعادت خورشید طالع که مشتری تمثال نور نجابت از پیشانی
لمعائیش دیده افروز ارباب استیاز است . و بکلانی من وسال ازان نونهال
حدیقهٔ بذل و نوال سرافراز ، بچشم اهل دربار دولتمدار نیز در مراعات

۱ - الف - موهبت ۲ - الف - پهنی ۳ - ب و ج . ندارد ۴ - الف - زاد
۵ - ب و ج . ندارد

خاطر و شایستگی مراتب ظاہر و معامله فہمی و قاعدہ دانی و آداب شناسی معزز و باوقار در حضور جا دارد - من جوئیای کوی مقصود و خیال اندیش مراہم بہبود را بخت سعادت رخت و طالع مسامحت توابع بمقتضای ازلی و حوائج دامنگیر مقیدان عالم آب و گل راہی خدمتش نمود کہ گل بخت از نسیم عنایتش خواهد شکفت و دبرین آرزوہای اندوختہ خاطر ازین جناب سامان خواهد پذیرفت - بعد ملازمت مجال خود متوجہ تر دیدہ تشبیک بذیل عطوفتش نمودم و نختہ پیشانیہ کہ بقام صنعت رقم نگارندہ لوح محفوظ سر مشق بقوم سعادت است ، بروی خود شکفتہ تر از نختہ گلہای باغ و صفحہ دولت برات عیش و فراغ یافت - بی شائبہ تکاف و زیب و غائلہ کلام دلفریب کہ از عالی خوشنامد خانہ برانداز مقیمان غفلت سراسر است ، بزبان تقریر و تحریر تمی رسیدہ نہ جوانی حقیقت پیشہ حقانی اندیشہ کہ اوقات سیمت بہاتش باجای مقاصد و تحصیل حسنات از افاضہ نیک و بد معمور و چشمہ مبارک حسانتش (کہ) بشیرین کامی تشنہ بان مسلک عجز و نیاز را موج خیز سرور باشد ، پیشہ عبرت نگاہ این سیار ہر کوچہ و راہ در نیامدہ - درین حدالت من شد صدر ہزار شور و فتن میباشد ، برخلاف ابتدای روز در افعاش حمیدہ و اطوار منجیدہ - القصد مقتضای تعارف ازلی و انجذاب ارادت و اخلاق تم دلی کہ التزام خدمت این عزیز مصر تمیز سیر آمد ، الطافش مرا از خاک برداشتہ برافلاک عزت رسانید - و در اعانت و امداد اسباب معاش پی عرض و ایما و تلاش جزئیات حوائج و رسیدہ در کم مدت کہ رنگ بر روی استعداد و جمع تفرقہ مواد من پیدا شد بزور بازوی عنایت و فہمدانی بکار پردازان - بار فلک مدار نواب مستنجات علی جناب کہ ہم رشید از مایہ نشینان است ہمسرشت اوست ، روشناس کردہ و مندرس جامع بی ہنر و سہل نگران بہای تعریف فروختہ و در جرگہ برداشتہ می - فوج حقیقت حسن

۱ - الف - دیدہ ۲ - الف - میرسد ۳ - ب - دبرین راہی ۴ - ب - سہل
 ۵ - ب و ج - پی غرض ابتدای ۶ - الف - جمع حرف ہوا
 ۷ - ب و ج - ترکشندان

سر پیوند دست بهم داد - من هم تیر کردار از هوای بندگی بزمین بوس
پرستندگی سرفرود آورده کمان تماشای بی به پی و دمبدم در مراتب نیاز
قامت تعظیم خم و در میدان اخلاص از تکبر گذشته بسی سر قربان ساختم
و علم راستی برافراختم - الحاصل بدلگرمی عزیزان این مجلس و
مجالست صداقت پیشمهای صبح نفس ، شب من به لیلۃالقدر سر زلف حرف
میزد - روزم از روز عید بکوی عارض خورشید گرد سعادت می برد که
زمانه عافیت دشمن حسد پیشه آسودگی من بیچاره بر مزاج خود هموار نکرده
خللی تازه در کار آسوده‌های ملک بیغمی انداخت یعنی بعد فوت مجد فرخ میر
مرحوم که زمانه را شوریدگی در سر و زمانیانرا غم والم انبوه خاطر بود
و از اراده های ازلی چشم پوشیده و زبانها بهره کشاده در حق جمهور
سادات خبرهای ناگفتنی بزبان میراندند و بهر کوی و کاشانه نقشی خارج
آهنگ میخواندند و به نیرنگی تقدیر بنگامه‌های بیرون از حیز تدبیر در
کم مدت انتقال سلطنت بنام چند کس و شورشهای حیرت افزای در
مستقر الخلافت اکبر آباد بعرضه وقوع رسید - بنده در خدمت و رفاقت این
جوان جوان بخت شرف حضور و باوجود هرج سفر از مهربانی او خاطری
لبریز سرور داشت - گاه گاهی بر زبان حضار یزم شریف میرفت که این
واقعات قابل تحریر و باب تقید قلم سطور زنجیر است - بنده کمترین باوجود
عدم استعداد و قلت مواد سری از گریبان خجالت بر آورده معروض داشت
که اگر بی نمکی مائده سختم بشوری پسته شیرین کلامان بیگانگی ذائقه
نباشد ، مختصری از رویداد که برای العین مشاهده کرده در قید تحریر
در آرد - ارشاد صاحبزاده والا قدر و ایمای حضار مسند صدر بدان
رفت که احوال سلاطین سلف سلسله علیه چغتائیه علی التواتر از منشیان
شیوا بیان و نیرنگ پیشمهای اعجاز توامان مثل شیخ ابوالفضل
مرحوم و معتمد خان مصنف اقبالنامه جهانگیری و شیخ مجد صالح کنبو

۱ - الف کشیده ۲ - الف - ندارد ۳ - ب - سحر

مصنف شاہجہان نامہ داد سخن گستری و معنی پروری داده اند۔
 الا احوال پادشاہ عالم پناہ حضرت عالمگیر غازی کہ ایشان را توجہی
 بدین فرقہ نسبت بآباء و اجداد خود کمتر بودہ طبیعت فیض طویت باجتماع
 ملت بیضا مصروف نمودہ بامستتبات مسائل دین و اجتناع فضلالی ارباب
 یقین می پرداختند و کارنامہای کہ در اقلیم ہندوستان و دکن دولت
 نشان ازان پادشاہ درویشی نخت و درویش سلطان بخت بظہور رسیدہ ، کم کسی
 بقید کتابت آورده و بشہرت تمام مذکور السنہ عوام نیست۔ گفتیم : حالات
 آن جلیس اریکہ عظمت و جلال (را) میرزا محمد کاظم پسر مولانای
 امینای ایرانی تا ده سال بموجب حکم اقدس کہ در ابتدای سلطنت ،
 اقتفاء الآباء اورا مامور تحریر فرمودہ بودند ، نوشتہ داد سحر بیانی و
 ملک الکلامی دادہ و معتمد آنحضرت الخاقانیہ بختاور خان خواجہ مرا
 نیز تا چہل سال از کارنامہای معارف رستمی و مراتب عدالت و حاتمیت
 آن پادشاہ دین پرور بعبارت شستہ و رفتہ و فقرات تازہ و مضمون شگفتہ
 بقید رقم آورده :

کی تو انم گفت از حال ملائک سیرنی
 عقل پیرش در دل آرم یا جوانی گویمش
 ذکر تسبیح و صلوٰۃ و صومش آرم در میان
 یا حدیث بزم و رزم و کاسانی گویمش

قطع نظر این را استعداد بلند و طبیعتی برجستہ تر از سپند کہ بیک
 پرواز سیر کرہ اثر کرده بموطن ارضی زمین گیر تواند شد ، می باید۔
 من خود بیدستگاہ (با) عصای قلم چوبین بنیاد باصل مقدمات از کار
 خود گرہ نکشادہ نمی تو انم کار کشای وادی مطلب شد۔ آخر الامر

۱۔ الف۔ ولایت ۲۔ ب۔ اقتفاوالا پایہ ، ب۔ الفتای ذہبی ۳۔ الف۔ حالی
 ۴۔ الف۔ حسین ۵۔ الف۔ تمیکشاید۔

قرار داد بر آن افتاد کہ مختصری از کیفیات ابدالی^۱ و مقدمات حالی^۲ حضرت محمد معظم جہادر شاہ غازی و اختیار فروشی آن لاوبالی خرام رستہ بازار غفلت و تلوین محمد معزالدین بدست تبختر مطربہ^۳ طاؤوسی و لعبتی تعبیه پرداز تزویر و سالوسی و احوال این تازہ گرفتار دام تقدیر محمد فرخ سیر مرحوم باید نوشت . بی سلیقگی خود را مکرر عرضہ کردم و الطاف عزیزان پردہ پوش معائب شمرده کمر ہمت بر بستم و کلاہ گوشہ^۴ فخر بر ماہ شکستم . من اللہ التوفیق و الیہ العآب و ہوالمعین و ہوالوہاب

—:0:—

۴

۱ - ب - ابدالی - ۲ - ب - روحانی - ۳ - الف - سلامت ، ب - خلافت -

سفر ناگزیر محمد اورنگزیب عالمگیر از دارفنا بشہرستان عالم بقا

بر اصحاب خبرت و ارباب فطرت پوشیدہ نیست کہ چون بتاریخ بیست و ہشتم شہر ذی قعدہ ۱۱۱۸ھ حضرت عالمگیر غازی از عاریتی سرای حسرت افزا چشم صورت بین بستہ حدایق سیر عالم علوی گردیدہ ابواب جنان و اسباب غفران برای خود آمادہ و کشادہ دید ، دویمی پور جلالت^۲ ظہور مجد اعظم شاہ کہ پپانزدہ کرویہی از اردوی معلی دائرہ داشت ، ازین خبر وحشت اثر شوریدگی در سر و آب بچشم و آتش در جگر در رسید و روز روشن بچشم خود سیاہ تر از شب دیجور دید و بہزار بیتابی گریبان طاقت درید ۔ باری مطابق وصایای ہوش افزای کہ بفرزندان ارجمند مجد کام بخش و زبدہ مریدان عقیدت نشان ، حمید الدین خان شرف اصدار یافتہ بود ، بتجهیز و تکفین بطور درویشان صاحب یقین پرداختہ بنجستہ بنیادکہ بتعمیر مرقد مبارک بدنیا کار آخرت سرانجام فرمودہ بودند ، آورده و یصندلین مسند خاک پاک سپردہ در تختہ بند لحد بروی نیک و بد بستند و آن خلوت نشین مراتب عز و تمکین و چلد گزین زاویہ^۳ یقین را بمصاحبت ملائکہ قدسی نفس در آن مکان بیخار و خس گذاشتند ۔ ملکوت باہم مبارکباد گفتند کہ پاک طینتی^۴ سایہ^۵ رفق بر سر ما انداختہ و جبروت از شادی بالید کہ روحانی پیکری کاشانہ^۶ انتظار ما را نورانی ساختہ ۔ جنت بشرف قدوم میمنت لزوم فرش سندس^۷ و استیرق گسترده ۔ کوثر بتازہ رویی

۱ ۔ الف ۔ پاک طینستان ۔ ۲ ۔ الف ۔ مسندش ، ب ۔ مندرس ۔ ۳ ۔ ب ۔ ادب ۔
 ۴ ۔ آداب ۔ ۵ ۔ مراد لال کنور محبوبہ بادشاہ ۔ ۶ ۔ الف ۔ فوز ،
 ب ۔ فتور ۔

عز قبول او آب (را) حباب نفس شمرده - غلبان و جواری جانها وقف خدمتگاری نموده - حفاظ صلاح کار و فضیلتی عالی مقدار بختم قرآن مجید و درس علوم حمید پرداختند - عالم عالم ارباب استحقاق را ببذل خیرات مبرات نواختند - بعد ازین بر همه از ارکان خلافت و اعیان سلطنت اکثری بطوع و بعضی بکره در خدمت آن چند روزه مهان تخت خلافت بتهنیت جلوس دلخوش کن اوقات او شدند - مجد کام بخش چارسی پسر مرغوب خاطر پدر نظر باینکه بحسب حالت و نمود وزن مقدارش بپله میزان اعتبار و اقتدار هیچ یکی از برادران کلان سنگین نبود و نیز صوبه حیدرآباد و بیجاپور و غیره از اقلیم دکن پدر عالیقدر، در حین حیات، خود به تیول او مقرر ساخته از مجد معظم و مجد اعظم شاه استدعای آن کرده بود که سن بعد رویداد قضایای ناگزیر که بمقتضای فوران اوقات دامنگیر بر برنا و پیر است، برگز از برادران کسی بحالش پرداخته بهمین قسمت مزاحمت نرساند - پسران عالیشان بموجب انقیاد امر پدر که نمونه احکام قضا و قدر است، و نظر بر بی استعدادی برادر خرد بقبول دل و بصمیم خاطر مقرون ساخته بودند - بر چند او التماس رفاقت میکرد، مجد اعظم شاه قبول نکرده - بعد فراغ مراسم تعزیت و تقدیم لوازم جشنهای تهنیت بتنفيذ امور ریاست از عنایات و تهدید ارباب خلافت کما ینبغی کوشیده یالشکری بیشمار و بر دو پسر و نبیره‌های ذی اقتدار بسمت دارالخلافت کوچ فرمود - چون در آخرهای عمر حضرت عالمگیر را ضعف بدن و تخلل حواس کهن بدرجه تمام دریافته بود، از مجد اعظم شاه بنا بر اینکه صاحب طبیعت تند و در اکثر مقدمات خود پسند واقع شده، در انتظام امور خلافت و جمع اشقات عالم سلطنت اینها بر نمی تابدا، در گذشته فرامین طالب بنام مجد عظیم خلف رشید مجد معظم بهادر شاه شرف نفاذ یافته بود که آن حلاوت ثمر شجر عمر و دولت ایشان از

۱ - الف - عقاید - ۲ - الف - چاه (موجوده نام بهاس)

ابتدای نشو و نما بآبیاری عنایات حضور جد عرفان معمور بکمالات صورت و معنی فایز گردیده، کارهای عمده باستمزاج هایون بعنوان شایسته، میرسانید بلک مهر اوزک خاصه که سلاطین صاحب نقش و نگین^۱ که بهیچکس از وزرای کارکشای و دیگر بنده های عقیدت گرای نمی سپارند، باین نبیره سعادت وتیره حواله فرموده بودند و دستخط خاصه عرایض و غیره او میکرد، خود بر جناح استعجال بحضور فیض گنجور برساند - هانا این معنی (را) جمعی از کشف و کرامات حضرت عالمگیر خیال میکنند و بوده باشد از آنجا که اولاد سلاطین والا نژاد خصوص شعبه های این درخت مایه افکن احسان و منن، بمقتضای کهن سالی او آرزوهای دولت نموی خود بدو دست دعا میخواستند، بمجرد ورود فرمان کرامت عنوان کمر عزم چست بر بسته و بر بارگی عجلت نشسته روانه زمین بوس مقدس شده بجهت نظم و نسق عبوبه بهار و تمام پورب و آن دیار، مجد فرخ سیر پسر خود را که فی الحقیقت بطالع سلطنت در ایام صفر سن بمراتب نال آشنا بود، بابعضی کهنسالان کار دیده در آنجا گذاشت و بی تقید آرام بهیر و عوام مسافت بسیاری در کم مایه فرصت بریده تا خطره^۲ کوه جهان آباد نزدیک دریای گتگ مضرب خیام فلک احتشام گردیده بود که خبر پادشاه گردی شنیده وقفه اختیار کرد و مشاوره کار دیده های رفیق خود مثل آغا مجد رفیع سر بلند خان که حل و عقد خاندانش بدست او حواله بود و حکیم مجد سعید و جمعی دیگر قرار داد بر آن افتاد: بهر سرعت که میسر آید پیش از رسیدن مجد اعظم شاه، بمستقر اختلاف رسید باید بمحکومت شهر و استحکام قلعه متین و استخراج خزاین دفین^۳ کوشید تا که از کابل، قبله گاه خدا آگاه و برادران پندت و پناه خواهند رسید. شبا روز قطع دشتهای بی سروپا کرده در عرض دو سه روز در کابل رسیدند. باقی خان قلعدار را پیغام عنایات و نوازش و رعایت فرستادند.

۱ - ب - بر نمی گیرند - ۲ - لف - کوه تمکین - ۳ - الف - دفین
جهان آباد -

آنچه از مناصب و مراتب بخاطر آن قدیم الخدمت لائق العنايت خطوراً نکرده باشد، مرعی بمذول خواهد شد و نیز از سمت دکن فرامین عنایت و تمهید تضمین از مجد اعظم شاه بهریکی از دولتمند و پیدمستگاه بنده‌های پاشاهی میرسید و فی الواقع صلابت و شهامت آن پادشاهزاده نسبت به برادران دیگر در دل خاص و عام نهایت بعظمت و جلالت جا گرفته بود. بنابراین باقی خان کهن سال هزار اندیشه در خیال که مدت العمر در حضور معلی بمخدمتگاری خاص حضرت عالمگیر صرف کرده در جاهای متعدد داد دلیری داده و بنابر غلامی در جرگه چیلدهای بشار بود، هیچ یکی از شاهزادها را بر خود ضابط تمیذانست، در خدمت شاهزاده مجد عظیم جواب صاف نوشت که باوجود برکت آمود حضرت مجد معظم و برادران دیگر اختیار افتتاح و انتزاع قلاع حصه شانیست. و بچیدن توپ و رهکله بر بر شرفه و کنگره قلعه و ضبط و ربط متعینه های ارک مبارک کمره مت بر بست. پادشاهزاده رانیز عرق غیرت بمرکت آمد. فوجی گران بمحاصره قلعه البرز نشان و استخراج و استخفاف باقی خان فرستاد لیکن خیال خام بیش نبود، چه قلعه اکبر آباد ازین باب نیست که بهوسهای چند روزه بیک چند ساله بران کسی مظفر و فیروز تواند شد. همینکه قطعه ابرمانند سیاهی فوج ظاهر شد، بیک دو ضرب توپ دلکوب برق آشوب از هم پاشیده عرق چکان ندامت از بیحاصلی اوقات و تضحیح مردم عالیدرجات فدویت سات معروض گردیده شاهزاده مال اندیش از وفاداری آن پیر حقیقت کیش هم محظوظ و هم آزرده خاطر گردیده انتظار کش تشریف مقدم پدر عالیقدر و برادران والا گهر بود و نیز این اخبار سرمایه اضطرار بان مجموعه علم و حیا، مقتضی کمالات حصرت مصطفی و مرتضی، مظهر اخلاق یزدانی، زببنده تخت و تاج جهانبانی، آرزوی محصل غربای شکسته دل، محال (عقود) لاینحل، فضل و کرم مجسم، حضرت

۱ - الف - حضور - ۲ - الف - نمی داشت - ۳ - الف - چندان .

محمد معظم و پور مهین محمد معزالدین که در چشم جدو پدر بزرگوار و در دیده خلایق بردیاری بشهامت و اعتبار جا داشت و بصوبه داری ملتان ناظم امور و ضابط دهور بود ، برسبیل استعجال رسید و دران ایام صوبه پنجاب تعلق به تیول وکلای سرکار عالی متعالی و بعضی پرگنات تنخواه متعین کابل و آن حوالی داشت و به نیابت صوبه داری و دیوانی سرکار دولتمدار منعم خان خانخانان که دستورالعمل پخته کاران منجیده اطوار و امام ملت سر بسجده های محرابی تیغ آبدار بود ، فرق عزت و اعتبار براوج فلک دوار می سود و این کهنه گرگ باران دیده پیش ازین بیک مال اکثر توپخانه پادشاهی برای هدم و عدم مساکن عنایت خان وغیره زمینداران دوآبه قصبه تلون که از سالهای بسیار روادار ایذاء و اضرار خلایق بر دیار بوده ، رهنی و قطع الطریقی طریقه و پیشه داشتند ، از آب بیاہ و ستلج گزرانده همیشه در تدبیر کار و گرد آوری اسباب نبرد و کار زار می بود تا آنکه حضرت محمد معظم پادشاه از کابل انوسی از افغانند و مغل فراہم آورده بمصوب صواب انتہای خطہ پنجاب دلکشا نہضت فرمودند و بامستعجال تمام قطع مراحل نموده برپل شاه دولا کہ دوازده کروی دار السلطنت لاهور ست ، نزول موکب ہایون واقع شد و بتایر تیمن مکان بجلوس سعادت مانوس تحت خلافت را ہم پایہ عرش و گرمی فرمودند و استظلال چتر نصفت و معدلت نمودند ۔

جاوس برکت مانوس حضرت محمد معظم پادشاه
غازی بر تخت فرمان فرمایی و نهضت
بسمت ہندوستان بجنگ برادر

فرخا بخت زمانہ، محنت کشیدہ کہ این چنین پادشاه جامع مراتب
دین و دنیا و فرمانروای صورت و معنی بہ پرورش فٹہ خاص و عام و
نوازش خرد و بزرگ انام مخصوص شود و حبذا طالع مشتی. رسمہ، مستمرسیدہ
کہ از پنجمہ، حکام گرگ خصال وارستہ در اقطاع حایت این کامروای
مطالب دنیا و عقبی بکام خاطر مرتع سیر خوری کرد. زلیخای تاب و
طاقت های دادہ گیتی بعشق این یوسف وقت جوانی از سرگرفت و از آہنگ
نی کلبہ، مسکینش ہزار گل نغمہ، انبساط شکفت. زمانہ از شادی بالید و
فلک بکام محتاجان گردید و صحن زمین از درم و دینار محسود چرخ اختر
شہار گردیدہ و آوازہ، یتیم پروری نتیجہ، صدف بگوش ماہی رسیدہ. از وسعت
دل و دست آن پادشاه حقیقت مست آنکہ در وقت جلوس برکت مانوس از
اقسام طعام و فواکہ، حلاوت کام مہیا و موجود داشتہ خود بنفس نفیس بر
خلاف معتاد ایام دیگر زیادہ بر رغبت خاطر تناول فرمودند و ہم با طعام
و اینار فقراء و مساکین و انعام درویش و غنی حکم فیض توأم شرف نفاذ
یافت و در اثنای تمکین تخت کرسی بخت بدرگاہ حقیقی کہ مملکتش محفوظ
از صدمہ، انتقال و لطمہ، زوال ست، دو دست دعا برداشتہ برای ترفیہ عباد و
توسعہ، اسباب معاش و معاد بخضوع خاطر و خشوع ظاہر مناجات کردند
اعیان و ارکان دارالسلطنت از اسافل و اعالی و اہالی و موالی ارباب مکت
و جاء و اصحاب علوم معالی پناہ در رفاقت منعم خان خانخانان نائب صوبہ
بدرگاہ جہانبانی رسیدہ مورد تفضل و مشمول تفقد گردیدند و صلاہ صفا

و مرحبا شنیدند - وضع و شریف و خرد و بزرگ این مملکت از وادید اشتعال کرم ابن رئیس دین و دنیا بصمیم دل فتح و فیروزی او را از جناب ایزدی سؤال میکردند - سه روز در آن منزل برکت شامل وقفه گزیده و احسان و انعام خسروانه بتقدیم رسانیده بچاوشی اقبال ظہور داخل دارالسلطنت لاہور شدند و بزیارت مرقد متدس حضرت مخدوم گنج بخش شیخ ابوالحسن علی ہجویری صاحب ولایت آنجا شرف اندوز سعادت بردیدہ و بخدمت شاہ رمزی درویش و دیگر مردان خدا رسیدہ شامگاہ داخل دونت خانہ برکت نشان شدند و در برابر مقدم فیض توأم آن شیر بیشہ جلال ، نہنگ بحرقتان ، صاحب سریر عظمت ، ستکی اریکہ حشمت ، نور دیدہ خلافت ، سرور سینہ سلطنت ، خلف الصدق مہین شاہزادہ مجد معزالدین کہ بہ پروانگی جد بزرگوار بصوبہ داری دارالامان ملتان عدالت گرای مظلّمہ آن طرف بود ، گرم گیرا بلاہور رسید و از شرف ملازمت پدر عالیقدر سعادت اندوز ابدی و کامیاب دولت مرمدی شد - آن پادشاہ عالیجاہ با ہر سہ پسر والا گہر در باغ شالامار کہ فردوس روی زمین و مظهر تام قدرت جہان آفرین است ، پنج روز مقام فرمودہ از مزارات متبرکہ اولیای قدسی نفس و حصول سعادت از عزلتیان خدا رس استعداد کردہ و از حسن تدبیرات و سرانجام معاملات منعم خان خانخانان حسابی فرا گرفتہ و از دولتخانہ ارک مبارک عرض خزانہ و اموال و اجناس دیدہ ہمعنان نصرت و فیروزی و ہمرکاب سعادت و بہروزی متوجہ دارالخلافت شاہ جہنم آید شدہ و عرائض آن چہارم مصرع رباعی تعظیم شاہزادہ مجد عظیم مشتمل بر سرعت تشریف مقدم گرامی قبلہ و کعبہ حقیقی و برادران رفیع القدر خجستہ اختر متواتر میرسد و از گران سنگی پلہ وزن اعتبار عمومی اجل گرفتار معروض میکرد - ایشان نیز بمقامات و توقف مقید نشدہ جلوربز شتاقند - روزی چارہ پانزدہ خروہ رسمی ہی سپر سمندان اقبال می شد و ہر قطعہ زمینی از ایثار دست دربار

ب - الف - چالی ، ب - جہانی -

درم و اشرفی زار گردیده تا اینکه بعد قطع مراحل و طی منازل بمقران شادی و شادمانی داخل دارالخلافت گردیدند۔ مجد یار خان ناظم صوبہ و قلعدار دہلی بنا بر مال اندیشی معاملات و استحقاق قدوم سبقت و رعایت کلانی سال آن پادشاه مجمع فضل و کمال و باکثرت حلم و حیا، متخلق اخلاق ایزد متعال، مفاتیح قلعه بدست یکی از معتمدان خود و عرض هست و بود و مبہم و معدود و ما فیہا فصل بفصل نوشته معروض پایہ سریر خلافت داشت۔ درین شهر فیض بہر نیز از جناب فیض مآب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و سلطان العارفین حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہا استمداد ہمت کردہ رو براہ اکبر آباد انتہا فرمودند۔ بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول ۱۱۱۹ھ در ظاہر آگرہ رسیدہ نزدیک سموگرہ دائرہ لشکر فیروزی اثر گردید و درۃ التاج خلافت شاہزادہ واجب التکریم مجد عظیم بشرف ملازمت قبلہ و کعبہ مقصود مستسعداً و مشرف گردید و از ملاقات برادران استظہار و اعتضاد ابواب سعادت و بہجت برای خود باز دید۔ پادشاہی باین شوکت و حشمت ملکستان بیغمی بودہ با ہر چہار پسر لائق تاج و افسر فرمان فرمای اقالیم بود و شب و روز لوازم عیش و نشاط بزم و سامان تردد و پیکار رزم آمادہ و مہیا میشد۔

۴

—:0:—

۱۔ الف۔ مہتمم ۲۔ الف۔ سموگرہ ۳۔ الف۔ مستعد

ارتفاع لوای گردون بہا محمد اعظم شاہ بہادر بعزیمت مصاف محاربہ با محمد معظم بہادر شاہ غازی

از اقلیم دکن آن قطرہ ہوا جرات با لشکر سحاب پیکر سر از پا و پا
از سر نشناخته در عین اشتداد گرما بر روز مسافتی بی پای قاصدان طی کرده
چون شعلہ جوالہ بر گرد خوبشتن چرخ زدہ از فسردگی و بددلی بہرہان
بی پروا بغرور زور بازو و اعتضاد دو شاہزادہ شہامت آبرو یعنی بہادر بخت
و والاہ عالیہ دستگاہ قطع راہ میکرد و ہیچکس را بحساب فرا نگرفتہ خود را
مع انصار بدست و دہن اجل خونخوار می سپرد۔ ہر چند فدویان دولت
عالمگیری و راہ سپران منازل جوانی و پیری کہ تجربہ کار روزگار و نشیب
و فراز شناس ادوار و اعصار بودند، بعرض میرسانیدند کہ تحمل بار سلطنت
اینہمہ سبکسری بر نمی تابند۔ وقت آنست کہ ہر حباب قاشی را از کف
دریا کرم و زین گہر ریزی شیم آبروی بخشیدہ بر آن آرند کہ در مقام
گردابی دائرہ معرکہ موج آب شمشیر ہمت بدست گرفتہ و از شکست و
بست کار پیچ و تاب نخورده خار و خس اعداء و مدعی را بکنار ادبار برد۔
آن رعد خروش از معجون مرگ بیہوش مانند برق شدت و غضب بر سر
دولت خواہان عقاب فرمودہ جوابہای نشائست میداد و ہر یک را بچین و
گردلی منسوب ساختہ شیشہ نازک خاطرش را بہ سنگ جفا می شکست
بلکہ بعضی مردم کار آمدنی مثل رای کویال چودھری مالوہ کہ با ہفت
ہزار سوار مدامی نان قسمت کردہ میخورد و گاہی غنہ آن ملک از شہ
خونریز او جان بدر نمی برد، ہر گاہ بارادہ غلامی این بارگاہ از غیبت
ملازمت شرف اندوز گردید، یک مرتبہ فرمان قضا تو آن ہدم بنیان ہستی

۱ - ب پی بردہ ۲ - ب - سبکساری -

او بر زبان غضب ترجان رفت - آن بیچاره پهای خود گرفتار دام اجل را کشتند و همچنین دیگر بنده های پادشاهی که در چشم پدر ملک سیرت بعزت و اعتبار و شان و وقار جا داشتند ، درین دولت سرای دو روزه باستخفاف منسوب بوده اکثر مخاطب و معاتب می شدند - لهذا غازی الدین خان بهادر و چین قلیچ خان پسرش که در اقلیم دکن در مقدمات تنبیه غنیم و پیشرفت کارهای عظیم که تردد و سپاهگری ایشان محتاج بتحریر نیست ، از خدمت و رفاقت این عزیز بیگانه مصر تمیز پهلوتی میکردند و بدید و دریافت سالخوردی آثار بزرگی از ناصیه اش حک دیده بیابان مرگ ادبار پسندیده و امیرالامراء ذوالفقار علی خان بهادر که به تیمن و تبرک اسم مبارک براق شمشیرش زنگ کفر از دل سیه در و نان بنادر فرنگستان زدوده بود ، از تقدیم کارهای عمده نام پدر بلند و خاطر آقا خورسند نموده ، نیز از تندی و خود پسندی این صاحبزاده ادبار گرفتار دلپری داشت - علی بذالقیاس اکثر مردم پادشاهی حلم و حیاء و فضل و عطای بهادر شاه غازی را مد نظر داشته سلطنت او از بارگاه کبریا بدو دست دعا میخواستند و بحسب ظاهر از خدمتکاری آن ضابطه وقت هنگامه جانفشانی بتزویری آراستند مگر نوکران و فدویان خودش که ناز پرورد لیم و کاسیاب دولت فخیم بودند ، از رسوخ دل وفا منزل بهر طریق جوهر مانند در آهن غریق بروی شمشیر خونریز دلیر می آمدند و بی تکلف درع و ترگ بتصمیم خاطر آماده مرگ بودند تا اینکه بعد از کوچ هر روزه خطه گوالیار مضرب خیام دولت گردید - بقاعده قدیم کارخانجات و مردم بنگاه درانجا رحل اقامت انداختند و اهل و عیال و قبایل و اطفال سپاهی و لشکری وقفه اختیار کردند -

—:0:—

۱ - ب - بناور حر

۲ - ب - دلبری -

جنگ محمد اعظم شاه با محمد معظم بهادر شاه

قرمان خرابی نشان شرف صدور یافت که فدویان جان نثار و ثابت قدمان عرصه کازار ترک علائق گفته بهر سعی و ترددی که توانند التزام رکاب فرض وقت شمرده از سبزه خنجر و برگ جده پان سرخروبی خورده زنده ابد و از تحسین و آفرین مستسعد گردند . بعضی از نهنگان بحر و غا و شیران بیشه پیجا مثل خانعالم دکنی و امان الله خان برادرش و شیخ ضیاء الله لکهنوی و تربیت خان و مطلب خان و جمعی دیگر از خوانین حشمت آئین ماهی جوهر مانند در آب تیغ شناوری میکردند و بیانش شربت شهادت شیرین تر از کاسه آبجیات می خوردند . پذیرای حکام مطیع و منقاد ارشاد آبرو انتظام گردیده سایه تمثال سر از قدم ولی نعم بر نمی داشتند و از قطرات عرق پیشانی بهر قطره زمین تخم نبات اخرو می کاشتند . جمعی دیگر از کهنه گرگان باران دیده و آرزو قباهای در در دیده از کمین قابو سرکشیده معروض میداشتند که سلطنت سری خطیر است . این همه سبکسری بر نمی تابد . و گرانبار خلافت جز بیازوی تحمل نتوان برداشت . کوه تا پا بدامن تمکین نکشید ، یافوت گران بها بکمر نه بست . درخت تا ثابت قدم نه امتداد ، بخلعت زمردی نه نشست . دریا تا نرم روی اختیار نکرد ، صاحب خزانه نگردد . نسیم تا ملائمت نکرده نکرده ، بحسن قبول شکفته مزاج صدر نشینان چمن نرسیده و مان کار تهیه میشهها ترک دنیا گفتن و بر سیاه نشستن است . قطره هر چند سعی و تردد کرد ، بخاک یکسان شد . سیلاب اگرچه دشتها طی آورد ، غیر از غرق دریا جای نتوانست بدست آورد . باد خزان بامید طلا کاری صندجه است . ورق ورق برهم نمود . از هر در و دیوار غیر از دم سردی باس نبود .

الف - آرزوی خاطران وقار .

و آن پادشاهزاده پندار مست حرفهای کهنه عمله دیرینه که سری بحساب داشت ، بی اصل فهمیده بر بارگی عزم چست نشست و ابواب عرض بر روی مردم بست و آزردۀ خاطران وقار پای داده سر از خط انقیاد بیرون کشیده ترک بندگی گفتند و هر یک براهی رفته - شیران بیشه جدال و قتال با سپ و قمچی در رکاب هلال مآب شرف حضور داشته بیست گروهی مسافت بکم مایه فرصت قطع نموده و از دریای هوشربای چنبل بی استعانت ملاح و کشتی گذشته در عین شدت هوای گرم که مماندر باآتش عرق غرق میگرددید و ساهی در جوشنده آب می طپید ، برق مانند از ابر سیاه افواج آهن غرق و پیلان بر گستوان پوش از پای تا فرق نزدیک جاجو ، هشت گروهی آگره که میدانی دارد چون دامن حریص وسیع و پهناور نمودار شده بر خرمن مدعی ریخت و ابن پادشاه ظل الله حضرت محمد معظم بهادر شاه با چهار پسر عالیدمستگه بنا بر تحمل و تفضل فطری برگز نمی خواست که خلق خدا اقمه نهنگ شمشیر و آماج تفنگ و تیر گردد - همه وجوه از تقسیم ملک و حفظ مال و پرورش خلق در رضای خالق راضی گشته در صدد نامه و پیغام بود که یک مرتبه شوخی برادر زاده های اجل رسیده و تقاضای پسران شمشیر از نیام جرأت کشیده این شیر آرمیده را نیز از جای برداشته در عرصه جلادی آورد. وزیر با تدبیر منعم خان خانخازان و محمد معزالدین شاهزاده کلان معروض پایه سریر خلافت داشتند - اگر حضرت بنفیس نفیس و شخص فدیس متوجه بشکار باشند ، فدائیان قطره کرده عیار هستی مدعی را بخاک فنا می نشانند - اول آویزشی که واقع شد ، میان مردم شاهزاده بیدار بخت و محمد عظیم بود - جوانان از هر طرف داد دلیری و دلاوری داده عرصه مبارزت را از زخم گلکاری رشک صد چمن بهاری می نمودند و بهر پانمردی نه از رستم جگران پیل توان شاید ، پنجه دست شمیری میکشودند -

۱ - الف - حیرت ۲ - الف - کاری

دو لشکر چو دو حشرگه روبروی
 مده کوه و دریا بهم کینه جوی
 چو دریا دمان لشکر فوج فوج
 درو بر سپاهی یکی تند موج
 بهر فوج الدر نهان یک نهنگ
 ز شمشیر دندان و از نیزه چنگ
 چو البرز کوهی سرامر پلنگ
 چو قلزم یکی بحر یکسر نهنگ
 همه غرق خفتان و جوشن شده
 همه همچو آهن در آهن شده
 بجوشید گفتی زمین و زمان
 بجنید گیتی کران تا کران
 جهان تیره گردید چون روز بد
 فلک فتنه گر چون بد آموز بد
 زمین شد غبار و برآمد باوج
 جهان گشت بحر و درآمد بوج
 دهاده بر آمد ز مردان جنگ
 شپا شاپ از تیرهای خدنگ

شمشیر برجسته مصراع بروی بر که بر رسید ، سینه اش فتح البواب بزرگ
 نهمین گردانید - سپر سیاه ابری که از لمعان برق میووف منشق گردیده سینه
 خود یکسو کشید . خنجر لب تشنه سبزه از جویبار نای بیوانی
 خورده - بندوق صاحب خزانه قوافل جان و روان از که چنان لازم
 بسیر گاه عدم برده - کمان که در گوشه عطمت بزار چاه شیشه درهای خاز
 فیض امروز بروی خود باز دیده - تیر مژده زمان قاصدی بگوش بر تار

میگفت ، صفیر الوداع می شنفت . نیزه مهیب ازدهای غیر از مهره^۱ دلها از بساط معرکه نچیده . کمند سیه بلای ماری جز بگردن ضحاک چشمان نه پیچیده . نقاره از تندی خروش خونها بجوش می آورد . گورگه عالمی را دلنهاد مرگ ساخته بگور می سپرد . درین آویزش سخت که روز از شب و شب از روز نمی توانستند شناخت ، مجد والا جاه پسر خرد مجد اعظم شاه عرصه^۲ کار بر برادر تنگ دیده بحکم پدر عالیقدر به پشت گرمی^۳ رسید و ازین طرف نیز معزالدین و برادران دیگر با فدائیان حقیقت گهر مردانه و چابکانه رسیدند . و جنگ عظیم در پیوست . از تنگی عرصه کوشنده را دست و پای تلاش فرو بست . جمعی پایمال پیل کوه پیکر بوده بخاک یکسان شدند . و گروهی بضرب توپ و رپکه از اعضا و قوای متلاشی گردیده آسمان میر گشتند . و بعضی نیم بسمل در خون طپیده بآرزوی الوداع جان می سپردند که میسر نمی آمد و چندین در خانه^۴ زین صاحب فراش گشته نفس می شمردند که سری بحساب نداشت تا اینکه حضرت نیز تاب تحمل نیاورده متوجه^۵ آن عرصه^۶ بلا خیز هلاک انگیز گردیدند . منعم خان خانانان فیل سوار یراول فوج رکاب بود . مردانه دستی به تیر و کمان می کشود و از آن طرف آن بیباک سفاک یعنی مجد اعظم چست و چالاک که از تزلزل زمین و آسمان بخاطرش بخود نمی لرزید و هجوم سیاهی افواج را بیش از سیاهی مور و سیاهی فالیز نمیدید ، رستانه بر قدم پیش میگذاشت^۷ و علم بهادری و دلیری در عرصه^۸ کارزار می افراشت . آبرو طلبان جوق جوق در پای پیل خاصه بخاک می گشتند و هیچ یکی از تیر قضا ، کمان کردار ، گوشه نمی گرفت . مگر ذوالفتار خان شعله^۹ دولت تیز را چون شعله^{۱۰} خس بی بقا دانسته فی الجمله اعراض اختیار کرد^{۱۱} که نمک حرام گفته تکه^{۱۲} ای بیشت خاص برویش انداختند و بدنام خاص و عام ساختند . ملتزمان رکاب از برادری خانعالم دکنی که دو صد سوار زره پوش بقصد شهادت لباس سرخ

۲ - الف - می لرزید -

۳ - الف - تکیه -

۱ - الف - بلاشکر میرسید -

۴ - الف - نمیگذاشت -

در بر و چیره‌های زرتاری بر سر از عالم شادی برات سوار شده کارستانیها کرده نقد جان نثار قدم ولی نعمت نمودند و ابواب آسمان و جنان نعمت نشان برای خود کشودند -

ز پا و سر انبوه چندان شده
که میدان پر از گوی و چوگان شده
ز بس ضربت تیغ از پیش و پس
نمودار دلها چو مرغ از قفس
یلان غرق آهن ز سر تا پیا
چون صورت که در آئینه کرده جا

درین اثناء تیر بندوقی از قضایای ایزدی بشاهزاده محمد بیدار بخت رسیده که در عزاری فیل آسمان سیر عالم بالا گردید - ازین حالت پر ملالت بر جان پدر خاک بسر چها رفت و خاطر بچه رخنهای جگر کاو کاو خست - دران تنگی قافیه وقت عالم بچشم سیاه دیده دلنهاد مرگ شد - از کهنخانه بینیازی قادر بی انباز تیری دیگر بشاهزاده محمد والا جاه رسید و طوطی جانش از قفس عنصری بجنّت قدسی پرید - داغی دیگر بجان پدر شوریده سرگذاشت بر نفس که از خاطر پر درد بر می آورد ، نشتری بر رگ بان غم بدان نازنینان مالک آسودگی می زد - و هر زمانه آتشین که از کوره باطن لبریز شیون سر میکشید ، شراری به پنبه زار استخوان جهانی می ساخت - چند نفس مستعار وبال جان می دانست و جامه های عاریتی زوال تن و تریب میگفت - بلاتحاشی پیل سواری خاصه خود بفسد پلاک نو باوه های سلطنت چالا کتر و راهوار تر میراند -

چه پرسی ز جان بجان آمده کلی در سموم بخزان آید

۱ - الف - چترها - ۲ - ب - زخمها - ۳ - الف - بی نوز -

از اتفاق چار تن پیلبان به تیرهای تفنگ قضا نشان نثار شدند . چون دیگر ازین جماعه جانباز حاضر نبود ، هم خود متوجه بضبط و دلدهی فیل بوده و هم رستانه دستی به تیر و کمان کشوده عرصه جنگ پر بهادران پر ناموس و ننگ تنگ کرده بود و از طرف ثانی حضرت جهانبانی ظل سبحانی و خلیفه الرحمانی بتمکین سلطنت و کامرانی بر عاری فیل خاصه بتانای دستبرد برادر شوریده سر و بهادران پر دو لشکر میفرمودند و عرض دلاوری و جوهر جوانان یکه تاز جانباز میگرفتند . اول قدم پیاله شربت شهادت میرزا نامدار نبیره پادشاه قلیخان مرحوم لکهنوی در کشیده که تیری به شقیقه اش رسید . بعد ازان از ضرب ربهکه گولای ای به پهلوئی منعم خان خانخانان رسید و پوست مال گذشته . باز خان افغان پورب دیار در جان نثاری کوتاهی نکرده جوانانه و مردانه رفت . عنایت خان نبیره سعدالله خان مرحوم شاهجهانی داد دلیری و دلاوری داد و بتردد های نمایان زبان ولی نعمت حق شناس بتحسین خود کشاد و بحمله های متعدد بهسران را بخاک انداخت و زخمهای کاری برداشته سرخروی ازل و ابد گردید . فوجی از مادات بارهه که همواره در جنگهای پوشربا پیش قدم بهادران ظفر نصیب بوده و ابناً عن جده مقدمه و پراول سلاطین عالیقدر و خواقین ذی اقتدار هندوستان شده حل عقده های دشوار کشا نموده ، در میمنه جا داشت . درین وقت که فرصت کار تنگ دیدند ، غیرت سیادت و آبروی شجاعت افزوده جلوریز شتافتند و افواج سد مکندری امتزاج حریف بقوت بازوی فتح گر شکافتند . از انجمله سید حسین خان و ابو سعید خان کارنامهها بیاد جانبازان معرکه درست گذاشته امام شهدا و مقتدای سعدها رفتند . و سید حسین علی خان و سید نورالدین پسران سید عبدالله خان مرحوم پروانه کردار بر شعله آذری زبان شمشیر رسیدند و مانند صاعقه برق از عاری فیلان سحاب رفتار قطره زنان بزمین آمده از خویش و بیگانه قطعه خاک نمونه لالستان نخته افلاک ساختند و علم مردی و مردانگی در صف رزم آزمایان بزیران و جهانکشایان تهور نشان افراختند . سید نورالدین علی پیاله شهادت از دست ساقی اجل در کشید و بر ناز بستر عدم دراز خوابید . سید حسین علی خان زخمهای

نمایان بتن پرداخته میخواست در سفر آخرت رفیق برادر شود لیکن :

ع که پیش از اجل رفت نتوان بگور

رمقی از جان داشت که بدستیاری و زور بازوی برادران یکسو شد .
 و دستبرد یکه تازان لشکر محمد عظیم شاه تا کجاها بر نویسد . پیش قدمی
 بهادران عرصه جلادت بحدی رسیده بود که هیچکس از حریفان مقابل نماند
 و راسته بازار این طرف همه تاراج شد و مردم بر سرادق خیم دولت
 احتشام رسیدند . منادی ندای فتح میخواست در زند که ناگاه غباری تیره تر
 از شب دیبور میاه بختی و خیره سر از صرصر برگ ریز کرختی از مغرب
 برخاسته خاک پچشم بر یکی از فریق و گمراهان طریق انداخت . سنگریزه
 بسان تیر بندوق رسیده جان از بدن و توان از تن بدر می آورد و خس و
 خاشاک ادبار از هزار طرف جمع آمده راه فریاد بر گوها بند میکرد و درین
 اثناء گولہ ای از جزائر بر سینه محمد اعظم شاه خورده پیغام اجل رسانید .
 و طائر روحش از عنصری قفس بشهرستان قدس پرید . فیل خاک بسر میکرد
 و عاری حسرت سواری می برد . زمین بخود میلرزید . چرخ نیلی چادر بسر
 نشید . آب از چشمهای خنجر و شمشیر خشک گردید . تیر از نوحه نفیر
 میکشید . کمان را بند بند شکست . سپر بروز سیاه نشست . شام از شفقی
 خون گریست . صبح از خورشید داغ بدل سوخت . نظم عناصر از پای افتاد
 و نسق تراکیم رو به پراگندگی نهاد . از آنجا که از رسوم مستمره زمانه
 بر دم خیال چنین بوده است که نورانی چراغی از کمانه بر گیرد تا کمانه
 دیگری روشنی پذیرد و آزاده سروی از پا در افکند که عرصه بر خاک
 نشینان چمن فراخ کند . بعد ازینکه مشخص نزدیک و دور گردید که
 کارفرمای معرکه آرای بخت خرامید و متوجه سیر عالم بالا گردید ، فدائیان
 وداع هوش گفتند و باضطراب تمام از خود میرفتند و از دور فیل خاصه
 حلقه از جوانان با اخلاص که بر صندلی بساط خاک با شفقی پیرهن سینه
 چاک خفته بودند ، از کاک قضا طرفه مجلس تصویر خاموشان پذیرای نش

گردید که بر یک حیرت سیر عالم تماشا پا بدامن تمکین کشیده و احوال دیگری نپرسیده - از آنجا که حملہ تیر جز بر جیفہ نمی باشد ، مدلول مصرعہ مشہور کہ :

ع برعکس نهند نام زنگی کافور

رستمدل نامی از قبایل الہ وردیخان بیدردانه بلکه نامردانه فیل سواری خود را نزدیک عاری خاصہ برده سر آن زیب تاج و افسر از تن جدا ساخته بامید مجرا بحضور معلی آورد و حضرت را بنا بر گرنخونی اخوت دریای رقت از آبشار چشم جوشید و کار بنوحہ و نالہ کشید -

چرا سرکرم را نیفتاد سم چرا بی نکردم درین کار گم
نه در خاک حسرت بغلطیدمی نه روی چنین روز را دیدمی

از بعضی ثقات مسموع شده کہ در همان حالت پر ملالت ابن بیت حضرت حافظ شیراز بر زبان الہام ترجیان رفت -

قتل این بنده بشمشیر تو تقدیر نبود
ورنه هیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود

ارکان سلطنت عظمی واعیان خلافت کبری بمقامات دلاویز تسکین بخش آمدند و پادشاهزادہای والا گھر بسلامت شخص مقدس شادیا کردند و بر عافیت احوال تهنیت ها گفتند - و بمبارکباد یکدیگر رفتند - نوبت شادی بلند آواز گردید - گلبانگ خرمی باہان رسید - صبح سعادت از شب دیجور یاس دمید و خورشید اقبال از مطلع امید سرکشید - تخم آرزوها سبز شد - زمین آبجوها تازه گشت - آخر الامر نعلشہای آن مسافران عالم قدم بفر و زیب سلطانی و مراتب خاقانی در چهار دیوار تابوت کشیده روانہ

شاهجهان آباد کردند که در مقبره نصیرالدین محمد هایون پادشاه مدفون
سازند و از زحمت آباد عالم معاملات خاطر آسوده‌های ملک پیغمی را
واپردازند .

—:۰:—

۱ . الف - کرد ، ب - کردید .
۲ . الف و پ - کردید .

برحمت حق پیوستن محمد اعظم شاه و سلطنت بہادر شاه غازی و تقریب کوچ سمت دکن

چون تند باد اجل ورق عمر محمد اعظم شاه مرحوم و شاہزادہای عالیجہ در نوشت و نوبہار سلطنت بطالع توابع حضرت بہادر شاہ و پادشاہزادہای دولت پناہ بر شکفت ، مظفر و منصور بمستقرالخلافت اکبر آباد رسیدہ در باغ دہر آرای نزول مواکب انجم ثواقب واقع شد۔ مبالغہ گران و خلاع فاخرہ زر نشان بصیغہ انعام و احسان بقدویان جانفشان ارزانی گردید و بر یکی از پادشاہزادہای عالیقدر بر خلاف اسلاف بمنصب سی ہزاری بر طریق تساوی سر افزا شدند۔ دریای تفضل بر سر جوش آمد۔ تمام اموال و اجناس و اخیال و اخیال محمد اعظم شاہ شہید را بمنعم خان خانانان عنایت فرمودند و کلاہ گوشہ افنخار او بفلک الافلاک سودند۔ از ملتزمان رکب سعادت بر ہمہ فراخور تقدیم خدمت مورد و مشمول عنایات خاقانی گردیدہ بمناصب و مراتب سر بلندی یافتند و جمعی کہ جوہر جان نثار قدم ولی نعمت نمودہ بودند ، ہوفای اتحلاص بندگی کہ موجب نجات بخروی آن حقیقت کیشان بودہ باشد ، مذکور زبان الہام ترجان شدہ ورثہ شان بمناصب زیادہ بران شرف اندوز غلامی جناب عالمیان مآب شدند و نیز فرمان جہان مطاع زینت صدور یافت کہ فہرست اسمی بندہ های عالمگیری و نوکران محمد اعظم شاہ مرحوم و ہسرانش از نظر انور بگذرد کہ ہر کدام باستمالہ نوکری و اشتغال الطاف غلام پروری مطمئن خاطر بودہ بدعای بقای دولت ابد مدت خلیفہ النبی ، شام و صبحگاهی ، مواظبت ہی نمودہ باشند۔ بکم فرصت این معنی بتقدیم رسید و از یمن انوار انظار آن پادشاہ دریا دل سحاب باذل ، ہر یک ترفیہ حال بہم رسانیدہ شاکر عنایات خاقانی بودہ۔ و از سعادت ایام دران ہنگام آنکہ ارزانی غلات و

فراوانی کسب و کار تاجر و سپاهی آنقدر وفور و رواج داشت ، کم کسی خواهد بود که پابند احتیاج گردیده نکبت گرفتار باشد ، چه پادشاهی باین وسعت دل و فراخی حوصله هیچکس از دفاتر تاریخ یاد ندارد که پیشم عطایش انعام خزاین جهان بگاہ و برگ فرا نگیرند و عبره دریا و کان به پله میزان همتش بدانند خردل نسنجند . همین قسم سرکار پادشاهزادهای جمشید کلاه سلیمان بارگاه که هر یک بضبط اقلیمی و انتظام سلطنتی شایان وقت خویش بوده ، برای روزی طلبان بندگی پیشه و معاش مقیدان تلاش اندیشه جنت النعم و باب الکریم وانموده بودند . بمقتضای وصایای پسر افزای حضرت عالمگیر اسم وزارت از عمدة الملک اسدالله خان فرانگرفته او را بوکیل مطلق مشهور السنه عوام ساختند و اجرای کار بنا بر حسن خدمت و جان نثاری منعم خان خانخازان بقبضه اقتدارش مفوض نموده . امیرالامراء ذوالفقار خان بهادر به سپه سالار و بخشی الممالک بدستور عهد حضرت خلد مکان مقرر ماند : بنا بر رافت جبلی بنقل و عزل هیچ یکی از صوبه داران بلاد در کم و کاست مرسوم عباد مجتوز نشدند بلکه تقصیر مناصب و خیرات مبرات از ایام مدد معاش و یومیه و سالانه چه باصلاح بندگان حضرت قدر قدرت و چه بتقلید دین دنیا فروشان بتکامه آرای جای عبرت بخلق الہی رسید که گدا از آزا و نیاز مستغنی گردید و مفسر نوادر گیتی بزرهای زیاده بر مقدور خرید .

نہضتِ رایاتِ عالیاتِ حضرتِ بہادرِ شاہِ بہمت دکنِ بعزمِ رزمِ کامِ بخشِ برادرِ خرد

اگرچہ حضرت بنابر ترحم ذاتی با ہمجو ہجد اعظم شاہ خیرہ سری می خواستند طرح مصالحہ و تقسیم ممالک در میان آید، پس از دیگری چہ نام توان برد لیکن مال اندیشی منعم خان خانخاناں و التماس پادشاہزادہای جلالت نشان ہموارہ محرک سفر دکن و رفع و دفع اطوار و سنن ہجد کام بخش می بودند و بمعرض قبول نمی رسید کہ او برادر خرد است و پایہ قرزندی دارد و نیز وصایای حضرت عالمگیر نمیگذارد کہ باید باخراج و ہلاک او رفت و کوشید و معہذا تاہنوز مصدر حرکتی خلاف قاعدہ ادب ہرستان طریق بندگی نگردیدہ و دلایا قبلہای آرزو سجدہ از وضع خود در نگذشتہ ہزار لباس نقل میگردند کہ رفتہ رفتہ دلنشین آن بادشاہ دین پرور نیز گردید و ہم دران اثناء کیفیت سر سختی و خارج آہنگی راجپوتیہ بد مال زمینداران میرتہ و انبیر کہ با مادات بارہہ جنگی عظیم واقع شدہ و نزدیک بدو ہزار کس از مادات عالیدرجات بدرجہ شہادت رسیدہ، بسیاری از آن جہنمیان بآتش غضب سوختہ در شکست و ریخت مساجد و اہانت اسلام بیعد و حد کوشیدند، معروض پایہ سریر خلافت مصیر گردید و ترغیب پادشاہزادہای والا قدر و ارکان سلطنت عظمی نیز مؤیداین معنی شد۔ بنابراین انتہاض الویہ فلک فرما سمت جنوبی مقرر گردید۔ در عرض یک ماہ سر زمین راجپوتان غنیم سرادقات اجلال گردید و صدمات تہلکہ بجان و پیکر قوی دلان آن وادی وحشت آبادی رسید۔ رؤسای آن سر زمین از رای و راجہ تاب مقاومت لشکر معلی نیاوردہ خود را بکوئل کوه کشیدند و اسافل حربی

انپوه انبوه گرفتار پنجه متیز و قتیل شمشیر خونریز لشکر اسلام شدند و بتجدید در احیای مراتب دین و آئین و اساس مساجد ارباب یقین سعی های بلیغ بکار رفت . بعد از چندی که ملک و مال کفره ذمیمه خصال بباد اختلال متفرق شد ، بوسائط استشفاع منعم خان و مهابت خان پسرش ، آمده بامتلام پایمه سریر خلافت مصیر مستسعد و مشرف شدند و از کردهای ناکردنی مستغفر گردیدند . حضرت که مظهر الطاف قادر کریم بودند ، از سر گناه آن جماعه روسیاه در گذشته بتقدیم مراتب چاکری و فدویت و التزام رکاب سعادت که ابناً عن جند در خدمتگاری سلاطین عالی مقدار قیام و اقدام داشتند ، فرمودند و آبادی اشقات آن سواد از تفرقه که رو داده بود ، رخصت چند روزه خواستند بدرجه پذیرایی رسید . پمدین اثناء حسن تدبیر منعم خان و استدعای خاطر پادشاهزادهای سلطنت ارکان بسیر اقلیم دکن و اخراج عهد کم بخش اقتضاء گرد . چنانچه نهضت رایات عالیات بان حدود مقرر شد و بی توقف مقام و مد نظر آرام عوام کوچ بکوچ روانه انطرف بودند . از اتفاقات گرفتاری خلق بامراض شدید و شدت موسم حرارت از مزاج آتش و حدید در گذشته بود . سمندر طینتان لشکر حسابی فرانگرفته متردد مسالک مافی الضمیر خلیفه عذر پذیر بودند . چون این اخبار دور از کار محمد کم بخش رسید ، یکمرتبه از خواب غفلت بیدار شده بکم نوجی که داشت ، از تدبیرات ملکداری گذشته سپاهرازم حرفها بزبان آورده از طغیان این سیلاب خانه خراب و بیجوم سور و سلخ این لشکر عذاب بخاطر نیاورده در بیجاپور بسر می برد حتی که لشکر نصرت بیکر از دریای نریده عبور نموده رو براه خجسته بنیاد شد . مختصان آن بیخانم ریاست و سلطنت بعرض رسانیدند که بامتحکام برج و باره حصنهای حصین این ملک باید پرداخت یا بندهداشت سپاه و گرد آوری خزاین و بر آمدن بامتقبال آن نورسیده های عالم بی انصافی باید شتافت :

۱ - الف - چندین -



چو تیره شود مرد را روزگار
هباں آن کند کش نیاید بکار

این عزیز را هرگز حرف خیرخواهان بگوش غفلت نبوش نرسیده
انفاس مستعار می شمرد بلکه به تزویر خانخانان نوشتہای چند کہ اتماماً
بنام میر ملنگ وغیرہ مصاحبان و مقربان او بود ، بدست مردمانش
افتاد . بمطالعہ در آورده رای خرابی گرامی او از حسن عقیدت فدویان
برگشت و مردم عزیز را بالفاظ ناشائستہ یاد کرده یکی را بزبان بریدن
و دیگری را بہای اسپ بستہ در کوچہ و بازار ہلاک ساختن فرمود
ازین حرکتہای شنیع دل دیگر رفقا و خدام کہ التزام خدمت داشتند
انفکاک شان متصور پیچکس نہ ، از جا رفت بلکه ہلاک او را از خدا
بدست دعا میخواستند و فی الواقع سلاطین عالمقدار کہ ظل ظلیل حضرت
پروردگار اند ، درین طور اوقات کہ بکم حرفہای بی اصل مجوز تفرقہ
دلہای فدویان بودہ باشند ، از تخم آرزوی خلافت چہ ثمر خواهند برداشت
آخر از غفلت و بی تدبیری خود مانند شکاری کہ از ہر طرف راہ سلامت
برو مسدود باشد ، وی پر و پال ، بکم مردمی کہ زیادہ از دو ہزار کم
نخواہد بود ، آمادہ مرگ نشست . چون شنید کہ الویہ جہانکشای
این پادشاہ عذر پذیر سایہ افگن بزمین بیجاپور گردید ، بامستحصان قلعہ و
تہمہ اسباب آن نپر داختہ متہورانہ بامستقبال آمد . ہر چند عرض مقدس
پادشاہ رحیم دل کریم نژاد آنکہ قسمی رفع مناقشہ کردہ اورا بشمول عواطف
خاقانی در گرفتہ برنگ دیگر بہرہ پذیران خوان احسان در رکاب ظفر
نصاب شرف اندوز سعادت فرمایند . از انجا کہ آب و دانہ روزی او
سپری شدہ بود ، ہرگز امتسعاد ملازمت و اختیار خدمت قبول خاطرش
نمی آمد و منصوبہ آن پیر طولاتی امل یعنی منعم خان ہر حیل و خودک
خاطر پادشاہزارہای غیرت عمل مقتضی آن گردید کہ بدون اجازت و

استرهای آنحضرت ، ذوالفقار خان بهادر را که از بابت عناد بر محاصل
 نصرتگزه عرف جنجی قی الجملة ازان گلدسته حدیقه سلطنت خار نفاق در
 سینهاش می شکست و در حین حیات حضرت عالمگیر نسبت باو بی ادبانه
 پیش آمده بود ، برسم منقلا فرستادند که بدم بیفروغ خود باشتعال
 نائرة جدال پردازد که صرصرطینتان سموم اندیشه هم بی بی میرسند
 چون مجد کام بخش دریافت که قافیه وقت تنگی میکند ، آن قطره دریای
 بیجا را نیز جوش غضب تیرگی نموده از پشت ابر سیاه فیل سواری برق
 مثال بر خرمن سوزی مدعی آورد که خطفه کرده دست به تیر باران
 کشاد و داد طغیان میل خونریز مدعیان داد . ندرت کیش فی که پشت
 و روی بر شیر حوصله ای که میرسید ناله تمثال از سینهاش سرکشیده
 روزنه از تماشای بهشت عالم عافیت در چشمش می کشود که تا نفخ
 صور محو حیرت و خاموشی می بود . چندی دست از جان شسته های نیز
 موج مانند پیچ و تاب بسیاری خورده بدست و دامن آن حباب حوصله
 های پر از باد غرور لنگر خرابی انداختند لیکن قطره پیچ تمود با سیلاب
 خانه خراب و شراری بی دم و دود با دوزخی پر از آتش عذاب جز اینکه
 پیکر ضعیف خود را محو قدمش انگارد و بیتاب اشتعالش پندارد ، دیگر
 این پشت پایه کدام گردد و که غبار بیجایی از رویش تواند شست
 و آن تنگ مایه تاکی در برابرش طرف تواند بست . باین وصف تسی
 کیسه های قدمروت که چشم طمع برگنج قارونی دوخته بودند ، برذوالفقار خان
 نمک بحرام اتمام کار نگذاشته خاخانان و بر چهار پادشاهزاده بی انصاف
 کمر بخون یگ عالم دیت آن بیچاره ها بستند . آن کریم نژاد بقدر استعداد
 آس نورسیده ها خوب پخت ده کباب از جگر خویش میخوردند و از برگ
 سبزه بان خنجر جمدهر سرخروبی حاصل میکردند تا اینکه آن پادشاهی
 پیکر ندرت نقش کلک قدرت را چون برف از هر طرف آماجگاه نیرو گمان
 و بندوق ساختند ، آن بهادر رستم جگر خود را از فیل انداخته مردانه

۱ - الف - استرخاص - ۲ - الف - پیچ - ۳ - الف - کرد -

و جوانانہ دستی بشمشیر کشود کہ ہر یک از شجاعت جویران تیغ زن را حیرت رو نمود۔ بہرتردد و زور بازو بیطاقتی بشری قوای مستعار را دریافت و بر زیادہ سری ہمت و جرأت نگذاشت۔ سلطانی از ہسرانش کہ بسن و سال از برادران کلانی داشت نیز از مراتب جان سپاری و تیغ گذاری کمی نکرده از آخرین رخصت بکم تفاوت فرصت برای پدرنشتہ بجزگرداغ حسرت گذاشتہ سبکتہ از وی بخت خرامید۔ دنیا پرستان آرزو بندہ از خدای عزوجل شرمندہ، آن شاخہای ارغوان را گلستہ لالستان جدال ساختہ بنظر حضرت میخواستند کہ بیارند۔ بناہر مراحم فطری و نرم دلی راضی بحضور نبرده آن نتیجہ سلطنت را حکم بتجهیز و تکفین فرمودند و در اندمال جراحات مجد کام بخش تاکیدات موفورہ بکار رفت۔ حکمای مسیحا دم و جراحان اعجاز توام مأمور شدند کہ در کم فرصت زخمہا روباندمال آرد و مرہمہای سریع الالتیام واگذارند لیکن آن مسافر شاہراہ عدم را کہ نشتر اجل بررگ جان رسیدہ بود، بسمل واری در خاک و خون طپیدہ از تملقات بیمعنی ظاہر نمی آسود و احوال ہر سی لاہ قرین خراش باطن بیش نمی بود و بچیہای زخم را بدست خود گسیختہ رخت ہستی برہست و از بعضی چنان رسیدہ کہ پادشاہزادہ مجد رفیع الشان شیشہ ای لڑ عرق مشک بید کافور آمیز طلبیدہ بخوردنش داد کہ پردہای دیدہ برہم نہاد۔ پادشاہ رحیم دل وقوع این واقعہ را بجزیر یا باختیار از قضایای ناگزیر دانستہ حسرت آورا گردیدہ رقت فرمودند و بکار آخرین منزلش پرداختند۔ در دلہبی برادرزاد ہای ماتم پیرا و تسکین خدمہ محل سرای برتفضل و تفقد افزودند۔ ہریکی را بقدر حالت و استعداد ادرااری معین شد۔

—:o:—

۱۔ الف۔ حسرت افزا، ب۔ حسرت آوازہ۔

مراجعت حضرت گیتی خدیو بسوی هندوستان بعد از فتح در جنگ با محمد کام بخش و ظهور فتنه گوروی بدخوی

چون خاطر ارکان خلافت از مشارکت غیر که اسم بی مسمی داشته باشد، جمع شد، فدائیان رکاب سعادت بجهت حفظ و حراست قلعجات و نظم و نسق بنادر و بلاد آنحدود خلاع رخصت یافتند. که از خدمات مأموره غافل نبوده دقیقه از دقائق در مراتب حزم و پوشیاری فرو گذاشت نمایند و خود بدوات و سعادت متوجه دارالخلافت شاهجهان آباد گردیدند. در ایام رواروی دکن بعضی از راجپوتیه بد مال از تقدیم خدمت حضور قصور ورزیده شرف التزام رکاب سعادت حاصل نکردند و سوءالادب نیز بجناب سادات ازان جامعه محروم النجاة بوقوع رسیده بود. حکم قضائیه شرف صدور یافت که از راه راجپوتانه باید تشریف ارزانی فرمود که گوشمال بآن خیره سران از مهیات اوقات است. چون نزدیک بان سواد رسیدند. آن جامعه ضلالت کیش از دامن کوه و کمر کوتل سر پناه ندیده صلاح کار در آن دیدند که باستلام عتبه عالییه شرف اندوز مکارم باشند. خانخانان و پسرش مهیات خان شفیع جراثم گردیده وسیله ملازمت مرزا راجه جی سنگ و مهاراجه اجیت سنگه شدند. درین ضمن از لیرنگیهای تقدیر ایزدی عجب بلا در سرزمین پنجاب واقع شد و طرفه حادثه از کمین فرصت سر کشیده معنی اخبار شهادت وزیر خان مرحوم فوجدار سرپند و تاراج بر گنات و اختراع و اختراع گوروی مقهور و جلای اوطان شرقا و بروی کار آمدن نمود. عجوبت نما که هرگز بتخمین اندیشه رامت نیاید، معروض است. خلافت مصیر شد. تفصیل این اجال آنکه در سو الف ایام شد فلان

- ۱ - الف - فدویان -
۲ - الف و ج سوی الادب -
۳ - الف - ایام -
- ۴ - ب - ندارد -

نام درویشی بود ، حقیقت لیاس معرفت اساس ، بکمالات معنی آراسته و از نام و ننگ صورت برخاسته تقید رسته کفر را کفر میدانست و تبع دین اسلام را نیز سلام میگفت . هم با فقرا و فضلا اسرار صوم و صلوات گفتی و هم بر قدم برانعمه و بد خوانان رفتی . باوجود دو رنگی با همه کس یکرنگ و باجتماع اضداد وارسته از صلح و جنگ ، گاه بتعمیر دیوهره معبد بنمود پرداختی و گاه بر سنت اهل اسلام باحداث مسجد در ساختی . گاه بر مناسک اهل سلوک طائف بیت الله می بود و گاهی بسیر برج و کاشی قدم می کشود و چار رکن گیتی را بقدم سیاحت پیموده در سیر و سفر قدمش تازانو سوده در هر زمین از مقولاتش غلغله و بهر اقلیم از حروف حقیقت سہاتش ولولہ . باولیای خدا رسیده صحبتها داشته و از مجالس ارباب تحقیق فیضها اندوخته . چندی ہمکلاسی حضرت شیخ فرید گنجشکر حاصل کرده و مدتی در خدمت حضرت شاه عبدالرحمن بختیار اربعین کشیده . تن بریاضات شاقہ سپرده . این بزرگ صورت سترگ معنی بحسب ظاهر تاهل رسمی ہم اختیار نموده تاج نوعی گذاشت . لیکن فیض نظرش بر جماعہ طلاب و سریدین بیشتر کار کرد . ازان جمله انگت نامی کھتری از نگاه عرفان مستش کیفیت مناس معنی بوده دولت اساس دینی گردید . بعد ازو بچند پشت بر رای نامی بعرضہ وجود رسید . گروها گروه خلائق بتقلید اطاعتش گردن خم می نمودند و بہزار تعظیم و تکریمش می ستودند . بعد ازو گورو تیغ بہادر پسرش نسبت بہ پدر در مراتب عروج ترقی کرد و اکثر بلہو و لعب سر می برد لیکن بنا بر اثر توجه و حسن قبول آن مقبول و مرجوع خلائق و حصول اسباب دنیا از حطام و اقمشہ و نقود و اجناس و افیال و افراس بہ پیچ رو کمی نداشت . چنانچہ بجای خود ادعای سلطنت گاہ گاہی از زبان سریدانش سر می زد و مدتی برین وتیرہ در کوهستان سواد سہرند و بچارہ سر می برد . آخر در زمانی کہ سریر خلافت بقدم فیض لزوم حضرت محمد

۱ - الف و ج - رشتہ - ۲ - الف - تتبع ، ب - تیغ -

۳ - انگت - انگد -

اورنگزیب عالمگیر زیب و زینت یافت ، ایشانرا بمقتضای حدت طبیعت و غیرت سلطنت این قسم غلغله های بی معنی خاطر پسند نبود و در ابتدای جلوس باحضر اکثر فقرای منزوی فرموده 'مباحثه' مسائل حقایق و معارف باین جماعه^۱ وارسته از قیود درمیان می بود^۲ . جمعی مثل حضرت شاه دولای کجرات و شاه صدرالدین قصوری و حضرت شاه حسن^۳ درگه نزدیک شاه در آنروی آب راوی ، واقع دارالسلطنت لاهور ، تکپه گه عالی پایگاه دارند ، بچذب قلوب از تکالیفش وارسته بطور خود نشستند و بعضی مانند مرمد قلندر و غیره تن بتقدیر سپرده از جوئبار تیغ آبدار شربت شهادت خوردند . هم درین جماعه گورو تیغ بهادر نیز بنا بر طلب حضور معالی بسعادت کورنش شرف اندوز گردیده و بمقتضای سر نوشت پپای عتاب رسیده اجل در قفا و مرگ در پهلو دید . گورو گویند سنگ نام پسری داشت که بعد از انتقال پدر کلاه ریاست بر سرش گذاشتند و خلقی زیاده از پدر و پدر کلان در خدمتش رجوع داشتند . این جوان را نسبت بکلانان خود اسباب تعیش و مواد طرب بوفور بهم رسید و طمطراق ریاست بدور و دراز کشید و در پیچ چیز از امرای پنج هزاری بلکه صدر نشینان خلافت و جهانداری در ترفیع جاه و فراهم آمد دستگاه پای کمی نداشت . هم ترین نسق بعیش و نشاط و مسرت و انبساط بکوهستان چکامه سپهرند بسر می برد و مراحل زندگانی بنا و نوش جوانی می سپرد و بعد از چندی که رجوع اصناف انام بخدمتش از حد گذشت ، ماهی و مالی ، شاهراه از قلعه های اهل ندور خالی نمی بود . درین اثناء بعضی از زمینداران ارادت فروختن بملک و بعلت وفور الوس و هجوم مواد تزویر و افسون^۴ در ادای زرهای پادشاهی تمرد ورزیدند و احداث بدعتهای شیر مکر در شهر و قریات کردند . اگرچه ایذا بکس نمی رسید لیکن متصدیان امور خلافت از اسباب استکمال او و گرد آمدن خلق در خدمتش بسوانح و وقایع بیرونی بیبنا

۱ - الف - می ساختند .

۲ - الف - می بود .

۳ - ب - شاه حسین .

۴ - الف - افسوس .

سریر خلافت مصیر داشتند - احکام واجب الاحترام از پیشگاه جهانباتی بنام امارت پناه وزیر خان فوجدار چکله سهرند شرف نفاذ یافت که اگر گورو گویند بطور فقراء و اجداد و آبای خود بسر می برد و از بعضی الفاظ با مناسب که مریدانش ، پادشاه لقب میگویند و نقل اطوار و اوضاع و سلاطین یعنی از چهره که سر کشیدن و مسجود مردم بحقیقت شدن ، اجتناب و احتراز نماید ، بهتر و اگر مصر حرکات خلاف فاعده است و محترز و متنبه نمیگردد ، تخریب اماکن و اخراج او ازان نواح کوشش بلیغ بجا آرد - وزیر خان بنا بر انقیاد پیر و مرشد حقیقی و وانموده بعضی ارباب غرض پیغامهای درشت و امثال او امر مانند احادالناس باو فرستاد که چون دیگر زمینداران تن بادای مال واجب اکثر تعلقات و التمنای اخراجات فقرایش در دهد - اینها بر مزاج آن سیاه مست باده دولت گرانی کرده مانند تیغ زبان درشتی دراز کرد تا آنکه از طرفین کار به پیکار و کارزار کشید - بعد از جدال و قتال بسیار افواج وزیر خان ، نظر باینکه اقبال پادشاهی بر سر داشتند ، چیره دستی کردند و پسر صغیر از گورو گویند و بعضی نساء زمان اسیر این لشکر گردید و خودش رنجت جلاء میان کوهستان دشوار عبور کشید - بموجب حکم محکم این زندانیان در قلعه سهرند از ضروریات محتاج نبوده روزهای سیاه ادبار بشیب می آوردند و منتظر سپیده اقبال می بودند - بعد از وقوع این واقعه هزاران هزار مردم که از قشقه داغ بر جبین بندگیش بودند ، با وزیر خان بلک اسلامیان تخم عناد ریشه در دل دوآیدند - هرچند بنا بر بیچارگی دست بجای نمیرسید ، هم در آن اثناء گورو گویند از غم جدائی فرزندان دلبنده و دیگر قبیله و پیوند دست از التذاذ وجوه معاش و تکلف در اکل و لباس باز کشید و نیز از موتراشی سرو اصلاح ریش و بروت خاطر بر گرفته سوگوارانه میگذرانید و زنا ریسان هم بزنجیر آهن بدل کرد - معتقدانش اتباع او را از عبادات دانسته استیعاب مراتب تنعم موقوف بر انتقام از اهل اسلام گذاشته بودند و بعض بنا بر توسل

۱ - الف - نموده -

علائق و مانند و بود در مسلمین و نوکریهای ارباب یقین بدرازی موهای سر و ریش و بروت بر وصفی که از آدم تا حیوان^۱ مطلق فرق نتوان کرد ، راضی نبوده صرف بعقیدتی که در جناب نانک شاه درویش داشتند ، اکتفا کردند . جمعی را که متبع وضع او بوده مزه زندگانی بر خود تلخ کردند ، بخالصه ناسیدند و مردم دیگر بچاکر زبان زد عوام شدند . و اختیار این وضع غیر مکرر برای اکثری از سفله های^۲ آن اقصا بنا بر توسعه معیشت پسند آمد . بعد از چند گاه که تحت خلافت بوجود مسعود حضرت مجد معظم بهادر شاه پایه همدوشی عرش و هم پایگی کرمی یافت ، شمول رحم و عموم کرم این بزرگ صورت و معنی هر کس را بر خیر گیمایش دلیر تر کرد . در هنگامی که رو بدکن بچنگ مجد کام بخش میرفتند ، گورو گویند نیز با خیل و حشم روانه حضور معلی شد که بتقدیم خدمتی مورد عنایات خاقانی شود و خار جفا که از مردم وزیر خان بسینه اش شکسته بر کشد . ظاهراً افغانی چند از سوداگران اسپ بتقاضای زری که از قیمت اسپان بدمه^۳ او طلب داشتند ، رفیق وقتش^۴ بودند . روزی که ایام عمرش سپری شده بود ، در گفت و شنید بی محابا^۵ با همدیگر آویختند . یکی ازان بی صرفه بزخم جمدهر^۶ کارش تمام کرده بهامردی می خواست که بدر رود که گورو مذکور توفیق انتقام یافت . کاردی باو رسانید . دیگران نیز آنچه کرده ، در کارش کردند و معتقدان گورو از هر طرف هجوم کرده براد و رسم ناگزیر پرداختند و پیکر استخوانیش بصندل و عود بهر تکلف که خواستند سوختند . از آنروز مائمی تازه برای این قوم حادث شد و اکثر آن جماعه ارختههای چرکین و خاطرهای حزین بسر می بردند و مجلس های خود را باندیشهای دور از کار می سپردند و این معنی بنا بر بی سامانی و نا کرده کاری صورت نمی گرفت تا آنکه مواد فساد در طبیعت گیتی فراهم آمده میل بخروج کرد یعنی مردگان نامعلوم النسب که ماده هیولایش قابل صور متنوعه می توانست شد و او

۱ - الف - خرس - ۲ - الف - سفهای - ۳ - ب - همراه بودند .
 ۴ - ب - بیجا - ۵ - جمدهر - ایک قسم کا خنجر - کتار -

را بزبان هند "پهروپیا" گویند ، بریاست برداشته در کوهستان غلغله بر آوردند . گوروی مقتول در لباس دیگر پیدا شده انتقام کش بیوقاریهای خویش است . حراخوران بی حقیقت را وسیله شورش افزایی پیدا شد و جوق جوق مردم مادر آزاد و پدر بیزار که بقوت شبانه محتاج بودند ، پیش او رسیده صاحب لباس و افراس شدند . در کم مدت جمعی کثیر فراهم آمد و برعایای اکثر دیهات مضاف سهرپند پیغام اطاعت کرده منتظر انقیاد نشست و دست اندازی بر اموال بعضی مترددین و مسافرین ازو بوقوع آمد . چون این خبرها به بسالت مراتبت وزیر خان فوجدار چکله سهرپند رسید ، برای تشبیه فتنه باغیه غیر ناجیه با فوجی که همراه داشت ، سوار شده بدوازده گروهی سهرپند جنگ عظیم در پیوست . جوانان لشکر اسلام داد جلادت داده سرخروی عرصه جرأت پیاله شهادت در می کشیدند . خصوصاً از شیر محمد و خواجه علی افغانه کوتله مالیر که درین سرکار "تمن دار" و باعتبار بودند ، تردهای نمایان واقع شد . بعد از زد و خورد بسیار قطب وار متمکن همان دائره بوده جان بجان آفرین سپردند . و گوی نیکی و نیکنامی از میدان جلادت بردند . درین ضمن که رؤیای فوج بمشیت ایزدی رحلت گرای منزل عدم گردیدند ، وزیر خان با کبر سن و عطلت دست و پای و اضمحلال قوی بنفسه بر تیر انداختن و دلدهی رقفا میکوشید لیکن چون برگاه کشتی امید از طوارق حدشان تباهی شد ، دیگر زور بازوی هیچکدام از نا خدا پیشه های عالم تدبیر بیش نمی رود و آخر الامر کفره فجره دست تغلب و تسلط بر تاراج فوج و قتل رئیس دراز کردند و نعش آن شهید سعید را بهر بیحرمتی ظاهر که خواستند بدرختی آویختند و بهان خیرگی رو بشهر آوردند . خبر نکبت اثر بشهر در رسید و حس و حرکت از دیگر حکام بیدولت و رعایای بیدست و پا رفت . پسر کلان وزیر خان اصلاً بخزائن و دفائن پرداخته خرد و بزرگ متعلقان خود را همراه گرفته رو بشاهجهان آباد بر آمد و هرکس در آن کم فرصتی ترک مال و منال گفته بهر ذلت و رسوایی بجلا کشیده جان

بسلامت برد و هر که در فکر گردآوری اسباب و تلاش سواری و افکار مختلفه پابند شد، گرفتار پنجه قهر کفار نابکار گردید. در طرفه العین جوق جوق کناس نا سواس دور شهر را بسان خار بند گلستان فرو گرفتند و دست تطاول بمال مردم و تنگ و ناموس هر که وسه دراز کردند. خصوص امتعه و امکنه سچدا انند نامی پیشکر وزیر خان مرحوم گویا که برای این روز فراهم و برپا شده بود که گلشن محل نشو و نمای زقوم و فردوس مکان تبختر زاغ شوم گردید. سبحان الله در بارگه عدالت منتقم حقیقی موری ضعیف را سبب هلاک ماری مردم آزاروپشه بی تاب و توان را موجب دمار پیل خونخوار گردانید. آنچه از ثقه آن نواح شنیده شده، این هندوی نا انصاف زیانکار در ایام حکومت خان شهید چه ظلمها که بحال غربا روا نداشته و چه تخم فساد که برای خود نکاشته بود که به ثمر آن فائز گردید و الا جمعی را که حفظ ایزدی حراست کرد، خزائن موفور را پای داده ناموسها سلامت بردند و بعضی در تغیر لباس مهان شهر متواری بوده از دست ظلم فرقه طاغیه محفوظ ماندند. خفتی که بکس و کوی و ناموس و آبرو ازین ظالم شوم رسید، بی سابقه. حیف و مروت اقتضای آن نمی کند که به تحریر در آید. بر معاصران و حاضران ظاہر است. اقصی آن سیل بنیاد افکن ناموس عالم در خرابی بلده و معمرهای سواد آن حدود کمی نکرده تا ممکن از یراق و اسب و دیگر اجناس و حطام ریاست پیش دیگری نگذاشتند و اکثری را باین بی تمکین خود نکلیف نمودند. بعضی اطوع و جمعی مجبر انقیاد نمودند. نار سنگه نامی جت از فلاکت زدهی پرگنه بهمت پور بی مشاف بصوبه پنجاب بصوبه دری سرپند و همین حرم پرکشت و تخریب مهات طره لعنت بدستاری ناسرداری بر سرزده انتظار سرخنگمی غیب می برد. بر روز افواج ظالم امتزاج پرکشت نواح از سادانه سید، کیتول و گهرام رسیده نقش نا مردمی خود بر عجزه دست بردارند.

۱ - الف ، پیچدانند ، ب ، سچانند - ۲ - ب ، زاغ و لبرم -

۳ - ج ، عزیز - ۴ - د ، باز سنگه -

شرفای زمانه داد جلادت و بهادری در دادند - نزدیک پنج هزار کس از سادات و مغل و راجپوت و مرل پیاله شهادت کشیدند و همین قدر از نساء غیرت پیرا بعضی بتلخاب زهر و برخی بشمشیر و خنجر جوهر شرافت و غیرت خود را بعرض ظهور آوردند - از آب ستلج که بآب لودیانه زبان زد عوام است تا کرنال عمل و دخل همان کافر فاجر بود - خودش بنفس خسیس متحصن قلعه مخلص پور نزدیک سادهوره چہلی گروهی سہرند کہ بزمین دابرا و شکار گاہ سلاطین مقرر است ، گردید - واجنہ دیگر در آن حدود بظلمہای فاحش از تخریب معمورہ ہا و شکست و ریخت مساجد و مزارات مردان خدا برگاشتہ و از انتشار این اخبار مفسدان سرزمین پنجاب در موضع چک گرو کہ از لاہور بیست کروہ مسافت دارد و مکانیست دلکش و دلفریب مشتمل بر حدایق پر اشجار با حلاوت اثمار و تالابی عظیم کہ از وقت نانک شاہ درویش حسن تعمیر یافتہ با مرتسر موسوم است - روز بیساکھی کہ غرہ فروردی عبارت از ان باشد ، لک در لک از اعداد این قوم درانجا حاضر بودہ بانواع تماشای از چراغان و رقص و بازی و غسل مشغول میباشند - جم غفیری ازین خرمان فراہم آمدہ سلوک سہرند برعایای اطراف و جوانب پیش آوردند - دران ہنگام صوبہ داری دارالسلطنت لاہور بہ سید اسلام خان از مولوی زادہ ہای کابل مقرر بود - این فہمیدہ مرد بخیالات دور از کار فرو شدہ در جنگ و جدال جرأت نمیکرد و بحکمت عملی می خواست کار پیش برد - باری بہر طور کہ واقع شد ، در شہر لاہور از حسن سلوک او خلل راہ نیافت لیکن برگنات عمدہ مثل بتالا و کلانور کہ پایہ تخت محمد اکبر جلال الدین پادشاہ بود و با وفور امتعہ و اجناس و حدایق جنت اساس مسود کابل و کشمیر است ، از ظلم این فرقہ بآتش فساد خاک میاہ شد - از بی جراتی ناظم صوبہ قدم شوم این بومان تا سواد شہر میاہی کردہ تہلکہ برای آرام بستران بہشت آباد لاہور و آثار نکبت شر و

۱ - دابر ، ڈابر - ۲ - بتالہ ، بتالہ - ۳ - جت ، جٹ ، جاٹ -

شور خود فراهم می آوردند . درین ضمن که حرکتی از ناظم و دیگر ارباب حشم در تخریب فرقه واجب التفرقه بوقوع نرسید ، فضلا و فقرا و غریبا و ضلحای کشور پنجاب بنا بر اجتهاد ملت اطهر و حمیت شرع انور بی استمداد اوزار از ارباب دول و امتعانه از اصحاب تجمل بهر همه بی سامانی نظر بفضل یزدانی کمر مردمی چست بر بستند . بعد ازین اکثری از شرفا و نجبای شهر و قریات از مشایخ و سادات و افاغنه و مغل را نیز عرق حمیت بحرکت آمده و رفاقت این فوج غیبی را محض سعادت و از جمله عبادات دانسته در طریق مصالب و مسلک نواب رفیق شدند . از ان جمله مجد نقی زامی از وابسته های شاه سعیدالله مرحوم و موسی خان نوجوانی پسر خداوردی خان آغر خان باکم وسعتی هم از فروخت اثاثه و کالای ضروری بسعی بسیاری در فراهم آورد یراق و مرد نموده از صمیم خاطر و بخلوص باطن و ظاهر رفیق شدند و بعضی از پراچهای تجارت پیشه که در پنجاب به لکھی شهرت دارند ، بامداد اخراجات ماکولات و مشروبات تحصیل سعادت نمودند و چندی از بزرگان ناسور مثل حاجی سید اسماعیل و حاجی یار بیگ و شاه عنایت و ملا پیر مجد واعظ بنفس نفیس خودها با نجافت سن و نا تجربگی مواقع شور و فتن رهرو مسلک جهاد شده نزدیک مسجد عید گاه که صحنی وسیع تر از عرصه طول امل دارد ، دائره این لشکر خدایی مقرر شد . سید اسلم خان ناظم صوبه چون نیک دریافت شد بنامردی زبانزد عوام شده . ناچار میر عطاء الله نام بزرگی از پورب و محبت خان نام کهل از زمینداران فرید آباد را با پانصد سوار و پیاده بهمراهی فرستاد و آن مکان لعین بامستاع این خبرها از هر طرف فراهم آمده در پرگنه آنها بهرلی که قلعه پخته بنای بهگونت رای مهتمه قانگوی هاجا دارد ، متحصن شدند و بمورچال بندی و اسباب سازی مشغول گردیدند تا اینکه این لشکر الهی بعد از دو وقفه بر سر آن کفره رسید . کار تنگ کردند که بهر همه خمرتی و بی باکی

۱ - و - تژندی ، ب - ترندی ، ج - نژدی .

نمی توانستند از آن دائره پا بیرون کشید - از تیر و بندوق هر چه از دست شان برآمد ، از بروج و باره کوتھی نکردند - بعضی ازین لشکر بنا بر نا تجربگی بیای دیوار قلعه رسیده پیاله شربت شهادت مردانه در کشیدند لیکن هجوم خلائق و تنبہ خالق آنقدر بر دل ہراس منزل شان کار کرده بود کہ در یک شبانروز آن اجتناب بی حفاظ تاب مقاومت نیاورده در پردہ ظلمانی شب کہ میاہ تر از بخت نافرجام شان بود ، رو بفرار آوردند - لشکر اسلام مظفر و منصور و خوشدل و مسرور داخل لاہور گردید - چون ازین جامعہ بعضی تنگ حوصلہ و کم ظرف کہ از شرافت علمی خساست نسبی شان منفک نشده بود ، سر مست غرور و پندار بوده بعضی حرکات شنیعہ از ادعای دعاوی باطلہ بر بنود شہر و تحقیر حکام دولت بہر ظہور آوردند - از انجا کہ بارگاہ عدالت حاکم حقیقی بر عمل اجری و ہر کردہ جزای دارد ، بار دیگر کہ آن جامعہ ضالہ در کوتلہ بیگم بیست و چند کرویہی از لاہور نزدیک قصبہ چاری هجوم کرده باقامت رسوم شوم خود می پرداختند ، این صاحبان بحفظ آبروی حسب و تعظیم مراتب علم و ادب پرداختہ بتجدید باجماع جمہور کمر بستہ با لشکر زیادہ بر مور و ملخ برآمدند - درین بر آمدن اندکی برعایای قریات سر راہ دست درازی ہم شد - بر چند رؤسای لشکر دو سہ کس را نزدیک قصبہ بھیلووال بہ شمشیر دو اہت کردن فرمودہ لیکن عوام بدلجام تر از انعام دست باز نمی کشیدند تا اینکہ بیای قلعچہ رسیدہ بچنگ در پیوستند - کفرہ بنا بر خیرگی از احاطہ برآمدہ استقبال کردند - عذاب و ثواب بر گردن راوی ، از بعضی شنیدہ شد کہ افغانہ موضع سوری را بنا بر مشارکت حدود زمینداری و تنگ گیری حکام بان فرقہ گوشہ خاطری ہم بودہ و بحسب ظاہر فوجی مہیب باین مردم فریب رفیق بود - در وقت بلہ کہ جنگ ترازو شد ، فوج افغان عنان اسپان منعطف کردہ رو با ماکن خودہا نہادند - ازان حرکت ہی برکت بسیاری را ہای جرات

۱ - کوتلہ ، کوتلہ - ۲ - الف - سوری -

بجا نماند تا اینکه اکثری بمیدان ہلاک افتادند و بہر خرابی جان دادند .
 از سید عنایت ساکن موضع بہندیان و محمد نقی مذکور و محمد زمان رنگہر
 راجہوت کارہای نمایان بظہور آمد . کفار نابکار را زدہ زدہ تا دروازہ قلعچہ
 می بردند و بصدای بلند نعرہ ہا می گفتند ، ہر کس پای دارد راہ خود
 پیش گیرد . بہمین قسم اکثری را ازین مہلکہ عذاب نجات بخشیدند . روز
 آخر شد و سپہر از پرچم شب مشکین نقاب برو درکشید و باد و بارانی سخت
 ہم مانع کوشش گردید . شورشہا خود بخود فرو نشست . مردم را دست
 و پای تلاش درہم بست . جمعی در پردہ شب و گروہی مضمحل سخن و
 تعب بمساکن خودہا رسیدہ مطعون بعضی و ملوم خلقی شدند کہ بیدستگاہان
 زاویہ مسکنت را چہ لازم کردہ است کہ کمر بملک داری و خونخواری
 بر بندند . بہر قسم ازین شورشہا کی باز ماند کہ طبیعت دہر نداشتہ و
 نحواستہ .

—:0:—

توجه رایات عالیات حضرت محمد معظم بہادر شاہ
 بطرف خطہ پنجاب بنابر گوشمالی فرقہ طاغیہ
 سنگھان و در انجا بلاہور رسیدن و
 متوجہ سفر آخرت شدن

الحاصل ہمین کہ حضرت کیتی خدیو بعد از فراغ مهم مجد کام بخش
 مرحوم تا دار التخییر اجمیر رسیدہ بودند ، رعایای ویران سہرند و سادہورہ
 بحال تباہ رو بدرگاہ جہان پناہ آوردہ بانگ تظلم برداشتہ و نالش سخت
 کردند . ہر چند تنبیہ و تادیب راجپوتیہ بدنہاد مرکوز خاطر اشرف بود ،
 ضرورتاً ہر وقت دیگر موقوف داشتہ متوجہ تخریب فرقہ واجب التفرقہ
 گردیدند بلکہ بدارالمخلافہ شاہجہان آباد داخل نشدند و دہ پانزدہ
 گروہی کنارہ کنارہ عبور مواکب منصور شد . منادی ندا در زد کہ از
 اردوی معلی ہیچکس بدہلی نروہ و یک راست بہ سادہورہ و مخلص پور
 انتہاض الویہ فلک فرسا گردید . امرای ذی اقتدار مثل فیروز خان
 سوات و مہابت خان پسر خانخانان بہادر شاہی ہرسم منقلا رخصت یافتند .
 از مہابت خان کاری کہ موجب آبروی پدر یا خودش تواند بود ، بظہور
 نیامد . فیروز خان نزدیک تلاوری و اعظم آباد و تھانیسر متصل امین گڑھ
 نام موضع بلند سرراہ جنگی سخت نمود . بعد تردد و تلاش زیادہ ہر
 قباس بفضل الہی و اقبال پادشاہی لشکر اسلام مظفر و منصور شدند و
 مکان سردار خوار بحال تباہ زار و نزار گردیدہ برخاک ادبار زبانہا برآوردہ
 دندان ریختند و از موہای دراز رسن بگردن کردہ بدرختان راستہ آویختند
 و از بایزید خان افغان قصوری فوجدار کوهستان جموں کہ دوسہ ماہ

۱ - سادہورہ ، سادہورہ -

قافله سالار چند هزار کس شده بسبب انسداد راه در پانی پت فشتته بود -
 درین ولا به یشت گرمی اقبال عدو مال تردد نمایان ظاهر شد - شمس خان
 برادرزاده او یا افواج کثیر از دوآبه و بجواره که فوجداری آن ضلع باو
 مفوض بود ، برطبق یرلیغ قضا تبلیغ بسپهرند آمد و داد خونریز سگان
 در پی گریز داد - چندی در میدان شقاوت هلاک شدند و جمعی بتحصین
 قلعه پرداخته بیاد رهک و جزائر بجهنم شتافتند - آب رفته بجوی امید
 رعایا باز آمد و ادبار گرفتاران میه روز جفا را زمانه مساعد و دمساز شد
 عسی خان مئین زمیندار دوآبه محافظت حدود خود خوب نمود و راه
 آمد پکشور پنجاب بران وخیم عاقبتان بست - چون سرزمین دابر که شکارگاه
 مقرر جنت مکنی فردوس آشیانی بود ، مضرب خیام جاه و جلال گردید ،
 آن روبه پاز بد پرداز بقلعه مخلص پور که لوه گره نام کرده بود ،
 خزید و بر برج و باره بندوق و رهک در چیدند - حضرت بغراغ خاطر
 بعیش و عشرت نشستند و افواج پادشاهزادها و امرا بافتتاح قلعه و بدم
 بنیان هستی کفره مامور شدند - جوانان بقدر تاب و توان داد دلاوری
 میدادند - طغیان باد و باران و سیلابهای خانه خراب دامن کوه و شدت
 سرما آدم و اسپ را بیکار و بیطافت ساخته بود - آتش جز بدل سنگ گرمی
 تمیکرد و خشکی غیر از دماغ سمندر ظاهر نمی شد - یخ بند بر ذی نفس
 را بجاسرد کرده بود و برودت دود گرم در سینهها افسرده - نزدیک به دو
 ماه مدت محاصره قلعه کشیده - چه حیل و حواله که از آن شعبده باز
 ذوفتون بوقوع نرسیده - آخر الامر بنمک حراسی بعض از اهل سور چال رخت
 ادبار بیکسو کشیده از راه کوهستان برفی راجه بدامن کوه جمون رفته
 شورش برپا کرد - ازین معنی اکثری از بندگان پادشاهی معاتب شدند
 بلکه از نهایت غضب بزبان قهرترجان رفت که شغال از چنگال سگ
 سگان بدر رفت - لاچار مجد امین خان بهادر و رستم دل و جمعی دیگر بتعاقب

۱ - الف - همراه آمده - ۲ - لوه گره - لوه کوه -

آن بد اختر تعین شدند - نامبرده‌ها چست و چالاک رسیدند و او را دران
 نواح بکم قاصد دریافتہ برای گرمی بازار مطلق العنان داشته چند گروه
 پیش ترسان و پریشان می روند - رستم زال صفت پر جا کہ دستش
 رید - بدست آویز بطلان و اتهام کفران اکثری از رعایای کھنوبہ و
 ہرول و دیگر ہرگنات را دستگیر و اسیر کردہ تنخواہ سفہای لشکر کرد
 کہ بنخاس لاہور آوردہ فروختند و آن بدسگال بشوم طمعی این مردک خر
 در کوهستان دشوار عبور مخفی و متواری شد - حضرت بغراغ بال
 بسیر و شکار آن حدود پرداختہ از گذر رہیلہ عبور نمودہ بدارالسلام لاہور
 متوجہ شدند - چون موسم برسات درمیان بود ، در بستن ہل بدریای بیابان
 و عبور مردم از بس ہجوم کہ خلقی از شام و روم فراہم آمدہ بودند
 عالمی غرقہ طوفان حوادث گردید - الحاصل لشکر و سیر لشکر در گلشن آباد
 پنجاب بطیب خاطر و سرور ظاہر نزول اجلال فرمودہ لب دریای
 راوی نزدیک موضع ابودانر تا پیش باغ فیض بخش شالامار راستہ بازار
 اردوی معلی دائرہ های لشکر پادشاہزادہای ذی العز و اعلی مقرر شد
 پادشاہزادہ معزالدین نزدیک بند و پرویز آباد رو بشہر فروکش فرمودند - مجد
 عظیم الدین نزدیک موضع عوان حصاری از آرابہای خزینہ کرد و پیش
 کشیدہ بتمشیت امور سلطنت پر داخند - مجد رفیع الشان بر لب دریا متصل
 باغ دہرمو شاداب نظر بودند - مجد جہانشاہ طرفی نزدیک میدان حضرت
 شاہ سیر خوش کردند - کارخانجات باطراف و جوانب رخصت فرمودند و
 داد عیش و کسائی میدادند - اگرچہ زمانیان بمقتضای طینت خود نالشی
 از کم حاصلی جاگیرات و دیگر وجوہات داشتند لیکن آن پادشاہ دریا
 دل عجب شمول کرم و بذل احسان و نعم داشت کہ ہر کس بحضور کرم
 معمورش فائز شدہ از خوان نعمت بی بہرہ باز نگردید - بہ ازین دلیل
 بزرگیش چہ خواہد بود کہ زیادہ بر می از پادشاہزادہای والا گہر و

سلاطین و عشایر و پسران برادران شهید در یک دائره بسر برده بیچکس مزاحم همدگر و محسود زور و زر نبو و بکمال بیغمی و شادی و شادمانی کامروائی عدالت و فیض رسانی دران شهر جنت بهر گذران شد. کافه ازام احسان بهر بیدستگاه و بی وسعت رسید. چون مردم لشکر اکثر بسفر خوگر باشند، وجهت انتفاع هم برای اهل حرفه و ارباب صنایع در کوچ الویه سپهر ارتفاع مقرر است و اکثری از امرای که برای کوچ هندوستان یا کابل و کشمیر عرضه می نمودند، دستخط انور زینت صدور می یافت :

بهشت آنجا که آزاری نباشد
کسی را با کسی کاری نباشد

کوچ ازین سر زمین نه مالی نه ماهی - کارخانجات پر نجاهست باشد جمعی بتفرس در می یافتند که ایام میر و شکار آخر شد - شاید موسم سفر ناگزیر آخرت نزدیک رسیده باشد - هر چند که باغ فیض بخش شمالا مار بموجب احکام بهار برگ و بار از گلکاری نهال و ریاحین محسود بهشت برین شده بود و باقسام فروش و زینت رنگا رنگ نقوش نمونه زمردین بساط فلک اطلسی می نمود لیکن برگز طبیعت فیض طویت بتفرج باغ میل نقرموده تا اینکه اواسط شهر ذی الحجہ ۱۱۲۳ء طبیعت از مرکز اعتدل برگشته باختلال ارکان ثبات عقل گرایید و بعضی حرکات خلاف اسلوب چون کشتن سگان و خران و اخراج فقیران از جوگی و سنیاسی بی اختیار ظاهر شدن گرفت - هر چند احاطه علمی حضرت که محیط بساط مقدمات معاد و معاش بود، برگز مصدر عملی خلاف شریعت غرا و ملت بیضا نمی تواند شد لیکن عوام کالانعام از قلت سرمایه استعداد بکنه مسائل بی نبرده واگویه بر زبان داشتند که همچو می نماید و آثار آن مترتب

۱ - ب - واگونه .

می شود' که چرخ دوره بر خلاف مراد زند و برج سرچ تازه بر روی کار آید. از اینجا که زبان زد السنه' خلایق اکثر اثر مقرون باشد، در عشره' محرم محترم کسلی بمزاج بهایون راه یافت. فیض اندوزان حضور حمل بر اینکه درین روزهای تعزیت اقتضا که زمین و آسمان را ماتی در سر و شورش بار خاطر باشد، اغلب که حضرت بر احیای منن سنیه انمه' معصومین بخاطری غمناک و حزین بسر می برند. فی الحقیقت در فکر سر انجام زاد و راحله' سفر آخرت بودند. روز عاشور جانها نامور بر سریر خلافت مصیر جلوه افروز تمکین گردیده انعامات بسیار و صلوات زیاده بر شہار بغربا و ضعفا عطا فرمودند و انواع طعام و الوان غذا بمحتاجان صبح و مسا می رسید. بعد ازان یک دو مرتبه بیگانه سر شام غربه میگردند. پادشاهزادهای عالیقدر و بعضی مصاحبان و فدائیان حقیقت شعار مثل مولوی مرادالله که سیاح بحار علوم فقه و حدیث بود و نواب فیض مآب مخلص خان و محفوظ خان و عبدالقدیر خان تتوی وغیره بسعادت کورنش سر تفاخر بغلک الافلاک می رساندند تا آنکه آخر روز شنبه حرفها بر زبان مردم رفت که حضرت غش کردند. پادشاهزادهای عالی تبار محمد معزالدین و محمد عظیم و سلطان محمد کریم بروقت رسیدند. پرستاران حرم دولت و بعضی خواجه سرای محل معروض داشتند که وقت دیگر است. حضرت بجوار رحمت حق پیوستند و روز در چشم بندهها سیاه گردید. از خانههای خود خبر گیرند. درین اثناء ازین دو برادر هر یکی بجای خود دیگری را حریف غالب انکاشته مضطربانه بیرون سرادق جاه و جلال دویدند و به تہیه' اسباب نبرد کنگاش بردان مرد رسیدند. پرده از روی کار عالم برافتاد. زمانه ندای واویلا و اسفا در داد و آسمان جامه' سیاه پوشید. زمین بخود لرزید. ارکان سریر سلطنت بتزلزل درآمد فتنه را چشم بیدار شد. عافیت بیمار گردید. هر کس بزبان حال میگفت:

ای جان پاک در شمر دیسده آب شو
وای صبر، وقت نیست، تو ادر حجاب شو

ای چار طاق صفت ارکان فرونشین
 وای هفت بام منظر اعلیٰ خراب شو
 ای زبیره ، بر خلاف طبیعت بنال زار
 گیسو بپر به تعزیت آفتاب شو

بعضی فدائیان حقیقت گهر و حلال نمکان فدویت اثر مثل رکن السلطنت
 اسلام خان میر آتش و حمید الدین خان بهادر و دربارخان و خواص خان و دیگر
 منصوبان متعینه ڈیورهای محل خاص در حفظ و حراست ننگ و ناموس
 و تعین چوکیات ، فرادورجالی ، از روی بندگی و اخلاص شیوه عهدیت
 بجا آوردند و نگذاشتند که اختلال باموال بردگیان حرم سرای قدس
 راد یابد . مولوی مرادالله و محفوظ خان بتجمیز و تکفین آن قافلہ مالار
 ایمان و یقین پرداخته کلام قدسی آیات و بخورات و عطریات به ترویج روح
 پر فتوح حضرت کوشیدند و در چار دیوار تابوت امانت گذاشتند که بعد
 انفصال مقدسه کشاکشی و یکسو شدن ماده انتزاع رضا و ناخوشی جوانان
 مدعی سلطنت بشاه جهان آباد مدفن آباء و اجداد فرستاده خوابدشد . طرف
 هنگامه و عجب صحبتی رو داده بود . هر یک براهی و هر نس بدولت پناهی
 التجا می برد . جاء ای پهلوان پنبه بکتری بوده بابوهای مرده ریگ را
 بدلیخوشی مشت زری بی برکت سرین می سوختند و چشم طمع بر
 کیسه های نادوخته قسمت می دوختند که منصبداریم و اسب بداغ رسانده
 و گروهی بیاد بروت و حرفهای نا مربوط خود را سر حلقه بهادران تیغ
 گزار قرار داده که فردا امیر می شویم و خطبه جمعه بنام خود خوانده .
 بخشی الممالک امیر الاسراء ذوالفقار خان بهادر که تمشیت امور سلطنت بکف
 اقتدار او حواله می رفت و به لشکر کشی و ریاست اشتهار تمام داشت
 مصلحت کار خود در آن دید که در خدمت پادشاهزاده خجسته این

محمد معزالدین شرف اندوز کورنش بوده کنکاش و تربیت صفوف جنگ و
 تیر و تفنگ بحسن تدبیر و زیانہ آتش شمشیر او حوالہ رفت۔ در ہر
 چہار دربار پادشاہزادہای خلافت اقتدار بقدر استعداد نگاہداشت سپاہ از
 مردم جدید و ہمراہ گرم بود۔

—:o:—

دربیان جنگ و جدل برادران و در تقسیم کردن ملک و منال و بر پاشدن فساد و کشته شدن شاهزاده محمد عظیم الشان

چون پادشاهزاده دومی محمد عظیم الدین بنا بر کثرت تمول و اسباب
تجشم و نجل و اعتبار و اختیار پیش پدر بزرگوار محسود برادران والا تیار بود
ذوالفقار خان بمقتضای فیلسوفی بحرفهای چرب و نرم ابله فریب و بتملقهای
تزویر زیب دل بر دو پادشاهزاده دیگر نیز بدست آورد و نسبت به برادر
کلان صاف و انموده مزورانه گه بیگانه بمجرای ایشان نیز رسیده خود را
دواتخواه سرکار عالی متعالی ایشان میگرفت - بمطرحه و مشاوره او تقسیم
ملک بدین عنوان نقش پذیر توجه خاطر گردید که از آنروی آب لاهور و
صوبه کابل با غزنین و غوربند درتیول و کلای سرکار پادشاهزاده
محمد رفیع الشان مقرر باشد - و از اکبر آباد از آنروی آب چنبل تا صوبجات
دکن از خاندیس و برهانپور و حیدر آباد و بیجاپور قلمرو و تنخواه
بندگن عالیشان محمد جهانشاه مسلم باشد که عبره آن حدود بی مزاحمت
اندادا و حسود بمصارف خاص مصروف میشده باشد - و دارالخلافه
شاهجهان آباد پائتخت کرسی بخت و مستقر الملک تا بنکاله و اینطرف
صوبه ملتان و تتمه پذیرای احکام عالم نظام گردیده در مهاده امن و امان
و استظلال بظل ظلیل چتر گردون اقتران منشرح بال و آسوده حال باشد
لیکن در مالک محروسه خطبه و سکه شرف پذیر نام نامی و اسم گرامی
حضرت جهاندار شاه خواهد بود - برسه برادر باخودها بمصحف حمید
یاد کرده عهد و موثیق مستحکم کردند و بمقتضای اتباع ملالی سن و

سال و تعظیم برادر ذی‌المجد والاقبال کمر باستیصال مجد عظیم چست بسته سوار می شدند و تا آخر روز آتش جدال و قتال شعله قهر می افروخت و خرمن عمر اکثری از بلاکوشان و جان بزر فروشان بیاد رهکله و توپ می سوخت - بادشاهزاده مجد عظیم که بعد از فوت منعم خان خاننجان نامضای امورات وزارت و دخل تمام در مقدمات سلطنت نام ولیعهد بر خود می بست و بمقتضای کثرت پندار و نخوت حسابی از زر و زور برادران شور و شر نمیگرفت بلکه حرفهای غیر مناسب بزبان داده بر یکی را باستهزاء نامی مقرر کرده بود که با مصاحبان خود میگفت - اگرچه مجد معزالدین بکرات سرات بحضور پدر والا قدر و چد بزرگوار داد شجاعت داد ، لیکن بالفعل پهلووان زور است از اینکه خزانة ندارد - رجوع سپاه و دلدهی مردم بی تنخواه معلوم - مجد رفیع الشان خود محض لولی مزاج است - همتش بر زیب و زینت و جمع لباس و جواهر بیش قیمت :

آئینه و شانہ گرفته بدست
چون زن رعنا شده کیسو پرست

مجد خجسته اختر جهانشاه از نهایت غرور و پندار بر غلط با آنکه شخص است که از کثرت اضطراب خود را بکشتن خواهد داد یا رو بفرار خواهد نهاد ، غافل ازینکه زمانه نیراگ پیشه چه نرد دغا با او خواهد باخت و تدبیر آتش منافی مدعا خواهد نمود - بهمین خیالات یکماه و بعضی دو ماه پیشگی داده فرا دور دوات مرای از ارابه خزانة و رهکله و توپ عدم نشانه حصار کشید و دران بساط نکبت مناط مردم معتبر خود را از هر طرف بر مورچال مقرر کرده چون مهره های شطرنج قطاری در چید و خود بر فیل سوار شده گاه بیگانه می استاد و تماشای منصوبه دستبرد برادران عداوت پیشه پیکار تلاش و خصومت اندیشه میکرد - نوکران و رفیقان خودش خلیل الله خان و روح الله خان و باقر خان و سلیمان خان پنی ابرادر

۱ - الف - یعنی .

داؤد خان دکنی و فتح خان و مسند خان راہلہ ہر چند ترغیب بجملہ و ناورد می نمودند ، ہرگز متوجہ بحرف ایشان نا شدہ تحمل تحمل میگفت و مردم را از جرأت و پیش قدمی مانع می آمد و زجر میکرد کہ ما از حرکت مذبوحی مدعیان چہ پروا داریم - در حصن عافیت نشستہ ایم - خود بخود از چندین وجوہ بیطاقت شدہ خاک ملک نیستی میخورند و طرفہ تر آنکہ امتداد فرصت برای حریفان از مغتنبات بود کہ ہر روز کارہای خود را بسامان میکردند و مردم را بخود گرویدہ می ساختند و نقد و جنس فراوان از لشکر و از شہر بقرض و غصب برای ایشان بہم می رسید - بعد از زد و خورد بسیار ہم شہر صفر ۱۱۲۴ ستارہ بخت مجد عظیم در ہیوط رسید و بیک اجل ندای انا لله بگوش آن مسافر عالم بقا رسانید - مردم لشکر بیطاقتی کردہ فاتحہ خیر خواندند و حرف آقا نشنیدہ عنانہا برداشتند و اسپان بر انگیختہ پروانہ وار خودہا را بر شعلہ آتشین شمشیر و شرار تفنگ و تیر دلیر زدند و تاب نبرد نہ طرف مدعیان نیاوردہ اکثری خاک نشین و گروہی راہ واپسین گرفتند - لا علاج پادشاہزادہ واجب التعظیم مجد عظیم چون دریافت کہ قرعہ کار بر نقش دیگر افتادہ فیل سواری خاص بر روی مخالفان راند و مردم کار آمدنی را بحفظ آبرو بر خواند - حریفان از ہر سہ طرف تنگ در گرفتہ در برقدازی و ضرب توپ و ریکہ و نہایت کار از جمدہر و تیغ خونخوار کوتہی نکردند :

شد از تشنگان یسار و یسین
 ہر از جان و تن آسان و زین
 بہم کود و دریا بچنگ آمدہ
 جہان زان خصومت بہ تنگ آمدہ
 خروش یلان نبرد آزما
 ز سر ہوش می برد قوت ز پا

۱ - ج - جرأت ۲ - ب - حرارت -

ہرچند مردم کار آمدنی مثل شاہنواز خان صفوی و خلیل اللہ خان و
 روح اللہ خان و سلیمان خان صرفہ، جان و مال نساختہ تردد ہای نمایان
 کردند اما قضا خیال دیگر اندیشید۔ اول کسی را کہ پای ثابت از دست
 رفت، سہابت خان پسر خانخالیان منعم خان بود و حمیدالدین خان نیز
 بانہدام نقش و نام پیشین کہ در دکن بعہد اعلیٰ حضرت خلد مکان بجلادت
 و شجاعت نامبردار شہرت بود، وفات او کردہ در عین معرکہ از آب
 راوی گذشتہ بلک از آبروی گذشتہ در کوتلی شاہ جیو متوقف شدند۔
 شاہنواز خان صفوی نبیرہ شاہرخ میرزا بدخشائی بدستیاری بعض افغانہ
 لکھنؤ مثل معالی خان و علو خان پسرش و جمعی دیگر ثابت قدم عرصہ
 مبارزت بودند۔ سلیمان خان پنی از ہمسران گوی سبقت رہود۔ با پنج شش
 کس از اقربا پیالہ شہادت مردانہ در کشید و بزبان ہم پیشہ ہا سرخروی
 عقبی شد۔ راجہ دیا بہادر ناگر گجراتی برہمن تردد نمایان کردہ بر خاک
 خفت و نقد جان نثار ولی نعمت نمودہ نیکنام خلایق شد۔ پادشاہزادہ محمد کریم
 از چپ و راست ہر چہ از دستش برآمد کمی نکرد۔ افغانہ موضع سوری
 سواد لاہور لوازم فدویت بجا آوردند تا آنکہ آفتاب زرد شد و روز عمر
 پادشاہزادہ ہسر آمد۔ زخمی چند از تیر بسینہ رسیدہ بود کہ یک مرتبہ
 گولہ از توپ بغرق فرقدسای آن رہگرای منزل عدم رسید و ہیچکس نشانی
 از سر زیب تاج و افسر ندید۔ فیل سواری بشورش و بیقراری در آمدہ
 مراسیمہ ہر سو میدوید و از بی سری و سرداری بنالہ و فریاد مینالید۔ چون
 سردار سپہ سالار از میان رفت، قیامت قائم شد و بمشتری نمودار گشت۔
 عاری بیل خاصہ را بپادری سفید پیچیدہ مردم جہاندار شاہ آوردند و بظاہر
 شہرت یافتہ بود کہ راجہ بہادر نعمش آن متکی عرش را بملک خویش برد۔
 دران حالت تنگ تیری از تفنگ بشاہنواز خان رسید۔ طائر روح آن پیر
 فرتوت از قفس عنصری سبک پرید۔ معالی خان وغیرہ ازان طوقان بی تمیز
 نتوانستند غیر از صبر و سکوت چارہ بدست آورد۔ امتعہ و اسباب بغنیم
 دادہ یکسو شدلہ۔ سلطان محمد کریم یکہ ازان گرداب بلا بر آمدہ از عمر

نا دانستگی کوی و کاشانه و عدم امتیاز آشنا و بیگانه تمام شب گرد کارخانجات خود دور زده صبحدم شخصی از نوکران خودش شناخت و بر اسب خود سوار کرده بتغیر لباس از لشکر بر آورده در محله تلبغه نزدیک درگاه حضرت مخدوم پیر علی بجویری کنار شهر در خانه سفید بانی فرو آورد و باخفای نام و نشان پرداخته نقدی بآن کاسب حواله کرده بطعام و شراب بد تر از زهر ناب میل فرمودند و گوش بر آواز خانه خرابی نشسته در قابوی وقت بودند که بطرفی بدر روند و باقیم دیگری راه سپرند - باری بعد این همه خرابی بسیار آسان بر مراد مدعیان چرخ زد و زمانه بکام پادشاهزاده ها دایر گردید - نقاره فتح بلند آوازه شد و رخها بکامیابی ظفر تازه -

—:0:—

جنگ محمد معزالدین جهاندارشاه با دو برادر دیگر محمد رفیع‌الشان و جهانشاه

دولتی وحشمتی که محمد عظیم مرحوم داشت، عرض و تعداد را بحساب آن مدخل نیست. اکثر صندوقهای مقلد و دیگر کارخانجات سر بمهر و سر بسته بدست مردم جهاندار شاه افتاد و جزوی بقدر نصیب و قسمت بهر غریب و صاحب وسعت رسید. تهنیتها گفتند و بمبار کباد یک دیگر رفتند. روز دوم در حالت تقسیم اسباب و نقود بر سه برادر را نظر بر پیشی رتبه و ارتکاب فزونی محنت و تردد قرار داد موثیق و عهود از خاطر رفت. و کلای سرکار عالی متعالی محمد معزالدین را باعتبار رجوع مثل ذوالفقار علی خان و القزام کوکلتاش خان و اعظم خان برادرش و القیاد دیگر امرای ذیشان داعیه سری و سرداری نمیکذاشت که انقسام اموال علی السویه صورت بندد و هر گاه نسخه اقرار اول بسم الله غلط برآید در تقسیم ملک و تعیین صوبجات چگونه طبایع برادران دیگر به تبعیت راضی باشد. در حقیقت قضا را قدرتی دیگر و نیرنگی خوبتر از پیشتر در خیال ابداع و خاطر اختراع خلجان میکرد. چون جمع مواد فتن موجود و دو روزه سپهان خوانچه پستی را لقمه زهر آلود بکام آرزو موعود و مهیا بود، بانگ گفت و شنود رنجشی میان متصدیان جهاندارشاه و محمد جهانشاه واقع شد:

سخت می پچیدند بردنیا برادرها بهم
رو نمی تابند از شمشیر جوهرها بهم

مجد جهان‌شاه یک مرتبه از دائره خود که نزدیک مزار حضرت شاه
میر قدس سره فراز آمده بود، کوچ کرده متصل موضع بانڈو گوجر
شکار گاہ رمنہ^۱ بادشاہی آمدہ مورچال قائم کرد۔ جواب و سوال از
تیر و تفنگ در میان آمد۔ واقعہ طلبان سپاہ و زہر کیشان تزویر پناہ
بہر دو طرف بشارات فتح سی رسانیدند۔ صاحب عالم بدلدھی واستمالہ
مردم نوسرافراز و گرویدگی امرا باتوزک و سازی پرداختند۔ رستم دل
نامی از قبائل حسن علی خان مرحوم و نواب مخلص خان شہادت نشان
و جانی خان و میر مجد فاضل بہراولی فوج برآمدہ داد بہادری دادند۔
و فوج حریف را زدہ زدہ دور تر از دائره لشکر شان راندند و دولتخانہ
جہا مدار شاه و حرم سرای خاص بی باکانہ دست انداختند۔ ترددات
بالا دست از دست جانی خان بر آمد کہ ہر ہمہ ہیران بہادری او بودند
و نزدیک قبل خاصہ^۲ سواری جمعی از فدائیان مثل خواجہ عبداللہ دلیر دل
خان و لطف اللہ خان صادق برادرش و رای بہوپت رای و رای
صورت سنگھ ملتانی و لالہ آنند روپ خلف ایشان دست بہ تیر و کمان
کشادہ مردم غنیم را نزدیک نمیگذاشتند۔ با آنکہ گلولہ زنبوری بہای
رای بہوپت رای رسید لیکن متغیر نشدہ قائم انداز^۳ و حریف افگن بودند
و عرض جوہر جانفشانی میدادند۔ درین اثناء پردہ شب حائل شد۔
سلطان اعز الدین طرفی آوارہ شد و لال کتور مطلوبہ حضرت در
بزم و رزم منظور نظر خاص سی بود۔ با بر اضطراب از طرف سراجہ
برآمدہ در میانہ ڈولی حائہ^۴ نشستہ در شہر آمد۔ ہر چند راہ و روی
بھوبلی داراشکوہ مرحوم کہ تعلق بالیشان یافتہ بود، سی جست بچکر
نشان نمی داد و تصدیق قواش نمی کرد۔ حضرت خود بدولت در حریف
فیل خاصہ دراز کشیدہ بجانب خالق بی بازار بخشوع و ایام
نمودند۔ پیلان اخفای راز میکرد و شہرت قسم دیکر را

۱۔ الف۔ زمانہ۔ ۲۔ الف۔ خانہ۔ ۳۔ قای انداز۔ ۴۔ دراز بود۔

۴۔ الف۔ دولتخانہ۔

اتفاقات فیل سواری سلطان جیو^۱ در برابر رستم دل و مخلص خان که ابلاغ بشارت فتح و نصرت و امید بجزای حسن خدمت می آمدند، از امداد طالع دانسته از هر طرف قبل^۲ کردند. رستم دل مقتضای سفاهت مزاج که خمیر مایه^۳ تر کیش بود، تلخ گفت و بی ادبانه پیش آمد. شاهزاده قابوی وقت ندیده تن باسیری تقدیر در داد. غرض که هر کس خیالهای خام می پخت و تهنیت و مرحبا میگفت. حضرت جهانشاه نزدیک پشته دور تر از مردم خود با معدودی ایستاده تماشای اعجوبه کاری قدرت می فرمودند که جاعه از برقتدازان و تیر اندازان از کمینگاه نشیب سر کشیده و پشت گرمی ذوالفقار خان روبه باز فرا دور فیل خاصه و فیل سواری شهزاده مجد فرخنده اختر در گرفته تیر باران کردند. بحسب تقدیر ایزدی پدر و پسر دعوت الهی را لبیک گفته جنت خرام رضوان و غفران شدند و عالم در چشم نوکران سیاه تر از شب دیجور ابلاس و تیره تر از شام یاس نمود. طرفه بازی برهم خورد و بار دیگر بر دانا و نادان بقدرت قدیر قهار زبان اقرار کشادند. و انت تعلم مالا يعلم گفتند و مصداق گفته^۴ شیخ سعدی شیرازی :

شخصی همه شب بر سر بیمار گریست
چون روز شد او بمرد و بیمار زیست

مژده^۵ فتح به پیشگاه عرض جهاندار شاه رسانیدند و فیل سواری آن بر دو سوار عرصه^۶ بلا را بحضور آوردند. رستم دل و مخلص خان و بعضی دیگر بعد از انفصال مقدمه^۷ عظیم الشان بمشوره^۸ بعض مصاحبان پادشاهزاده مجد رفیع الشان صلاح کار دران دیدند که می باید بجای خود آمده تماشای هر دو برادر جلالت پیشه گردید، چه بعض نجومیان

۱ - الف - رسیخی - ۲ - سلطان جیو - سلطان اعزالدین -

۳ - قبل کردند - محاصره کیا -

بر غلط قیاس معروض داشته بودند که آخر کار قرعه بنام نامی خواهد آمد درین اثناء که مجد جهانشاه با فرزند عزیز برحمت حق پیوستند و خلی تمام در کار مجد معزالدین راه یافته بود بلکه نامی از ایشان در میان نمانده گو بندها بی تحقیق خبر بعرض پادشاهزاده رفیع‌الشان بهادر رسانیدند که تصدیق گفته منجم شد - هر دو شاهزاده رخت هستی بر بستند - سلطنت هندوستان جنت نشانی برای حضرت مبارک باشد اما صلاح دولت در آن است که زود سوار شده پیش از طلوع نیر اعظم چون صبح نورانی دیده افروز چشم امید فدائیان باید شد و خار و خسی که از اعوان و انصار آن هر دو مسافر ملک عدم سر سختی میکرده باشد ، بشعلمه تیز شمشیر خونریز نیست ، نابود شود - چون ایام عمر آن مجموعه کلمات نیز بسر آمده بود ، بتوزک و سواری و استحضار مردم کاری و تقسیم فوج و دلدهی رفقا مقید نگشته با معدودی سوار شده نقاره فتح نواخت - درین کم فرصت ، زبردست خان نیر علی مردان خان مرحوم که از مدتی لباس فقر بر خود راست کرده نشسته و نسبت به بندگان مجد رفیع‌الشان فی الجمله کدورتی بخاطر مزمن داشت و شاکر خان و حفیظ علی خان و جمعی دیگر با ذوالفقار خان آمده نزدیک به فیل مجد معزالدین حاضر شدند و مستعد کارزار گردیده به ترتیب صف و بمخاصمه حریف طرف شدند و آویزنی میان ایشانی و مردم پادشاهزاده واقع شد - ترددی که ازین طرف نمایان شد از زبردست خان و رفیقش بود - غردلی و نامردی و بی رحمی کار که از طرف رفیع‌الشان ظاهر گشت ، از مجد رفیع خواهرزاده فتح الله خان بهادر خوستی^۱ است که بعد از مرگ او از کابل آمده سید فتح الله نام و منصب پنج هزاری یافته بود - در وهله^۲ اول عنانها بفرار معطوف داشته برخزائن و احوال و کارخانجات آقای خود ریختند و داد الحیر و تالیق^۳ شیمه^۴ قدیمه^۵ تورانیان است ، دادند رحمت خداوندی بر سر مجد رفیع

۱ - الف - علی مراد - ۲ - الف - نشاند - ۳ - الف - خوشی - ۴ - الف - حمله -

منصبدار مرحوم پسر میر عبدالبدیع مفتی صوبہ اودھ از سادات پورب دیار کہ در آخر عمر در بلده لکھنؤ بر راجکھات دریای گوستی با تکیہ عالی و مسجد بلند بنا گذاشته و از درس فروع و اصول و فیضان قال اللہ و قال الرسول مرشد طریق عالمی بودند و نواب شمشیر خان قریشی متوطن ہائسی حصار از اولاد ایجاد چہار قطب و چند کس از راجپوتیہا قدیم الخدمت کہ پیش فیل خاصہ بہ نہایت ثبات قدم جانفشانی کردہ نیکنامی برالسنہ خاص و عام گذاشتند۔ ہاد شاہزادہ عالی نسب والاتبار چون قافیہ وقت تنگ دید، متحمل ذلت و نکبت نگردیدہ سپر و شمشیر بدست از پشت فیل مست برجست و ہر چہ از مردی و مردانگی از دستش برآمد، در بہادری کمی نکرد بلکہ از برادران دیگر مردانہ و جوانانہ رفت لیکن :

بہ تنہا چہ بر خیزد از یک سوار

ہر چند خواستند کہ زندہ دستگیر کنند اما پیچکس از مردم عمدہ نتوانست دست انداخت و سپاہیالہ و مردانہ چند زخم شمشیر خوردہ سرسایہ ابرو برداشت و بر صنفلی بستر خاک پاک بشاد خواب راحت مآب استراحت فرمود۔ دلایا دوستان، عقبی فراموش و ہرزہ لا فان کم کوش در باب نعش آن علوی میر عالم بقا فی الجملہ بی تعظیمی کردند و بجرم اینکہ در قابوی وقت بودہ بد قولی کرد، سہ روز حکم بتجمیز و تکفین نشد۔ با چنان زیست عشرت و حشمت و در چنین ذلت و حسرت مقام عبرت دو روزہ بد مستان نکبت سر انجام بود۔ سبحان اللہ الذی لا یموت احداً صمداً ولا یزال سلطانہ ابداً ابداً۔

—:0:—

۱۔ الف۔ راجپوت۔

بر تخت نشستن محمد معزالدین جهاندار شاه و استظلال بچتر سلطنت و عدالت رفتن

چون تخت فرخنده بخت سلطنت بجلوس میمنت مانوس حضرت
محمد معزالدین جهاندار شاه پایهٔ همدوشی عرش و کرسی یافت و خطبه و سکه
بنام نامی سعادت اندوز و چهره افروز نقش کار گردید، اجرای احکام دیوان
اعلیٰ بمهر وزارت ذوالفقار خان بهادر باطراف و اکناف ممالک محروسه معلوم
خورد و بزرگ عهد و مقدمات توزک فوج و عرض و محامه لشکر ظفر اثر
باختیار و اقتدار کوکاتاش خان علی مراد وا گذاشتند. بعد ضبط اموال و
خزائن پادشاهزاده و تمهیز و تکفین از تخت افتادها به تمشیت امور سلطنت
بر وفق عدالت و فرمانروایی پرداختند. درین اثنا بعضی از کورنمکان خدا
فراموش و دین از دست داده های دنیا مدبوش بطمع شوم از اقتفای پادشاهزاده
محمد کریم الدین به ذوالفقار خان خبر رسانیدند. آن سفاک بیباک منہی مردود
را بمبلغ خطیر موعود کرده چند خواجه سرا و جمعی از ضمیر مایهای اشلع
و افترا همراه کرده فرستاد که آن شاخ گل صرصر زده حوادث و تزلزل را
بمضور بیارند. نا انصافان خانه خراب بهزار عقاب و عذاب آن بیچاره از همه
خیر برکناره را بر ڈولی سوار کرده بر پیش آن مکار نابکار حاضر کردند.
در قالب تدبیر ملکداری معروض خدمت آن بزرگ قائم بغیر نموده بدشمنه
خون لشنه کار صاحبزاده را تمام کرده در پہلوی پدر حسرت سفر تابوت او
گذاشت. چون از رستم غردل نسبت به سلطان اعزالدین سوء ادب ظاهر
شده بود و نقاری از حسد خوئیهای نواب مخلص خان بخاطر کوکاتاش خان
سکوز، لهذا جمعی باحضر آن دو مؤکل دوزخ و بهشت تعیین شدند و
گرفته آورده. رستم دل را بجرم ترک ادب و ظلمهای زیاده بر قیاس که

۱ - الف - خویبها ، ب - خونها -

مخمر طبعش بود ، بند بند جدا کردند و بدرختهای راسته^۱ شاهزاده آویزان نمودند - مخلص خان نیز پیاله^۲ شربت شهادت از چشمه^۳ شمشیر آبدار کشید - و سبکتر از علاقه^۴ جای هستی بآرامگه^۵ عدم خرامید - طوبی^۶ له والجنان منزله -

نظم و نسق صوبه^۱ پنجاب بامارت مرقتت زبردست خان که با منصب پنج هزاری علی مردان خان^۲ خطاب یافته بود ، تعلق یافت و بارشاد حضرت در همین حرارت و هوا هفدهم صفر الویه^۳ نصرت پیرا بانتمهاض میمنت گرای سمت دارالخلافت بلند گردید - در عرض یک ماه بخیر و خوبی داخل شاهجهان آباد شدند - جان تازه بقالب افسرده های آن مرزبوم بخشیدند - سکنه^۴ رعایا و گروهها گروه غربا از فیض عام و اطوار احسان و انعام فایز بآرزو و کامیاب تمنای دولت شدند - فرامین عنایت تضمین و خلاق گران بهای زرین با کثری از ارباب نظم و نسق اطراف ممالک و صوبجات شرف تبلیغ یافت و از هر چهار طرف ممالک محروسه^۵ عرائض امراء و رؤسای سرزمینها با خزائن موفور و تحائف بنادر^۶ و بلاد معموره از پیشگاه نظر میگذاشت الا از صوبه^۷ بهار و آن حدود دغدغه^۸ ضعیف در^۹ خاطر بود که مجد فرخ میر پسر خرد مجد عظیم الشان بحکم جد و پدر ضابط آن طرفهاست ، مبادا بتحریک و پشت گرمی جمعی کمر بخون پدر و برادر بر بندد و مدعی خلافت شود اما کثرت اسباب و تصرف بر دفاین و خزائن و هجوم لشکرهای گرانبار و رجوع رؤسای هر دیار پرده^{۱۰} غفلت بر چشم این بزرگ از نشه^{۱۱} دولت مست انداخته بود و می گفتند که مورچه^{۱۲} بیدست و پا کهجا تاب و طاقت صدمات کوه حصانت بنا گردون اعتلا داشته باشد - ازانجا که گفته اند :

آنچه در آئینه می بیند جوان

پیر اندر خشت می بیتد بهان

۱ - الف - علی مراد خان - ۲ - الف - نادر -

دیرینه های این دولت هم بر مز و کنایه و هم بتصریح معروض پایه
 سریر خلافت مصیر می نمودند که دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد - بهر
 عجلتی که میسر آمد فوجی بریاست عده ای از ارکان دولت با اختر برج
 خلافت پیرا گرفت و گیر آن نوجوان در قابوی تدبیر باید فرستاد - و بعد
 مشاورت همدگر و معارضه روزی طلبان پیشه شمشیر و سپر اتفاق جمهور
 بران افتاد که قره باصره سلطنت و غره ناصیه خلافت با لشکر گرانبار روانه
 پورب دیار شوند - و بندوبست امور دیوانی سرکار عالی متعالی مقدمه تنخواه
 فوج حواله بحسن تدبیر خواجه حسین خاندوران کرده دائره بر آوردند -
 نظر باینکه یزنه علی مراد کوکلتاش خان بود ، باهر همه جن ذاتی او را
 سه سالار مقرر کردند - معرکه آرای دوئی لطف الله خان صادق پانی پتیه
 بود - نصیربان حقیقت کیش بهانوقت دریافته بودند که سیاهی این فوج غبار
 سیه بختی است و زیاده بر سیاهی فالیز نیست - باری بصد خواریش بخت نااش
 کنان ، کوچ بکوچ از دریای اکبر آباد گذشته آنروی آب دائره کردند و
 اکثری از زمینداران قرب و جوار سعادت اندوز معور دولت گنجور
 پادشاهزاده عالیقدر گردیده کمر بفرمانبرداری بسته بودند - راجه چوبیله رام
 فوجدار کره جهان آباد آمده ملازمت کرد - چون نقوش سعادت از ناصیه
 احوال عزیزان حک دید ، بلطایف العیل جدا شده روی بانحراف روانه
 پیش گردید -

—:0:—

۱ . الف . باشند ۲ . ب . خاک ۳ . ب . عهد اعظم -

احوال فرخ سیر شاہزادہ و بچنگ رفتن سلطان
اعزالدین پسر جہاندار شاہ معزالدین و
شکست یافتن از غردلی صاحبان ناہموار

پادشاہزادہ والا گھر محمد فرخ سیر از ہنگامی کہ اخبار گردش چرخ
او را بکام دیگران و خرابی خانمان پدر عالیقدر و برادر شہادت نشان شنیدہ
سہند آسا بر بستر بقراری طپیدہ ، از پہلو بہ پہلو می غلطید و حالت عظم
شمان و رقت عہدی عالیدرجت فراہم آمدن اسباب سلطنت در میزان قیاس
سنبجیدہ از بیکسی خود دست و پا گم کردہ بود . گاہی ارادہ نا صواب
فرار و سواری جہاز رو بدریای شور خونخوار می آورد . گاہی از دلہبی
بعضی ملتزمان رکب سعادت و برشتگی دل و جگر کباب آتش حسرت بارادہ
ضعیف بچنگ کمر می بست . از ملازمان حضورش خواجہ محمد عاصم و
احمد بیگ کوکہ محمد معزالدین کہ بتقریبی در ملتان آزرده شدہ ، جدا
گردیدہ پیش ازین بشاہزادہ رسیدہ از حسن خدمت اعتبار پیدا کردہ بود و
جمعی دیگر از ہنود و مسلمین کہ ہر ہمہ حیرت زدہ کارخانہ قدرت فی الحقیقت
مدلول کریمہ اذا اراد اللہ شیئاً فہی اسبابہ . مفہوم خرد و بزرگ
است . چون در دیوان مشیت خلافت ہندوستان جنت نشان بنام نامی آن
نوجوان سعادت عنوان رقم طراز کاک قدرت شدہ بود ، اتفاقاً دران ہنگام
نظم و نسق صوبہ الہ آباد بحسن تدبیر و ضرب شمشیر سید حسن علی
خان کہ درین سلطنت قطب الملک و مدارالمہام شدہ بودند ، تعلق داشت
و سید حسین علی خان و سید ناصر علی و سید میف الدین علی و سید
نجم الدین علی برادران خرد بفوجداری پرگنات وغیرہ در تعیناتی برادر کلان
روز گذران بودند . در اصل این بزرگان از متعینہ محمد معزالدین بودند . در

جنگ بلوچ واقعہ صوبہ ملتان کہ کار دست بستہ از دست این جاعہ برآمد و بغلط کاری بعضی حسد پیشہ فتحنامہ بنام عیسیٰ خان مٹین زمیندار دوآبہ ہاری نوشتند۔ این بر مزاج عزیزان بارہ سخت ناگوار آمد۔ حرف ناقدردانی برویش گفتہ برخاستہ بلاہور آمدند۔ چون از اسباب معیشت ماندگی داشتند و چندی بتکلیف و دلدہی منعم خان خانانان در لاہور گذرانده و در جنگ محمد اعظم شاہ کارہا کردہ با دانشیتی و توجہات خاطر حضرت محمد معظم بہادر شاہ چون وقت در نرسیدہ حسرتہا کشیدہ بودند۔ آخر از توسل جناب محمد عظیم الشان بطرف ہورب بعلاقہ خدمات برآمدہ بودند۔ نظر بر آن محمد فرخ سیر ایشان را فی الجملہ از خود میدانست و فرامین عنایت تضمین از محمد معزالدین نیز در باب گرفت و گیر و قورق^۲ احوال این جوان پر تدبیر رسیدہ بود۔ اما چون مقلب^۳ القلوب چیز دیگر خواستہ بود، بمجرد رجوع و التفات شاہزادہ باین بزرگان ہر ہمہ بآداب بندگی کمر چست بر بستند و بعمد و بیان مؤکد در خدمت آن وارث تخت و تاج نوشتند کہ حضرت بخاطر جمع ہرچہ قدر مردم کہ در رکاب فیروزی مآب حاضر باشند، تشریف بیارند کہ ما بندہ ہا کا جان بقالب داریم، آداب فدویت بجا می آریم :

بکام تو بادا سپہر بلند
ز چشم بدانت مبادا گزند
تو بر خیز و بخت آزمایی بکن
ہلاک چنین اژدہایی بکن

بجای خود دل از جان و مال و اوطان و عیال مطلق برداشتہ بتاکیدات مؤثکہ بارکان و اعیان سرزمین بارہ از اقربا و آشنا نوشتند و اویسالدند کہ بقدر احتیاط از کس و کوی و ناموس و آبروی خودہا خاطر جمع دانند۔

۱ - ب - منج - ۲ - الف - در رسیدہ بودند - ۳ - ب - فورک -
م - الف - منقلب القلوب -

بر جناح استعجال خود را برسانند - اکثری سادات از تصبات سلطانپور و بگهور و غیره مضاف دارالخلافتہ غلغلہ داد و دہش اینجا و مد نظر عروج مراتب دنیا شنیده و دیده ، خالق زیادہ بر امید ، پیش این بزرگان جمع آمدند و مؤید این سامان و امداد ایام میمنت اقتران آنکہ پیش ازین چندگاہ مبلغ سی لک روپیہ خزانہ جہانگیر نگر و بنگالہ کہ مرشد قلیخان ناظم آنجا روانہ حضور معلی ساختہ بود ، باہتمام مرزا عبدالرحیم عظیم الشانی تا انہ آباد رسیدہ بود - درین اثناء کہ بادشاہ گردی بمیان آمد ، آن مردی بزرگ چون کیفیت جنگ ہر چہار پادشاہزادہ و شکست و غارت سامان آقای خودش شنیدہ و ہنوز استقلالی در کارہای مجد معزالدین ندیدہ ، نزدیک اشہر خزانہ در احاطہ نگاہداشتہ و جمعی از سوار و پیادہ نوکر گرفتہ بجزم و احتیاط کلی کہ از لوازم سپاہگریست ، شبی بروز سی آورد و منتظر سپیدہ اقبال بود - چون طرح و ترکیب معاملہ بدین عنوان دید ، فی الجملہ تقاضای مبلغ ہم از سید عبداللہ خان ناظم انہ آباد درمیان آمد - خان مذکور اول استادگی کردہ در اصل چون از ملازمان مجد عظیم شہید بود ، بدفعات دو سہ لک روپیہ حوالہ ناظم کردہ قبوض گرفت بلکہ در نگاہداشت مردم و تنخواہ سپاہ حاضر بودہ در تہزک فوج و ترتیب آلات و اسباب حرب شریک سی شد و بالاتفاق عرایض بجنب شاہزادہ ارسال می نمودند کہ خاطر جمع متوجہ این حدود باشند - خدای معین الضعفا چون قرعہ کار ایشان بر تختہ مراد حسب مدعا انداختہ بود ، نقشی خاطر خواہ دیدہ ، مبلغی از تجارت پیشہای عظیم آباد پتہ بقرض درخواستہ توزک خود و مردم کرد ، بہ پیش آہنگی نصرت و اقبال نہضت رایات عالیات جاہ و جلال شد - در کم فرصت سواد انہ آباد مضرب خیام ظفر احتشام گردید - سید عبداللہ خان و مرزا عبدالرحیم خان با لشکر گران بامستقبال بر آمدہ آداب بندگی و شرائط پرستندگی بجا آوردند - شاہ والا دستگاہ نصیریان خویش خاص و فدائیان با اخلاص را با احترام دریافتہ استحکام میثاق و پیمان و یاد قسم بقرآن در خواستند بلکہ دستار از سر و شمشیر از کمر وا کردہ منتظر نشستند کہ آن

نتیجهٔ دودمان سیادت به تیمن و تبرک از دست خود این خدمت بجا آورد. سید عبدالله خان نصرمن الله بر خوانده آداب شکر این عنایات بتقدیم رسانیده دلها داد و تحسینها گرفت. بفضل ایزدی جمعیتی شائسته که بوجوب تقویت دلمهای نصیریان با اخلاص و سبب دمار مدعیان دور از اخلاص بود، حاصل وقت آمد. چون این اخبار متواتر به سلطان اعزالدین و رفیقانش رسید، لاچار از کنار دریای جمنا دایره برداشته بی توقف مأمور باهنگ مخالف متوجه پیش گردید و در عرض یک هفته نزدیک کره و شاهزاد پور رسیده حریف طلب و پیکار سائب نشست. ازین طرف ظاهراً بموجب اراد فقیری صاحب لفظ یا تدبیر ماکداری یا نظر بر احکام نجوم یا شرت شان ارکان این سلطنت خود حضرت قدر قدرت و مادات سر لشکر توجه بچنگ نکرده سید سیف الدین علی خان و سید نصر علی و جمعی دیگر از برادران سید عبدالله خان بمقابلت سلطان جیو و خواجه حسین خان و لطف الله خان پانی پتی مقرر شدند. این سمندر طینتان از تیزی آب شمشیر آبروی کسب و پیشه خود افزوده بشرف رخصت عز امتیاز یافته با دو هزار سوار بیاده بسر وقت حریف رسیدند و جنگی از تیر و بندوق درمیان آمد. هرچند سلطان اعزالدین بمقتضای ارث شجاعت و غرور سلطنت حمله های مردانه و جوانانه کرد اما در اصل قضا چیزی دیگر اندیشیده بود و ننگ زمین بر خواجه حسین خان و لطف الله خان بسته. این بر دو رفیق متصل طریق همینکه خطقهٔ برق شمشیر خون آتمام جوانان دیر معائنند کردند، خرس امانی و آمال خود را فی الحال سوخته روی فراز باکبر آید آوردند. هرچند پادشاهزاده عار گریختن بر خود نمی بستند و خاک و خون میدان پدید را به از اطلس و اکسون و اسباب ناز و نعمت می دید لیکن مفید ریششان بود. دل بنای کار را متزلزل کرد آید و بحرفهای تمنا و حیل و حیله پادشاهان مردم تازه زور و توجه ذات اقدس حضرت عالم پناه داشتند تا در آن هنگامه خاطر خسته روانهٔ اکبر آباد شدند. در آن اثناء بیچاره دشور سنگی بندوی

ملتانى پيشكار خواجه حسين و بعضى ديگر بمقتضاي اجل محتوم كشته شدند
 جوانان باره و عزيزان مسعود ستاره دستداد فتح جسيم و نصرت فخر را
 از مقدمات شگون فرا گرفته و دسنى بغنيمت اسباب حريفان كشوده مظفر
 و منصور و مهز و مسرور بحضرت مجد فرخ مير كرم دستور سعادت الدوز
 كورلش گردیده مورد هزاران تحسین و مشمول صنوف احسنت و آفرین شدند
 وباضافه مناصب و علو مراتب و عطای خطابه‌های خانی و بهادری عز امتیاز
 یافتند .

—:0:—



۱ - ج - معلوم -

احوال فتح و نصرت محمد فرخ سیر بر محمد معزالدین جهاندار شاه

چون این اخبار خرابی و آثار شکست سلطان جیو بوسید، عرایض دیوانیان سرکار معروض پایید، سریر خلافت مصیر گردید، ایشان باوجود استغراق اسباب تعیش و بی پروائی از امور ملکداری خبار هاده بیغمی و شرب مدامی از سر بدر شد و دست و پای تدبیر گم کرده برای مشورت ذوالفقار خان بهادر را نظر بمشاهده حیل و رزیهای او در جنگ لاهور و نگه باسم و رسم عظم شانش طلب داشته در فکر انسداد رخنه دیوار سلطنت شدند و هم در خلوت از تقصیرات خواجه حسین خان برویش نیاورده کوکلتاش خان علی مراد را که محرم بیت المعمور بهجت و سرور ایشان و رفیق هر وقت و مکان بود و فی الحقیقت جوهر فدویت و اخلاص او در هنگام مرگ ظاهر شد، طلبیده علاج این مرض درخواستند. هر دو عزیز تدبیری غیر از جنگ حریف شکنی ندیده از رسوخ بندگیهای خود و فراهم آورد مردم مصالح کار معروض داشتند و بتجدیداً هنگامه، اگاهداشت سپاه و رزق و روزی مردم بیدستگاه گرمی گرفت. چاوشان مرگ صدا عرض سلاح و سلب و تعداد مبلغ طلب از جمعی تقلید نسب، در پیش کردند و گروهی بی حمیتان حیا دشمن بیاد بروت لاف مردانگی زده خزائن پادشاهی را خوان یغما نمودند. خصوص فوج محمد امین خان و اکثری از اهل توران خود را رستم معرکه، و میدان گرفته دامن دامن جواهر و سپر سپر زر دریافتند و جمعی از بندوستانیان غیرت کوش جان بناموس فروش نیز در جرگه علی مراد خان و محمد سه اعظم خان برادرش بادای حقوق نمک و دلگرمی مشیت زر کفن بر سر و سلاح بر کمر بسته بودند. مردم محمد امین خان و فوج مغل قابو عمل

۱ - الف - بتجویره -
۲ - الف - نسبت -
۳ - الف - پربانتند -

بجزنهای بیصرفه و زرق و برق ظاهر بر اکثری از سپاه چربیده از جواهر و نقد و طلا و نقره و آلات در خزاین پادشاهی چیزی نگذاشته بودند و پله نوج خود را بغایت سنگین می نمودند که هر گاه در میدان مبارزت جنگ ترازو شود، آن طغلی شریک را سبک از جا برداشته می آریم و رفیقانش از کم دلی نمی توانند در برابر ماها پا قائم کرد و بالغرض اگر جمعی از سادات بارهه با مردم پورب دیار خواهی نخواهی خود را بکشتن خواهند داد، در سلاحی و جلادی پای کمی نداریم - حضرت بجمیعت خاطر کوچ فرمائید - ذوالفقار خان و کوکلتاش خان بیقین می دانستند که برین سیاهی فالیز چشم سیاه نتوان کرد و از حرفهای بی اصل این فرقه دغل حسابی نتوان گرفت لیکن بضرورت ابله فریبی کرده پادشاه را بر آوردند و بهر توزک پیکار در چند روز با کبر آباد بردند - میدان سکندره جوار مقبره جلال الدین مجد اکبر پادشاه مرحوم دائره لشکر واقع شد و عرض و محله سپاه و امتحان دشمن و دولتخواه در پیش گرفتند - لشکر حریف هم اگرچه نسبت بساز و سامان این لشکر سری بحساب نداشت اما مردم بارهه و اهل پورب بتصمیم خاطر و تهیما باطن و ظاهر باخود و پیش ولی نعمت مقرر کرده بودند که بفضل ایزدی پای مردانگی در میدان شجاعت قائم کرده اسباب سلطنت از حریف می گیریم و اگر قضا نوع دیگر خواسته هم بی سیلاب خون از حریفان بخت واژون نمی میریم - چون کشتیهای دریای جمنا باختیار مردم مجد معزالدین بود، توکل بخدا و غیر آشنایی نا خدا از گزر سموگر عبور مقرر شد - دوازدهم شهر ذی حجه ۱۱۲۳ مجد فرخ میر با لشکری که همراهش بود، حکم بگذشتن از دریا و پیوستن بحریف عرصه و غا فرمودند - امرای نو سرافراز و مردم قدیم عقیدت انباز بر همه اتفاق بسته رو بعرصه ناورد آوردند - فوجی بریاست عبدالله خان پراول از دریا بگذشت و جمعی از سادات با سید حسین علی خان اتفاق داشتند و گروهی با میر مشرف و میر

اشرف برادرش مردم لکهنؤ از جوانان کوه تمکین عرصهٔ معرکه پای همت افشردند - راجه چهبیله رام و گردهر لعل پسر دیا رام بهادر عظیم‌الشانى هم با فوج شائسته آماده خدمتگذاری بودند و کثرت لشکر و هجوم مردم بدگهر که همراه مجد معزالدين جمع آمده بودند ، که تواند حساب کرد و اسباب سلطنت و مواد خلافت از ضروب توپخانه و ديگر مصالح جنگ با فوج مغليه هر قدر توان گفت ، بود و بهادران از هر طرف نائرهٔ جدال را باشتعال آوردند و هوا را از غبار فوج در چشم خودها سیاه کردند - صهيل اسپان هم صدای نفخ صور بود و نعرهٔ جوانان پیغام ملک الموت می نمود - نقاره از غلغل هوشربای ساکنان فلک گردید - تیر جزائر و بندوق بجانها آرمیده رسید - شمشیر شعله برق بنظرها در می آمد - سپر از نوکاری ضربهای تیغ سنگ ابری شده - شفقی بر چهرهٔ جوانان قمرسپا کتان وار نمود و از سنانها در دست حریفان خفته مارها بانداز نیشهای اجل به میبهرانان معرکه پیچیده - جزائر و بندوق بلاهای آسمانی از زلزلهٔ حشر نشان داده - افواج مغليه دست راست طرفی مساح و مکمل آمادهٔ تردد بودند - نظر باینکه قاضی شریعت الله که درین ولامیر جمله اش کردند ، از طرف مجد فرخ سیر خفیه هنگام شب بخانهٔ رؤسای شورش افزای آنها رسیده پیغامهای انعام و احسان زیاده بر قیاس و امیدوار رعایات فراتر حوصله هر کدام رسانیده بود - در عین هنگام تردد که جنگ ترازو شده بود ، فوج مغليه از سبکی پله آبرو نیندیشیده پشت دادند و قدم بفرار کشادند - ذوالفقار علی خان نیز چون غبار خاطر کدورتی از تقرب کوکلتاش خان و شمول توجهات اقدس بحال آن نصیری جانفشان بخاطر مزمن داشت و عمداً تغافل میکرد و بی تردداً بکارهای مورجال و ترتیب صفوف می پرداخت - خلاصه ضمیرش آنکه پای اعتبار و اقتدار کوکلتاش خان از میان بدر رود که بخاطر جمع و شکر جمع مسند افروز دیوانی بوده مختار مهیات سلطنت و مشیر تدابیر حضرت باشد -

مرزا علی مراد کوکلتاش خان نیز این را مصمم خاطر نموده بود کہ ہرچہ بادآباد - "یا تن رسد بجائان با جان ز تن بر آید" ہر زبان داشت و علم مردی و مردانگی در میدان مبارزت می افراشت - در حریف افکنی بازوی ہمینی و دست مردانگی و رستمی میکشاد و داد مراتب تہور و جلادت داد و از ہر طرف تیر باران می شد - این مردانہ مرد با آنکہ ہمہ تن غربال شدہ بود - تا جان در بدن داشت ، دقیقہ ای از دقیق این امر خطیر تفاوت نکرد - چون ہیچکس از رفیقان این لشکر چہ از تنگی عرصہ کارزار و چہ از خباثت ذوالفقار بسر وقت نرسیدہ پیالہ شربت خوشگوار شہادت مردانہ درکشید - درین اثناء شب پردہ ظلمت درمیان الداخت - بعد ازین ذوالفقار خان ہرچند دست و پای تلاش زد کہ سدی قوی بنیاد برروی آن سیلاب عالم فریاد بر بندد ، میسر نیامد کہ قرعہ کار بنام حریف دیگر افتادہ بود - محمد معزالدین نیز با آن ہمہ شجاعت ذاتی راہ نجات گم کردہ در باغی رفتہ می خواست کہ نفس رامت کند و خیراز منصوبہ بازی حریفان بگیرد - ہر لحظہ طوفان بلا دوبلا دیدہ ازان سہلکہ جریدہ بر آمدہ در تغیر لباسی راہ شاہجہان آباد در پیش گرفت - ذوالفقار خان و دیگر بہادران جانفشان چون پشتگرمی از اقبال پادشاہی ندیدند و رئیسی بر سر نداشتند ، دل پای دادہ راہ فرار سرکردند و ہر کس رو براہی آوردہ بر سلامت جان الحفیظ و الامان می گفت - ذوالفقار خان را نیز چون ایام ادبار رسیدہ بود ، ہیچ چیز مقیدنشده نظر باینکہ پیشتر فرزین بند او اکثر راست آمدہ و آن پیر کهن تدبیر یعنی اسد خان وزیر عالمگیر ہم منصوبہ بر بساط تزویر خواہد چید یحتمل کہ بازی بر ہم خوردہ قایم شود ہم پای آن گرفتار بلا بدہلی رسید - فی الحقیقت چون نوبت دیگران رسیدہ بود ، سررشتہ تدبیر از دست ہر ہمہ گم شد - آن پیر فرتوت حواس باختہ سزد و بہبود خودہا در آن دید کہ ہرگاہ محمد معزالدین را گرفتہ حوالہ آنها می کنم ، سلامت جان ہسر و مجرای حسن خدمت علاوہ دیگرخواہد بود - ہمینکہ آن بزرگ حوادث زدہ بحویلی اسد خان آمدہ بیک سر و دو گوش ملاقات کردہ و آہ سرد از دل ہر درد بر آورد

و از واژون کاری زمانه سخت نالید که بر حالش دل سنگ ترکید لیکن چون کار از دست رفته و تیر از شست بسته را قابلیت عود نمی باشد ، اسد خان ، حرف تملق آمیز گفته خود بگوشه یکسو شد و بجهس و قید این بزرگ جمعی را سامور کرد . خود و ذوالفقار خان پسرش در ماتم جاه و دولت و عروج و حشمت لشتند . راهی بخوف و روی برجا ، دست دعا بر خدا و گوش بر آواز بیگانه و آشنا بودند . سبحان الله نیرنگی زمانه ، بوقلمون چه جگرها که خون تمی کند و چه خارها که بخاطر نازک کارخان ناز پرور نمی شکند .

بناز ای فقر منگر دولت صاحب کلاهی را
چون برگردد فلک کشکول سازد تاج شاهی را

اگر این مرد بزرگ داخل دهلی نمی شد و یگراست پیش عیسی خان زمیندار دو آبه بست جالندهر که از خاک برداشته و نواخته عنایات او بود ، می آمد ، آنقدر مواد حرب و مصالح ضرب معدومها بود که مدتی می بایست باحریفان سلطنت دست زوری میکرد یا برفاقت ذوالفقار خان رو بدکن پیش داؤد خان پنی می رسید ، هم الوسی از افغانه آنجا و اسباب دولت حیرت افزا برای فتنه سالها کفایت میکرد لیکن :

چون تیره شود مرد را روزگار
همان آن کند کش نیاید بکار

از هر طرف راه نجات کم کرده بخیالات باطل افتان و خیزان بشاهجهان آید
رسید و دید آنچه دید .

باری هرچه گویم از عروج شان جمعی پریشان یعنی سادات ظفر نشان و
انتزاز خاطر پادشاهزاده خلانت افسر محمد فرخ سیر بگویم . چون عرصه جنگ

را بی حریف دریافتند لقاۃ فتح و فیروزی نواختند و از غارت و ضبط اموال خاطر جمع داشته بتفحص احوال و اندمال مجروحان شکسته بال پرداختند. سید حسین علی خان را از میان کشت زاری مجروح سخت بی حس و حرکت برداشته آوردند. زخمهای بیشمار بر دست و پای داشت. میر اشرف برادر خرد میر مشرف کارهای نمایان کرده نقد جان نثار راه این بزرگ زاده کرد و پایه اعتبار و اقتدار برادر بزرگ را افزود. سید حسن علی خان بمنصب هفت هزاری و خطاب سید عبدالله خان قطب الملک، یمین الدوله، یار با وفا، وزیر با تدبیر مرافراز گردیده مامور شد که با فوجی شائسته باشنه کوب حریف برگشته بخت بدارالخلافت رسیده بضبط اموال و دفاین و خزاین و افتتاح قلعه و عمل و دخل امکنه و محالات و نظم و نسق مسہات را پردازد کہ ما ہم بدولت و اقبال ہمعنان فتح و فیروزی و ہمرکاب عظمت و بہروزی نزول اجلال فرمودہ بجلوس میمنت مانوس پایه تخت کرسی بخت ہم پایه عرش برین می مازیم۔

—:0:—

جلوس کردن بر تخت سلطنت حضرت محمد فرخ سیر

کجا بودی ای دولت نیک عهد
بدرگه سهدی فرود آر سهد
بنام ایزد آرامت پیگیری
ز هم گوهران برترین گوهری
به تست آدمی را رخ افروخته
جهان جامه ای چون تو نادرخته
چنانم نماید که از هر دیار
نداری دری جز در شمس-ریار

چون ربیعان بهار دولت و عنفوان ایام حشمت حضرت قدر قدرت ظل سبحانی
خلیفه لرحمانی قدر افزای تخت و افسر حضرت ممدوح فرخ سیر از اهتزاز
نسیم عنایات کارساز حقیقی و آبیاری رشحات سبحان تائیدات قادر بی انباز
تحقیقی دماغ آسای عالم و عالمیان و نور افزای چشم جهان و جهانیان
گردید - بتاریخ نهم ربیع الثانی ۱۱۲۵ هـ از مستقر الخلائت اکبر آباد کوچ
کرده قرین کم بخشی و کاسرانی با فر فریدونی و احتشام صاحبقرانی داخل
شاهجهان آباد شدند - کوچه و بازار از درم و دینار دعوای هم چشمی
به اطلسی بساط فلک دوار می نمود - آب و رنگی تازه بر روی جهانیان
پدید آمد و تاب و طاقتی بافسرده های زاویه عطلت ظاهر شد - نشاط را
روز بازار گرم و انبساط را رونق و رواج از سر پیدا گشت - محتاجان کام
دل بر گرفتند و افسرده خاطران برخورد شگفتند - از جلوس سیمت مابوس
تخت را پایید رفعت بعرض رسید و تاج را از شرف سرفرازی ماه فلک آتوم

۱ - الف - بدر -

گردید - عروس پر نقش و نگار گیتی این قسم پادشاه اقلیم حسن و جمال و
مظهر اتم افضال قادر ذوالجلال بر تخت دامادی جلوہ گر ندیده و گوش
زمانہ نیرنگ نشانہ چنان دریا حوصلہ ، ابر نوال ، زیندہ مسند عظمت و
جلال نشیندہ - خطبہ تبرک اسم مبارک رتبہ دیگر یافت - سکہ از
شرف نام نامی چہرہ افروز مقدار و اعتبار گردید - شادمانہ عشرت نوا
بگوش ساکنان ملاء اعلیٰ رسید :

خدا داد باحشمت و شان و فر
جهان پادشاهی بفرخ سیر
رسائید چترش بچرخ بلند
وزان سایہ بر فرق گردون فکند
دلش را گلستان اخلاص کرد
باو رحمت عام را خاص کرد
زبویش بگل در چمن عطر داد
سر نافہ چین ز مویش کشاد
جهانبان چو کردش جهان آفرین
جهان زہر ناسش سزد چو نکین
شہ ہفت کشور مسہ نہ فلک
پزیرای حکمش ما تا سہک
کشید از کرم چتر فتوح بسر
ز شمشیر دادش کلید ظہن
نوشت آیت فتح بر خنجرش
کہ تفسیر آن می کند جوہرش
بر آورد کف ز آستینش بجود
سرخا را مجسم بمردم نمود

بضابطه^۱ سلاطین قدیم نو روز جشن پادشاهانه داشته در و دیوار و سقف و جدار دولتخانه را باطلس و زربفت در گرفتند - امرای عقیدت نشان و فدائیان جانفشان هر کدام در خور پایه و رتبه خود ها با فاضله^۲ مناصب و انواع احسان از خلاع خاصه و جواهر خورشید لمعان مخصوص و سرافراز گشتند - دروازه های کرم و استنار بر روی هر غریب و ناتوان مفتوح گردید - قلمدان مرصع فیض مجمع و دولت مسند وزارت با خلعت خاصه برای سید عبدالله خان قطب الملک لطف نمودند - سید حسین علی خان برادر ایشان بعهده جلیل القدر میر بخشگیری با منصب پنج هزاری سرافرازی یافت - همچنین دیگر برادران سید سیف الدین علی خان و سید نجم الدین علی خان و سید عالم علی و سید نجابت علی پسران سید نورالدین علی و دیگر مردم بارهه باشتهال کرم خسروانه ممتاز و سرافراز شدند - میر مشرف را منصب چهار هزاری ذات و چهار هزار سوار و دیگر مراحم پادشاهانه نواختند - میر از بزرگان لکهنؤ بوفور شجاعت و نجابت ذات امتیاز دارد - به توانائی تن و استقلال دل و حل مشکل از معاصران گوی سبقت ر بوده در سرزمین وطن برفاقت فوجدران سرحد خود نیز در فوجداریهای آن حدود در افتتاح قلعهچه های خصومت بنیان کارنامه^۳ رسم و اسفندیار بیاد مردان داده لیکن افراط سکر و ادمان خمر و کثرت اسباب عیش و طرب و مواد غنا و لعب او را از خود برده بدست بیخودی سپرده - خواجه مجد عاصم بخطاب صمصام الدوله خاندوران و منصب پنج هزاری ذات و تنخواه متعینه کلاه تفاخر باشان رسانید - احمد بیگ کوکه بخطاب غازی الدین خان و منصب عهده^۴ داروغگی توپ خانه مشمول انطاف خاقان دریا بخش ابر نوال شد - قاضی شریعت الله بیلدوی خدمتی نه در وقت کوچ از عظیم آباد پتنه کرده بود و فرزین بند منصوب^۵ لرستان فوج مغلیه و نوکران مجد معزالدین بنا بر اختداع او بظهور آمده در معدوده

۱ - قادر بخش -

الایام بخطاب میرجمله معظم خان خانخاناتان ترخان فرق اعتبار و پایہ مقدار برافراخت۔ و الحال نیز از تعلیم گرفت و گیر مردم و استخفاف اکثری از ارباب تحشم فارغ نبوده، گاه و بیگاه مشیر تدبیر خاقان جوان بخت جهانگیر می بود۔ حافظ مجد افضل استاد تعلیم و درس قرآن مجید بمنصب پنج ہزاری و خدمت صدارت کل و بخطاب صدر الصدور سید افضل خان صدر جهان فرق عزت برافراشت و حواس باخته عالم سراسیمگی نشان یعنی اسد خان وسیلہ استشفاع جرائم پسر خود بوده ذوالفقار خان را دست بسته درپیشگاه قہرمانی حاضر آورد و بسعایت میرجمله حکم قضا شہم بقتل آن بیچارہ نفاذ یافت۔ آن پیر فرتوت چند روزہ میہمان عرصہ ناسوت را عصای پیری شکست و داغی سخت بر دل نشست۔ بر غلط کاری اندوختہ های خاطر خود دست افسوس بر زمین زد و نظر بر مراتب مال اندیشی ماتم داری نظم و نسق امور سلطنت نمود، چہ ذوالفقار خان تربیت کردہ حضرت عالمگیر خلد مکان بود و فی حد ذاتہ در قاعدہ دانی و منصوبہ شناسی و رتق و فتق مہمات سلطنت سہیم و شریک نداشت۔ شخصی از ارباب سخن قطعہ ای در تاریخ کشتہ شدن ذوالفقار خان داد سحر بیانی دادہ :

ہاتف شام غریبان، با دو چشم خونگشان
گفت: "ابراہیم اسماعیل را قربان نمود"

در ابتدا اسد خان، میرزا ابراہیم و ذوالفقار خان، مجد اسمعیل، نام داشتہ۔ الاچین بیگ از غلامان خواجہ قطب الدین پسر مولانا شریف حسینی کچکینہ برعایت میرجمله و مجرای دستبردهای خودش بخطاب بہادر خان و خدمت تسمہ کشی ارباب عصیان و طغیان مقرر شد۔ اول بیسعادتق کہ برای ابن غلام بہ سرانجام حاصل گردید، کشتن مجد معزالدین بود کہ بحکم مجد فرخ سیر بقتل بر آورد۔ نیز این بزرگ شہید را برنیزہ و

۱۔ ب۔ بقتل آمد۔

لاش برفیل انداخته و نعش ذوالفقار خان را بدم فیل بسته در تمام دہلی
 تشہیر و تذلیل نمودند و عبرت و افسانہ برای مردم و انتقام نشانہ
 برای خود گذاشتند. ہر چند رعایت بسیاری از خدمات و مناصب و
 الطاف و مراتب در حق فرقہٴ مغلیہ سعی و تلاش میر جملہ بوقوع می
 آمد اما اعتلای پایہ ریاست^۲ مادات عالیدرجات در خور جانفشانی ہای
 حیرت افزا از عالم دیگر بود. در حقیقت فوجی و دلی کہ ایشان داشتند
 بیچکس را از مغل و راجپوت میسر نبود. خارہای حسد بجان اکثری از
 مقربان حضرت می خلید و این بزرگان نیز گاہ گاہ از عالم بندگی بیرون
 سلوک می کردند. در سال دوم از جلوس اقبال مانوس قحطی سخت
 حادث شد کہ روپیہ را سہ و چار آثار غلہ بدست نمی آمد. عالمی بسیل
 فنا مسافر ملک بقا شد.

—:0:—

۱ - ب - ہر اہل عالم - ۲ - الف - رفعت -

”احوال گورو کہ بہ بندہ اشتہار و شہرت دارد“

در اوراق سابق سمت ذکر یافتہ کہ گوروی مقہور جعلی کہ در عہد حضرت خلد منزل بہادر شاہ غازی بکریزی رستم دل بیحاصل و جمعی دیگر کہ در تعاقب سستی می کردند ، آوارہ دشت نکبت بودہ در کوهستان شمالی خزیدہ بود ۔ درین ولا کہ بامداد طالع خسرو فیروزی مآب ایام انہدام آن بدسرا انجام نزدیک رسید ۔ باجمعی از مریدین لعنت تلقین از حدود کوهستان جمون سرکشید و بہر کدام از فوجداران آن حدود سخت پیچید ۔ چون این معنی از افراد و اخبار بعرض اقدس معلی رسید ، مجد امین خان و عبدالصمد خان دلیر جنگ را بصوبہ داری دارالسلطنت لاہور و اہلاک آن موذی پر شر و شور مامور فرمودند ۔ افواج مغل مدتی دراز بدین وسیلہ در ویرانی سکنای آن ملک و دامن کوهستان می کوشیدند و بر سبیل اتفاق اگر چندی از اجل رسیدہ ہای آن فرقہ نیز دو چار ایشان می شدند ، علف شمشیر خونریز بودہ بخاک نیستی در می آمدند ۔ بعد از چندگاہ آن مرد روسیہ باز روپوش آن طرفہا شد ۔ مجد امین خان بتقبیل عتبہ فلک رتبہ شرف اندوز سعادت شد و عبدالصمد خان بصوبہ سفوضہ خود آمدہ داد عیش و عشرت دادن گرفت ۔ بعد از یک سال کہ اختلال عام باحوال رعایای صوبہ پنجاب راہ یافت ، از سر کشیدن ہان مطرود و مردود بودہ کہ از دامن کوه باجماعہ انبوه ظاہر شدہ با مردم پادشاہی کہ بر حدود خودہا باصر حراست قیام داشتند ، پیچید و بمقتضای نحوست ماہ و سال بر اکثری از ارباب حشم چرپیدہ در پرگنہ کلانور و بتالا دست تعدی دراز کرد ۔ سہراب خان فوجدار کلانور و سنتھوک رای قانونگوی کہ دل و دست رسای داشت ، جمعی

۱۔ ب۔ کریزت ۔ ۲۔ الف۔ تنگنای ۔ ۳۔ الف۔ آمدہ ۔ ب۔ چرید ۔

کثیر از سوار و پیاده نگاہداشتہ دستبردی بآن گفرہ نمودند و همچنان شیخ مجد دائم فوجدار بتالہ تا دو پاس روز جنگ سخت خورد و از کوتہ براق و تیر و بندوق جوانان ہیچ کمی نکردند و اکثر شریف زادہ ہای پر ہیجا ضایع شدند۔ آخر الامر ہیچ یک از زمینداران و سپہ سالاران این ملک با این ہمہ بلاہای سیاہ نتوانست سغید شد۔ مجد دائم شکست خوردہ بقصبہ پیرووال وطن خودش رفتہ نشست۔ سکنہ این قصبہات دلنشین کہ پہلوی ہمسری بجنات برین می زنند، وضع و شریف، باز بتجدید ویران شدہ، خانہ بدوش، اکثری بلاہور آمدہ خزیدند۔ جمعی بنا بر عدم دستگاہ بطرف کوهستان چنبہ و دسوہہ و اطراف دیگر آوارہ دشت بیچارگی شدند۔ ہمینکہ این مقدمات سراسر آفات بعرض پادشاہ دادگر رسید، احکام واجب الانصرام بنام دلیر جنگ و سایر فوجداران پرگتات عمدہ صوبہ پنجاب رسید کہ باتفاق ناظم گرم وگیرا مثنافتہ دمار از نهاد فساد بنیاد آن شقی لعین بر آرند الا بر کدام بغضب سلطانی کہ نمونہ قہر ربانی است، گرفتار خواهند شد۔ چنانچہ میر احمد خان فوجدار گجرات کہ با جمعی از مادات در ترددات سپاہگری سر آمد اہل این کسب و پیشہ بود و ارادت مند خان فوجدار ایمن آباد و نور مجد خان از اورنگ آباد و پر سرور و شیخ مجد دائم مذکور رسید۔ حفیظ علی خان از پرگنہ ہیبت پور پتی و سہراب خان از کلانور و راجہ بہیم سین از قنوج و مردم دھرپ دیو جسروتیہ وغیرہم بر وقت رسیدہ شریک کار بودند۔ بر طرف مور چال اینہا قائم شد۔ آن کافر فاجر در کوت مرزا جان نشستہ با حداث گریہ خام فرمود۔ عارف بیگ خان نائب ناظم صوبہ از شہر بر آمدہ نزدیک شاہ گنج دائرہ کرد و قلم نگاہداشت بر گرفت تا آن کہ نواب دلیر جنگ نیز از تاخت پتھان شقاوت نشان بر جناح استعجال

- ۱ - ب - پیحاصل - ۲ - ب - بہیم سنگ - ۳ - گدھی - چھوٹا قلعہ -
 ۴ - پتھان - پتھان - اس سے مراد قصور کا تعلقہ دار حسین خان خویشکی ہے -
 جسے عبدالصمد نے شکست دی -

رسیده، برای تنبیه این کافر سوار شد و در دو سه کوچ به کوٹ مرزا جان رسیدند۔ آن مرد کہ چون در کم فرصت نتوانست از خندق و قلعه چہ خام خاطر جمع کرد، گریختہ خودش با دو ہزار کس در احاطہ گور داسپور کہ دلکش معمور، از بنای بھائی دنی چند درویش است، رفتہ نشست و آہای شاہ نہر و دویک دریاچہ ہای دامن کوه بریدہ گردو پیش گڑھی 'روان کرد کہ چہلا' سخت شد۔ آدم و اسب نتوانستند رفت و تردد کردہ تا یای گڑھی رسید۔ باری لشکر اسلام پاشنہ کوب آن شقی رسیدہ از طرف نرغہ کردند و فراز در گڈھی گورداسپورہ در گرفتند و جمعہ کہ در قریات و مواضع دور و نزدیک بتحصیل^۱ بر آمدہ بودند، بعضی گرفتار شدہ آمدند و بقتل رسیدند و اکثری رو بفرار داشتہ تغیر لباس کردند و موہای سر و ریش تراشیدہ در شہر لاہور آمدہ خزیدند۔ محرر این اوراق عبرت سیاق دران روزہا بعلاقہ نوکری سرکار در تعیناتی عارف بیگ خان نائب ناظم بودم۔ چہ دستبردا ازین جہنمیان ظاہر می شد کہ ہر روز دو سه مرتبہ چہلی پنجاہی از ان روسیہان برآمدہ علف برای دواب از بیرون می بردند و ہر گاہ مردم این لشکر رسیدہ مزاحم می شدند، بہ تیر و بندوق و کوتہ براق ہم کار مغلان کردہ می رفتند۔ آنقدر ہراس این گڈھی خران و جادوگریہای آن مردک تہرند نشان دلنشین و خاطر یقین رؤسای این لشکر شدہ بود کہ ہمیشہ بدو دست دعا از خدا می خواستند۔ کاش از گڑھی برآمدہ بدستور سابق فراری شود تا ہنگامہ نوکری و اعتبار و وقار نوکران با فزونی بودہ باشد۔ درین ضمن کہ مدت سه چہار ماہ در محاصرہ گڑھی منقضی شد، متصدیان حضور حمل بر تغافل و گرسی بازار عبدالصمد خان کردہ فرامین قہر تضمین از جناب خلافت بنام دلیر جنگ شرف ورود یافت کہ ہرچہ زود تر بافتتاح قلعه چہ ہر دازد و آن شقی مطرود را زندہ دستگیر کردہ بحضور بیارد۔ رحمت خدا بر عبدالصمد خان کہ ہیچ از جا نرفت و مردم

۱ - گڈھی ۔ ۲ - الف جہلمہ ، ب - چہلہ ۔ ۳ - ب - بتحصیل ۔

شریف و نجیب را بدست حرامخوران خسیس ضایع نکرد و بحکمت عملی
 کار را پیش برد - نتیجتاً الامر قمرالدین خان بهادر پسر محمد امین خان
 نیز از حضور معلی بکومک نواب نامزد شده رسید و شریک کار گردید -
 آخر الامر بعد القضای مدت دو ماه و کسری آن کفره فجره از چندین
 وجوه از حبس و تعفن مرده های وقازورات پوشربا و چه از آخر شدن
 ذخیره غلات و گرفتار شدن به محاصره مات بعجز و الحاح در آمده پیغام
 ملازمت آن رئیس خسیس نمودند - عبدالصمد خان از حسن طالع و تائیدات
 اقبال پادشاهی دانسته غنیمت پنداشت و بعهد و پیمان جان بخشی در پیش
 خود طلبیده تسلیم داد - قریب دو صد کس که مرده های نیم جان همراش
 از قلعه برآمدند مطوق و مسلسل حواله داروغه های شدند و آن مرد که
 را مطلق العنان از طوقی و زنجیر دائمی با احتیاط تمام نگهداشتند -
 لشکر مغل چه دستبردهای که بر دفاہن آن کفره پرحیل نکرده و غنایم
 گدھی و تمام معموره بدست اولجه و غارت نسپرده - نواب دایر حاکم
 نقاره فتح نواخته خوشدل و خرم و معزز و مکرم داخل لاہور شدند -
 ہنگامہ عجیبی در شہر برای تماشای آن بہر و پیا و رفیقانش برپا شدہ بود
 کہ ہجوم ہزار عید برابری آن نتوالد کرد - فی الواقعہ این ہمسہ نیزانگی
 اقبال عدو مال پادشاهی و ظہور الطاف الہی و نتیجتاً حسن نیت و تعب
 و محنت نواب مہدی خصائل بود کہ ہمچو دجال بد سگال را نوع عذاب
 در گرفته اسیر سر پنجمہ جانگیر نقدیر گردانید - والا خان کافر فاجر
 بود کہ از عہد حضرت خلد آرامگاہ محمد معظم بہادر شاہ از اللہ برہانہ
 موجب تفرقہ احوال خلق اللہ بودہ خائب و خاسر گاہ مسلم گاہ کافر ، مانند
 گردباد خاک بسر میگرد - آخر الامر اورا حوالہ زکریا خان بہادر بہادر
 دیگر بشاہجہان آباد فرستادند - خان بہادر بعد ملازمت بملازمت بہادر
 قدر قدرت بعنایات خاص الخاص سرفراز گردید و حکم قضائیم درباب

قتل گورو و پسرش و کنامان دیگر کہ عالمی خراب کردہ رفیق طریق
 بغی و فساد او بودند، شرف صدور یافت۔ چنانچہ نزدیک در گاہ آسمان
 جاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی او را با پسرش کہ پنج شش
 سالہ بود، کشتند۔

—:o:—

کشته شدن عیسی خان مشین از دست شهاد خان خویشگی قصور صانمها الله من الجور

داور توانا و ایزد بی همتا بنای دولتی را که بخلود اقبال و وثوق
اجلال مستحکم نموده باشد، برکس از خلل پیشه های عالم طغیانی و خیرگی
اندیشه های مهلاکت^۱ عصیان از دائره ادب پا بیرون گذاشته مرتکب
امور شنیعه و فساد و مصدر مواد اضداد بوده باشد، از عالم غیب تقریبی
بعرصه^۲ شهود آرند که دمار از روز گارش بر آرند. مصداق این کلام عبرت
ارتسام کشته شدن عیسی خان مشین باجمعی کثیر از قبایل سراسر رذایل
از دست شهاد خان افغان خویشگی قصور و تفصیل این اجال آنکه عیسی
پسر دولت بن بولاقی از زمینداران دوآب ستلج و بیاہ بمقتضای امداد طالع
در سرکار بادشاهزاده محمد معزالدین از بی پروائیهای صاحب عالم اعتبار تمام
پیدا کرده بود بلکه گاه گاه بلفظ فرزندی فرق اعتبار و مقدار او را از فلک
گذرانده بودند و در حقیقت خالی از وفور شجاعت و بزرگ همتی نبود لیکن
از سفاقت نسبی و دنو فطری جماعه کثیری از قطاع الطریق را مرجع و
رفیق بود و خانه های اکثری اقبای خودش خراب کرده بی انصافیهای
او بود. با اقاغنه^۳ قصور همیشه طبل برابری کوفته دستبردهای نمایان
می کرد و با قوم ڈوگر و کهرل و نیز از مفسدان لکنی جنگل که مصدر
شر و شور سواد لاهور اند، همیشه سرکوب آنها بود. چون وعده اذاجاء
اجلهم^۴ در رسید، شهاد خان خویشگی و افغان که شرافت امثال و اقران
خاندان ایشان اشتها^۵ دارد، از نواب دلیر جنگ بفوجداری پیکار
شیخوپوره مقرر گردیده دران ضلع قیام داشت. چون پیش ازین ماده
نقار از چندین رهگذر مخمر بود، بتقریبی آزرده گی بیان آمد. پیغام جنگ

۱ - اذاجاء اجلهم لایستاخرون ساعة و لایستفسون - قرآن ۱۰۹ -

کرد بلاک سوار شده آمد۔ اقاغنه از مدنی نشنه^۱ خونش بوده بر وفور مال و منالاش دندان طمع تیز میگردند۔ بی تردد کمر بچنگ بر بستند و هر دو فوج باویزش سخت پیوستند۔ کار از مردم فوج در گذشته فیل سواری بر دو سردار برابر شدند۔ عیسی در فکر اینکه بدست خود کار شهداد خان تمام کند و از خیرگیهای او بعید هم نبود۔ چند مرتبه شمشیر انداخته و برچی انداخت، خطارفت۔ یدالله فوق ایدیهم^۱ حریف را قوی بخشید که بیک دو زخم هوش ازان عاصی برد۔ دولت خان رهیلہ و دیگر نوکران خودش فیل سواری او را تیر باران کردند که طایر جانش از تنگی قفس و خقای بر نفس راه نجات جستہ علوی میر عالم بقا گردید۔ طرفہ تو اینکه دولت خان پدر عیسی خان و اکثری از رؤسای لشکرش معاً مقتول سیوف قهر بار شاهی و آہ وبال بندگن الہی شدند۔ افغانان بر وضع خود دست غارت کشاده تا کوت ادریسه^۲ که موطن و مقراو بود بالواع نفایس بلخ و بدخشان و تحائف هندوستان جنت نشان دم مساوات بہ بہشت برین می زد، تاخته ذخیره ها بر داشتند۔ ظہور ابن فتح کہ اسرای عظام بدان افتخار کنند، عبدالصمد خان را وسیلہ^۳ اعتبار در دربار جهان مدار^۴ علاوہ فتح گوروی مقہور ظاهر شد و مظلومان تعدی آن مقتول شادبها کردند۔

—:0:—

۱۔ انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم۔ قرآن، ۸۸۔ ۱۔ ۲۔ الف۔ تاپکوت
او رسید۔ ۳۔ الف۔ جهاندار۔

آغاز فساد سلطنت محمد فرخ سیر

پادشاه حقیقی که مالک الملک و الملکوت و حاکم الارض و الجبروت کتبه از پیشگاه طاق بارگاه سلطنت اوست ، بمقتضای تفضل و عنایات ازلی بنی آدم را بزبیا خلعت فضایل پسندیده و نو آئین پیرایه خصائل سنجیده مخلص می سازد و ازین جماعه شخصی تاج ریاست برسرو قبابی سروری در بر ، متعهد انتظام احوال جمعی از صنف خود گردیده مؤید بتائیدات خاص مشید بتفضلات سراسر اختصاص می شود تا رشته میزان عدالت بکف کفایت او از پله انصاف در نگذشته جو منگی در تحمل و تحمل او تفاوتی راه نمی یابد و همینکه پا از اندازه گیم معدلت یکسو گذاشت ، از کردهای خود دید آنچه دید - مفصل ابن کلام تنبیه پیام برهم شدن معامله تساط و سلطنت محمد فرخ سیر بادشاه مرحوم است که برگه اقبال او رو بزوال آورد ، در بنیان دولت او اختلال راه یافت مخترع بعضی افعال گردید که بیامای آن رسید - معلوم میکنم هندوستان بملک سرایی اعیان و ارکان ایران و توران خواهد بود که از ابتدای اعلائی دولت او سادات عالیدرجات بارهه مصدر ترددات نمایان گردیده ، دل از اماکن و اوطان مالوفه و اقربا و عشایر معروفا برداشته قدم جرأت در صف مبارزت بامتقلال افشوده در انتزاع مملکت و انتقام خونهای جان و روان یک عالم دیت دلیری و دلاوری داده باعانت و امداد ناصر برحق و مؤید مطلق مظفر و منصور شدلد و این جوان مایوس را بر تخت فرمانروایی بجلوس میمنت مانوس دلشاد عالم داد دهش گردانیدند - باری این تازه داماد کهن عروس گیتی در چشم ارباب تماشا زیبا تر از برچه توان گفت ، آمد - اسباب ناز و تنعم و مواد تکبر و تحشم هیچ باب

۱ . الف - پای آن - ۲ . الف - مرعی -

رویکمی نداشت - در اصل چون فطرتش از نقوش رسمی ماده کرسی نشین عرصه ایجاد گردیده بود بمقتضای کوچکدلی حرفهای بیمغز بعضی نو دولتان شرارت خمیر از جایش می برد و بگفته هرکس و ناکس خود بتلون مزاج می سپرد - از اینجا که عروج مراتب سادات از اندازه حساب و مقیاس رقم و کتاب بیرون رفته بود ، محسود اکثری از امراء بوده همواره در گویمگوی زبانها می بودند - میرجمله بجای خود دکان تزویر چید و در بازار لباس حرفهای غرض آمیز از بی پروائی قطب الملک و انبهاک در اسباب تعیش و گذاشتن قبضه اختیار خود بدست رتن چند نامی بانیه که شکم حرصش چون پاویه جهنم با فرو بردن کوه های زرو سیم سیر نمی شد ، بعرض می رسانید و از برادر دویم امیرالامراء ، سید حسین علی خان بهادر هم اطوار عجب و تکبر که دربارگاه بندگی خوشنما نباشد ، بچندین وجوه خاطر نشان آن جوان خانه ویران می کردند - خاندوران اگرچه در ظاهر با این بر دو برادر گرم اختلاط عالم الفت بود لیکن در باطن خود را محرم راز و مشیر با تدبیر بارگاه سلطنت میگرفت که شب و روز از بزم حضور دوز نبوده هرچه بخاطرش می گذشت ، پست و بلند و خوب و نا پسند دلنشین حضرت می نمود - طرفه بازی بر بساط شطرنج سلطنت چیده بودند که منصوبه های فرزین نهادان گاهی رخ برآستی نمی آورد و از شه مات مفسدهای دوران بخاطر هیچ یکی از ارکان خلانت گذر نمی کرد - خرد و بزرگ بتهیه اسباب جنگ مسلح و مکمل برای مجرای آقاسی رفتند و همدگر را حریف غالب دیده در قابوی وقت حرفها می گفتند و خاطر نشین پادشاه کردند که تا های ریاست این دو برادر از میان بر نخیزد، بساط سلطنت سهیبت امن و امان نمی شود و این معنی تعذر تمام داشت که دل ودست و همت پست ارکان سلطنت معلوم و مفهوم اکثری از معاصران وقت شده بود - آهن دل فولاد بازوی نبود که در معرکه مردان تیغ مانند درشت زبان کرده بروی این بزرگان جوهر مردی و مردانگی خود را بمعرض امتحان رساند - چون بیشتر پیشرفت کار مغلی بچپله و تزویر است ، می خواستند هرچه باشد

بحکمت عملی باشد - بارها قصد کردند که در دولتخانه^۱ خاص پنگام
 مجرای بار عام این هر دو برادر را مقید و محبوس باید نمود که
 بعد از آن خلاص مشکل باشد تا ستاره^۲ طالع آنها بسعادت وقت بر سپهر
 کامگاری می تافت ؛ نصیب حسد پیشه ها غیر از نکبت خواری و خجالت
 و نکونساری نبود -

—:۵:—

رفتن نواب سید حسین علی خان بطرف راجپوتانہ
و آوردن دختر راجہ اجیت سنگھ برای
حضرت محمد فرخ سیر بادشاہ غازی

چون خیرگیہای راجپوتیہ ضلالت مفظورا ہمیشہ بعرصہ ظہور رسیدہ
بلکہ در ہر سلطنت ہنگامہ تازہ از مہم اینہا باعث رزق و روزی جامعہ
کثیری از غربا و اغنیا شدہ آمدہ و بعد ازین کہ انقیاد اوامر و
احکام پادشاہی از ان جامعہ گرفتار انحراف و منافی ظاہر می شد، دختر راجہ
از قبایل جسونت سنگھ نیاز طریق ڈولہ برای تخت نشین شاہجہان آباد
می فرستادند۔ درین ہنگام کہ مقدمات واپسہ دربار و اختلال
امزجہ اہل روزگار گوش زد آن کافر جرار می شد، زمانہ بکام خود دیدہ
سجدہ گاہی از جناب خلافت روی و راہی بدرگاہ سلطنت مرکوز وہم
و خیال آنها نبود و بخیرگی تمام بہ تخریب ملک پادشاہی از دارالخیر
اجمیر و مائبر در گذشتہ بمضافات دارالخلافت دست تعدی دراز میکردند
و این معنی خار خار خاطر خایفہ النہی بود؛ بہر کہ از امرای ذی اقتدار
و طمطراق لباسان کوچہ و بازار حکم بہ تنبیہ و تادیب آن فرقہ واجب
التفرقہ شرف نفاذ می یافت، از قدوم مبارک بدوری راضی نبودہ عذرہای
لنگ در میان می آورد و از نہج مستقیم بندگی قدم یکسو گذاشتہ خود را
بدمت حیلہ و حوالہ می سپرد۔ ہاری رفتہ رفتہ قرعہ کار بنام بخشی
المالک امیرالامراء بہادر مقرر شد کہ آب از چشمہ تیغ خوردن کار
حسین باشد و بس و در دشت نشتر خار کربلا قدم سپردن از امام می
آید و از دیگران ہوس این بزرگ زادہا خود در آئین بندگی و طریق چاکری
ہیچ وجہ مقصر نبود لیکن گاہ گاہی از ہمسری بی سران چند و

برزه درایی روباه فطرتان تزویر پیوند غباری خاطر بوده بانزوا می نشستند و به محرا و سلام نمی رفتند. در وقت کار که عرصه را از دل دزدان کارزار خالی یافتند، لاچار کمر بتقدیم خدمت ولی نعمت بر بستند. حکم والا شرف نفاذ یافت که برجه از اسباب مهم متصدیان امیرالامراء معروض پیشگاه جمہانبانی نمایند، از خزانه و توپخانه و نوج و سپاہ از جدید و همراه سربراه سازند. طومار ده ہزار سوار از احدی و منصبدار و اسرای متعینہ ذی اقتدار و مبلغ بیست لک و بیست ہزار روپیہ خزانه برای طلب تنخواہ درست کرده آوردند. نواب عالی جناب ہمرکب فتح و فیروزی سوار مسند اقبال بر بارہ پلہ دثرہ کردند. در چندگاہ توزک و سامان و نوکر ہمرہ درمت شد و ہمعنان ظفر با اشکر نصرت بیکر رو براہ دارالخیر اجمیر شدند. اگرچہ اخبار دور از کار بیمودہ لافن عالم بنگ و کوکتار اشتہار می یافت کہ راجپوتان سنگین دل از کمینگاہ کودستہن برآمدہ و سبقت کردہ نزدیک ہدارالخلافت مقابل می شوند لیکن لشکری را کہ نصرمن اللہ نقش پردہ علم و انا فتحنا پرتو انداز جمعہ پرچم بودہ باشد، از بیحفاظی کفرہ لثیم و بیجہایی شیاطین رجیم چہ وسواس. گرد بادی ہم ازان طرف غبار انگیز عرصہ نمود نشد. کوچ بکوچ قرین فیض بخشی و ہمعران ہجرت و فیروزی از دارالخیر اجمیر در گذشتہ و از زیارت روضہ متبرکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز مستفیض خیر و برکت و مستہال فتح و نصرت شدہ روانہ پیش گردیدند. چون نزدیک میرت کہ موطن قدیم راجہ اجیت سنگھ ولد راجہ جسونت سنگھ است، رسیدند، غلغلہ عجبی ازین اشکر کویہ تمکین در افتاد و زلزله سخت درآن سرزمین فتنہ کہیں روداد. راجہ ہر چند از جوانان کارزار و ہر دلان مشیر کار ندبیر سلامت و علاج

- ۱ - و آخری تحبونها نصرمن اللہ و فتح قریب - قرآن ، ۶۱-۱۳ -
 ۲ - الف - فرہ - ۷ - انا فتحناک فتحاً مبیناً - قرآن ، ۱-۳۸ -
 ۳ - الف - کامرانی - ۵ - الف مستفید - ۶ - اف - پناہ -

استقامت پرسید هیچکس بھنگ رہنمون نشد کہ از قدیم الایام دل و دست سادات بارہہ در صوبہ داری اجمیر کہ سالہا سال نامزد سید عبداللہ خان پدر نواب وزارت نشان و بخشی الممالک ہندوستان بودہ ، دیدہ و دریافتہ بودند ۔ لاچار سر در تملق زدہ قدوم ایشان را بتعظیم تمام دریافت و از سابقہ ہای قدیم و تکلفات اسباب ناز و نعیم از لوازم ضیافت و پیشکش جواہر بیش قیمت و اسہان و فیلان برق شتاب ، معحاب صولت در میان آورد ۔ بعد ملاقاتہای مکرر و صحبتہای یکدگر شرایط چند در فرستادن پسر بملازمت خدیو کرم گستر و نیاز ڈولہ دختر مذکور نمودہ در تہیہ اسباب روانہ کردن آنها شد ۔ در کمتر فرصت از تیاری لوازم نذر و پیشکش جناب خلافت و فوجی از ہمراہیان نونہال گلستان عصمت بائین گزیدہ وطریق سنجیدہ خاطر وا پرداختہ معذرتہای چندی کہ مقتضای آن وقت و مرسوم این قسم پیوند موافقت می باشد رخصت ارزانی داشت نواب رحیم دل مہربان خاطر ، اسفندیار توان ، رستم جگر بوجوہ شائستہ بہ تسکین و تشقی خاطرش کوشیدہ پسر و دخترش را بفرزندی خود و برادر کلان خود سید عبداللہ خان برگزیدہ کامیاب و ظفر فصاب روان شدند ۔ از ہر منزل شتر سواران باد رفتار و منہیان مژدہ وصال دلدار برای خاقان شیرصولت آہو شکار ، می رسانیدند ۔ بہ تہیہ لوازم عروسی و تقدیم آداب جشن جمشیدی کوشیدہ بندوبست دولت خانہ اقبال کا شانہ می فرمودند تا آنکہ سواد دارالخلافت دائرہ گاہ لشکر اقبال پیکر و منزل ماہ سعادت پرور گردید ۔ نواب قطب الملک با ارکان خلافت پیشوا رفتہ بر کامیابی مراد خاطر ازدیاد عزت و آبروی برادر داخوشیہا کردند ۔ ریابیشگان عالم حسد پرہموار^۲ شدہ نظر بر انقیاد آن کافر بدگہر اعجاز نبوی کارگر و صلابت مرتضوی مؤثر دیدند ۔ نواب قطب الملک دختر سہاراجہ را بفرزندی ہر گرفتہ موافق حکم اقدس اعلیٰ نزدیک

۱ - الف - مقرر ۔ ۲ - الف - ریابیشہ کاران ۔ ۳ - الف - برہموار ۔

بحویلی خویش بر لب دریا متصل جسونت پوره خیام ملک احتشام عصمت
 انتظام برپا نمود و مواد ناز و نعم و اسباب عیش و طرب مهیا ساخته ابواب
 احسان و انعام کشود - نغمه سرابی فی دلکش نوای قلم و آهنگ سرابی
 پرده کاغذ خوش رقم در مقام تهنیت موافق و مخالف نوازی است که از
 مزامیر عروق هر کس ترانه توصیفش گوشزد زهره چنگی و سامعه فروز
 فلک ارتنگی گردیده - اللهم از حسن قبول مستمعان بی بهره مباد -

—:0:—

”ازدواج خاقان جهان به مہارانی دختر راجہ“

درہنگامی کہ دائرۂ چنبری فلک بر مرکز مراد دولت خواہان چرخ می زد، تقریب پری و مردم فریب چار رکن گیتی زیب یعنی مجلس ازدواج فرخندہ عالی گہر والا نژاد پادشاہ جم جاہ، بحر موج عالم دہش و داد و خسرو دانش پرور مجد فرخ میر حسن انعقاد یافت۔ نوآئین مجلسی کہ گلہای کرشمہ نازنینان بانداز سنبل زلف پاننداز نگاہ نظارگیان حسن پسند بود۔ نزهت قرین محفلی کہ انبساط و نشاط از در و دیوارش صلائی گرم بلند می نمود۔ خرد گم شدہ کوچہ زلف مشکمویان، چشم حیران جمال ماہرویان، مخموران العطش صدای عشق را از گردش جام نرگس چشمان نشہ رما بہم رسیدہ و از گرم جوشیہای مہر طلعتان قمر سیا دلہا زیادہ بر نبض عاشق طپیدہ۔ جامعہ از دانایان ارسطو فطرت بزانوی ادب نشستہ ہزار رنگ حسرت برانجمن ماہ و انجم فلک شکستہ از شراب ریحانی سخن مست نشہ بہجت و از نقل لقلہای افتراح انگیز لبریز مسرت۔ حلقہ ای از جادو نوایان شعری معروف و باربدنسبان شیرینی آمود بر دائرہ نزاکت صف زدہ از نغمہ چنگ و گردش جام و قلقل شیشہ می راہ خرد بستہ۔ نہجی دلہای رسیدہ را بدام ناز طبنور می کشید کہ از مقام شناسان آہنگ عراق و حجاز صدای زہ و احسنت بگوش می رسید۔ دف بدایرہ ارباب وفق طبایعہ بر روی اہل نفاق می زد۔ زاہد خم پشت ریاضت سرشت جنگ باذکار زیر و ہم مشغول۔ شاہد زجاجی نقاب، چلمہ نشین مینا، بصدای ققل در نظر مقول۔ طمطراق آئین سواری و ستارہ افشانی باغہای گلکاری کہ زبان در افشان آتشین فوارہ قلم در ریزش تقریر آن قاعر است۔ زیادہ بر مراتب دانی چاؤ شان معرکہ صف حسن و ناز بود

۱۔ الف۔ بار بدمنجان۔ ۲۔ الف۔ حضور۔

که دلها از دست ربود - هر طرف مابرخی بر سمند خوشخرام جلوه سوار
و جولانگه عرصه دلغریبی و از قامت آئین بیداد اقامت بر سرو آزاد
بند انفعال مانده - جامه زیبی صدای نقاره و کرنا و لشکر شکن صف اعدا
جلوه نشانهای رنگین از خرام نیاز پیام مهوشان دلنشین و مسهره از هرچه
زیباتر مقیشی بر روی نوشه هزار رنگ حسرت بر روی ماه چارده انداخته
و لطانت و غرابت کلهای پهلجهڑی، و ستاره افشانی گری فرش نورانی
مہتابی، براق ستاره‌های هوئی سیاهی، گل کردن ہتھپول، چراغان
افروزی چلچراغ، برق اندازی پویٹ، ثمرعیش آوردن درختهای آتشین
پیکر، خلیل نگهان کلیم نسب را بسان شجره طور حیرت تماشا از خود
برده، با شان جمشیدی و فریدونی بمنزل مقصود رسیده بر سنت سنید نبویہ
علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیۃ قران ماه و مشتری و پیوند وصلت محبت
پروری حسن انعقاد یافت - دست ملائک قدسی عمل بدعای امتداد عمر
و دولت بر آسمان بلند و زبان حضار محفل جنت مشاکل^۲ بنغمہ استقامت
جاه و حشمت طراوت پیوند گردید کہ اللہی تا قران ماه و مشتری در
بروج فلکی موجب نظام امور خیر و معادت است، تزویج این دو تابنده
اختر برج نکوئی منتج ہزاران عیش و عشرت باد، بانون والصاد - میراحسن
ایجاد نخلص کہ بہ تسوید فرخ سیر نامہ مامور بودہ، معالی خان خطاب
یافتہ بود، قطعہ ای در تاریخ سال ازدواج مبارک گفتہ کہ بیٹی ازان
نوشتہ شد :

ز باغ مہاراج جسونت سنگھ
بمشکوی دولت در آمد گلی

محرر عبرت نامہ را ہم غزل مشعر بوصف^۳ و تاریخ طوی^۴ در

۱ - الف - غرائب -
۲ - الف - خوش -
۳ - الف - شکل -
۴ - الف - توصیف -

بیاساقی که ہنگام تماشاہست
 نگہ از موجہ گل بادہ پیاست
 بانداز توان پیمود ساغر
 نگاہ مست او گرم تقاضاست
 فلک ز ابر بہاری نغمہ تار
 ہوا از سبزہ و گل عطر پیاست
 جہان از خرمی چون گل شگفتہ
 چمن را زعفران زاری ہوبدست
 درین ہنگام نیک آوان دلکش
 کہ فیضش روح پرور راحت افزاست
 وزارت آبرو نواب ذوالقدر
 کہ فطب الملک نامش بر زبانہاست
 برای ازدواج خسرو ہند
 بہ ترتیب موجہ محفل آراست
 چہ محفل گلشن مینو طرازی
 لسیمش چون نسیم خلد پیاست
 باہنگ نوای چنگ کوک است
 کہ ناہید فلک محو تماشاہست

چو تاریخ قرآنِ آن دو اختر
 بجسم از خرد کان پیر دانا مت
 که وصل مشتری یسا ماه زبید
 بگفتا سال این تزویج زیباست
 سرِ بد خواه پامال حوادث
 بدولتخواه وقت خورا مہیاست

—:0:—

۱ - الف - خود -

رفتن امیر الامرا سید علی خان بہادر بدکن و جنگ با داؤد خان و کشتہ شدن افغان

از انجا کہ پادشاہ مرا سیمہ خاطر مجد فرخ سیر مزاج مستقل نہداشت و ارکان سلطنت ہم از حفظ مراتب قوانین خلافت حسابی برنگرفته ہر یگ بروضعی سلوک می نمود و ضابطہ از نوکری و آفائی در آداب سلطنت و فرمانروایی ترویج نہداشت۔ عرض خاطر بندگن حضرت و بعضی جمہاندیدہ ہای عالم خبرت مصروف آنکہ ہر یکی از امرای عظام خصوص از جامعہ مادات کرام بصوب صوبجات متعین گردیدہ پادشاہ را باختیار خود گذاشتند۔ طرفہ تر اینکہ عزیزان را دوری از حضور ہرگز پسند خاطر نبود۔ رکن الساطنت خاندوران تقرب تمام داشت و مبر جملہ بجای خود در تمشیت امور و قربت حضور قدم می گذاشت لیکن این بزرگ ہرچہ بہ تعلیم و تلقین پادشاہ می کوشید از خرابی ملک و نفاق رؤسا و ہلاک بندہ ہای خدا و مذات نوکران فدویت انتہا بخاطرش دلنشین میکرد۔ چنانچہ میل کشیدن شاہزادہا و کشتن ہدایت اللہ خان نائب وزارت پسر عنایت اللہ خان کشمیری و قتل ہدایت کیش و سیدی قاسم و بعضی دیگر از مشورت او بود۔ شاہ قدرت اللہ نام درویش کہ در خدمت شاہ شہید اخلاص تمام داشت و مردی بی بدی بودہ وسیلہ کار کشایی خلقی می بود و ذخیرہ مشوبات اخروی برای خود و برای بندگان عالی متعالی جمع میکرد، در حالت انقلاب سلطنت خلد منزل از لاہور روپوش شدہ یکراست بالہ آباد وطن خود رفتہ نشستہ بود۔ درین ولا خلد رشید شاہ شہید نخت آرای عدالت و حکومت ہندوستان شد، با امید عزت و وقار سابقہ رسیدہ شرف اندوز ملازمت شدہ بود۔ میر جملہ را از

۱۔ الف۔ می گزارند۔ ۲۔ معدا اللہ خان ہدایت اللہ خان۔

خوبیهای ذاتی جگر خار زار حسرت شد و حسد را بازار گرم گردید -
 فقیر مذکور را به بهانه ضیافت بخانه خرد برده به سخت ترین غذایی کشت -
 شنیده شد ظاهراً در وقت پرواز طائر روح از قفس قالب ، خادمی بنا بر دریغ
 و افسوس ، دست تغابن بهم سوده گفت که شاه جیو چه شد - فرمودند
 که این هم قدرت الله - هم چنین حرکات ناپسندیده از امرای این وقت
 بسیار ظاهر می آمد و مغلیه بجای خود فکر می نمودند که قسمی این
 بر دو برادر از بارگه حضور دور افتند و سادات نیز مرگوز خاطر داشتند
 که زیاده سرپای ارتفاع و عروج و صعود مراتب دنیا در حق این جامعه
 مگس خون بلا پر هیجاست - سادات را حفظ آداب سلطنت و شرم حضور
 بندگن حضرت رخصت نمی داد که برای سقیندا سازی چند خاکباز بدهند
 و فرق ثانی را دل دوستی نبود که در عرصه جرأت و بهادری قدم
 توانند کشود - خرابی منک را زیاده بر اختلاف مزاج پادشاه و انحراف
 لشکر گمراه باعشی نمی باشد - باری زمانه تا بوده است چنین بوده است -
 از دفاتر نوابیج حالات برپمی سلطنت دہلی و قتل و خرابی احوال سلاطین
 این مکن شرف چه در عمل دورن و چه در پیگم کج آبنکی اناغنه و چه
 در وقت تسلط رای پتورا و دیگر اوقت بر ارباب خیرت پیدامت -
 تعبیر پرداز عالم کون و فساد و منتظم درخانه بیاد در خاطر وسواس
 دخلائو بندگن حضرت و ارکان مست بین سلطنت اقامت نمودند تا دوم
 کس مثل میرجمان و نواب امیر الامرا شیر حملد از تسلط حضور دور
 نباشند ، تمشت امور خلافت بوجه احسن نمی شود که او منشی بندان
 زرها و مخترع شور و شرها مت و نواب نیز از متصای آری در بند
 حرف شمشیر و سپر بر زبان دارند - باری بتجویز خاندوران صوبه
 صوبه بهار و پتنه بنام میرجمان مقرر شد که او از حالت اوقت در
 امور قضا و پیشه تجارت دران طرفها بسر برده و نواب و نوابان

عاشق کارزار و محراب مشتاق پیاده و سوار بودند - حکومت اقلیم و محنت کلیم دکن نامزد ایشان باشد که از مدت ارتحال حضرت خالد مکان بنا بر شوخی غنیم لئیم ملک ویران و رعیت پریشان است - مصلحتاً بتجویز ذوالفقار خان ، داؤد خان پنی در آن حدود بر تمام صوبجات و قلعهای حصانت سات ضابط بود و الوس زیاده بر مور و ملح از افغانه و غیره ریاست او را قبول می داشتند و زمینداران سرکش نیز از شجاعت و تهور او سر حساب راه می رفتند - چندگاه نواب نظام الملک هم نقش خوبی کرده ررهای خطیر بوصول آورده پیشکش جناب خاقانی نموده بودند اما ضبط داؤد خان از عالم دیگر بود - اوباشی نیز در مزاجش مخمر بود و مرتکب مناهی و مستغرق شرب و تماشای ارباب لهور و لعب بوده اناخیر و لا غیر بر زبان داشت - برشکار سگان توجه مفرط ظاهر می کرد - بجهت ظاهراً خود عرایض عقیدت مضمون ارسال حضور فیض گنجور می نمود لیکن از ایام کشتن ذوالفقارخان که دراصل این افغان نواخته و پرداخته او بود ، عقده ها در خاطر می داشت و بجای خود دم استقلال می زد - نظر بر اینکه

زهر طرف که شود کشته شود سلطان است

نواب را بنظم و نسق آن طرفها از تغیر داؤد خان مقرر فرمودند - چندگاه در مباحثه تقدیم و تاخیر بر آمدن میر جمله و ایشان گذشت - آخر الامر بر یگ بکم تفاوت باافواج بسیار و اسباب حرب و پیکار متوجه صوبه های مفوضه شد - میر جمله خود با آن همه فوج مغل و اهل پورب و جمع مواد و استعداد کارهای عمده غیر از خرابی ملک رعیتی و قتل بندگان خدا و گرفتاری اطفال رعایا که مغلان بلا تماشای از دختر و پسر غربا و اغنیا پرکرا از وجاهت بهره مندی یافتند ، بتعدی و تسلط گرفته می بردند ، کاری نتوانست کرد - تا یک دو سال

۱ - الف - بحسب ظاهر - ۲ - الف - کشیده -

خراب حال در آن ملک بود. چون مکرر مکرر مستغیثان ستم رسیده و غربای جفا کشیده از آن دیار آمدند و در عدالت عالیہ دشواری، شکاء ناله و فریاد از حد بردند، خدیو مغلوب فریب و ریبو جمعی بد سرانجام افسون کلام حکم بعزل میرجمله و نصب سر بلند خان عظیم الشانی فرمود. چون در سرکار میرجمله نظم و نسقی از منصفیان ضابط نبوده، با وجود اتلاف زرهای نا محصور زیر طلب سپاه و مدیون مردم قرضخواه بود. اسباب حشمت اکثر بطلب مغلیہ رفت و جزوی بعلت عدم بار برداری در ہر جا افتاده ماند. بعضی اجناس و فیلان و افراس مردم و ہیر زمینداران کہ در میان گورکھپور و پتنہ حکم حکم اوست، کشیده بردند. خود بدولت قرین خسران و نکبت باسعدودی از خدم روپوش برآمده در دارالخلافت ڈولی سوار داخل شد. معلوم هیچکس نبود کہ کی آمد و کجا فرہ آمد و سلازست گیتی خدیو کی باز کرد بعد از چند گہ چون حالت ریاست و نیابت دریافتند، حضرت ہم خیریت در جدائی او دیدند. بظاہر از نظر یکسو کرده بطرف کابل و کشمیر، ہر جا داش خواستہ باشد، رخصت کردند. ابن عزیز تا مہراند رسیدہ رحل اقامت افکند و بعراض سہاعت مضمون رخصت اقامت طلبید. مدنی در آجا بودہ با فضلا و صاحب صہبت می داشت و تقسیم اوقات در تحصیل حسنات و توفیق خیرات مہرات قرار داد. در سراہای شاہراہ برای مسافر و کم مایہ های فقیر علوفہ خانہ مقرر و معین ساخت کہ این معنی بعرض مقدس برسد و ذریعہ شفاعت و اعتبار او در دربار جہاندار گردد. بعد از چندی بلاہور آمدہ در حویلی خانخانان بہادر شاہی فرو کش نمود. یکسال و کسری بغراغ خاطر و عیش وافر گذراند. در اصل چون مزاج پادشاہ پر سادہ و سہل گیر بود توجہ دلی میرجمله داشتند کہ از کم ظریفی این عزیز و ملاحظہ سادات او را بمحسور کمی تو نسبتند بکامیبت

اگرچه همیشه التماس طلب می نمود - آخر طاقت نیاورده بی حکم حضور
برسم ایلغار بدیلی رسیده اولاً بر دربار قطب‌الملک عجز و الحاح درپیش
گرفت و باز هم بوسیلهٔ جالبهٔ ایشان بملازمت اقدس رسید - از قربتی که
داشت بغراسخ دور گذران می نمود - باری از نواب صاحب خود بگویم -
ایشان غافل از نیرنگی رزبهٔ بازان گریگ خصال بر جناح استیصال روانهٔ ملک
دکن شدند - میرجمله و عزیزان حضور فرمانی بنام داؤد خان پنی درست
کرده فرستادند که چون بودن فلانی در حضور باعث شر و شور بود ،
روانهٔ ملک دکن نموده شد - آن لایق العنایت بهر فریب و جنگ که
میسر آید ، او را از ہم گذرانند - افغان اگرچه پیش ازین ہم مغرور مال
و مست باده دولت و اقبال در ریاست و ضبط آن حدود کوس لمن الملک
می تواخت اما بدست آویز فرمان مستعد کارزار شده نشست بلک راه آمدن
برایشان نگذاشت - برگشاٹ نرهدا و دیگر مکانهای حیرت افزا مردم
کار آمدنی خود گذاشت - نواب به برهانپور رسیده نوشته متضمن پندو
موعظت باو فرستاد که از حرکت‌های بی برکت باز آید یا بسرعت پرچم
تمامتر بچنگ بیاید - او را اجل رهبری کرده بمیدان ناورد آورد و در سواد
برهانپور جنگی سخت در پیوست - در کوشش و کشش از هر دو طرف یکجا
بر دیگری تفوق نداشت - افغان بمقتضای رزم آزمایی از بندوق و تیر و
جمدھر و شمشیر حسابی بر نگرفته پر دلیر می آمدند و سادات از غیرت
طبعی و شجاعت نسبی در جانفشانی صرفه نکرده پروانهٔ شعلهٔ خنجر
بودند - از سید عالم علی خان برادر زادهٔ حقیقی نواب که ده دوازده
ساله بود بهراولی لشکر علم بهادری می افراخت ، کارهای نمایان
بظهور آمد که بر فیل سواری داؤد خان رسیده شمشیرها زد و میر مشرف
نیز بوقت رسید و کومک خوبی کرد - بعد زد و خورد بسیار نسیم فتح بر
پرچم اقبال وزید و تیری از بندوق اجل بداد حان رسید - فلک بکام

۱ - الف - بحکم . ۲ - لمن الملک الیوم ؛ الله الواحد القهار - قرآن ۳۰-۱۶۰

سادات گردید و عمده های اکثر علف تیغ بیدریغ شدند و بقیة السیف الهزیمت من الغنیمت گفته رو بجهت اشتات آور دند - زلزله سخت دران سرزمین واقع شد - نواب بر سلامت جان و مال و روئداد دولت و اقبال و اشتال افضال مفضل بر کمال ذوالجلال سجدهات شکر بدرگاه الهی بجا آورده عرایض مبارکباد بجناب خاقانی و برادر بزرگ نوشته در چند روز عرض اموال و کارخانجات داؤد خان دیده بغراغ خاطر متوجه پیش شدند زمینداران عمده آن سر زمین و راجه های با تمکین بمبارکباد رسیده سر انقیاد بر جاده بندی گذاشته کمر بفرمان برداری بستند - اتفاقاً فرمانی که درباب تحریک هیجا نسبت بنواب امیر الامراء از جناب پادشاه بی پروا بداد خان رسیده بود ، از اموال ضبطی برآمده بمطالعہ در آورده خیلی بد بردند و از جا رفتند - کیفیت کار به برادر بزرگ نوشتند - سبحان الله حسن خدمت و جانفشانی در بارگاه خاقانی این نتیجه داد - بیانی بخار کینه بدماغ تکبر صعود کرده چشم حقیقت بین را خیرد - رد - با این معنی دار و مداری از نوکری آقایی درسیان بود - مدعیان حضور و توطئه بندان فساد و نتور عرصه خالی دیده نواب قطب الملک را تنها یافت - بر پوچ و حشوی که می خواستند افسون تمثالی بگوش پادشاه دمیده مزاجش مختل و ارکان سلطنت متزلزل میگرددانیدند تا یک ماه دو ماه نواب قطب الملک بمجرا نمی آمد و کچه ری نمی نرد - کارها در گرو انتظار طاقت از مردم می برد اما بنگامه نوکری سپاهی در هر سرکار گرم بود - ازینکه میبد عبدالله خان قطب الملک بهجوم فوج و گرد آوردن لشکری موج در موج تقید تمام داشت ، دل باختهای عرصه مردم افگنی هم برای حفظ جان و مال خودها بازی در قدردانی و احترام جان بزر فروشان عالم زنک و نام بی افزودند - جمعی مشیر مجلس خاص بوده بعرض می رسانیدند که قلمدان وزارت را از قطب الملک باید طلبید و بدیکری از بندگان فرمان پذیر عنایت بردند -

۱ - الف - دل باجنگهای - ۲ - الف نیک نام -

درین صورت اگر مید مصدر شوخی گردد ، بلا تردد توپخانه^۱ اجل نشانه مشرف بر حویلی او چیده بضرب توب و رهاک کارش تمام باید ساخت و گروهی از مال اندیشی حرف تزویر را آپ سی دادند که جنگ دو سر دارد و اتلاف جانهای بندگان خدا در مقتضیات حرص و هوا برگز نمی زبید نواب را بفرآوان عنایت مخصوص ساخته در غسلخانه^۲ دیوان خاص محبوس باید نمود - هر دو صورت در قالب وقوع درست نمی آمد - چه شوکت و صولت مادات عالیدرجات آنچنان در دلهای مردم جا گرفته بود که هیچکس در برابر ایشان قدم جرأت نمی توانست در میدان مسابقت گذاشت - چندین مرتبه حضرت جهت رفع غبار خاطر بخانه^۳ قطب الملک تشریف آورده ماحضر نوش جان فرمودند و بر بستر استراحت کردند - این بزرگانرا برگز خطره ای خلاف آئین بندگی در خاطر نبود - اکثر خود بخود استعفای نوکری معروض داشته اجازت نشست بگوشه^۴ انزوا می خواستند طرفه اینکه آن جوان سهربان خاطر جدائی ایشان را هم اختیار نمی کرد بهر خرابی و کنده کاری می گذشت - پرنیک و بدی و خوشی و نا پسندی که از مکر و تزویر اهل تدبیر و کم توجهی پادشاه بی وزیر بعرضه^۵ ظهور و فعل می آمد ، هو بهو بتوسط نوشتههای علانیه و خفیه بنواب امیرالامرا می رسید و دریای غضب بتلاطم آمده از موج قهر ساحل عاقبت می برید تا اینکه عرصه^۶ نفاق بر برادر کلان تنگ شنیده^۷ تهیه^۸ روانه شدن به دارالخلافت مصمم خاطر فرمودند و جوانی را از شریف زاد های آن ملک بنا پر پخته کاریهای عالم گیر و دار به ترغیب حشمت یا به ترتیب صولت بشاهزادگی برداشته بسر مجد اکبر قرار دادند و حکم تیاری اسباب و کارخانجات صادر شد - آلات حرب و پیکار و اسباب ضرب و کارزار بهیچ رو کمی نداشت - غره محرم ۱۱۳۰ از خجسته بنیاد نهضت نمودند و بی توقف مقام کوچ بکوچ از راه راجپوتانه متوجه دارالخلافت شدند - سوای فوج

۱ - الف - چون . ۲ - ب - شده .

هندوستان و مردم باربه و لشکر سرپشه و تلنگه و بهیل و دگر اصناف دکن و خضر خان خواهرزاده داؤد خان پنی باجم غفیر از افغانه زیاده بر تعداد و شمار فراهم آمد، در رکاب فیروزی مآب شرف حضور داشتند - هرگاه این خبر وحشت اثر بعرض مقدس رسید، سر از گران خواب غفلت برداشته فرمان واجب الاذعان بصوبه داران و فوجداران و راجه های تهور نشان و زمینداران مالوه و سرومچ و بندیل کهند و غیره شرف ایراد یافت که تا ممکن شد راه آن میل بنیاد افکن باشند و نیز مصلحتاً اخلاص خان را که مردی بکمالات صورت و معنی آراسته و بجلیه علم و ادب پیراسته با جمع از منصبداران پیشوا فرستادند که در راه هر جا ملاقات دست بهم دید، از صحت و سلامت و دولت و حشمت برادر کلان خطر جمع کرده بهر نحویکه میسر آید، ایشانرا از راه برگردانند - چون قضا ماده کار قسم دیگر مخمر ساخته بود، هرچه برای اصلاح مقدمه می اندیشند، نتیجه از نصاب می داد - صوبه داران و فوجداران شارع عام بعضی بطمع و اکثری از هراس جان راه فرار سرکردند و اخلاص خان بعد دید و وادید بهمدگر عرض و التماس مقدمات بی اثر یافته به تبعیت مزاج و باج ایشان راه امن و امان برای خود کشاده دیده در رکاب فیض نصاب ریگری هندوستان بود تا آنکه در عرض دو ماه و کسری نزدیک دارالخلافه رسیدند - هر روز غلغله تازه در شاپجهمان آباد از آمد آمد ایشان نشاط التماس برای برادران و خویشان بهمرابی نواب قطب الحاک بهم می رسید - مال اندیشان عاقبت بین از چشم بیداری فتنه خفته چندین سالها در گرداب حیرت بودند که هوبی مقدمه فساد در کدام صورت جلوه گری نماید و شاهد سنگول مقبر بر کدام وضع نقاب از رخ کشاید - حضرت نیز از لا علاجی بر تمکلات ابوده عمده های سلطنت را از چند منزل برصم استقبال فرستاده و برامین تمکلات تضمین بنا بر دلدهی و داجوئی شرف اصدار یافت - آمده ماده سری

الہ وردیخان کہ از شاہجہان آباد دوازده کروزہ مسافت دارد ، دائرہ جای لشکر نصرت پیکر گردید۔ عمدہ امرای ذیشان خواجہ، عبیداللہ ظفر خان و رکن السلطنت اعتضاد خان کشمیری کہ بامداد طالع نافر جام یک سالہ دولت او موجب دیرین نکبت گردیدہ بانواع ذلت گرفتارش ساخت ، بموجب حکم اقدس بتوزک تمام بدیدن ایشان رفتند۔ خودتمای اسباب جاہ ازین جاہ بی رو و راہ درپیشگاہ نظر نا پسند آمد۔ در ملازمت توجہی ندیدہ برجع القہقری بمجرای ولی نعمت رسیدند۔ از ثروت و جاہ رفعت بارگاہ و ہجوم لشکری چون بحرامواج و انحراف مزاج بعرض رسانیدند۔ حضرت را بنابرین کہ آثار ادبار نزدیک بروزگار رسیدہ بود ، دل ازجا رفت و غیر از تسلیم و رضا چارہ ندیدند۔ بعضی از فدائیان نمک حلالی مثل غازی الدین خان داروغہ توپخانہ و راجہ دھیراج جی سنگھ سوائی و ریزہ منصبداران قدیم و خاص معروض داشتند کہ حضرت بدولت و اقبال یرسم شکار ازین چار دیوار نکبت آثار برآیند و بر لب دریای جمنا خیام فلک احتشام نصب شود و ملازمت امیر الامرا بیرون قلعہ باشد کہ صلاح دولت و مقرون بمصلحت است :

چو تیرہ شود مرد را روزگار
ہان آن کنند کش نیاید بکار

—:o:—

”معزولی محمد فرح سیر پادشاه از تخت سلطنت“

عرض و التماس آرای منصفان در برابر گفته های سرامر فریب اعتقاد خان معتبر نداشته، بعد قبول موصول نشد. درین کم مدت حرفهای سخافت انتمای اعتقاد خان و بعضی دیگر حضرت را آنقدر از جا برده بود که هرگز توجه بدیگری نداشتند و پیش آمد آن پیر فرتوت اکثری از اهل عقیدت را دلسرد عالم نوکری نموده. بیشتر گرم اختلاطی کشامره از عشایر و قبایل این سرده که نامعلوم النسب و بذل و عنایت جواهر بیش قیمت و اجناس منتخب سلاطین سلف در حق او و منسوبان او نواب قطب الملک را بگوشه نشانده و امیرالامرا را از دکن بهندوستان آورده. باری عرضیهای نواب بخشی الممالک در مقدمه ملازمت اشرف و تفضلات حضرت بنظر مبارک می گذشت و بدرجه تلقی حسن قبول می یافت. در همه چیز خود را محور رضای این برادر داشته بر عنایات می افزودند. نزدیک لته فیروز شاه مرحوم در سنه ۱۰۰۰ گاه پادشاهی نزدیک بجوبلی برادر کلان دائره لشکر فیروزی تر مشورت و بملاقات همدیگر داد عیش و عشرت دادند. پنجم شهر ربیع الثانی سنه ۱۰۰۰ ملازمت گیتی خدیو میسر آمد. بعد ادای بندی و گذریدن بعض تحائف آن ملک و اظهار مراتب تفضلات خاقانی بخاطر سر رسید و زبان را شکوه تقریر ابله فریبی ارباب تزویر که مزاج اشرف را از جا برده بودند، ساختند بلکه فرمائیکه در باب تحریک داؤد خان بینک نواب شیر توان اصدار فرموده بودند و از اسوال افغان بشیط در آمده بودند، بر آورده نمودند. حضرت که از چندین وجوه گرفتار منصوب بودند، غدار بودند، لب بمعذرت و تجاوب نشودند و فرمان را جعلی بر سر

بی اطلاع خود وقوع این حرکت ناپسندیده بکردن جماعهٔ تزویر کیش بستند۔ تا دیری گذارش مقدمات ملکداری و بندوبست فوائین برہم شدہ شہریاری درمیان بود۔ آخرین حرف بریں ختم کردند کہ تسلیم و تحویل شاہزادہ کہ ہمراہ آورده ام و راہ آمد و شد مجرا و سلام برای فدوی و برادر کلان من بچپندیں شرط مشروط است کہ اعتقاد خان و بعضی دیگر از پیشگاہ خلافت مطرود باشد و زیادہ برین دماغ ریاست و امارت نخرانند و خدمات عمدۂ تقریب حضور کہ عبارت از داروغگی غسلخانہ و توپخانہ و بست و کشادہ ابواب قلعه است، باختیار سادات باشد۔ بہر تقدیر:

”ہرچہ استاد ازل گفت بہان میگویم“

شغیہ رخصت شدند و قرین دولت و کامرانی بسراچہای اقبال آمدند۔ از انجا کہ مقدمات سلاطین ہرچہ باختفا و استتار کوشند، بہان قدر اظہار و اشتہار گیرد۔ راجہ جی سنگھ و بعضی دیگر عریضہ نوشتند کہ ہنوز آب یاس از سر نگذشتہ باید از خشک مغزی سودا با فاقہ آمد و از قلعه برآمدہ دستبرد غلامان عقیدت شعار نماشا کنید۔ ہرگز پسند خاطر و منظور نظر نبود۔ بر رخصت راجہ جی سنگھ اسرا جازم و حکم محکم شرف نفاذ یافت۔ آن عزیز لاچار برخاستہ روانہ انیر گردید و باز ہم مصلحتاً نزدیک بدہ بیست کروزہ وقفہ اختیار کرد و انتظار اخبار گردش روزگار و اختلال احوال خسرو خسران مال می برد و نیز بحکمت عملی سر بلند خان را کہ کلاہ گدائی بر سر گذاشتہ نزدیک فریدآباد ترک علائق کردہ نشستہ بود، طلبیدہ و بتملقات بسیار گرم جوشی نمودہ صوبہ داری دارالملک کابل و بندوبست الوس اناغنه و مغل بنامش مقرر نمودہ بہانروز خلعت رخصت پوشاینده روانہ کردند۔ از ہرگتات عمدۂ صوبۂ پنجاب ہرچہ درخواست کرد در جاگیر او نوشتند و از امداد نقود جنس وغیرہ و جواہر زیر بار احسانش کردند۔ این کہنہ گرگ ہم رنگ صحبت قسم دیگر یافتہ برآمدن خود از مہلکۂ عذاب غنیمت دانست۔ از حضوریان دربار خاندوران و

و ظفر خان و جمعی دیگر را ایشان در خاطر نمی آوردند و از شورش فوج مغل بتابر اینک، راس رئیس این قوم مجد امین خان بطمع شوم آمده مطیع شده بود، خاطر جمع داشتند. و راجه اجیت سنگه با آن همه نسبت قرابت که دخترش مهارانی کاشانه افروز دولت سرای خاص خاقانی شده بود و بتابر وثوق عقیدت موروثی یکمرتبه بخاطر داشت. این بر دو برادر که باخودها دستار بدل کرده رابطه اخوت مرعی داشتند و قطع نظر از همه چیز وفور دولت و کثرت نعمت و شومی طمع و سورت و لع همه کورنمکان را از جابرده بود، روز سه شنبه که مطلعش از انتشار سپیده صبح قیامت خیز می داد، در تمام دولت خانه بندوبست مردم سادات شد که سید غلام علی خان را بداروغگی توپخانه و دیوان خاص سرافراز کرده بودند. قطب الملک بخاطر جمع با راجه اجیت سنگه بسعادت کورنش شرف حضور یافتند. حضرت در فکر اینک امیرالاسراء شاهزاده بی مسمی را آورده تحویل بندگان پادشاهی می کند و تصفیه غبار خاطر سامی شود و قضا رنگی دیگر بر روی کار آورده و امیرالاسرا با مردم عمده خود در حویلی شایسته خان مرحوم کنار شاه نهر محاذی لاهوری دروازه دولت خانه آمده نشسته بمردم قدیم و معتمد و برادران اعتضاد نیک و بد تاکید رفت که مسلح و مکمل بر رهگذر آمد و رفت خلق محافظ باشند. اگر کسی از مغل یا هندوستانی حرکت مذبحی درپیش کند، همان وقت سرش را باید برید و میان چارسوی مذلت کشید. این داعید های واپس دست بظلم کشودند. قطب الملک در عرض و التماس مطالب وقت گذران بود و از حضرت بآمدن امیرالاسرا و آوردن شاهزاده پیکر افترا تاکید رفت تا اینک روز از سمت الراس برگشت حضرت عنوان کار را خاتمه دولت و حکومت دریافت، برخاستند و نزدیک به تخت پس پرده غافل از ینکه هنوز این سفاکان بیباک همین جا استاده

۱ - الف - مثل - ۲ - الف - مطلع -

اند، زبان اعتراض برکشادند و داد بی و قاحت و بی آزرمی دادند که من هر چند باین ناسیدان سلوک پسندیده کردم و گفته‌های ایشانرا بدرجه پذیرایی سپردم، برگز از بی حیایی باز نمی آیند و دری از تسکین خاطر بر روی من نمی کشایند. اگر خدا نخواست، همینکه این روز بد از من پس سر شود و ازین چهار دیوار بلا بنیاد برآیم و جماعه فدائیان قدیم الخدمت بشرف مجرا بار یابند، هرچه از دست خواهد برآمد، خدمتگاری این هر دو برادر میکنم بلکه ایشانرا بخراب ترین حالتی با عیال و اطفال بکابل و هزارجات می فرستم و سگان شکاری می طلبیم. دیگر حشو و پوچ از غبار خاطرش هرچه بر زبان رفت، اینها همه قطب الملک و راجه اجیت سنگه و برادران نواب شنیدند. از غضب سلطانی که از هفت سال ابر تمثال تتق بسته تراکم آورد، بود، ترسیدند که سیادا در صورت انتشار برقی بر خرمن امید بندها بزند. پیش ازان بعلاج این مرض باید کوشید:

ازان سار بر پای راعی زند
که نرسد سرش را بکوبد بسنگ

لحظه بلحظه رویداد حالت اندرون قلعه در رقعدها بنواب امیرالامرا می نوشتند و در خدمت ایشان متعلقی چند از انجمله اخلاص خان و سید پاشم علی خان سرخیل شوم طمعان مجد امین خان و جمعی دیگر فراهم آمده بزالوی ادب نشسته بودند. هر همه مقدمات ابله فریب و تزویر و ریب بر زبان آوردند که قابوی وقت باز بدست نخواهد آمد و هرگاه درین وقت از گرفت و گبر تقصیر رود، بعد ازان جان و مال بلکه از آبروی خود دست بآب یاس باید شست و در اصل این عزیز از روی شرع و عرف بیگانه ریاست است که در مصارف اموال و پیش آوردن ارذال تمیز نمی کند. بهر تقدیر بقطب الملک نوشتند که شا بخاطر جمع کار خود بکنید و از بیرون قلعه بنده خبردارم همینکه رقعده رسید،

نجم الدین علی خان باجمعی از افغانہ بر دیہوری دوید و حضرت را باواز درشت بیرون طلبید۔ ہرگز از آن جوان پہلوان جرأت بوقوع نیامد بلکہ از ہراس جان بگوشہای پنهان شد۔ دیندار خان بی دین پسر جلال خان روپیلہ کہ طرفدار کوهستان سہراند بود و با گوروی مقہور جنگہا کردہ ، بالفعل در جرگہ نوکران قطب الملک بامتیاز تمام جا داشت ، بحیابی کردہ تہتک آستانہ عظمت و جلال نمودہ اندرون محل در آمد و حضرت را از طرفی کشیدہ آورد و بی ادبانہ پیش آمد۔ آسمان بر خود لرزید۔ زمین راجگر ترقید۔ در و دیوار فریاد میکرد۔ دولت و حشمت خون می خورد۔ قوایم تخت خلافت شکست۔ بنای مردی از پا نشست۔ کلاہ سروری چاک برتن می دوخت۔ تاج را از جواہر داغ بر دل می سوخت۔ لسان وقت مضمون این رباعی بگوش ارباب ہوش می رسانید :

قادرا۔ قدرت تو داری برچہ خواہی آن کنی
مردہ را جان ہم تو بخش زندہ را بی جان کنی
تخت از شاہان ستانی ، عاجز یک نان کنی
ہر گدای را کہ خواہی در جہان سلطان کنی

القصہ بہ تباہ ترین حالتی کہ شایان گفتگو نباشد بر تریپولیا قلعہ محبوس و عزلت گزین کنج افسوس گردید۔ معتمدان خاص کہ در حقیقت نمکحرامان بی اخلاص بودند ، مؤکل گہشتند و آب و طعام بہ پروانگی مقرر شد۔ از اشتہار اخبار سراسر اضطرار در تمام شہر ماتی سخت رومود و لیکن ہیچکس را دل و دستگاہ آن نبود کہ غبار خاطر تواند بر آورد۔ قمر الدین خان بہادر و زکریا خان پسران محمد امین ندان و عبدالصمد ندان

۱۔ یہاں مصنف کو مغالطہ ہوا ہے۔ زکریا خان ، محمد امین خان کا بیٹا نہیں تھا بلکہ عبدالصمد خان کا بیٹا تھا۔

دلیر جنگ و جمعی دیگر از مغلیه تا دروازه قلعه رسیده اکثری از مرہتہ و تلنگہ سپاہ دکنی را علف سیف تلف و حیف نموده می خواستند تا حویلی امیرالامراء رسیده کاری از پیش برند - همینکہ خبر بہ مجد امین خان رسید ، بمنع پرداختہ ہر دو ہسر را پیش خود طلبیدہ گفت : ”بچہا - شہارا چہ می رسد بنشینید و عبث شیوہ شوخی مگزینید کہ ماہا بجان و دل بندہ مخلص جناب حضرتیم - اگر نواب بذات مقدس از جلوس میمنت مانوس قدر و منزلت تخت و تاج بیفزایند اول من سلام میکنم و بعد ازان کیست از مغلان کہ گردن قابی حکم تواند کرد لیکن ایشان داعیہ سلطنت ندارند - ازان جوان مطلق حیوان کہ صدف را از گہر و پا را از سر باز نمی شناخت ، چہ توقع بود در کم فرصت کہ بدستبرد بعض مغل جمعی از مرہتہ و تلنگہ کشتہ شدو اسب و اسباب دکنیان بغارت رفت - یکمرتبہ اشراف و اسافل شہر از اہل حرفہ وغیرہ کہ از وقوع این واقعہ و حدوث این سانحہ دل پری داشتند بخار خاطر برآورده دست تعدی بجان و مال مسافران بی خانمان کشادند - از ہر سو تیر و شمشیر بدکنیان دلیر می رسید - در ہن ہجوم عام مستاجیو نامی سردار دکنیان کہ رئیس بیست ہزار سوار دکنی بود ، از تیرباران خلاق از عہاری قیل افتاد و جان شہرین و زیور جوہرین کہ در گلو و دست داشت برباد داد - دکنیان باہمہ ہنرہای سپہ گری و غرور شجاعت پروری و درازی ہرچہاها و پرواز ہروت بیحسی و حرکت و مہبوت شدہ بودند - ”اری باپ اری باپ“ گفتہ دہوپ و سپر می انداختند و گاہ بدہن گرفتہ خود را گلو قرار می دادند - از پل میتای بہ لاہوری دروازه و چاندنی چوک و پای دیوار قلعہ دولت خانہ قطارہا ازین بیچارہہا مجروح و مقتول افتادہ بود و لکدکوب خلقی بودند - درین اثناء خبر رسید کہ غازی الدین خان کوسہ کہ بر زبان مردم بہ ’لچہ‘ مشہور است ، و سادات خان با فوجی از مردم معدود سوار شدہ از راہ چاندنی چوک رو براہ دولت خانہ

و حویلی نواب امیرالامراء می آیند - هر که از مردم بارهه و دکن که در رسته بازار از پیاده و سوار پُر بود ، معارض می شود ، به تیر و بندوق یکسو می کنند و برخاک هلاک می افکنند و از طرف دیگر حرف بی اصلی می گفتند که اعتقاد خان نیز با مردم خود از حویلی به تهیه جنگ برآمده اما از غایت هراس نمی تواند از چوک سعد الله خان مرحوم این طرف قدم گذاشت - از جرأت و همت این مرد کشمیری خاطر جمع داشتند - متوجه بدقع او نا شده فوجی بریاست سورن داس هندوی پیشکار سید دلاور علی خان بخشی سرکار بمقابله غازی خان بهادر نمک حلال و سادات خان فرستادند - هندوی بیچاره انقیاد امر نموده یتقابل این دو امیر و دوشیر جلادت هنر رسید و خوب رسید - از طرفین جوانان بازوی همت کشادند و دست تلاش از آستین جرأت برآورده داد شجاعت دادند آخر الامر سادات خان زخمی شده تاب اقامت نیاورده عنان اسپ بفرار منعطف کرد - پسرش که جوانی شکیل و بخویبها بی عدیل بود ، بدست مردم نواب گرفتار آمد - مردم غازی الدین خان و خودش بقوت دل و همت جان کارزار نمایان بجا آوردند - توقعی از امداد و اعانت و اقدام خاندوران و ظفر خان و دیگر نمک حلالان که داشت از بیچکس همتی و حرکتی بوقوع نیامد - ازین یک کس با معدودی از خدام چه بر می آید چون از امداد و اعانت بنده های پادشاهی و مغضوبان الهی مایوس مطلق شد و فیل سواری او نیز از کثرت بان و گولده جزائر رو گردانید خود بهادرانه و رستانه پشت پروی فیل و رو بسوی جامعه عزرائیل نشست و دستی بر تیر و کمان چست داشت و هر که نزدیک بغیل او رسید ، می خواست که حمله برد ، به تیر جانگیرش برخاک هلاک می انداخت - هم بحفظ خود می کوشید و هم جواب فرستادهای حریفان ببال سرخ تیز پرواز نیز می بست - آمده آمده داخل حویلی خود شد و در بروی مردم

بسته بر دروبام مورچال قائم کرد - فوج سرکار تا سر کوچہ حمیدالدین خان چیلہ رسائیده برگشتند و پسر سادات خان را بحال تباہ رو برو آوردند - نواب کہ در بعضی مقدمات آیہ رحمت بودند ، بدلدہی او کوشیدہ فکر اندمال جراحاتش کردند و بخلعت تازہ و الطاف بی اندازہ مخصوص ساختند - درین اثناء شب پردہ ظلمت بر روی روز افگند - اگرچہ روزی بدتر از شب دیجور گشت و خلتی پایمال حوادث گشت لیکن جمعہ را صبح امید بر دمید و اسباب حشمت و مواد رفعت بہم رسید -

چنین است رسم این گزرگاہ را
کہ دارد بآمد شدن راہ را
درختی کہ او سر بر آرد بلند
بدیگر درختان رساند گزند

تمام شب عجب غافل و طرفہ شورشی بر احوال خلایق بود - بعضی بخیالات مست توطئہ بند تمہید بودند کہ صبحدم راجہ جی سنگھ می رسد و سر بلند خان کہ نزدیک سرای مہر پرور از دہلی نہ کرورہ دائرہ دارد ، از آنطرف می آید و یوسف بیگناہ زندانی سیہ چاہ نکبت را سرفراز حشمت بر می آرند لیکن :

کسی را کہ قہر تو از سر فگند
بپامردی کس نگردد بلند

بر تخت نشستن محمد رفیع الدرجات بدستیاری
 قطب الملک سید عبداللہ خان و امیر الامرا
 بہادر و دیگر سادات

صبحدم کہ پادشاہ خاور بر کرسی زر نشسته جلوه افروز چشم خلایق
 گردید ، عزیزان تفحص احوال سلاطین اساری نموده بتاریخ نهم شہر
 ربیع الثانی روز چہار شنبہ یک نیم پاس روز برآمدہ مجد رفیع الدرجات پسر
 پادشاہزادہ رفیع الشان شہید را کہ بوجاہت صورت و خوبی سیرت موجہ
 و مہذب یافتند ، بی تقید و تحقیق ساعت بر سریر خلافت حسن تمکین دادہ
 نوبت شادی بلند آوزہ ساختند . امرای خجالت تقاضای از ہرطرف رسیدہ
 سعادت کورنش دریافتند و ندور جلوس تہنیت مانوس علی قدر حال
 گذرانیدند و موافق ضابطہ بہر کدام از خلاع فاخرہ و امتعہ و نقود و
 بیرہ پان و ارکجہ عنایت شد . این ہر دو برادر بد ناسی نیز در مراتب
 بندگی ثابت قدم بودہ باآداب نوکری پرداختند و عرض احوال خزانین
 اندرون محل و دفاین قلعہ بر گرفتہ مصارف و کارخانجات سلطانی منتضی
 مصلحت خود ہا مقرر کردند و بندوبست امور و طالب و تنخواہ وقت
 گذاران سنین و شہور از کل و جزو ہر چہ بود باختیار ایشان بود . اگرچہ
 ایشان ہر چہ کردند از خوف جان و حفظ آبروی خود و خاندن خویش
 کردند اما در حقیقت ارتکاب این ہمہ گستاخی و اختیار این ہمہ سوء ادب
 کہ بہ نیرنگی تقدیر در حق ولی نعمت ازین چند نس بی سعادت بقیہ
 آمد ، نیل بدنامی بر پیشانی خود کشیدند و عنقریب اوقات تنہا
 کردن دیدند انچہ دیدند :

۱ . الف . اموال . ۲ . الف . گنران .

مشو غافل درین دیر خرابات
که واجب شد طبیعت را مکافات

هرچه بر عهد فرخ میر آمد ، از مصاحبت مردم بد گهر و مقتول و معیوب نمودن پادشاهزاد های عالیقدر و بنده های عقیدت پرور بوده در همان اثنا ، بعقیده اینکه امنیت ملکداری وقتی بظهور پیوندد که جمعی بریاست و حراست اطراف بر گاشته خود به تسکین خاطر در خدمت تازه پادشاه عداوت پرور حاضر باید بود ، چین قلیچ خان نظام الملک را که از چندگه ترک همه چیز گفته بگوشه نشسته بود طلبد اشته بصوبه داری مالوه و اجین از جناب خلعت رخصت دهانیدند و احدیان شدید تعین شدند که سر بلند خان را از سرای مهر پرور کوچانیده بکابل رسانیدند . فرامین عنایت تضمین و احکام واجب الاحترام بهر کدام از طرفدار این ممالک محروسه شرف صدور یافت که پنبه از گوش غفلت کشیده در مراتب بندگی و غلامی افزوده در حفظ و حراست ملک و نگهبانی خلق و اعتدال احوال دقیقه ای از دقایق حزم و هوشیاری نامرعی نگذارند و مجاری امور حضور فیض گنجور را بدستور ازمنه پیشین نه انگارند که پیشتر مستی رسم را بدندان و چنگ گرگان می سپردند و درین دولت سرای کنجشک در بال عقاب آشیان مکرد و راجه جی سنگه سوانی از استعاج این هنگامه و این صحبت راه سلامت بروی خود باز دیده بر سبیل استعجال بانیر موطن آبای خود رفته نشست و جمعی از والا شاهیان عهد فرخ میر و بعضی از میرزادهای غیرت پرور بودن دهلی را ترک کرده باختفا و علانیه رو براه راجپوتانه پیش جی سنگه رفته جا می یافتند و در انتهاز فرصت و آرزوی روزی خاطر بمراد خویش بودند . اعتقاد خان کشمیری را طلب داشته نظر بند نگه داشتند و باسترداد مواهب بیموقع فرمودند . از نوادر هفت اقلیم و اسباب

ثروت و جاه صاحب تخت و دیهیم هر چه بود ، از بی امتیازی آن جوان
خانه ویران و حسن طمع و ولع این پیر فرتوت نکبت نشان همه تحویل
خود کشیده بود :

داده خود سپهر بستاند
نقش الله جاودان ماند

ده پانزده روز نگذشت که فیلان و شتران زیر بار از خیام فلک احتشام
و اسباب توشکخانه و دیگر کارخانجات از نقد و جنس از خانه او می
آوردند و داخل دولتخانه می شد :

کلاه کیان هم کیان را سزد
درین خز تن رومیان کی خزد

خاندوران بتوسط رقعی عجز مضمون تسلی دل محزون کرده آمده دید .
دیگر شایسته خان کشمیری تغائی مجد فرخ میر که دولت و حشمت افزون
از قیاس داشت بعجز و العاج در آمد و از پیشگاه دولت به تسکین امانت و
خیانت عرض و مال فارغبال شده ملازمت نمود . اگرچه آخرها از حرکت
بیجا رسوا و خراب شد اما دران وقت اینها هیچکس را بی آبرو نکردند .
باری ازان زندانی کنج پشیمانی بگویم . آب و طعام بی حلاوت ، صبح و شام ،
برای او می رسید و بر زوال ملک و مال و وبال و نکال احوال سرامر
اختلال آه و ناله فلک گداز می کشید :

چه کردی با من ای گردون چه کردی
نشاندی آفتابم را بزرودی
ندارد کار دنیا اعتباری
وگر دارد دو روزی یا چهاری
بدنیا دل نه بندد هر که مرد است
که دنیا سر بسر اندوه و درد است

زمانه اکتفا بر این جور و جفا نکرده جمعی ظالم را بران آورد که چون باین روسیاهی در چشم ولی نعمت نتوان نمودار شد، مصلحت آنست که چراغ نور نظر از حدقه بصر آن پادشاه بحر و بر باید خاموش کرد - بر رسوائی و بهر خرابی که در وقت مکالمه بی معنی و اظهار لایعنی تیره و خیره نباند شد، میل در چشمش کشیدند و صبح نگاهش بشام میاه مبدل گردانیدند - سبحان الله در وقتی که باغوای میر جمله مجد پهایون بخت برادر خرد و دیگر سلاطین را کور کرد، قضا این روز میاه را هم برای ایشان پس پرده شب انتقام آماده کرده باشد و خنجر و کاردی که بیدریغ بر جگر و گوی مجد معزالدین و جمعی دیگر از بندهای عقیدت آئین رانند، تقدیر بر موجی حبین این جوان بی تمکین بقلم قدرت رقم معاوضت بر نگاشته خواهد بود - از آن خوبتر اینکه اقدام بیجای چندی بی آرم و حیا که بالفعل با ولی نعمت نرد دغا باخته مصدر حرکات شنیعه می شوند و اسباب خسران و نقصان برای خود و عشایر خود آماده می سازند چه گمهای رسوائی برای ایشان در چمن روزگار خواهد شگفت :

شنیده ام که بقصاب گوهمندی گفت
 در آن زمان که سرش را به تیغ تیز برید
 سزای خار و خسی را که خورده ام دیدم
 کسی که پهلوی چربم خورد چه خواهد دید

تا از وجود حسرت آلود مجد فرخ میر تخته بر سینه بخت و سنگ بر افسر بود، واقعه طلبان شهر و دیار و سر بزانو گذاشتهای تماشا خیال کوکنار اخبار وضعی می تراشیدند که تهور خان والا شاهی و روح الله خان پسر خانه زاد خان و جمعی دیگر راجه جی سنگو را بالشکر گران می آرند و حضرت را خلاص می کنند و گروهی زمانه آشوب تقدیر بودند که چون حضرت را هنوز بهره از بصارت است و این دو برادر از کرده ناکردنی پشیمان شده خون می گیرند، در خلوت فلان روز مقرر گشته باز استعفای

جرائم خود کرده بر سر تخت بنشانند و خودها ترک نوکری و منصب گفتند در باره بلباس فقر بنشینند یا به بیت الله می روند - بر همین قیاس بهر گوی و برزن داستانی بی خوف و هراس مذکور السنه عوام بود - چون قوانین خلافت و جهاننداری که بر تواریست از انتظام قدرت حضرت باری جل شانده تعدد حکومت بلکه نام شرک را نمی خوابد و ایشان را هم بقول باشم علی خان دکنی که در خلوتها بنواب امیرالامرا می گفت : حضرت سلامت - علاج مرض دو قسم است - یا تسکین مرض با ادویه یا از آمل آن بقلع ماده - اینجا که فساد طبیعت گیتی از استعمال در گذشته تا قلع ماده نبود ، صحت مزاج مملکت را متوقع نتوان بود - می خواستند بطور حضرت عالمگیر که برادرانرا با تمام دعاوی شرع از مردم بیحفاظ و بی ورع کشت ، این بیچاره را نیز جهان دستور بکشند - میدی باسین خان پسر سید قاسم کوتوال دہلی را طلبیده امیدوار چیزها کرده فرمودند که چون بدت را بحد فرخ میر بی جرم و گناه کشته بود ، چه باشد اگر بقصاص خون پدر دست بخنجر بری و کار او تمام سازی - آن جوان سعادت نشان برای نفع مردم خسران آنجهان برای خود اختیار نکرده جواب داد که ماها از چندین پشت غلام زاده های این بارگه ثریا جاء بوده و هستیم - از مولی غلامی را مصدر تقصیر دانسته یا بی نقصیر بکشد ، قتل مولی لازم نمی آید و جمعی دیگر هم از ارتکاب این فعل شنیع پهلوانی کردند - چون وعده اذاجاء اجیب لایستاخرون ماعنة و لایستقیمون رسیده بود ، میگویند کسی از جیمه ها بطمع شوم عاقبت خود را تباہ و روی دایری سیاه کرده بدین نام کرد کار آن پادشاه مجبور مغفور تمام کرد - روز دیگر که لاش مبارک بر آن تصدیق مردم واقعہ طلب بر آورده در قلعہ بر بوریای انداختند بردند ، بر آن و بر بچشم عبرت نگاه کردند - از ورم چشم و تیرگی و زردی خلق می شد - بخفا یا زہر بلابل می خواستند مرغ روح را از قفس قالب

الف - برآله درد رفته بود -

معنی از سخت جانیها میسر نیامد - آخرها زخمی چند نزدیک یگلو و متصل مینه که جای دل و جگر است ، زدند که نمودار می شد :

ز بهر چه از بهر دو روزه عیش

الحاصل بتجهیز و تکفین پرداخته بمنزل آخرین رساندند - و جمعی از خواجه سراها و ریزه منصبداران و جزوی از اسباب توزک همراه بود لیکن چون خویبهای آن پادشاه بیگناه بی تدبیری جان و مال خود را وبال دین و ایمان کافر نعمتان دنیا قبله نموده ، بیاد مردم بود ، از نهایت افسوس و دریغ عالمی همراه تابوت غلو کرده بآه و ناله می پرداختند :

ای وای سرو باغ خلافت ز پا فتاد
گلزار روزگار ز نشو و نما فتاد
آن دم که ماه اوج بزرگی غروب کرد
گردون سیاه پوش شد و از صفا فتاد

خصوص گروهها گروه از فقیران بی اندوه که بزبان اهل اردو 'لچہ' می نامند ، فریاد کنان و دشنام بدشمنان گویان می رفتند :

آن دم که این قضیه پائل نمود روی
نگرفت دست قهر چرا دهر را گوی

در روضه^۱ نصیرالدین محمد پایون پادشاه که مدفن خرد و کلان اهل این خاندان است ، بخاک پاک سپردند و فارغ از عقاب و عذاب چند روزه اش کردند - آنقدر الفت و محبت این پادشاه بسیار بخش بمردم کم استعداد بود که تامدتی فقرای محتاج و ابن السبیل هرگز در سواری امرا لب سوال نمی کشادند - بلکه از بعضی اهل دول مثل ظفر خان طره باز خان وغیره که

۱ - الف - می گفتند -

نان و حلوا و قاشق اوغرا مقرر و معتاد بود ، اخذ آن ترک کردند و می گفتند دست و دهنی که لذت آشنای انعام و احسان آن پادشاه شهید بوده باشد ، او از جفا کاری تمک حرامان و کم همتی بد سرانجامان باین عذاب و گرفتاری و نکبت و خواری از دنیا رفته باشد ، زبر نصیب خلقی که باز ذایقه پذیر لقمه گرم یا داغ بتن گیر اعطای قراضه و درم این وخیم العاقبتان بخل شیم تواند شد و از جمله نشانهای مغفرت و حسن قبولیت آن روح مقدس آن که همین غربی مساکین و عقیدتمندان صاحب یقین مبلغی از دستمزد حرفه و پیشه فراهم آورده آب و آش 'روز پنجشنبه' بر دروازه روضه بهایون ، پخته بارباب استحقاق تقسیم نمودند . هر که از ارباب حشم در راسته بازار و پیش دربار جهاندار بنگاه مردم احادالناس در می آمد ، بی محابا زبان بشناخت دراز کرده تلخ و تند بیانگ بلند می گفتند و صرف از مال و جان خودها نداشتند . خصوصاً حالتی که بر مردم سواری و فوج راجه اجیت منگه که از راه دور در این مجرا بدولتخانه می آمد و می رفت ، این همه خفت نصیب هیچ بنی آدم مباد . راجپوتان خون جگر می خوردند و دست بخنجر و شمشیر می بردند لیکن باخلق خدا و هجوم عام بی پروا تا کجا سر بشورش برداشته در جواب و سؤال باشند ، حتی که از یاوه گفتنیهای مردم در هوای راجه بعضی کشامره چمچه فروش و جمعی از دلان بلا کوش بجرم سفاقت مقتول و به تشهیر مخدول شدند و باز دست ازین حرکت باز نمی داشتند . در حق این دو برادر خود چه توان گفت که چه قدرها دعای بد بستر و علانیه میکردند و منتظر انتقام از جناب منتقم حقیقی بودند که عنقریب عاید روزگار ایشان گردد . چنانچه در ماه و کسری گذشته بود که آثار آن ظاهر شدن گرفت . از آن جمله آنکه :

—:0:—

۱ . الف . سواری . ۲ . الف . دعاوی .

کوچ نواب امیرالامرا ، سید حسین علی خان بہادر بسمت
اکبر آباد برای فتح قلعہ و دستگیر کردن محمد نیکو سیر
پسر سلطان محمد اکبر و کشتن تواری مترسین

یکشبتبد غره شہر رجب ۱۱۳۱ ھ خبر از اکبر آباد رسید کہ تواری
مترسین برہمن سرگروہ بکسریہ ہای متعینہ دولتخانہ و بعضی از مرزایان
حمیت بیگانہ کہ امداد طالع خداداد و مساعده بخت ازلی بنیاد نداشتند ،
شاہزادہ محمد نیکو سیر پسر سلطان محمد اکبر بن حضرت عالمگیر را کہ بعد
آوازی پدر در سن چار سالگی بدست مردم پادشاہی افتاد و بحکم جد بزرگوار
با لواحق و توابع خویش در قلعہ اکبر آباد بقید چہل و پنج اسائی
رسیدہ و محض بر در و دیوار سنگلاخ چشم حیرت کشادہ درہای دولت و
تدبیر بر روی خود بستہ دید حتی کہ گاو یا اسب درین ایام شورش بنظرش
در می آمد ، حیرت زدہ از حضار پیشگاہ دربار می پرسید کہ اینہا را چہ
نامند و از اجناس حیوان کدامند ، بنفاق سادات عالیدرجات و شہرہ اینکہ
سدعی خون برادر زادہ خود شدہ از حبس برآورده بر سر برجی از قلعہ بچشم
رعایا بر آوردند کہ تخت سلطنت بجلوس میمنت مانوس این والا نژاد کہ ہم
بازت وہم باستعداد شایان رعیت پروریست پایہ ہمدوشی عرش و کرسی
یافت . عوام کہ اولئک کلانعام ذہن رسا ندارند ، بارادت و بیعت زبان
اقرار کشادند و بطمع شوم اکثری از سادہ ترکان و بی برگان نام سپاہگری
بر خود بستہ داخل قلعہ شدہ زرها بخاک برابر دامن دامن پر یافتند و نمی
دانستند کہ وبال و خہار این دو روزہ نشہ ہوش ربا بکدام روز سیاه خواهد
نشانید و شہرت دادند نواب نظام الملک حاکم مالوہ و راجہ جی سنگھ سوانی
زمیندار انبیر و راجہ چھپیلہ رام ناظم الہ آباد وغیرہ متفق شدہ باعانت و

۱ - اولئک کلانعام بل ہم اضل - قرآن - ۸ - ۱۸۹ -



امداد آن بیچاره و بی استعداد رسیده پیکار طلب میدان مبارزت شده اند . سید غیرت خان خواهرزاده سید حسین علی خان امیرالامرا بهادر که بصوبه داری مستقرالخلافت اکبر آباد استیاز داشت ، بلند حوصلگی را کار فرموده با مردمیکه حاضر وقت بودند ، پای ثبات از دست نداد تا اینکه سید حسن خان فوجدار گوالیار و بعضی زمینداران آن اطراف و جوانب وغیره رسیدند و در شهر عمل و دخل مدعیان ترویج و تشریف یافتند . در همان چار دیوار قلعه هر کرا خواستند بمنصب و خدمت بی اصل نیاختند . از وصول این خبرها واقعه طلبان شهر دہلی و عوام الناس قریه و برگات بر نیرنگی تقدیر بی نبرده زینها بطعن این بر دو برادر در کشادند و داد وقاحت دادند . زمانه عجب داد مکافات داده شومی کورتکی در شهرت بیاد افراہ گرفتار کرد . قول بعضی که فراین عنایت و مہربانی از بند تیرتیر باین بر دو برادر و بعض دیگر از امرای کهنه عمله مثل محمد امین پاشا وغیره رسید که سلطنت ہندوستان بازچہہ آمدن و از عالی رؤیای خواب و خیال نیست کہ از ورثہ بزرگ در گذشتہ باصاغر مقبرہ بردند و قتل و حبس و قتل و اسیری مجد فرخ سہر بمقتضی ازادہ ازلی ایقوع آمدند . بعضی از آن از کردہ نا کردنی نداشت کشیدہ و سر خجرات در دستان عجزی بچہہ روی انقیاد بدرکہ ما آورد کہ سبقت آورد بر غضب و عجزی مرانہ و مناصب بہان دستور خوابد بود . بظہار بعضی نواب قطب الامرات بکثرت قبول و اشتغال باسباب تعیش و تجمل زمین آورد کہ ہنر عزیز بی تہذیب و سواد و باکبر آباد رسیده آورد و از رخن خیمہی بی حدت و بزمی بکثرت خدایا بعداب و عقاب اجتناب ورزید لیکن از نیادہ صاحبان سادہ و بی الالباب را در جمعہ حال پای ثبات از جا کنی بردند . بعضی از نواب شورش بمسامع فیض مجامع نواب امیرالامرا رسید ، از نظم و انضام و تقید ساعت نجوم و تقدیم سعادت و نحوست رسوہ نیرتیر و شائستہ خان مرحوم کہ تعلق باملاک ایشان آفرقتہ بوج و برودہ در حوصلی اسد خان مرحوم فروکش گردید . بنا بر رسم و عادت ، تازہ پادشاہ از غم

و فکر عالم بی پروا را دیده ، خلعت رخصت برای از ہم پاشیدن غبار فتنه که برخاسته بود ، یافتہ ہفتم شہر رجب بر بارہ پلہ دائرہ لشکر فیروزی اثر گردید و ہنگامہ نگاہداشت سپاہ و کسب و کار ہر بیدستگاہ کہ می یافت ، سید عبداللہ خان برادر کلان اکثر برای ملاقات و مشاورہ پیش امیرالامرا برادر خود می آمد و از خبرہای تراشیدہ مردم ، شاید کہ اصلی ہم داشتہ باشد ، آنچه بگوش خوردہ ، حرفش ہمین کہ برای چہ ہنگامہ آرای محاربہ باید گردید - چہ مضایقہ اگر ہمان مدعی سلطنت را از اکبر آباد باید طلبید ، چہ اگر اختلال و زوال جاہ و حشمت و سستی پایہ رفعت بخاطر بگذرد ، بالفعل بفضل ایزدی و اقبال سرمدی از حطام دنیوی و روزگار و اعوان و انصار آنقدر ہا سامان معد و مہیا داریم کہ باوجود تمکن او بر سلطنت و اغوای بعض از حسد پیشہای ہیچ یکی از امرای عظام و دنیاداران صاحب احترام را دل و دست آن بنظر نمی آید کہ بما خواہد پیچید -

این مال اندیش حقیقت کیش از استبداد خود در نگذشتہ سری بدین خیالات نمی آورد و می گفت کہ ریاست و بہادری ما اقتضا نمی کند مقدمہ را کہ زاغان چند بواولیای بیمعنی سبب افساد کارہای سلطنت ساختہ و پردہ از روی کارہای چند بر انداختہ باشند ، بر تدبیر عقلای دور اندیش و کنگاش مہبان صداقت کیش رجحانی دادہ آید . باید کہ باستعجال بر موقف شورش رسیدہ دستبرد خانہ خرابان تماشما کرد - درین ضمن کہ بنا بر تہیہ اسباب سپاہی و جمع مواد نبرد قریب یک ماہ وقفہ لشکر نصرت پیکر بر بارہ پلہ اتفاق افتاد - از قدرت قادر بیچون کسلی بمزاج آن تازہ نہال جوئبار سلطنت راہ یافت - چنان مسموع شدہ کہ ہم در مدت قید تپ دق عارض وقت گردیدہ بود - در ہنگامہ دستگیر کردن مجد فرخ سیر و تلاش پادشاہزادہ ہای دیگر بحسب نصیب و قسمت ہمین جوان کہ بوجاہت و

۱ - الف - بنا بر تخت نصیب وقت -

فراست مقبول و مطبوع طبایع انام شده بود ، بدست عزیزان آمد و بسبب اضطراب هیچکس از تشخیص مرض مطلع نگردیده بر تخت سلطنت اجلاس نمودند . بنا بر این معنی که از توره سلطنت خاطر جمع نداشتند فکری بوده نواب امیرالامرا پیشتر قدم براه نمی گذاشتند تا اواسط رجب طوطی روح آن نخل بهشتی باشیانه خلد پرواز کرد .

—:0:—

جلوس برکت مانوس رفیع الدولہ برادر رفیع الدرجات شاہ مرحوم

پادشاہزادہ رفیع الدولہ برادر کلانش را از جہاں اساری بر آورده
بسلطنت برگزیدند و ازین دغدغہ خاطر جمع داشتہ از کنار دریای جمنا
روانہ اکبر آباد شدند۔ ہجوم افواج فتح امتزاج دران دشتہای پن طرفہ
صلابتی داشت کہ از ہر طرف لشکری موج مانند جیحون و جوانان
نہنگ تمثال سباح دریای خون بنظر در می آمد۔ بحر عبرت نامہ نیز
بہر بیدستگاہی پیامردی صاحبان بیان ناتوان غبار آما دست بدامن عزیزان
می رفت و بچشم عبرت نگاہ تماشای احوال خلایق مختلف اقرال می نمود۔
چون مری وقت را سری بحرف سوزون بر جگر خون بود و سخن حالی در آن
وقت شگفتگی خاطر می افزود، مطلعی از خاطر نقیر سرزد کہ در سواری
بعرض رسانید و بعنایت مری مورد تحسین گردید۔ آخر الامر قصیدہای
ترتیب یافت۔ دو سہ بیت از ان می نگارد :

غبار فوج بود آیہ نشان ظفر
سواد سورہ فتح است تیرجان ظفر
عبور لشکر رسید کنار بحر چمن
سبک خرا می موج است ہم عنان ظفر
چہ جان برند کجا دشمنان قلعه نشین
کہ پایہ پایہ رسید است نردبان ظفر
بگرد حلقہ چشم عدو چو مژگان شد
ہر آن خدنگ کہ برجستہ از کان ظفر

بلاست تیغ پر آفت نشان که قبضه او
ز زردی رخ اعداست زرنشان ظفر

در عین اشتداد موسم گرما بیست و یکم شعبان به سکندره ظاهر آگره رسیدند
واحدی را مدعی امداد و اعانت جمعی متحضر که فی الحقیقت برای خود
رئیس زندان قرار داده بودند، ندیدند. سه روز دران منزل فتح شامل که
در جنگ مجد فرخ میر با مجد معزالدین و همدران مکن ظفر نصیب شده
بودند، تیمناً فروکش کرده روز چهارم در باغ دهر آرای تشریف ارزانی
داشتند و علم مردی و مردانگی افراشتند. تردد های نمایان از محاصران
قلعه بوقوع می رسید و متحصنان نیز داد تهور داده به تیر بندوق و
گلوله توپ کنجشک را نزدیک دیوار رسیدن ندادند. از سادات عالی
درجات باره، همه جانفشانیها بظهور رسید و اکثری از جوان شهادت پیشه
هدف تیر بندوق و جزائر شدند و بگفتگوی عوام درجه شهادت یافتند و
نیک نام السنه انام گردیدند. منجر خون افغن لکینو پای استقلال
افشوده در قید قیود مردم صادر و وارد قورق خوبی کرد که پنج هزاری شد.
حیدر قلیخان با آنکه خراسانیست گرد و پیش قلعه بامستقلال می بود و
تدابیر صائبه از مورچال می اندیشید تا آنکه نقبهای متعدد زدند لیکن آدم
ضعیف خلقت تا کجا در کوه متحصن که خندقش بعنق چاه و نمکره و باره
اش باوج ماه رسیده باشد، سر بسنگ زند و جان و دل بیفکده کند.
حیدر قلیخان از مصالح قلعه گیری توپ و جزائر و فرنگیان هزار بسیاری
بمراه داشت و تعداد توپ و ریهک و جزائر و بندوق و باکچه بیچ اندرون
قلعه را خود حسابی نبود لیکن خواه از بی توفیقی ید از رحم دلی مجد نیکو سیر
می گفت که سپاهیان بیچاره رعیت ما را که پایا فرزندی دارد، عیب
نکشید و انتظار افواج از راجه جی سنگ سوئی و چنپیل، رام دانست
به در صورت هجوم مردم یک مرتبه از قلعه برآمده باید

۱ - الف - پندر - ۲ - سموگره -

دستبردهای نمایان کرده و از فوزان و حرماتی دولت نما قرعه سعادت و شقاوت باید زد و از چشم بند تقدیر ازلی غافل بوده نمی دانست که بیای خود در دام افتاده - بکسریهای کفره از بیحفاظی ضربهای گلوله در برابر مسجد بیگم صاحب که محاذی دولتخانه ارک مبارک است ، سرمی دادند - چنانچه به اکثری از عمارات ترپولیه و بعضی کنگره مینار و زینه سرمی زد و دیگر عمارات سنگین شهر از صدمات پوشربای توپهای قلعه کشا ضائع شد که تعمیر آنها مبالغ گران سنگ باید که میزان قیاس بر نسنجد - ازین طرف نیز توپ شیردمان غازی خان و غیره ضربهای سخت سخت که جگرهای حاضران لخت لخت میکرد ، رسانید لیکن خرد و بزرگ هندوستان می دانند که قلعه سنگین و متین که از تنگ درزی سنگها که گویا از یک قلعه کوه تراشیده اند و عرض دیوارش نیز از بیست گز متجاوز نشان دهند ، در هفت اقلیم که تعمیر یافته باشد این همه تلاش مردم شجاعت پیشه و بهادران سرگ اندیشه هیچ کار نمی کرد تا اینکه در عرض یک ماه اکثری از شکم بنده های زر قبله که بگان فاسد و خیال باطل داخل گردیده خود را از اعوان و انصار آن جامعه کفار می گرفتند ، از تنگ معاشی آذوقه بتنگ آمده در پرده شب خود ها را برخاک و سنگ انداختند و بدست محافظان مورچال گرفتار آمده بحضور نواب عالمیان مآب رسیدند و بیدلی مردم فتنه مرشت و سیه روزی تواری مترسین که بخطاب راجه بیربر و منصب پنج هزاری مغتخر شده بود و قلت آذوقه غلات و بعض ذخیره های کهنه از ماکولات که طبایع را بی تلاش بهلاک کشد ، معروض گردید - نواب بمقتضای ترحم ذاتی حکم انتزاع زر های پادشاهی که آب سبیل شده بود ، کرده و روادار قتل و اسیر مردم مستامین نمی شد و خلاص می کردند - همدرین اثناء راجه جی سنگه سوائی زمیندار انبیر ، بتحریک تهور خان و غیره مردم پادشاهی که در عهد محمد فرخ

۱ - ب - بکسریهای . ۲ - الف - بیحفاظی .

میرا مرحوم نیز نسبت بعقیده و اخلاص سادات صاف نبود ، از متوطن مالوفه خود دل بر داشته و بزسم راجپوتیه که هرگاه دل نهاد مرگ میشوند ، جامه های زعفرانی در بر و گیاهی سبز بر سر گذاشته از مسکن خود حرکت مذبوحی نموده در هرگنه توده تانک که می گروهی اکبر آباد باشد ، رسیده بر زبان رفت که معامله قسم دیگر است - اگرچه از استماع این خبر وحشت اثر قدسهای بعضی از جا رفت و رنگ بر روی شکست ، نواب قطب الملک سید عبدالله خان بهادر نیز با تازه سرو جوئبار سلطنت از شاه جهان آباد باسامان بسیار نهضت فرموده هم از آن راه می خواستند که متوجه تخریب ملک و مرزوبوم آن زیاده سرگردند لیکن بنام حوصله این بزرگ همت عالی اندیشه را که بالفعل سید دلاور علی خان بخشی فوج خود و میر مشرف و ظفر خان طره باز را در عون طغیان برسات بهراولی سمت فتح پور فرستاده فرمودند که از تنبیه کههان جات متحصن قلعه فتحپور پرداخته سد راه پیشقدمی راجه جی سنگه باشند - خود بدولت نیز مؤکد و محمد بله و یورش بر قلعه بودند و هم توجه خاطر بمقابله آن خیره سر داشته به برادر بزرگ نوشته که زنهار متوجه دیار کفار نبوده هر جا که رسیده باشند ، مقیم همان دائره باید بود و الا بهمین سمت تشریف آرند که با یکدیگر مشاورت مملکت داری باید کرد - از آنجا که مؤبدان تائیدات الهی را از سیاهی فالیز حسده شرارت انجیز اصلاً توهمی بخاطر نبوده ، جی سنگه و دیگر مردم ناعاقبت اندیش نمی توانستند مسابقت کرد تا اینکه کوکب اقبال قلعه نشینان از اوج رفعت بحضیض ذات بیبوط کرد یعنی دو سه کس از امرای عظام شان که بتطمع و ترغیب مردم مورچال بر آمده بودند ، بدست عقیدتمندان حقیقت انیش اسیر شدند مخالفین بحضور رسیده محبوس گشتند و از واژون کاری اختر سلطان عهد اصغر سیدی برادرزاده محمد لیگر سیر که بخيال باطل پیش جی سنگه رسیدن آن سید خود افروخته بود و می دانست که جماعتی بطمع خام رفیق او بوده در طریق آوارگی رهنائی خواهند کرد ، از اتفاقات بدست مردم چوراسن جات که درین

سلطنت دزدی و رهزنی مطلق از آنها رفته ، درجاعهٔ خدام بمناسب مراتب که منتهای آرزوی والا نسبتان بوده استیاز دارند ، افتاد - ظاهراً بدره‌های اشرفی قریب بیست هزار روپیه همراه داشت ، بمعنی نقد حضور نواب رحیم دل کریم الاخلاق آوردند - حکم نگهبانان شاهزاده فرمودند - زرهای آورده و خلعت خاصه و ده زنجیر فیل برای چورامن مرحمت شد - مخلصان را پایمهٔ اخلاص و اعتقاد بر افزود - بعد از چندی منصبداران دیگر از مغل و راجپوت ز قلعه برآمدن گرفتند - دہی بیستی که بحضور بندگان عالی می آوردند و حضار بزم سرور استفسار زندانیان دیگر می نمودند - ظاهر می شد که کار بر قلعه نشینان تنگ است و از کردهٔ نا کردنی پشیمان - و دیگر از جمله احسان الہی نسبت بمنظوران افضال نا منتہی آنکہ گندم و غلات دیگر اجناس از نخود و برنج و روغن و گوشت کہ طبیعت انسان بان تنویت یافته، مضار و مہاق را متحمل تواند شد ، مطلق در قلعه نبود مگر موته و ماش بوسیرہ بقت ہشت سالہ کہ مائر حیوانات و دواب میل بدان کم می کردند ، ذخیرہ ہا بودہ - بعضی جان بزر فروشان در پردۂ ظلماتی شب از راه کنار دریا بستہ ہای آرد و اجناس دیگر پنی قلعه بردہ کنگرہ نشینان ر مطلع کردہ برسند و علاقم بانہا می رسانیدند و مشت زری در حق السعی یافتہ گاہ مالماً و گاہ خامراً رجعت می کردند و چون معلوم شد ، بعضی از توپچیان ہمین مورچال بطمع شوم روادار این معنی بودہ و نمک حرامی را مستحسن داشتہ بودند - بعقیدتمندان جان نثار تاکید رفت کہ اگر ہم پشہ ای در ہوا پرزند و حبابی از دریا سر برآرد ، آنرا بہ تیر بندوق بخاک نشانند و این را بیاد صدقات بہوا فرستند - تدبیرات صالحہ بکار رفت - از صد کس متجاوز کہ در پیشۂ شناوری قطرہ مانند غرقۂ دریا شدند و موج تمثال آرمیدہ خرام مطح آب بودند ، نوکرها گرفتند کہ ہرگہ حرکتی خلاف قاعدہ از آب سرزند ، تنی چند از ان طائفہ ہنرمند خود را بآب بزنند تا ہر کہ از قلعه نشینان غرقۂ بحر خجالت می شدہ باشند یا از کائر نعمتان بیرون ارادہ غامد رفتن اندرون داشتہ باشد ،

ماهی تمثال گرفتار دام قهر ساخته پیامها رسانند - درین صورت که ابواب
 رجا بران جماعه ضلالت پیا از همه سو بند و غلغله عدالت و فیضرسانی
 سادات بلند شد ، قلعه نشینان از اندوخته خاطر خودها مایوس مطلق
 شده بزبان بعضی برآمده پیغام عجز و استدعا قول و پیمان جان بخشی
 کردند - از انجا که ذات نواب عالمیان مآب محض بصلاح کار و تدابیر
 روزگر مهذب است ، بعضی از افاغنه که قدم خدمت داشتند ، از برادری
 معظم خن جماعه دار بیرون قلعه فرستادند که محمد نیکو سیر را باتوابع
 و اواحق بیارند و آن جماعه ضلالت پیشه و تواری مترسین عاقبت خراب
 غوایت اندیشه را زنده گرفتار کنند - از انجا که آب و دانه آن صید
 گرفتار پنجه اجل آخر شده بود ، از حیات بیمزه محبت را متفوق دیده خود
 را خود کشت - بسمل واری آورده بودند - طاقت آن نداشت که جواب
 پرسیدها معروض کند - در طرفه العین جان داد و سر راه بر خاک خواری
 خفته عبرت گه دیگر گمراه گردید - مردم فدهی شب به انجا توقف
 کرده روز دومی بیست و نهم شهر رمضان المبارک ۱۳۵۵ محمد نیکو سیر را
 با برادر زاده و دومی که بنسبت گرفته بابا مثل نام گذاشته بود و ظهراً
 این هر دو برادر را حضرت عالمگیر به فتح قرین و فتح مبین شرف تسمیه
 بخشیده بود ، برابر هم بر دو فیل سوار کرده با فوج بسیر بدرت نواب
 آوردند - هجوم مرد و زن از لشکری و شهری که بر همه تماشا که
 قدرت الهی بودند ، حساب نداشت - روز گرفتاری نواب دو پیچاره سینه تر
 از شب کور بود - باری همینکه اندرون سراچه های اقبال داخل کردند ،
 نواب بمقتضای حفظ آداب خود یکسو شده فرمودند که در فلان و آنرا
 که شایزاده پیشین هم در انجا داشت ، برسم کمر را یکجا نشانده -
 از لمح خود تشریف بردند - آن ساداه مرد پردرد که در محاوره و مشورت
 زنان محل ایام عمر صرف کرده بود ، بمجرد دیدن تمام قد برخاسته بر نیکه
 از محاوره مردان یگانه باشد ، الفاظ عجز و العاج برای جان بخشی خودها
 ظاهر کرد و سلامهای خلاف قاعده بجا آورد - نواب بمقتضای حفظ ادب

دستش گرفته منع فرمودند که خاطر جمع دارید و این خانه را بهتر از آن
 شمارید. در آنجا بدست کفار گرفتار بودید. در اینجا هر همه خدمتگار شما
 خواهند بود. بعجز تمام ظاهر کرد که تا امروز از صغر سن بجهل و پنج
 سالگی رسیده ام. گوشه دامن مرا پیچکس ندیده بود. این زاغان سیه
 بخت افترای بینگاسه نموده مرا از مسکن عاقبت بمحشر مذلت انداختند
 خواجه مرا از سرکار پروانگی باید که در قلعه رفته تسلی والده مشفق و دیگر
 مردم محل کرده بیاید که آن هر سه اسیر دستگیر مشمول توجهات نواب
 عذر پذیر و محفوظ و مامون از عذاب جانگیرند. این برمه تن را در
 خرگهی بستر و بالین از تحمل و قالین و دیگر ضروریات بخدم معتبر حواله
 داشته ترتیب کرده، دادند و تاکیدات متواتره در ضبط خزاین و افشای
 دقایق و گرد آوری احوال منتشره بکار رفت و جماعه معتد بر دروازه
 نشستند. هر که از لشکر خود و مردم گمراه برآید، بی تجسس و تفحص
 نگذارند. اموال بسیار از جیب و کنار پیاده و سوار بر آمد
 و بقید ضبط در آمد و خزائن درونی که اندوخته سلاطین سلف بکف
 کرامت شرف این شائسته خلف شاه نجف حواله رفت که از زندان قفل
 و بند خلاص داده باصناف سپاه و مردم دولتخواه و محتاجان بیدستگاه
 مرور ایام و تقریبات واجب الانعام فائز گردید. نوبت فتح تا سه روز
 بلند آوازه گردید و مژده جانفزا بگوش دوست و دشمن رسید. فدویان
 جان نثار ندور فتح گذرانیدند و ریا کاران غرض بنده برجان کاسته بحسب
 ضرور لابد کتان رسیدند. صدای تهنیت از هر سو بلند شد و زبان پرزه
 سرایان بصرفه گو بند شد. در همان شب شتر سواران مژده رسان پیش
 نواب قطب الملک سید عبدالله خان رسیده مرور افزای خاطر حاضر و غائب
 شدند. بحسب نمود امتزاز گونه برای آن بومف زندان اخوان نیز پیدا شد
 از جوار سرای چهارته و کاسان بهاری که مضرب خیم پادشاهی بود،
 نهضت فرموده در مبه کیوچ بموضع کراولی بهفت گرو و پی
 مسافر انخلافت اکبر آباد که رو براه راجهوتانیه واقع است،

وقفه لشکر معلی گردید. نواب امیرالامرا بہادر نیز بعد ضبط اموال و خزاین و تعین قلعه دار و محافظان اماکن بتاریخ بیست و یکم شہر شوال ۱۱۳۱ از باغ دہر آرای کوچ فرمودہ در دو روز بکراولی رسیدہ بملاقات برادر و ملازمت گیتی خدیو حیرت نظر مسرور و معزز شدند۔ از وقوع این مقدمہ دولت افزای کہ در وہم و خیال مردم کوتاہ بین نبود، کمر خیرہ سران یکسر شکست و غبار فتنہ و فساد از ہر سو فرو نشست۔ لیکن راجہ جی سنگھ بمقتضای خبرگی ذاتی از جائیکہ رسیدہ بود، بر نخواستہ رفتن خود را بموطن موقوف بر آن داشت کہ این ہر دو برادر با رئیس خود بدہلی بردند و من بعد از چندی کہ عرق انفعال بہ او پاک نہاست پاک کنم آمدہ شرف ملازمت خواہم دریافت۔ بالفعل من ہر سر راہ حد خود نشستہ ام و ترک وطن گفتہ، چہ زبانزد مردم شدہ بود کہ آنبیر را وقت آمدن این طرف بہ براہمنہ بخشیدہ بود۔ کسان خود را پیش سہاراجہ اجیت سنگھ کہ در رکاب حضرت ظل سبحانی و در خدمت این دو برادر بانی مراتب قدردانی، شرف حضور داشت، فرستادہ از منصوبہ زمیندارانہ دری در آشنائی و دری بخیرگی می زد و این خبرها بر مزاج و ہاج نواب امیرالامرا بہادر ہموار نبودہ موجب ہیجان غبار غضب می شد۔ درین ضمن نیرنگی تقدیر خلی دیگر درمیان آورد کہ مزاج مقدس نوجوان حیرت پیشہ شب و روز گرفتار اندیشہ، یعنی محمد رفیع الدولہ شاہجہان ثانی از مرکز اعتدال انحراف ورزیدہ بہ سقم و اختلال گرائید۔ زیادہ بریک ماہ صاحب فراش سخت بودہ گاہی بہ بار عام و بہ تنفیذ احکام نمی توانست پرداخت۔ این دو برادر کویہ تمکین ہرگز وسوسہ ازین مراتب بمخاطر نیاوردہ بہ تشدید ارکان خلافت و تمہید مراتب سلطنت می کوشیدند و در اظہر عوام نیز نشست و برخاست سلاطین از عالم قیود و قیام سہرہ می شطربج و نمودہ حرفی کہ بمیان می آمد، از وجود و عدم و صحت و سقم ہادشاہ در گذشتہ سلامت و نکابت این ہر دو برادر غمین و خرم می بودند

و۔ ب۔ کتابت۔

تا اینکه هفتم شهر ذیقعده ۱۱۳۱ شاهجهان ثانی بقول عوام از خفگی روزگار و حسرت چیزهای مختار از تخت سلطنت که بجز نام ناکام در میان نبود، بر تختهٔ مرص دراز خوابید. این عزیزان از نهایت ضبط نگذاشتند که دقیقه ای در مراتب مملکت داری و انقلاب روزگار که در شاه گردیهای بی اختیار بروی کار می آید، از افراط و تفریط راه یابد. مگر همینکه جامعه بر غلط قیاس از تقدیرات ایزدی چشم پوشیده اقترا می کردند که اینها برویاه بازی در آمده تازه گلهای چمن خلافت را خص پوش گلخن حدشان ساخته بمزور می خواهند که یکی ازین دو برادر افسر ریاست بر سر و قبای سلطنت در برگیرد. این معنی در وهم و خیال ایشان نمی گذشت. نعود بالله مما یفترون. مادات عالید رجات را انتزاع سلطنت از سلسله چغتاییه برگز مطمح نظر و مرکوز خاطر نبود و خیر سلطنت که بمشیت ایزدی در کم فرصت بوقوع می آمد، شهرت‌های غیر واقع برای ایشان بر روی کار می رسید.

جلوس برکت مانوس حضرت محمد شاه بادشاه غازی خلدالله ملکه و سلطانه

لاچار فوجی ہریاست سید غلام علی خان بشاہجہان آباد فرستاد۔
پسر جہانشاہ مرحوم کہ محمد روشن اختر نام دارد، طاہیدہ پانزدہم شہر
ذیقعد ۱۱۳۱ بزیبا خلعت خلافت آراستہ درچشم جہانیان جلوہ افروز
معدلت ساختند و بلقب محمد شاه ملقب و موسوم کردند۔ جوانیست
وجیہ و شایستہ و نسبت بہ برادران دیگر در حرف و حکایت دلیر و بایستہ۔
نعش آن حسرت سفر عالم کمرانی بمدفن چغتائیہ کہ عبارت از روضہ
ہمایون بادشاه مرحوم است، فرستادند۔ باری ازین دغدغہ نیز خاطر جمع
داشتہ بقصد تنبیہ و تادیب جی سنگھ خیرہ سر بیست و دویم شہر ذیقعد
۱۱۳۱ از کراولی کوچ کردہ بیست و نہ روز در فتح پور وقفہ ہر دولشکر
واقع شد۔ مہا راجہ اجیت سنگھ پسر راجہ جسونت سنگھ کہ بخاطر
داشت این دو برادر ننگ و ناموس خود را بیاد دادہ عضد قوی اینہا بودہ
و ہست، اکثر در مشورت شریک بودہ نوشتجات و پیغام بہ راجہ جی
سنگھ کہ باری از استقامت راجپوتیہ پای جرأت او نہیچ باب کمی نکرده،
می فرستاد تا اینکہ بعد رد و بدل بسیار زری بی تعیین بقول بعضی بیست
لک روپیہ و بزبان جمعی کم جہت استخلاص النہر موطن سالونہ او کہ
بہ برہمنان دان ارتھان کردہ آمدہ، در تودہ تانک با اکثری از بندہ ہای
پادشاہی و الوسی از قوم خود ہا قائم کردہ نشستہ بود، فرستادند و شہرت
یافتہ کہ زر عنایتی بابت کتخدائی او کہ بادختر اجیت سنگھ کہ از سنی
منسوب بودہ، دادند۔ پھر تدبیر و تزویر ملکہداری روز جمعہ بیستم شہر
ذی الحجہ ۱۱۳۱ از فتح پور کوچیدہ نزدیک کراولی دائرہ شد۔ شنبہ
پگاہ آن با کبرآباد رسیدہ در احاطہ چار دیوار پختہ باغ دہر آرای کہ در
وسعت مکان از عالم چار رکن عناصر اربعہ محیط قوام ابدان اشخاص لشکر

شده بود ، فروکش نمودند و افواج بحر امواج برای تصفیه و تزکیه خار و خس فتنه و فساد بعضی از قوم جات که درین سرزمین از قرون پیشتر و دهور بسیار بخیرگی و سرسختی' اشتها دارند ، بلکه سلاطین عالی مقدار امرای عظام را همواره به تنبیه و تادیب مفسده این ملک که به بینه زبالزد عوام است ، مقرر داشته اند ، رخصت می یافت که بعضی حرکت خلاف قیاس ازین جامعه کناس بوقوع آمد یعنی شنران بار بردار سرکار قریب یک صد قطار غارت کرده بردند و نزدیک معد آباد پانزده کروپی از اکر آباد ، در اماکن خودها که گزهی' های خام بمتانت تمام احداث کرده اند ، سری بکنج دزدیده' در خوف و رجا بسر می بردند - سید دلاور علی خان بخشی سرکار با جوانان جرار و پیکار طلبان کرار' که هر یک چون جوهر های چشمه' آبدار خنجر و شیرنیستان تیر پیکان شرر بودند ، بتخریب فتنه طاغیه رخصت یافت - این عزیز دلاور و بهادر یک هفته تردد های نمایان کرده مفسدان را اکثر قتیل تیغ آبدار و آواره وادی قرار ساخته سرخرو و ناجو بحضور دولت ظهور رسید -

—:o:—

- ۱ - الف - سرشیخی ، ج - سرشیخی -
 ۲ - الف - احرار -
 ۳ - الف - احرار -
 ۴ - الف - ورزیده -

نہضت فوج ظفر موج امیر الامراء بہادر بسمت صوبہ الہ آباد
 بقصد جنگ گردہر بہادر و رفتن
 راجہ رتن چند برای صلح

درین اثناء اخبار موحشہ از طرف الہ آباد و پتنہ و پورب دیار رسیدہ کہ گردہر لعل ملقب بہ دیا بہادر برادر زادہ راجہ چہیلہ رام متوفی ، ناظم الہ آباد ، بمقتضای حادثات سن و شوریدگی احوال نظر بوفور اسباب دنیا کہ از مدت ابتدای سلطنت مجد فرخ میر مرحوم برای شان میسر بودہ ، تن بمطاوعت نمی دہد و بعضی از خزاین فرستادہ مرشد قلی خان حاکم بنگالہ و اکثری از اموال تجارت پیشہ ہا بحیلہ و حوالہ داشتہ بحضور نمی فرستد ۔ از جناب فیض مآب ارشاد نامہا قرامین مطاعہ بمواعظ و اندرز از عنایات پادشاهی و الطاف این ہر دو برادر منظور و محفوظ الہی درباب حصول سعادت و ملازمت بندگان حضرت و اشتہال کرم از جناب خلافت سمت ترسیل یافت ۔ آن برہمن زادہ خودی پرست چون گوسالہ شیر مست ، در عرضداشت خود حرکتی چند کہ ناشی از حسن ادب نباشد ، التماس کردہ اینکہ ہنوز مرا از مام عم خود فراغ نیست و رسوم شیون و زاد آخرت کہ بزبان این طائفہ کریا کرم گویند باقی ۔ ہم دربن مکان لب دریای تریپی کہ از سہ دریای گنگ و جمن و سرستی دریای بصلابت و ہیبت یکجا می رود و معبد پراہمہ ہنود است ، باید بود ۔ تا یک سال بر آمدن من ازینجا بشرف ملازمت بنددن حضور معلی نمی شود ۔ سید شاہ علی خان و بعضی دیگر کہ نا دیر باز پیش جنہیلہ رام بطلب خزاین و اموال پادشاهی رفتہ بودند ، دربن ضمن از پننامہ ہای حیرت افزا و انتظار او اس حضور معلی مسابقت تمی توانستند کرد ، مامور شدند کہ او را از الہ آباد ، اگر بمعقولیت برآید ، روانہ صوبہ اودہ و سرکار لکھنؤ و گورکھپور نمایند کہ بنظم و نسق صوبہ داری

آنجا و فوجداری سرکارهای مذکور از پیشگاه خلافت و اعانت بندگان پادشاهی کوشیده و با استحکام قلعه و حفظ اموال سعی بلیغ نماید و الا خود مستعد تنبیه او بوده بحضور بر نگردد که افواج دیگر باخراج او فرستاده آید. اتفاقاً میید مذکور بسبب بعضی امور پلند شوخی او گران دیده و مال اندیشی را کار فرموده معروض داشت که آنچه لوازم مواسات و مهربانی بود، بآن شیر جنگ نادیده از شهزاد پور بنوشت و فوائد خاطر نشان او کرده لیکن او را نکبت خانه خرابی نمی گذارد و با استحکام برج و باره قلعه متین و حصن حصین المآباد و جمع ذخائر از غلات مشغول است. از این خبر وحشت اثر مزاج بندگان نواب عالی برآشفته حیدر قلی خان را با کثری از مردم پادشاهی متعینه آن سمت فرموده حکم به بستن پل دریای جانا و عبور پیشخانه کردند. در کم فرصت پل تیار شد و بنا بر تدبیر ریاست تخمیر از امرای متعینه خود را حکم بمرور شد و لشکر بامن و آسائش از دریا گذشت. چون ذات شریف مقید بسعادت و نحوست اوفات بر ضوابط اهل تنجیم نیست که بهانا هرچه مختار سعادت‌مندان ازلی است، همان سعید و برچه متروک ایشان، از سعادت بعید، سوم صفر المظفر روز جمعه از باغ دهر آرای سوار شده و برسم ادب پرستان از پیش خلافت خلعت رخصت یافته از راه دریا بر کشتی سوار در باغ جهان آرای بیگم صاحب نزول فیض حاول فرمودند. کشتی را بحر فیض در آغوش و دریا را از موج گهر عرق نثار در جوش، دریا از سطح آب فرش حریر موج وار آسترده و مابی در مراتب خدمت زبانی معذرت گم کرده، موج شمشیر آبدار مغربی بفتح و نصرت بنظر گذرانیده و گرداب گرده سپر پیشکش عرض رسالید. حباب بتاشای لقای فیض انتہاء چشم کشاده دست بدعا بر آورده و سپاس گذاری قدوم فیض لزوم نفس می شعرد. القصه بتقتضای صوابدید ارکان دولت حیدر قلی خان را که بتهور و تدبیر جنگ تفنگ و تیر ششمر بود و در سواد سورت بندر و پورپ دیار از دستش کارهای نمایان برآمده، بر سر منقلا روانه المآباد فرمودند که گرم و

گیرا شدافتہ بمواعظ بوش افزا و حرفہای ہم و رجا اورا از قلعه بر آورده اگر نقشی از سعادت بچین داشته باشد ، باستلام آستان فیض نشان مستسعد گردیده بخدمتی از صوبجات بہان طرف سر افراز خواهد شد والا از بہان راہ بصوبہ داری اودہ و فوجداری سرکار لکھنؤ و بیسوارہ وغیرہ مستبشر بودہ روانہ آنطرف شود ۔ خان شہامت نشان در کم فرصت خود را با رفقای کار آمدنی بالہ آباد رسانیدہ از ہجوم حشم و خدم و وفور اسباب و مردم در استحکام قلعه و بارہ دریافت کہ معاملہ چیست ۔ یک دو مرتبہ آن جوان تہور نشان از عالم مہانداری بر آدمیت افزودہ خان را بعنوان شایستہ دریافت و حرفہای خود سری بتصریح و کنایہ بر زبان آورد کہ چون اعتقاد حفظ آبروی بحضور این صاحبان از میان برخاستہ ، طبیعت اصلاً و مطلقاً بواگذاشت این قسم سکن متحصن کہ ہم پناہی بچہمت حفظ جان و ناموس ہم در صورت ارتحال عاریتی سرا باعث نجات عقبی است ، راضی نمی شود ۔ عرابض حیدر قلی خان شبانروز بسعی شتر سواران باد سوار و قاصدان سرعت درکار از استمزاج صلح و جنگ و گرمی ہنگامہ تیر و تفنگ می رسید و ارشادنامہ ہا نیز ناشی از مراتب آشتی و پرخاش سمت تبلیغ می یافت تا اینکہ مدت چار ماہ بچہامہ و حوالہ درگذشت و آن جوان جلادت نشان سامان قلعداری از ذخائر غلات و سرب و باروت و دیگر آلات حرب کہ تا دہ سال کفایت کند ، بہرمانید و بر ہر شرار و کنگرہ قلعه بلای برق نشان اجل دہان درچیدہ ۔ درین ضمن دوسہ کورت با مردم حیدر قلی خان کہ اکثر عرب و ارمنی و فرنگی بودند ، بعبار گفتگو ہم شد و جنگ تیر و بندوق نیز در میان آمد ۔ بعضی عرب زادہا درجہ شہادت یافتند ۔ آخرالامر حیدر قلی خان از اصلاح مزاجش در مقدور خود ندیدہ دست باز گشیدہ معروض داشت کہ تا بندان عالی خود بدولت متوجہ این سمت نشوند ، این جوان آتش مزاج از حرارت در نمی گذرد ۔ بنا بر آن بیست و دویم جہادی اول ۱۱۳۲ از باغ جہان آرای اوچ

فرموده بر جهرنہ در باغ بلند دائره شد . همیشه دبدبہ کوچ و غلغلہ نگاہداشت فوج و آوردن ضرب توپہای محشر صدا برالسنہ افواہ بود . درین ضمن نواب قطب الملک بی قای کرده پیشخانہ خود از آب جمن گذرانید کہ افتتاح قلعہ اکبر آباد حصہ برادر او بود و قلعہ الہ آباد و من بتسخیر ہمت بلندی اقتضا می توانم کشود . آخر بعد از تدابیر بسیار و الدیشہای دور از کار راجہ رتن چند با مصانع فراوان بچنگ زرگری رفت و بہمہ مکر و تزویر او را از قلعہ الہ آباد برآوردہ بحر است صوبہ اودہ و آن حدود فرستاد و شاہ علی خان سید بارہہ پصوبہداری و قلعداری الہ آباد مقرر کرد . دیا بہادر زرہای بیشمار از قیمت ذخائر اجناس قلعہ و دیگر تنخواہ منصبداران متعینہ تجویزی خود ، ہرچہ قدر خواست ، بیصرفہ و بیحساب گرفت .

-----:():-----

۴

۱ - ب - جرأت -

تمہید رفتن امیر الامرا ، سید حسین علی خان بہادر بسمت دکن و جنگ سید دلاور خان بخشی

از انجا کہ قضا در کارہای دیگر بود و در بنای دولت این ہر دو برادر تخلصی می خواست راہ باید ، اول سر رشتہ تدبیر کہ از دست ایشان رفت ، آن بود کہ راجہ رتن چند ، کلید عقل ایشان ، باصلاح معاملہ بہ پورب رفت ۔ درین ضمن امیر الامرا ، بہ سید دلاور خان بخشی خود کہ بتسخیر راجپوتانہ برآمدہ در نواحی ہوندی و کوتہ فتح های نمایان کردہ بود و اسوال قیمتی غنیمت آورده ، نوشت ۔ بشہرت اینکہ برای آوردن قبایل از خجستہ بنیاد رہگرای آنطرف است و دواصل بخيال بیجا کردن نواب نظام الملک نظام صوبہ مالوہ و اجین برود ۔ و در ظاہر فرمان مہر و نشن آن بیچارہ حاکم و محکوم چند ناکس فرستاد کہ نظام الملک خود را بحضور عالی برساند ۔ صوبہ داری اگر آباد می دہم از انجا کہ نجابت و بزرگی و فراست و سترگی و شمول کرم بر غربا و غمخواری فقرا کہ در ذات آن بزرگ مخمر است ، محتاج بگفتن و نوشتن نیست کہ او در خوبیہا از امتداد اعصار شہرہ زوردار است ، دریاوت کہ معاملہ چیست ۔ از مالوہ برآمدہ یک دو کوچ رو بہندیمقان کردہ راہ برہانپور گرفت و از ارادہ خود بر زبانہداد ۔ شہینکہ برسات آخر شد ، بطواف بیت اللہ می روم ۔ ابن مرد بعقل و تدبیر خود مشہور کہ امیر الامرا ایش می گویند ، سید دلاور خان بیچارہ را بطعن و طعن نوشت کہ جبن و غردلی تو بیش ازین چہ خواهد بود کہ نلاں از دستت جان ہسلست برد ، تعاقب ہم نتوانستی کرد ۔ دلاور علی خان را رک باشمی جوش زد و غیرت سیادت برآن آورد کہ چار نا خار با اجل در سیر شد ۔ جمعی از راجپوتان ریاست نسب مثل بہم سنگہ راجہ کونہ و گج سنگہ راجہ لرور و بعض دہگر کہ بموجب امر نواب امیر الامرا رازق

طریق بخشی و وابسته نام و انگ و دست در زیر سنگ اکثر رسمیات بودند ، بر همه عهود و موثقی مؤکد بسته قسم یاد کردند و کمر همت چست بر بسته خاطر داشت این بزرگ که دولت از خانه اش آهنگ رفتن داشت ، آماده مرگ شده و براه برهانپور کوچیدند . نواب نظام الملک را بمقتضای راستی و راستکاری نزاعی و پرخاشی بخاطر نبوده در برهانپور بفرغ خاطر و جمعیت ظاہر و استتالت رعایا و دلدهی غربا نشسته بود و بوجهی من الوجوه تعرض بالحوال کسی نمی کرد و شیخ انور خان پیرزاده ، ناظم آن صوبه و جمعی از رؤساء که بدید و وا دید آمدند ، باحترام دریافته لوازم رعایات مرعی دانست . چون اخبار کوچ سید دلاور علی خان شنید ، یک دو مرتبه مراسلات آشتی مضمون نوشته فرستاد که با کسی که ترک تسلط گفته چندی بحسب ضرور در طرفی انزوا گزیده باشد ، اینقدر ها پیچیدن سود نبخشند و خالق و خالق نپسندد وهم از فکر محاربه غائل نبوده . بتعین جواسیس و برکاره و فراهم آوردن آلات حرب و دلدهی رنقاء همت گماشت ، چنانچه عوض خان نامی از صوبه برار با فوج بسیار که قرابتی هم بنواب می دلشت ، بر جناح استعجال رسیده رفیق شد و همچنین انثری از زمینداران عمدۀ دکن که از مدت دراز با نواب غازی الدین خان مرحوم رسوخ عقیدت داشتند ، آمده آماده امداد و اعانت گشتند . سید دلاور خان بیچاره مجبور امیرالامرا جبراً و قهرآ گرم و گیرا شتافته از دریای نریدا گذشت و از مزاحمت بعضی مردم حسابی بر نگرفت . نواب نظام الملک نیز دریافت که :

کاریکه بصلح بر بیاید

دیوانگی برو بسباید

قبائل و عیال و اطفال خود را با معتبر مردم بقلعه اسیرگره که عمارتی عالی بر قلعه کوهی آسمان ارتفاع احداث یافته ، فرستاد و مؤکلان را تبلیغی گران سنگ دل خوش کرده مفاتیح قلعه و بعضی از مصالح جنگ

ازانها درخواست - از انجا که حسن سلوک دلنشین مردم بود ،
اقتراحش روا شد و آرزوی او مقرون بادعا - ازاین رهگذر خاطر جمع داشته
نهم شعبان ۱۱۳۲ از برهانپور بتمپیه جنگ سوار شد - در دو کوچ آمده
رسید و ازین طرف سید مذکور هم از رهگذر تقاضای طلب سه ماهه فوج
حضور خاطر مطمئن نداشت لیکن اجل خونها بجل گردانیده میعاد آب خورد
اکثری در رسید - نزدیک قصبه بندی چون فاصله چار گروهی میان
بر دو فوج مانده بود ، مردم بخشی و راجپوتیه متعین از هر نگاه
مسلح و مکمل شده تیار و مهیا می بودند - مردم نظام الملک از راه
حزم و احتیاط مسابقت نمی توانستند کرد و گروه از هرکاره
و جاسوس تعیین کرده از کم و کیف این مردم اطلاع حاصل می
کردند و با غیاث خان و عوض خان افغان که مقدمه الجیش اقبالش
بودند ، مشورتها می رفت و بمقتضای حزم و احتیاط صد دو صد کس را
از هرکاره و جواسیس معتبر بتغیر لباس برگماشته بود که اگر هم
طنین مگس می شنیدند بکوش او می رساندند و اگر پشه در هوا
بر می زد ، دماغ اطلاعات خلل پیدا می کرد - بنا بر قاعده قدیم خود ها
فوجی از پانصد پانصد کس سوار و پیاده بقراولی و براولی بر آمده بر
دور لشکر دلاور علی خان بفاصله دو گروهی گشت میکردند - احیاناً
اگر مفلوکی از انفار سپاهیان که برای که می رفتند یا بیوپاری رسد بقابه ی
شان می رسید بسر وقتش می رسیدند و ازین طرف هم جمعی از سادات
و راجپوت رفقای راجه بهیم سکه و راجه گجسنگ نوبت نوبت سوار
می شدند - مغلان دلیرانه به پشت بر گرفته طرح می دادند - ده پیاده فی
العجله زدو خوردی هم بمیان می آمد و سوای ازین چون مردم بخشی
دغدغه شبخون و عدم تعیین روز جنگ خاطر جمع داشتند - بنا بر احتیاط
به چند تیر پرتاب بیرون دائره خود انتظار حریف می بردند - بر روز و

هر شب شتر سواران سرعت بدرقه حسب ارشادهای مؤکد به سید می رسیدند که اقامت در تاخیر طالب را زیان دارد. تا اینکه چهاردهم شعبان ۱۱۳۲ که بر قاعده دوام بخشی با پانصد کس از سوار و پیاده و دو سردار دیگر راجه بهم سنگه و گجسنگه فیل سواران بتفاوت یک و نیم گروه از دایره خود برآمده برپشته ایستادند که بغتته غباری از فوج مغل برخاست و این گرگان باران دیده افواج را چند توپ مقرر کرده جمعی از راست و گروهی از چپ و فوجی بمقابل نمودار شد و از جهت مغالطه دوسه کس که بسن و مال و خط و خال بانظام الملک مانا بودند، هر یک را نظام الملک قرار داده بودند. مردم بخشی برچند از دیر طلبی بیدل بودند اما غیرت هندوستانیت نگذاشت. بلا تعاشی یکرامت بر روی شان می رسند و باهم دستگیری نمایان از تیر و بندوق می شود. همینکه این خبر بفوج سادات و راجپوتیه می رسید مانند تیر بندوق بشعله قهر افروخته ده ده بیست بیست کس رسیده شریک جنگ و نشانه تیر و تفنگ می شدند. مغلان بر رسم قدیم خود قرار بر فرار داده می رفتند و این بیخبران کار جهالت را پیش برده بتعاقب می شتافتند تا پنج شش گروه تعاقب کردند. اگر جمعی ازان خداع پیشه ها از چپ و راست بهم رسیده دستبرد می نمودند لیکن اینها بهیچ چیز مقید نشده می خواستند تا هر لشکر رسیده کارش تمام کنند غافل ازینکه بمقتضای اردت الهی کار ایشان تمام می شود. تا ممکن عزیزان بهیچ وجه صرفه از جان و مال ناکرده سدا سکندری فوج را از پا افکندند و با اکثر مغلان فیل سوار که مقابل می شد از غلط نمایی خود را نظام الملک قرار می دادند و ابله فریبی کرده کار را پیش می بردند و اکثری بخاک فنا هم می نشستند فیل سواری سید عالم علی خان چون در برابر فیل عوض خان رسید، سید می خواست حمله برده حریف را بخاک اندازد. مغل بمضمون الحرب

۱ - الف - افراس و اقیال - ۲ - الف - سید شیر خان -

خدعتہ فیل را اشارہ کرد کہ بدوزانو بر زمین نشست و باین حیله از گزند دشمن باز رست و سادات اکثری بر روی توپخانه بلا تماشای می رفتند و خدنگ بلا را نشانه می شدند - بعد زد و خورد بسیار سعی و تلاش جوانان جرار تیر بندوق بہ سینہ سید دلاور خان رسید - با این حالت سرو شمشیر بدست مانند برق از پشت فیل سحاب پیکر برجست و چندی از حریفان نکبت نشان را بزخہای بغل کشا پشت و پہلو بہم خست و بدعوت رب کریم رخت حیات بر بست - چون امام جواتمردان و سرور گردان مدلول اناللہ واناللہ راجعون سر نیاز بر خاک گذاشت ، خلل در کار مردم بیقرار افتاد - اکثری از کمال غیرت و افسوس رفیق سفر آخرین آن نتیجہ خیر المسلمین شدند و بعضی المہزینت من الغنیمت گفتہ راہ فرار سر کردند - راجپوتان غیرت کوش بلا نوش چون ترکیب معاملہ قسم دیگر یافتند بر طور خود بہ بہگوتی قسم یاد کردہ ہر یک بر روی شمشیر دلیر آمدہ کارستانہا کردند و کارنامہا بیاد بہادران رستم جگر گذاشتند - بہیم سنگہ راجہ کوتہ از ضرب گولہ توپ اجل دہان بیہان جاودان شتافت و گجسنگہ راجہ نور کہ عجب جوانی با حسن و جمال ظاہر از معنی حقیقت جوہر فدویت باخبر بود ، با چہل و پنجہ کس از اقربا و رفقا از اسپان پیادہ شدہ بدستیاری کوتہ یراق تا میدان دراز حریف افکن و مخالف شکن گردید و خود نیز از کثرت زخم تیغ و خنجر در ہان عرصہ دراز کشید و آسودہ خوابید :

اگر نا خدا جامہ برتن درد
خدا کشتی آنجا کہ خواہد برد

جانفشانی عزیزان ہیچ فائدہ نکرد - در اصل بنای کار این بزرگان با افتادہ بود - اساس خیالات دور از کار کاری دور از قیاس می نمود - مغلیہ بطور خود دست بغارت اموال و تعرض احوال جمعی حوادث ہامال کشادند - وچہ و غارت از حد بردند - آخر بحکم نواب نظام الملک کہ ضابط

وقت بود ، رفاہیتی برای محرومان رختہای پای داده و پوش باختہای بیدست و پا افتادہ ، رو نمود بلک باستہالت حوادث زدہای این لشکر بی سر کوشیدند و محرومان را از جا بر داشتہ بردند و جراحان سبکدست جہت اندمال زخم آن جماعہ مقرر کردند و بکمال تعظیم بتجهیز و تکفین سید دلاور علی خان مرحوم فرمودہ تابوت او را بہ خجستہ بنیاد کہ پسران سید شہید متعینہ سید عالم علی خان بودند ، فرستادند . بعد دستداد این قسم فتحی عظیم تقویتی قویم درکار این جماعہ راہ یافت . نواب نظام الملک سجدات شکر بجناب فتاح بر کمال بجا آورد . در برہانپور بالاستقلال تمام نشست و ہم از تیاری اسباب نبرد غافل نبودہ و ہم دری بصلح کشودہ معذرتہای چندی از نیرنگی تقدیر و رویداد قضایای ناگزیر بجناب نواب ساکنت^۱ نشان نوشتند . اینہا بہت دست ندامت بدندان گزیدہ بر کردہ نہ کردنی نادم گشتہ لیکن بظاہر بیچ از جا نرفتنہ بعزم بیکار و رزم نظام املک از فضای ارم تماشای باغ دہر آرای کوچ فرمودند و در موضع سہارا نزدیک بسرای خواجہ کہ تالابی عظیم پختہ ولبریز آب سرد و گوارا تر از تسنیم دارد و پنج کروی اکر آباد دائرہ لشکر مقرر شد . ہر دو برادر و راہہ رتن چند بیدولت با خود ہا در خلوت زمانہ آشوب تدبیر بودہ ختم کلام بر قطع تیر و شمشیر انتقام می کردند . برای محمد امین خان کہ از اسرای کہتہ عملہ عہد خالد مکن و منصوبہ چین بلا نشان بود و جمعی دیگر از مغلیہ کہ بحسب ضرورت در رکاب حضرت می گردیدند و منتظر قابوی وقت بودہ شمشیر غضب از نیام حسد بر می کشیدند ، شادیمہا دست داد .

محمد امین خان در ظاہر بچابلومی می افزود و از قبایح نظام الملک و شناخت او حرفہای حیرت افزا بدربار مکننت مدار بر زبان می آورد . رمز شناسان حقیقت کار را در می یافتند کہ فلک بکام مدعیان گردیدہ و

۱ - الف - رخصت - ۲ - الف - نکبت

نوبت حکومت بدیگران رسیده و گاهی مضمون بند تدبیر باین عنوان بودند که بالفعل این کهنه گرگ را که راس رئیس این قومش می گویند و عمومی نظام الملک است ، از میان باید برداشت و عبدالصمد خان دایر جنگ را که سپر پناه اکثر مردم بیدستگاه این فرقه است ، از صوبه پنجاب معزول کرده براه بلخ و بخارا باید فرستاد . محمد امین خان بوسیله منہیان صداقت نشان و جاموسان خبر رسان از تہ کار آگاہ گشته در انتہاز فرصت بوده دستی بہ تزویر و انسون می سود :

نہان کی مانند آن رازی کزو سازند محفلہا

عوام را شورشی عجب در سر افتاده بود . ہمین کہ محمد امین خان بدربار بخشی المائک و قطب الملک می آمد و اندگی درنگ می شد ، غلغلہ از سپاہ و مردم ہمراہ او بر پا می شد کہ او را مقید کردند تا بجاک فنا سپردند . چون بسلامت بر می آمد ، تسکین خاطر ہمربانش می شد . فی الواقعہ بعض اوقات ارادہ مصمم می نمودند کہ آن پیر فرتوت را رہرو وادی فنا باید ساخت ، غافل ازین کہ قابل این ہر دو برادر و سرخیل این لشکر ہم او خواهد بود . اکثر شب حیات محمد امین بحفظ یزدان و حمایت اخلاص خان می بود . او از راہ خیر اندیشی بنواب می گفت کہ این مرد دیرینہ را عبث بمعرض خفت و انتقم نرنہ ہی دیگر مردم نکشید . چون صاحب الوس است ، زنبور خانہ را مشورائید کہ دیگر تسکین دلہا و تمکین محفلہا مشکل خواهد بود . نواب صاحبان خصوص امیرالامرای حیرت نشان گفتہای اخلاص خان را آید رحمت می دانست ازین داعیہ مطلق دست برداشتہ در توقیر آن مرد پیر ہلک تمام این فرقه مشورہ تزویر می کوشیدند . چنانچہ داروغگی توپخانہ پادشہی از سید غلام علی خان پسر نواب سید خانجہان لغانی زدہ خود گرفتہ بچیدرقلی خان سپردند و بلای سخت برای جان خودہا آمادہ کردند . اذا اراد اللہ شیئاً فمہیا اسبابہ . از جملہ اسباب عمدہ ہلاک بزرگان تحویل

خدمت داروغگی توپخانه بحیدر قلی خان فتنه نشان بود - بعد کنگش های چند روزه مقدر شد که نواب قطب الملک بشاهجهان آباد رفته بنشیند و امیرالامرا در رکاب بندگان حضرت قدر قدرت روانه دکن شوند - بانظام الملک دستبردی ضرور است و الا دلتی در بر و کلاهی بر سر ترک هندوستان باید گفت - زبانزد اکثر خلایق چنان بود که منصوبه بازی شطرنج تا زمان قائم است که این پر دو رخ بر بساط سلطنت قائم اند و هندوی فرزین نهاد معلم وقت - همیکه یک کس جدا شد ، شاه مات زمانه عالمی را فیل مال تفرقه خواهد کرد - مجد امین خان اکثر می گفت که باید از تقصیر نظام الملک در گذشت و نظم و نسق صوبیجات دکن که از نشیب و فراز آنطرفها و قرف دارد ، برو باید گذاشت - بنده کفیل این معنی که عیال و اطفال سرکار و ننگ و ناموس ذی اقتدار که از مدت توجه اواب امیرالامرا ، بعزم گرفت و گیر مجد فرخ میر ، بملاحظه اینکمه والله علم ، زمانه کدام ایرنگ بازو و فلک ازصلح و جنگ چه درپیش سازد ، در خجسته بنیاد نگذاشته - سید عالم علی خان را بصوبه داری دکن اورنگ آباد وغیره و حفظ ناموس عصمت بنیاد بر آنطرفها گذاشته بودند ، بخیریت و سلامت احوال طلبیده می دهم - قمرالدین خان پسر خود را می فرستم که سعادت اندوز خدمت صاحبزاده عالیشان سید زاده عالم علی خان و بدرقه قافله پردگیان عصمت نشان گردیده در خدمت می رسد - حضرت عبث زمانهرا بسر شورش نیارند و آرام تمام در اکبرآباد بتمینند - لیکن غرور جاه و جلال و ادبار دولت و اقبال نمی گذاشت و کشان کشان تا سر زمین فتنه کمین که کربلای مادات و محوط آفات توان گفت ، می برد ، و ما تدری افس بای ارض تموت -

—:0:—

۱ . ماقدری نفس بای ارض تموت - قرآن : ۳۱-۴۶ -

جنگ نظام الملک و سید عالم علی خان برادرزاده امیر الامرا ، نائب صدر بیدار دکن

هنوز دائره لشکر نزدیک احاطه باغ دهر آرای بود که اخبار شورش سید عالم علی خان و کمر بچنگ نواب نظام الملک بستن زبانزد عوام الناس بلک رقم پذیر کلک بمضی از خاص و کرام شده بود که این جوان جلادت نشان بملاحظه اسوال و جان فارغبال در گرد آوری اسباب جنگ است۔ نظر باینکه نواب بعد فتح داؤد خان جهت تسکین الوس افغانان و رعایت محال آنان ، دختری از اقربای قریب داؤد خان در حباله سید عالم علی خان آورده بودند و بشرف از دواج آن وصلت و عزت اتصال این نسبت پایه اعتبار و افتخار پس مانده های او را بفلاک رسانیده بودند، لشکری ازین جاعه نیز برفاقتش کمر بست و از زمیندگان عمده دکن مثل راجه ساہو و سنتا جی سندھیا و حاندو جی دیہاریہ و ازین قبیل مرد کہ چند محرک خرابی اسوال آن جوان شیفته جدال و قتال شدند۔ نواب نظام الملک باوجود عظم شان و دست داد این قسم فتح دولت نشان و استحان کارهای عمده عظمت بنیان از شوخی و بیباکی آن جوان ملاحظه مند بوده نوشتجات تسکین سات باو و ہم بحضور نواب صاحبان می فرستاد کہ پیشتر از شہادت سید دلاور علی خان بخش سرکار دہ بمقتضای عدد طنت روزگار بوقوع آمده سر از گریبان افغان نمی توان کشید۔ برنیہ ایہای صاحبزادہ نوجوان و تارہ نہال گلستان آمل حسیان حیغم می آید۔ مبادا آن نورچشم دولت از ضام شدن بیجا ، مردک و عالمی را سیم پوش بلاگرداند۔ این ہر دو برادر نیز کہ قبلہ کائن بودند ، ہزار ناویل موزنظت و پند و بعضی کلمات زجر ناپسند می نوشتند۔

رسیدن نواب امیر الاسراء از بلد خجسته بنیاد بیرون نیاید و زبان گفتگو بمقدمات پوچ نکشاید - چون مزاجش بغایت تند و از آتش غضب شعله خنک شمال گردن بلند می نمود و حرف دیرینه های مال اندیش و کلانان کعبه و قبله خویش نشنود - و با فوجی گران سنگ از مردم اوباش و دنیگ خواه خواه از اورنگ آباد کوچ کرده این شیر آرمیده را بجوش و خروش آورد - ناچار این مرد بزرگ هم از برهانپور کوچیده بمقامه بر آمد و بتجمل و تحمل افزون از قیاس روان شد - مغلان بر وضع خود مکانی قابل مورچال از جروجو و پشته و کو تلاش می کردند که کار از ناورد میدان در گذرانده بحکمت عملی حریف طفل مزاج را از پا در آریم - باین راه ناصواب راه بالا گھاٹ بریده طرف سکا پور گرفتند - رفته رفته در جای مهیب که از کمر و کتل بسیار و ناهمواری و درشتی خارزار پای خیال هم فکرمی گشت ، رسیدند و از گردونها ضرب توپ و رپکه بر روی حریف گذاشته مورچال قائم بستند - ابن پسر مدهوش بیخبر خود را از حریف غالب انگاشته تعاقب کرد - در اثنای تاخت اکثر از بیموده لافان معرکه تقریر و طعام تلاشان مائده تزویر کتاره گزیده با معدودی از مردم باربه و چندی از دکنیان آبرو بخیل دهبوب و کتاره سمندر شمال خود را در باویه دوزخ انداخته نشانم برقندازان اجل در آستین و خونخواران قابوی و کمین ساخت - هندوستانیان غیرت کوش و دکنیان خونها در جوش تلاشها در حریف افگتی کردند اما از بی تدبیری خویش و منصوبه بازی حریف عاقبت اندیش بیسرفت نشد -

زموزونی ضربهای سنان
برقص آمده اسپ زیر عنان

بشمشیر پولاد و تیر خدنگ
گذرگاه بر مور گردند تنگ

چو زنبور کیلی کشیدند نیش
زمین را بزنبور کردند ریش

بعد از زد و خورد بسیار چون ایام انسردهگی آن تازه گل بوستان عمر در
رسیده از اخگرهای گلوله بندوق بدنش لاله شمال داغدار الم گردید -
میگویند مجروح ناتوان پیش نظام الملک آوردند - هر چند بزبان شفقت
تسکین خاطرش کرده در فکر اندمال جراحاتش شدند ، هیچ از شوریدگی
نیارامید و فائده بران مرتب نگشت - بفرهیم شهر رمضان المبارک جان
بجان آفرین سپرد و کار جهالت دوبالا کرد - چون این خبر درد جگر و تیرگی
نور نظر باین بر دو برادر رسید دلماخسته و خاطر ها شکسته گردید -
دریافتند وقت آن رسیده که بساط دولت و حکومت در نور دیده شود و
قرعه کار بنام دیگران افتد - در ظاهر هیچ از جا نرفتند و جگر خراشی
نشر غم پیش هیچکس نگفتند بلکه بعضی از امراء که در هنگام تفریب
فاتحه عزا پرسی حرفی از تأسف و تلافی از عنقوان شباب آن نو نجال آسمال
سیادت بر زبان می آوردند ، بد می بردند و زبان را درر بار شکر الهی
کرده می گفتند که الحمد لله از خرد و بزرگ ما هیچکس را پای همت از
جانرفته و عارگریز بر خود نپسندیده - ازین طفل کم تجربه وسواسی بخاطر
داشتیم ثم الحمد لله که مردانه و جوانانه رفت - از حدوث این حادثه
جگر خراش و ظهور این نایب زهره پاش عمده های لنگر را دل بجا نماند -
بعضیها بتعارض و دیگر عذر های لگ کناره کزیدند - نواب خود بمقتضای
حدت مزاج فارغ از امداد و اعانت خویش و برادر و بی پروا از خدمت
وابسته و نوکر بودند - از هر که بوی قصور بدماغ بر شور می رسید ، در
وا گذاشت او بجد می شدند - سید فیروز علی خان تغائی سید عالم علی خان
بنا بر آزار مزمنی که از مدت دراز مکلف وقتش گردیده صاحب آزار
داشت و پیش ازین چندگاه به بخشی گری سرکار وقت گذار و هنگام رای

معرکه و پیکار بود ، در پرده رمز و ایما از فجوای کلامش دریافتند که استعمال دوا در ازالهٔ مرض موقوف بر موافقت آب و هواست و این معنی در حرکات هر روزهٔ سفر و برپمی اسباب جمعیت خصوص ازین بابت سفری که میر لشکر شوریدگی در سر و لشکریان را از اخبار موحشه کار ابر بوده باشد ، کجا میسر می آید - بتغییر سلوک ارادری بوطن و خصلت کردند . بمردم دیگر علی بذالقیاس در عشرهٔ اخیر سوال از موضع سهارا کوچ کرده نزدیک بکراولی متصل موضعی بر پشتهٔ بلند که جنیل آبی دارد ، دائره کردند و هفت روز مقام فرمودند - تهیهٔ اسباب و توزک مردم رکاب بهر بیدلی میگردند - نواب قطب‌الملک با مردم ضروری خود جدا شدند .

—:O:—

۱ - الف - امتعجال -

۴

کوچ فرمودن نواب امیر الامرا بطرف دکن بعزم جنگ با نواب نظام الملک بانتقام خون سید عالم علی خان

حضرت ظل سبحانی و توپخانه و ارباب کچهریها همراه امیر الامرا
باراده میر اقلیم دکن کمر محکم بستند. مجد امین خان بمقتضای منصوبه
بازی ظاهر می نمود که اکثر مغلهای دیرینه با بنده رفیق و خویشان و
اقربای ایشان پیش نظام الملک نوکراند. از فوج بنده کاری برآمدن صورت
نخواهد بست. همراه برداشتن من فائده نمی آرد بلکه هم ضرر دارد و
با خلوتیان محرم خود میگفت: بر دو صورت بر اینها می زیم اگر همراه
می برند، در اثنای راه قانوی وقت یافته کرایشان آخر می کنم.
یا در روز گرانی پله صبکدستی تیر اندازان من تر ایشان ظاهر خواهد شد.
و اگر میگزارند، فرصت باز پیوستن به برادر نخواهیم داد. نواب صاحب را
هم همین دو خطره دلکوب که برداشتن قطب الملک را و گذاشتن او بر
دوبلاست. لاچار بر دلدهی افزوده و در مذاکرات عمومی بزرگوار گفته و
مبلغی خطیر به تنخواه متلاش داده همراه گرفتند. سبحان الله نیراگی زنده
چها که نکرد و چها که نکند. با دشمن و قاتل خویش چه سلوک درپیش
کرده اند. همچنین سعادت خان فوجدار بندوق و بیانه را که اقبای
گنج علی خان بوسیله حسن اخلاص و جوهر ذاتی خود در خدمت نواب
امیر الامراء اعتبار تمام پیدا کرده بود، غافل از نیرنگی این جماعت همراه
گرفتند. او پرچه از تنخواه مردم همراه از نقد و جنس و جانکس در دست
کرد، دادند. سعادت خان بر روز در کوچ و مقام بیره نوحی ایران سنگ
از دور و دراز مسلح و مکمل بنظر نواب میگذاشتند و از عرض و محله
مردم خود خاطر جمع میکرد. ایشان را بیرونی مرگ دهن بستند و دست

ایذا شکسته بود - چون مجد امین خان و حیدر قلی خان و میر جملہ (اگرچه مرد این میدان نبود) در مشورتها شریک شده در معرکۂ مرد افگنی با پیچگی برای خاک سال نواب می خواستند ، چنانچه بوی ازین معنی بمشام بعضی از ارباب عقیدت هم می رسید - گاه گاهی از نوکران فدوی مثل معظم خان افغان با جمعی از برادران مثل سید غیرت خان و میر مشرف حرفی بعرض نواب می رسید که حضرت از منصوبہ و اٹملخا مغلی خبردار باشند و جریده با مردم معدود بدربار جهاندار پادشاهی لیامده باشند کہ متمگری بیک ترک ادب کار عالمی برہم زند و جهان در چشم وابستہ های سیاه سازد - از غفلت و بیہوشی متغیر نگردیدہ می فرمودند : من ہر چند می خواہم باین زنبور طینتان طرح صلح اندازم و بر اعتبار افزودہ خاطر این مردم جمع کنم و از خود سازم لیکن یاران و برادران نمی خواہند کہ امنیتی بسلطنت بہم رسد - درین عرصہ کیست کہ دست برمن خواہد انداخت - منصوبۂ دیگر و اسباب ہلاک این بزرگ بیخبر آنکہ دل نشین او کردند کہ تا خدمت میر آتشی بمغل مقرر نشود ، بندوبست این کار خانہ و توقعات فتح و ظفر بر حریف نتوان داشت - بہتر از حیدر قلی خان کہ فدوی حضرت است و در علم جراثقال و اختراع ہنرہای دور از خیال با وجود کوتہ دستی و قصیر قاستی ید طوائی دارد ، دیگر یافتہ نمی شود - چون حیدر قلی خان خود را شیعۂ مومن و فروختہ و غلام سادات دور از مکر و فن می گفت^۱ و فی الواقع از سلوک غلامانہ و تقدیم خدمات آشنا و بیگانہ و اظہار کمال رسوخ اخلاص با سید غیرت علی خان و دیگر صاحبزادہای نوجوان دلیل فاطع بر فدویت و معیت او بود کہ می گفت کہ از تنور خام این طوفان شود پیدا ، داروغگی توپخانہ از سید غلام علی خان گرفتہ بمیدر قلی خان مقرر کردند - این کوتاہ قامت دور از سلامت ، بندوبست عجیبی بر روی کار آورد - فرا دور جالی از

۱ - الف - شاخ - ۲ - الف - حکم - ۳ - الف - می گرفت -

رہنگہا و توپها و بیرقہای دارائی سرخ عجیب نمودی داشت و از غایت استحکام کار سد مکندری می نمود - خرد و بزرگ برکہ طرح و ترکیب این کار خانہ را تماشا می کرد ، آفرین گرا سلیقہ او می بود و نیز مقرر ساخت کہ بدستور سلاطین سلف و اہل ولایت ہرگاہ حضرت ظل اللہ از سواری یا شکار مراجعت فرمودہ داخل دولتخانہ فیض نشانہ شوند ، دہ بیست توپ و رہنگہ شلق طریق خلاص می شدہ باشد تا مردم دور و نزدیک از کوچ و مقام و تردد و آرام خبر یافتہ بہ تسکین خاطر بمقدمت معیشت توانند پرداخت - برہمین وضع و دستور از فتحپور انتہاض الوہد ، فلک فرما شد - در دو سہ کوچ قصبہ بہادر کہ از کثرت سایہ درختان دلنشین و آبہای شیرین دم مساوات بہ بہشت برین می زند ، مخیم خیام دولت احتشام گردید - چون در دو منزل سابق از بی آبی و خارزار ناہموار اطراف قصبہ بیانہ تکلیف تمام بر مردم عوام لشکر گذشتہ بود ، دو روز مقام فرمودند کہ ضعیف و توانا بیامایند و شکرانہ فتاح حقیقی ادا نمایند - دویم ذی الحجہ ۱۱۳۲ برخاستہ در سہ کوچ بہ لکی درہ کہ از تودہ تانگ سرحد راجہ جی سنگھ دو سہ کروزہ این طرف باشد ، رسیدند دامن کوزہ دائرہ لشکر شوریدہ سر مقرر شدہ از وحشت آن سر زمین نغمہ کمین چہ نوید کہ از خشونت و سمومیت سبزہ و عفونت گیاه و بیہوشی ہوا ہوش از سر و طانت از قوی می رہود - سنگستانی پر نشیب و فراز از کم آبی دوزخی بی شک و ریب - چار شنبہ ششم ماہ مذکور ، ہمینکہ حضرت ظل سبحانی چند روزہ جریبی قطع راہ نمودہ داخل دولتخانہ اقبال نشانہ شدند ، امرای عظام بر ضابطہ قدیم و دوام با نواب اسیر الہام در خدمت بودہ با دیوری رسانیدہ از آنجا مراجعت کردہ ہر یک راہ خانہ خود در پیش داشت - درین اثناء اسیر لامرا غافل از منصوبہ دشمنان یزید اقران ہا ہفت و ہشت کس از خواص و یگان و دونی از محبت با اختصاص بر ہالکی سوار در میان جالی رو براہ دولتخانہ می روند -

۱ - الف - آفرین کرد - ۲ - بہادر پور -



محمد امین خان و سعادت خان و بعضی دیگر از جلادان همراه بودند۔
محمد امین خان مکاری در پیش نموده به بهانه استفراغ غش کرده خود را از
رفاقت کشیده می خواست که بر زمین دراز افتد۔ باری مردم بگلاب و
بید مشک رسیدند۔ درین اثناء اشارت کرد که مرا در رانوقی حیدر
قلی خان که بعلاقه داروغگی توپ خانه همیشه خیمه او اندرون جالی
نصب می شد، برسانید۔ مردم دویده آن مکار غدار را آنطرف بردند۔
درین حالت که گرد و پیش پانکی نواب زیاده بر دوسه کس از خدمتگاران و
برادران غمخوار بیش نبودند۔ حیدر بیگ نامی از متعینین محمد امین خان
با چند کس مغل از طرفی پیدا شد و فریاد فریاد گفته کاغذی التماس
مضمون از گریبان بر آورد۔ الفاظ درشت و دعا های بد نسبت محمد امین
خان که بخشی دویم و در رفیق پروری و دیگر مصارف نهایت تنگدل و
شوم بود، یاد کرده نزدیک تر آمد که خانه کوچک خراب ماها از دست
ظالم او بعداب سخت گرفتاریم۔ تنخواه مناصب ما را خود می خورد و ما مردم
از گرسنگی قاقا شده ایم و اسپان دم خیز و بساق دکن در پیش۔ برای خدا
و رسول محبتی و علی مرتضی نواب که بخشی المالک و قدردان و صاحب
دستگاه و سپاهی پرورند، اندکی گوشه آشنای احوال ما باشند که اجر
عظیم خواهد بود۔ خدمتگار خاصه خواسته بود که التماس از دستش گرفته
بنظر بگذراند۔ مغل بیتابی کرد۔ نواب بمقتضای رحمدلی فرمودند که
آمدن دهید۔ آن قاتل و ذلیل هر دوسرا نزدیکتر آمده التماس بدست ایشان
می دهد و در کمال سرعت پیش قبض ساطور جان و دل ناسور از کمر کشیده
به پهلوی نواب می زند و از پالکی کشیده می غلطاند ایشان اندکی سرعوب
بودند۔ در حالت کشتنی تا کسی بداد رسد معده و احشاء از شکم برآمد۔
همین قدر گفتند که اسپ بیارید که سوار می شویم۔ در همین فرصت
جوانی چار ده ساله برادر زاده نواب، پسر نولب اولیا سید اسدالله خان
بهادر که سید نورالله خان نام داشت و نزدیک پالکی نواب پیاده می رفت،

۱۔ الف۔ مناقه۔ ۲۔ ب۔ مرطوب۔

همینکه معامله را قسم دیگر دید ، شور کرده گفت که نواب را دغا کاران کشتند و خودش نیمچه حائل که داشت مانند مصرع برق کشیده بر حیدر بیگ عاقبت خراب رسیده و زخمی بغل کشا زد و معاً دو سه زخم دیگر رسانیده او را پهلوی نواب شهید بر خاک انداخت - دیگر آن جوان سعادت نشان را فرصت یکسو شدن نداده بزخمهای بیشمار کارش تمام کردند و سر ریاست افسر نواب شهید را از تن جدا ساخته پیش محمد امین خان که در رانوقی حیدر قلی خان نشسته بود ، بردند - و امیدوار انعام و احسان بیشمار بمقتضای قول و قرار شدند :

زینسان سر شریف جدا از بدن دریغ
در خاک خفته غرقه خون بی کفن دریغ
تا روز حشر نوحه گرند اهل آسمان
در ماتمش بر آمده از سرد و زن دریغ
اما چگونه خنجر پیداد رانده اند
بر گردنی که بوده زه پیرین دریغ
جبریل بر ملائک هفت آسمان نداشت
سیلاب دیده بهر حسین و حسن دریغ

آن قصیر القامت طویل الوخاست این معنی را فوز عظیم پنداشته فرق مبارک در دامن و خون یک عالم دیت بگردن گرفت - بر دیوری خاص آمده حضرت را بیرون طلبیدند - ایشان اول خود را از وقوع این قسمه حادثه حیرت افزا اندکی سر بگریبان نابل فرو برده بر مردم زبان اعتراض کشادند که شما سخت بد کردید و بنای سلطنت را برهم زدید - کشتن یک تن هزاران مردم پر شور و فتن را شوریده روزگار ساختید - آن پیر کهنه عمل و قمرالدین خان پسرش و دیگر غداران پر حیل خواه بخواه حضرت را کشان کشان بر معرکه آه آوردند - هیچکس را بر موقف انتقام

حاضر نیافته سوار شدند و پیش باب بازاد^۱ نقارخانه ایستاده حکم بغارت دیره و خزاین امیرالامرا فرمودند. مجد امین خان بدستخط خود چندین احکام بخاندوران و مردم دور و نزدیک نوشت که وقت امتحان جوهر اخلاص است - هر که بوقت رسیده مصدر تردد خواهد شد، در جرگه^۲ حلال نمکان سرخروی صورت و معنی خواهد شد و هیچکس از اهل حشمت بروقت حاضر نشد مگر مجد امین خان پدر و پسر و حیدر قلی خان حق فراموش خاطر و سعادت خان حاضر وقت بوده از کثرت بندوق و رهکله رعد و برق غلغله روز در چشم مردم تیره کرده بودند. طفه تر اینکه نوکران معتبر امیرالامرا غافل ازین هنگامه برای نصب دائره و سامان میست تلاش داشتند و اعتقاد برین که هر روز هنگامه داخل شدن حضرت بسرا چهای عظمت و جلال مردم توپخانه بموجب ضابطه که حیدر قلی خان در ایام داروغگی توپخانه قرار داده بود و توپهای محشر صدا و رهکله های عدم بلا را شلق طریق سرسی دادند که هوا تیره و چشمها خیره و گوشها کر و دلها پر حذر و جانها در اضطراب و روانها گرفتار عذاب می شد و غلغله^۳ امروزی نیز از همه قیاس خواهد بود - باری چون طوفان بلا صدا نیزه از سر بالا گذشت، اول کسی که پروانه وار خود بر آتش کباب کرد، سید عبرت خان خواهر زاده نواب شهید بود. این جوان غیرت سرشت بدستور مردم دیگر کمر وا کرده میل بامتراحت داشت که این خبر فیامت اثر گوشزد او گردید. یکتهی جامه در بر فیل سوار شده با مردم معدود که ریاده بر چهل و پنجاه کس همرا هش نبودند، سر از پاوپا از سر نشناخته یکرامت بر بجالی پادشاهی رفت - بمجرد مقابله با فوج سنطانی اکثر رفا از تیر بندوق برخاک بلاک افتادند - تنها بر عاری نشسته نیز اندازی میکرد - همینکه فیل سواری حیدر قلی خان مقابل شد، نظر باینکه شاید در برابر دستگیری و احسانها رعایتی و احوال پرسی ازو

بظهور رسد ، می خواستند از جفای زمانه و نیرنگی تقدیر با او گرم سخن شده کاری پیش برند . بقول آنکه از آشنایان بر کرا می دید افزون می گریست آن حق فراموش خدا ترس حقوق احسان و رعایت آن جوان مغفرت نشان بعقوق متبدل ساخته بیانگ بلند گفت : تمک حرام از پشت فیل فرود آ که تقصیر ترا از جناب خلافت استعفا کنم . این صاحبزاده را که همدا انتظار قدم می برداد و صدای لبیک می گفتند ، سخت شوریده گفت :

”زهی وفاداری و حسن اخلاص شه!“

در همین اثناء حبشی پسری ، بندوق فرنگی تیار ، در پیوده سواری حیدر قلی خان نشسته بود ، با او گفت : ”ما در خطا - چه می بینی !-“ آن خطا کار بیخطا زد و از سینه سید غیرت علی خان گذشت . این جوان غیرت ضمیر تاب نیاورده برق تامل از پشت ابر سیاه فیل برجست و فرصت انتقام از دشمنان خون آشام نیافت . الوداع گفته رفیق سفر آخرین نواب امام الشهدین گردید . سید کریم الله خان بارهه که بعد شهادت سیاه دلاور علی خان به بخشی گری مقرر شده بود ، با کم مردم حماد های مردانه کرده تا بدر دایره جالی رسید لیکن رفیقانش نشانه تیر های بندوق بلا نشان بوده بر خاک هلاک می خفتند . شیخ نجم الدین نیک اندیش خان داروغه عدالت که پیر مردی راست و درست ، معامله فهم حقیقت سرشت که از یمن عنایت نواب غریب پرور از رتبه مسکنت بتعراج امارت رسیده بود ، یا پنج شش کس از سواران رفیق خود که لاله گورسهای منشی و مرزا وغیره باشند ، باوجود کبر سن جوانانه تاخت اندرون جالی رفته نزدیک لاش مغفرت فراش رسید . فراش می خواست که خود را قربانی کند و زخم منکر بر شانه و پهلوی او از تیر رسید . بیطاقت شد . مردم حیدر قلی خان از جهت اخلاص که بخان مذکور بتصمیم خاطر داشت ، بموجب ایتمای او برداشته آوردند و فکر اندمال جراحاتش کردند . راجه محکم منگبه چون بوقت کار نرسیده بود ، حیرت زده با فوج از مردم خود طری ایستاده

تماشای نیرنگی قدرت میکرد و چور امن بهزاری از قدمان سرکار تردد نمایند کرد - رفته رفته تا دیوری خص رسیده بود لیکن فائده نداشت - رای صورت سنگ ملتانی و لاله آند سنگه خاف اشن با چهل و پنجاه کس از سوار و پیاده هرچند می خواستند که با وجود کم حاصلگی روزگار و وارستگی وضع و اطوار درین وقت شریک ریج بوده از جوهر ذقی خود در چشم ولی نعمت عرض دهند اما در منصوبه بازی اعدا که کار از دست رفت ، تردد تلاش و شورش پرخاش بی فائده دیده بر دائره خود قائم ایستادند و بوابتم ها تاکید رفت که احتیاط نمایند ، نباشد که میخ چوبی از سرکار یا طنابی از خیمهای حضار وا گذارند - بخاطر توکل بخدا اسباب بر بسته بردارند محرر عبرت نامه نیز دران معرکه جهان آشوب در خدمت رای صاحب قبله و لاله جیو شرف حضور داشت - حفظ الهی و دل و بهمت این بزرگ صورت و معنی کاری کرد که تند بادی از ان حادثه جای محشر غوغا بهیچ کس از رفقای ایشان نرسید - راجه رتن چند که شامت طامع و دعای بد خلق لنگر خرابی پیا انداخته بود و در صف جنگ طرف شده کار پیش بردن یک طرف از کید خرنابکار بقال نتوانست گریخت و در خدمت نواب قطب الملک آقای خود رسید - عبد الرحمن خان وغیره افغانه سهرند و بعضی منصبداران هر چند ترغیب نمودند که ترا ازین مهلکه سلامت بدر می بریم ، سوار شو - چون وقت ادبار او رسیده بود ، بتدبیرات واپسی خانه خراب خود اکثری را گرفتار عذاب ساخت - بمجرد طلب مجد امین خان بمراه راجه دیارام وکیل او رفت و از بیوقوفی خود دید آنچه دید - همان وقت مقید کردند - هرچند تحقیق و تفتیش خزاین و دفاین ازو بمیان آمد سر بدوش خجالت فرو برده بهیچ ظاہر نکرد و بعد از ده پانزده روز ازین واقعه در راه از پشت فیل می خواست که بیفتد و در تغیر لباس راه فرار درپیش گیرد ، مغلان محافظ و موکل بر سر کاری برده به تیغ بیدریغ از هم گذرانیدند - لاله جسوات رای خلف بهیبه صاحب رای منشی سرکار که

حسن صورت کر و فر اسباب ظاهر بوفور داشت و خود را باوجود نازکیهای
 مرزا یانه، پهلوان مرد عرصه نبرد میگرفت و خالی از دل و جگر هم
 نبود، مبلغ خطیری از اندوختای پدر و اسباب توشکخانه حیرت آنیانه
 بغارت داده خود را یکسو کشید. معظم خان جمعدار پورب دیار که
 بارهای متعدد در صفوف معرکه کارناسهای رستمی کرده بود، با وفور
 غیرت و اعتبار ازین سرکار جماعه برادران پیش فرار درین وقت بمقتضای
 نحوست ساعت خدمتی شایسته نتوانست بتقدیم رسانید غیر ازآنکه اسباب
 و رخوت بغارت لچه ها داده در ماتم نواب بروز سیاه نشست. عمر خان
 برادرش در همان چپقلش کشته شد. جوان صالح و سپاهی جانفشان بود.
 سید جان علی برادر میر علی خان داروغه داغ و تصحیح از خدمتگاران قدیم
 نواب شهید زیاده بر حوصله خود تردد نموده ترک چند روزه هستی گفت.
 خزاین موفور بغارت رفت و کارخانجات عمده آواره شد. القصه تا دو پاس
 روز این هنگامه خرد سوز برپا بود. سه پیر منادی ندای جمعیت در داد.
 ترتیب عالمی برپم خورده و بتجدید بیاتی دیگر بچشم جهائیان فرا نمودند.
 تا سه روز دایره لشکر پادشاهی در همان زمین فتنه کمین بود. در همان
 اثناء تاریخ غریب از عالم الہ حواله شد که برای تفریح خاطر دوستداران
 اہل بیت نوشته می شود. بعد از چندگه از رویداد این حوادث از بزرگی
 بگویشم رسیده که ظاہراً در علم رؤیا شخصی می بیند که بارگه عالی برپاست
 و لشکری از شهدا گرد و پیش فرو نش نموده. سید حسین علی خان باجامه
 خون آلود بر در آن عالی بارگه حاضر آمده رخصت بار می خوابد تا اینکه
 جمعی از خلوت سرای تقدس فضه مأسور شدند که بتعظم بیارند و باعزاز
 تمام شرف ملازمت حضرت امام حسین مرتضی شهید کربلا دریافتند و حرفی
 نظلم طریق از فریق عصیان غریب بر زبان نواب رفت. این عبارت اعجاز

۱ - الف - ترکیب -

۲ - الف - قید -

۳ - الف - رفعت -

بشارت ارشاد شد . 'بلغ وعدک و غلب عدوک' . پر دو فقره تاریخ شهادت نواب است . قلب مستوی و قلب بعض . طرفه کلامی ندرت مضمون است دور نیست که مقرون بصدق باشد . عزیزی دیگر تاریخ شهادت نواب شهید یافت . . محرم حسین تازه شد ! . محمد امین خان هم مرد و تاریخهای مردن محمد امین خان هم متعدد ، یکی از دیگری خوش مضمون تر . اکثری در سفائن اهل سخن مندرج است . بالفعل تسلط این فرقه مہر خموشی بر زبان عبرت بیان گذاشته .

—:o:—

۷

رسیدن اخبار شهادت نواب امیرالامرا سید حسین علی خان
 مرحوم قطب الملک سید عبداللہ خان و سامان جنگ
 نمودن او با بادشاہ و محمد امین خان

در یک شب و روز این اخبار تزلزل آثار بنواب نکبت گرفتار یعنی
 نواب قطب الملک رسانیدند۔ چگویم چہارفت وچہ قسم بسمل ناخورده زخم
 خنجر گردید وچہ نشترهای الم بخاطر شکست۔ روز روشن بچشم او سیاه شد و
 حلاوت زندگانی تلخ گردید کہ اعتراضی باین شکوہ نماند و بازوی باہن
 قوت برہم شکست۔ سرعت اندیشہای عالم محاربه معروض نمودند کہ
 هنوز دشمنان عاقبت خراب آنقدر استقلال بہم نرسانیدہ اند و نصف لشکر بل
 متجاوز از نوکران نواب شہیداند۔ اگر در آن وقت از بیخبریہا نتوانستند جوہر
 عقیدت بمعیار استحسان رسانید۔ بالفعل ہمینکہ اشعہ لوای فتح پیرا در چشمہ ایشان
 پرتو اندازد و تسکین بخش خاطر میشود، بیدریغ خود را در رکاب ظفر
 نصاب رسانیدہ التقام کش دشمنان حسد اندوز خواهند شد و جمعی پہلو دزد
 معرکہ و تلاش صورت مقدمہ قسم دیگر در مجالی تقدیر چہرہ افروز اظہار
 ساختند۔ برقی کہ از صواعق غضب الہی و نحوست بخت بر خرس امید بندہا
 افتادنی بود، افتاد و بالفعل توره در دست مغلان است و اسباب تسلط
 تمام سلطنت از توپخانہ پادشاہی و مصالح حرب نواب غفران پناہی و ہجوم
 اکثری از امرا کہ بہ تہیہ سفر دکن و جنگ بہ نظام الملک متعینہ بود،
 پیش حربان معد و مہیا۔ طریق صواب و راہ سداد این است کہ بشاہجہان
 آباد رسیدہ یکی از ہادشاہزادہای اسیر را بر تخت خلافت جلوہ پیرای چشم
 خلایق ساختہ نگہداشت۔ افواج از جوانان ہندوستان را وا نمودہ و توپہای
 محشر صدا ہمراہ گرفتہ رو براہ جنگ مغل باید برآمد۔ چون ارادہ الہی در
 تخریب بنیان دولت ایشان متعلق گشتہ بود، ہرچہ برای بہبود خود و
 خلایق در کارخانہ خیال نوطنہ بند مشورت می نمودند، نتیجہ برعکس

می داد - در آن هنگامه و صحبت غریب این معنی مستحسن آرای مصیب افتاد - هن روز از حوالی سرای هودل برخاسته روانه شاهجهان آباد شدند و در دوسه کوچ داخل شهر گردیدند - و سلطان مجد ابراهیم پسر کلان بادشاهزاده مجد رفیع الشان را بفر فریدونی و شان جمشیدی بر تخت سلطنت حسن تمکین داده سکه و خطبه بنام ناسی و اسم گرامی زیب تخت و تاج خلافت چهره پیرای اعتبار و سامعه افروز ساکنان بر دیار کردند و بامتخراج دفاین راجه رتن چند و اندوختههای خود حکم فرمودند و منادی ندادر داد : "هر که نام مرد بر او اطلاق توان کرد و اسپ و یابو اگر همه بارکش و پالانی باشد ، بدر بار فیض بار رجوع آورده سپرها پر از زرو دامنها لبریز گهر گرداند" - خرد و بزرگ شهر باقتضای ولع و طمع مشتی زر کسب و کار دیگر گذاشته بیاد بروت شعله افروز لاف و گزاف می گردیدند و اسپان داغ کرده بلکه خود بداغ بیحقیقتی و بیوفائی متهم خاص و عام می شدند تا اینکه نزدیک به پنجاه هزار سوار از مردم قدیم و جدید در رکاب موجود شدند - اگرچه بر آشفتگی طور لشکر و جوش سودای انتقام خون برادر اعتماد بر توپخانه و اسباب دیگر نداشتند ، می خواستند در وهله اول مقابله از کوه یراق کار دغا کاران تمام کنند اما بنا بر التماس بعضی کهنسال چندضرب توپ و دو صد ریکه و پانصد جزایر همراه برداشتند - از امرای جمعی مغلیه مثل غازی الدین خان و حامد خان جنگلی شاهزاده و بعضی دیگر که رموخ اخلاص و بندگی بجناب این بزرگان داشتند ، از تصمیم خاطر رفاقت اختیار کردند - بارها نواب قطب الملک فرمود که عزیزان تصدیع نکشید - مارا اعتبار ازین فرقه ، هر چند بندوستان زا باشد ، از خاطر رفته - غازی الدین خان چون از عهد مجد فرخ میر شهید به ثبات قول و درستی عزم اشتهار داشت ، از رهگذر صدای خاطر او را امیرالامراء 'برادر' گفته ، همراه گرفته - حامد خان اگرچه عم زاده مجد امین خان بود ، اما از بدسلوکیهای او

دلپری داشت ، بکمال اعتقاد در خدمت ایشان کمر بست . شیخ صبغتہ اللہ لکھنوی باچار پسر جوانان حسینان و فوجی از مردم جلادت نشان حاضر وقت بود . سید تاج محمود شہاست خان با مردم باریہ رفیق شد . از ہنود معتبر مردم پورب و بکسریہ دو سہ ہزار کس شرف حضور داشتند . تخمیناً با شصت ہزار کس و پادشاہزادہ قدسی نفس سلطان محمد ابراہیم صاحب تاج و دیہم از شاہجہان آباد رویجنگ حریف برآمدند . در لشکر محمد شلہی چہ چیزہای دور از کار اشمہاری یافت کہ ہزاران ہزار سادات مہرز پوش از علائق دنیوی دل برداشتہ محض بہ نیت شہادت و علاقہ اخوت قدم براہ گذاشتہ اند . مغلان بتدبیرات عمیق فرو رفتہ در سر انجام اسباب و دلدہی عزیزان پر اضطراب می کوشیدند . اکثری از نوکران بی سامان امیرالامرا کہ درین طوفان بدتمیزی ہمہ چیزہای دادہ زندگی بار خاطر داشتند ، بامداد و اعانت می خواستند از خود بکنند و بہر غریب و غنی آنقدر تملق و تکلف درپیش می کردند کہ اگر وقت جنگ بکر نیابند بانفعل سیاہی فالیز طریق ہمراہ باشند و متفرق نشوند . فرا دور لشکر طلاہیہای فوج گذاشتند و بر زمینداران حدود تاکید رفت . ہر کہ از لشکر پادشاہی باہجوم فوج وغیرہ اسباب جنگ تا لشکر قطب الملک رسیدن بخوابد ، لگزارند و لوت کردہ بستہ بیارند . ازین جہت ہیچکس اگرچہ از جان و دل بندگی و فدویت بسادات داشتہ می بود ، نمی توانست رسید . چون بانی مقدمہ محمد امین خان بود ، خود شہم بہر کوچہ و بازار می گردید . خانہ میر مشرف رسیدہ امیدوار تفضلات خاقانی می نمود و باوجود تعصب و اختلاف دین و مذہب ، از عالم غرض و بندگی ، بخانہ راجہ محکمہ سنگد کہ رفیق طریق و مصاحب شفیق نواب شہید بود ، رفتہ بدلدہی و تملق افزودہ پیغام منصب شش ہزاری صاحب نوبت از جناب خلافت رسانید . عزیزان چون قابوی وقت ہمین قسم می دیدند ، ” بہ آری و بلی “ گزرائیدہ دفع الوقت می

کردند - صمصام الدوله خالدهوران اسیرالامرا بهادر بخشی الممالک مقرر شد -
 اگرچه درین روز شعله افروز از بس خوبشتن داری و رعب و براس سادات
 که دلنشین مردم بود ، نتوانست رسیده شریک مغلان شده کاری پیش برد ،
 لیکن در جنگ قطب الملک فوج هندوستان ملازم رکابش سرکوب مغلان
 بود و از خودش نیز کمال استقلال ظاهر شد - چوراسن جات را که از خاک
 برداشته و نواخته سادات بود ، بلک چندین مرتبه از جناب خلافت جان
 بخشی داغ جبهه اخلاص و بندگیش نموده بودند ، طلبیده بنوازش دور
 از قیاس نواختند - طرفه حرکتی دران وقت ازان مردک ذوفنون سر زد -
 در وقتیکه مجد امین خان باو گفت که تو از مدتها دست گرفته سادات
 بوده ای ، مارا اعتماد بر بندگی و اخلاص تونیست تا باین و مذهب خود
 قسم یادکنی - گفت : ”نواب صاحب فی الواقع در باب من ازان بزرگان
 احسانها بظهور رسیده که باید هزار جان و مال و اهل و عیال خود فدای
 عبودیت شان تمایم - اما الحال در جناب خلافت نشان که قبله آستان است ،
 به بهگوتی قسم در وقت مقابله خدمتی خواهم نمود که نواب خود بخود
 خواهند دید“ - دراصل حرف راست و درست ادا کرده که روز معرکه تمام
 کارخاجات سلطنت و اسباب و اموال اکثر غریب و اهل دولت تا راج کرد -
 شیر افکن خان از کرا جهان آباد رسید و مجد خان بنگش با آنکه نشو و
 نمای دولتش از خاله قطب الملک بود اما بطمع وولع دوات آمده بشرف
 سلامت سرافراز بندگی گردید - گردهر بهادر هم بموجب انقیاد احکام مطاعه
 باجمعی شایسته از لکهنؤ ، بیسواره کوچیده نزدیک رسیده بود و شهرت آمد
 آمد راجه جی سنگه هم تسکین خاطر دل از دست رفتها می افزود و در
 عرض پانزده بیست روز جمعی کثیر فراهم آوردند - باوجود این هم بلطایف
 الحیل می گزرانیدند - در هر دو منزل یک دو مقام کرده سامان لشکر از
 اسپ و شتر و پرتال و نفر درست میکردند - دران دشتهای وحشت افزا گاهی رو

با کبر آباد گاهی رو بدھلی میگردند - پنج شش گروه مسافت بیفائده قطع کرده در خارزاری فزوکش می نمودند و هرگز بشهر و قصبه که دور و نزدیک نارانول و الور و تجاره و کھوکھری گشت میکرد ، داخل نمی شدند و نشان و سکان معرکه صریح مقرر نمی کردند - در بروجوی و نشیب کوچ و مقام کرده رفع الوقت میگردند - بناہر فیلاسوفی دو سہ صد کس مغل را نصف شب از لشکر رخصت کرده می گفتند کہ پنج شش گروه زمین بطرف معین طی کرده بعد دو سہ پھر مسافر طریق داخل شهر شوند و خود را فرستاده نظام الملک و نمایند و جمعی را باستقبال بر می آوردند و گاہ بیگاہ گروہی از راجپوتیہ غیر معروف را ہمین قسم ماسور کرده شہرت می نمودند کہ راجہ جی سنگہ سوانی پردھن خود را با فوج کثیر و عرضداشت عقیدت مضمون بجناب خلافت فرستاده خودش نیز صبح و شام می رسد - القصہ از راه کھوپری و رادھا کند و کاما پھاری بشیرگدہ معمورہ بلوچان لب دریای جمن رسیده و گذاشت - بیگاہ تخفیف زیادتی اسباب ہمراہ کرده کنار دریا متصل حسن پورہ دائرہ لشکر ظفر اثر مقرر شد و از انطرف قطب الملک اول خود انتظار این مردم غدار نزدیک شہر می برد - چون منصوبہ های ایشان قسم دیگر یافت و بسبب قرب شہر مردم لشکرش نیز بحیاء و حوالہ شبہا بسر می بردند - یک دو منزل کوچیدہ خمرہا شنید کہ مدعیان در فلان سر زمین دام تزویر چیدہ اند - با کمال آشفتگی خاطر کہ جگر لخت لخت خنجر الم بود ، استقلال ظاہر از دست نداده در دو سہ کوچ از برای ہودن چند کروہی سمت دریا لیکن از کنار آب تخمیناً فاصلہ چار گروہ خواہد بود ، آمدہ وارد شدند و ہر جمع خرد و بزرگ بتصمیم خاطر مقرر کردہ بودند کہ چون مغلیہ از ارباب توپخانہ فرا دور لشکر مور چلہای قوی بنیاد قائم کردہ اند ، مارا در بند مورچل بندی پایند بودن بقتل اسباب ضرور صرفہ نمی کنند - باید از تیرگی ہوای بیجا مشوش نبودہ

۱ - ب - قول شومی - ۲ - ب - بلوچ خان -

اسپان برق شتاب برداشته بر خرمن هستی دشمنان خس بنیاد ریخت و دود از نهاد
شان بر آورد یا از اسپان پیاده شده سپرهای توکل بر رو کشیده و شمشیر
همت بدست گرفته قطره تمثال غلطان و پیچان غبار خصومت مدعیان
فرو نشاند تا آنکه دوازدهم محرم چهارشنبه بر دولشکر برابر شده در
مسابقت انتظار یک دیگر از شبخون و دیگر نیرنگیهای گوناگون ایمن
نبوده بهزار تکلف شب دریم و رجا روز کردند .

—:O:—

۴

۱ - الف - خمیس -

مقابله سید عبداللہ خان قطب الملک با حضرت محمد شاہ پادشاہ غازی و جنگ نمودن و دستگیر شدن

صبح پنج شنبہ سیزدہم محرم ۱۲۳۳ ھ قیامت قائم شد و طوفان بلا از تنور زمانہ جوشید۔ ”سرافیل صور قیامت دسید“۔ گولہای رعد صدا ہوش از سر و توان از جگر جوانان می برد۔ از لشکر پادشاہی مدعیان لقمہ دہان بلا می شدند۔ حیدر قلی خان میرانش طرفہ منصوبہای مخالف شکن ہر بساط معرکہ چیدہ بود۔ در لمحہ چندین زلزلہ برای زمین می رسید و چند مرتبہ آسمان گریبان طاقت می درید۔ بجای خود جوانان مسلح و مکمل نیز از مردم قدیم و خاص مثل سید اکرم علی خان بارہہ کہ بزرگی با کمال شجاعت و سخاوت و فضائل دیگر آراستہ پیش فیل حضرت حاضر بود و شیخ غفور اللہ خان و میان لعل خان و دیگر منصبداران و رسالہای امرا و ملازمان خانگی سمصام الدولہ و میر مشرف و راجہ حکم سنگہ کندراؤا و سعادت خان و ظفر خان وغیرہ تیار بودند۔ از مجد امین خان و پسرش قمرالدین خان چہ گفتن است کہ مرد میدان معرکہ بودند۔ چہ خیالہای دور از کار می پختند۔ حیدر قلی خان داروغہ توپخانہ عجب یرنگیہا فراتر از قیاس بر روی کار می آورد۔ راستی اینکہ ہنرہای غریب از مقدمات جراثقال و حریف افگنی عرصہ جدال و قتل در پیکر عنصری و قالب بیولاتی حیدر قلی خان تعبیر پردازی قدرست۔ ظاہراً دیگری ہم از ارباب حشم باین خوبیہا متصف نبوده باشد۔ باوصف این ہمہ اسباب نبرد و فراہم آوردن مردان مرد حریف آن سرگذشتہا بھیج وجہ نبودند۔ چنانچہ بارہہ مجد امین خان از فیلبان خود پرسید کہ این فیل چند تروہ راہ می تواند رفت؟ گفت: ہشتاد تروہ۔ نواب صاحب خاطر جمع دارند۔ در صورتیکہ فتح نصیب دشمنان خواہد شد، نواب صاحب را در پنج شش روز پیش نظام الملک خواہم رسانند۔ سبحان اللہ:

کسی را که دولت کند یاوری
که باشد که با وی کند داوری

چون اراده الهی بفتح و نصرت این جماعه و خرابی و پریشانی فریق ثانی متعلق گشته بود ، گلوله‌های که ازین طرف خلاص شد چندین سرداران عمده را بیجان و غایب می ساخت و تیری که از دست جوانان رها می شد ، الف قاستاترا چون خاکی بر خاک می انداخت . پادشاه سلاطین قبله گه حضرت محمد شاه بر فیل سوار بکمال استقلال تماشای تلاش جوانان عرصه مبارزت می نمودند و از طرف قطب الملک تیر و تفنگ و ناوک و خدنگ می رسید ، اکثر خطا می رفت . قال الله تعالی توئی الملک من تشاء و تنزع الملک من تشاء والله ذو الفضل العظیم . این بزرگان یعنی سید عبدالله خان و برادران ایشان بر بله و اوتاره پر بجد بودند . دراصل زبانزد خرد و بزرگ هندومتان است که اوتاره سادات و دست بکوته براق بردن بلاست . اما برسخن وقتی و هر نکته مکانی دارد . در عین وقت که جنگ ترازو شده بود ، راجه محکم سنگه معرض پیشگاه خلافت نموده که مردم چورامن جات تمام بهیر و کارخانجات خالصه را لوت کرده می برند . پیر غلام مامور شود که بر آن مقهور رسیده بسزا رساند . حضرت هرگز روا دار نشدند . این عزیز خود بخود حق نمک سادات و رابطه بندگیهای آنها را بر عرض ناموس خود مقدم داشته بی اجازت بندگان حضرت محض بعلاقه قدم خدمت و شکر توجهات نواب غریق بحر رحمت با پانصد از رفیقان جان نثار عنان اسپان برق شتاب برداشت . روبراه لشکر قطب الملک برآمده در ساعتی برابر فیل نواب رسیده مجرا کرد . نواب بمقتضای تفضل بکمال شفقت معانقه فرمود . فیل مست برای سواری راجه عطا کرده و برابر خوداستاده فرمودند . از حسرت برادر شهادت گهر و اویدا بسیار نمودند . ازین رهگزر لشکر پادشاهی هیچ کس تعاقب نتوانست کرد . انتقام را موقوف بر وقت دیگر داشته بر معرکه حریف کشی قائم بودند . در لشکر قطب الملک حرف از

تاخت و پله بود اما راجه محکم سنگه و بعضی دیگر معروض نمودند که بر روی این قسم توپخانه محشر نشانه رسیدن و مردم عمده خود را بر خاک آتشین حیران و بریان ساختن و سوختن از مصلحت دور است ازین طرف هم که چند ضرب همراه است، پیش باید کرد و بر لب ناله خشک که جنگ افتاده بود، قائم کرده منتظر لطیفه شبی باید شد. چون راجه محکم سنگه از عمده های عالم سپاهگری می دانستند و فی الواقع در اقلیم دکن بابت تسخیر ستاره گره و در جاهای دیگر داد دایری داده لیکن هر گاه خدای مصلحت دان از حربه کسی اثر بردارد در بارگاه بندگی بجز بیچارگی چه می تواند کرد. در همین زلزله قیامت اثر اکثر مردم آدمی و شرقای هندوستانی ضایع شدند. سید تاج محمود المخاطب بسید شهادت خان باپسری نوجوان که پسرزاده اش می گفتند، پیاله شهادت در کشید. شیخ صبغت‌الله لکهنوی با سه پسر جوان و شایسته جوهر جان فدای دوستی و اخلاص این صاحبان کرد. عبدالقدیر خان تتهوی که صاحب عهد معظم بهادر شاه و صاحب فضیلت دستگاه بود، بداعی اجل لبیک گفت و جمعی دیگر از باربه بصدمه گولهای قیامت صدا مسافر عالم بقا شدند. نواب بمقتضای تهور ذاتی و افعات نگزیر عزیزان بیچ بخاطر نیاورده تماشای تردد جوانان از اقربا و آشنامی نمودند تا مقدمه زد و خورد بسه پسر کشید و هوش از سر و آرام از خاطر مرده رسیده به بهانه آب دادن اسپان و شتران عنانها معطوف داشتند. راه دریا که سه گروه بل متجاوز بود، در پیش گرفتند. گروهها گروه مردم روی از قبله صورت و معنی برتافته نام دریا گفته راه فرار سر کردند. در حقیقت غرق دریای انعال می شدند. استغفرالله قطره از آب مروت بر رو نداشتند تا اینکه شام حجاب ظلمت بر روی روز انداخت. اگرچه شب ماه بود که از بیحیائی زرد رویان را رنگ بر رو شکسته سیمه کلیان جهان بی آزر می اگر همه در روز روشن سیمه کاری نمایند، از سیمه پختنی

برای شان شب یلدای وخامت مهیاست - در پرده شب هزاران هزار مردم
یکراست بشاهجهان آباد روی فرار آوردند - تمام شب از اردوی نکبت غنو
تا باره پله قطار بسته بودند مگر معدودی از آبرو طلبان و برادران که
بر اطراف و جوانب مورچال قائم بودند ، بزور بازوی همت سد سکندری
بر روی آن سیل طوفان ذیل می بستند - سید نجم الدین علی خان برادر خرد
نواب صاحب صوبه شاهجهان آباد بکمال شجاعت و جلادت رگ و ریشه
تخم ظلم و فساد ازین سر زمین پاک سوخته ، با آنکه تیری در چشم و گولہ
جزائر بزائوی او رسید لیکن قدمی از پیش قدمی کوتاهی نکرده - سید
سیف الدین علی خان برادر خرد بتهور و دلاوری تمام میر میدان معرکه
افگنی بود - سید افضل خان صدرالصدور و رای ٹیک چند پاسی کھتری
پیشکار او نزدیک بفیل نواب ابستاده کار طلب و جد آور بودند -
غازی الدین خان و احمد بیگ کوکه مردانہ ہارانه تردها می نمودند
و نواب الہ یار خان شاهجهانی ہم بروی اجل دلیر می رفت - بر جنگ ہزبر
شیر می رفت - تا صبحدم غیر از اشخاص معدود از ملازم قدیم و جدید ہمراہ
قطب الملک ہیچکس نماند - برادران و عزیزان ، غافل از نیرنگی تقدیر ،
اطراف دیگر ، یک قدم از مورچال خودہل عقب تر نمی گذاشتند و از
خویشین پردازی با حول دیگری نمی پرداختند - درین طرف حیدر قلی خان
تمام شب عجب ہنگامہ قیامت تمون برپا کرده بود - همینکہ اندکی تیز دستی
کسی از مورچال حریف بروی آشکار می شد ، در طرفہ العین توپہای ہزار
منی بہرہای جراثقال مشرف بروی حریفان می کشید و از نقد و جنس
خانمان خود ہمہ بمردم توپخانہ بخشید - ترددات کہ درین جنگ ازین عزیز
بظہور رسید ، در ہیچ تاریخی از جنگہای سلاطین سلاف بنظر نیامد ، سپیدہ
صبح تیری بہ پیشانی سید عبداللہ خان رسید - مردم خاندوران و حیدر قلی
خان فرا دور فیل خاصہ مواری ایشان گرفتند - می خواستند مقید کردہ
بمضور اشرف بیارند - آن بزرگ ہوش باخته از ملاحظہ اینکہ خفت نصیب
جور و ظلم دشمنان نکرده شمشیر در دست ، خود را از پشت فیل برخاک

انداخت - جوانی از ملازمان خاندوران بر او رسیده زخمی رسانید که انگشت
 او از دست زخمی شد - سید نیز زخمی بغل کشا بر او زد که از پای جوان
 و شانه اسب در گذشت - درین کشمکش فیل سواری ایشان عاری خالی
 بنظر حیدر قلی خان در می آمد - متعجب شده در تفحص می شونند -
 کسی از ملازمانش خبر می دهد که قطب الملک مجروح پیاده استاده -
 حیدر قلی خان در ساعت بر سر وقتش رسیده بتعلق پیش می آید و به تسکین
 جان بخشی خاطر ایشان جمع کرده باعزاز تمام بر فیل خود نشاند
 دستهای ایشان را بضابطه سلاطین از شمال خود بسته بحضور حضرت
 ظل سبحانی آورد - سلام علیک گفته بمهربانی فرمودند که سید شہا خود
 کار خود را باین حدود رسانیدید - جوانی غیر از ندامت نداشتند - همین قدر
 گفتند که تقدیر الہی همچو خواسته بود - مجد امین خان باکو تادقامتی
 چند وجب از زمین برجسته شادی کنان بعرض رسانید که نمک حرام حواله
 پیر غلام شود - خاندوران بسر گوشی معروض داشت - "زہار زہار -
 سید را حواله مجد امین خان نفرمائید کہ فی الحال بہی آبروئی خواهد
 کشت و این معنی دور از مصلحت است - ندامتی کہ مجد فرخ سر بعد از
 کشتن ذوالفقار خان کشید ، بری او فائده نکرد - پیش حیدر قلی خان
 باشد یا حواله مؤکلان درگاہ فرمائید" - بالتاس حیدر قلی خان بتحویل او
 گذاشتند - شکرانہ فتاح حقیقی و مفضل تحقیقی بجا آوردند - از برطف
 نوبت فتح بلند آوازہ گردید و جانها تازه شد - با این حالت موچال
 نجم الدین علی خان و غازی الدین خان قائم بود و برگز دست از حرارت
 بیفائده برمی داشتند - بعد از دستگیر شدن قطب الملک دو گھری برادران
 ایشان تردد کردند - آخر الامر چون دریافتند کہ زمانہ نیرانگی در پیش
 آورده و دائرہ فلک خارج آہنگی کرد - بہر خرابی می خواستند از دست
 جمنا گذشتہ بوطن خودہا راہ سپردند - سید نجم الدین علی خان زخمی و
 بیطاقت بدست مردم شیرافکن خان گرفتار شد و سید سیف الدین علی خان
 با سلطان ابراہیم ازان مہلکہ برآمد لیکن از کمال بی سامانی او را نتوانست

همراه برداشت - در قصبه بیگپور گذاشته خود بسمت بارهه مسافر شد
 غازی الدین خان و اله یار خان و بعضی دیگر سعی و تلاش خود بیفائده
 دیده راه شاهجهان آباد درپیش گرفتند - مغلان بر وضع خود دست بغاوت
 کشاده از اسپ و شتر و گاو و خر هرچه بدست ایشان می رسید ، مال پدر
 و شہر مادر دانسته مفت می شمردند - کافر بدذات چورامن جات خدمتگاری
 طرفین بجا آورد - کارخانجات حضرت معلی و اسباب امرا ، برادران و
 نوکران چورامن بردند - اموال منادات خود بمقتضای سوابق بندگیها از
 برکات می دانست - بقیته التاراج مغل که مفت این مردکها بود -
 تا دوپہر جمعہ چہار دہم محرم ۱۱۳۳ آتش خلیل شعلہ افروز بود -
 کنار دریای جمنا متصل موضع حسن پور نزدیک نخلستان دائرہ لشکر
 فیروزی اثر گردید - دو روز مقام فرمودہ مظفر و منصور متوجہ
 شاهجهان آباد شدند - در سہ کوچ خضرآباد لب دریای جمنا سواد شہر
 منزل سرانقات معلی شد - بیست و یکم محرم محترم بدولت و اقبال و عظمت
 داخل دولتخانہ فیض نشانہ شدند و بجلوس برکت بانوس سریر سلطنت
 مصیر نور افزای خلائق و رعایا و تسکین بخش دیرین شورشہای فتنہ انگیز
 گردیدند - دوات بہار کباد گفت - عدالت برعمود شگفت - اقبال سجدہ نمود -
 سعادت در فیض کشود - بخت شکرانہ بجا آورد - حشمت تسلیات کرد -
 بمقتضای تفضلات بہرکدام از خانہ زادان قدیم و جدید خلعت و خدمت
 و اضافہ منصب و رفعت مرحمت شد - مجد امین خان از راہ تغلب و
 تسلط وزارت و تقدیم این قسم عمدہ خدمت دیگری را درگاہ خلافت
 موجود نا انگاشتمہ ہرچہ از تصرفات طبیعت خلقی خدیعت می خواست بی
 عرض و التماس بجناب فیض اقتباس جاری می نمود - پرگنات عمدہ از خالصہ
 و جاگہرات قطب الملک و امیرالامرای شہید بنام خود و پسر خود و دیگر
 وانہ طلبان دوات خبر نوشت و خزاین و دفاین حوبلی ہای ایشان ،
 عبد لسلام ، غلام مجد امین خان ، پیش از رسیدن او ضبط نمودہ بود با آنکہ
 خودش و پسرش نیز خود را متبی میگردند - بغض و عداوتی کہ بخاطر

آنها خطور کرده بود ، در حق این بر دو برادر و دیگر سادات بعرض ظهور آوردند و می آرند - همیشه داستان بجزو و حشو اینها در جناب سلطنت می گفت لیکن چون خدای کریم غافر الذنوب و متار العیوب است ، خرابی بارهه و هتک پرده و ناموس مردم زیانگاره که نخواسته بود ، سید نصرت یار خان ساکن کتهوره که در رکاب حضرت ظل سبحانی حاضر بوده مصدر آردداست شایسته گردیده وسیله شفاعت جماعه واجب التفصیر شد - چنانچه حضرت قدر قدرت مکرر از زبان گوهر بیان فرمودند که تقصیرات مردم بارهه برای خاطر سید نصرت یارخان بخشیدیم و آباد داشتیم - زهار هیچکس حرف خرابی این ملک و تعذیب مردم آنجا بعرض اقدس رساند - با این حالت مجد امین خان را خار خار حسد هزار نشتر بر رگ جان می زد - چون درگه خلافت را عرض مسعود یافت به عبداللطیف بیک عامل خود که در اطراف بدآون و سرکار سنبله موجب فتنه و تزلزل بود ، نوشت که با پنج شش هزار سوار جرار از دریای گنگ گذشته به بتجسس بیحساب رعیت و املاک بارهه ویران و خراب سازد - چون فضل ایزدی حافظ ننگ و ناموس این ضلع بود ، از حرکتهای مذبوحی دشمنان فتنه بنیان هیچ نمی کشود - سوای این مردم بارهه ازین باب نیستید که دستمال چنگال برگرگ و شغال شوند - سادات عالیدرجات یک طرف اسافل آنجا کوچر و دیگر زمینداران آس مخلان خوب پختند که دندان طمع آنها شکسته شد - باری این کهنه عمل را زیاده بر دو ماه و کسری بعد از حصول کامرانی زندانی وفا نکرد - چهاردهم محرم محترم قطب الملک دستگیر شد و بیست و هشتم ربیع الاول مجد امین خان جان سپرد - درین کم مدت بغربای همسایه حویلی نیز تکلیفات مالا یطاق ازوا گذاشت خانه و رواق درمیان آورد - با آنکه حویلی او واقعه اجمیری دروازه در وسعت چون دشت آگران ویران و فراخ و مانند کوه ماران سنگلاخ است ، مردم آزاری خو بخواری او را برین داشته بود که از اجمیری دروازه تا چوک اله آباد و تمام نعلما لی بلک چاوری جامع مسجد جهان نما داخل حویلی خود نماید - درین صورت

خرابی تمام برای هزاران ضعفاء و اغنیا که از آباء و اجداد زمین گیر و خو پذیر امکنه خود ها بودند ، می رسید - خدا داند تیر آه نیم شبی کدام کمان قاستی گوشه گیر بجالش رسید که در بند بندش نکبت افتاد و بعصب ترین حالتی جان داد - چندین مرتبه چشم برهم بست و باز جفای نفس بتعذیب جانش عبرت نشانه بیاد مردم می گذاشت بهر خرابی و دشواری حسرت آباد جهان گذران پدرود کرد - ارباب سخن در رحلت او داد سحر بیانی داده اند بالفعل تسلط این قوم مهر خاموشی بر لب گذاشته بگوش ارباب هوش رسیده - طرفه اینکه خلف الصدق او نواب مستطاب قمرالدین خان بهادر برخلاف اطوار پدر عجیب توفیقات حسنه یافته - با این همه تساط و سنگینی قوج و ترقیات دولت اوج در اوج ، باهر غریب و غنی بشگفتگی پیشانی و فیضر سانی و کامرانی زیست می کند - اندوختهای پدر بکمال عیش و عشرت می خورد -

بخور ای نیک میرت سره سرد
کان نگون بخت گرد کرد و نخورد

درین فرقه تورانیان بخوبی نظام الملک امیری بلك فقیری مهذب الاخلاق مفسور الاشفاق شاید بوده باشد - چنانچه در اوراق سابق مکرر از خوبی و بزرگی ایشان قلم و رقم سعادت اندوز شده - ازان در گذشته نواب مستطاب قمرالدین بهادر است که درین عروج ظاهر و گرد آمد زر و لشکر امتیاز حق و باطل مد نظر دارند - خدا بر خوبیها بیفزاید - آخر الامر نواب قطب الملک در دولتخانه ارک مبارک حواله کسان حیدر قلی خان می بود آن عزیز بمقتضای حفظ آداب و حسن عقیدت اینکه شیعه مومن است ، خدمتگذاری سید بوجه احسن از خوراک ملایم طبع و پوشاک مرغوب خاطر می نمود اما از زندگی نواب تهلکه تمام بخاطر مغلان راه داشت - نباشد کدام وقت طوهان سر کشد - چنانچه واقعه طلمان روزی هزار بار توطه پرداز و افترا تقریر می بودند که مهارج اجیت سنگه عرضداشت

برای استخلاص قطب‌الملک مرسل داشته و انقیاد و اطاعت خود موقوف بر خلاص او گذاشته - ازین قاش حشو و پوچ می تراشیدند - بعد از چند روز حضرت ظل سبحانی از روی عنایت از مردم حیدرقلی خان گرفته نزدیک بدبوری خاص نگهداشتند - توجه مفرط از عنایات اولوش و ارگجه و بان و ملبوس خاص نسبت بسید ظاهر می فرمودند - این معنی موجب شورش مزاج مغلان بود تا سال در منصوبه تراشی بسر شد - آخر الامر بلطایف الحیل حضرت را برآن آوردند که به پیاله زهر قاتل کار این بزرگ بیدل تمام کردند - سبحان الله یحیی و یمیت :

که زهر را نصیب حلق حسن کنیم
گر تیغ بر حسین ، کشد کبریای ما
ما پروریم دشمن ما می کشیم دوست
کس را مجال نیست ز چون و چرای ما
المنته لله که بخون گر خفتم
یک چند چو غنچه عاقبت بشکفتم

صد شکر که بآبیاری نخلبند حقیقی چمن آرزو سر سبز شد و ثمره امید حلاوت افزای کام و زبان گردید یعنی از تسوید این اوراق عبرت مذاق بر حسب آرزو انتظار کرد و فراغ دست داد - هر چند نسبت با وراق سابق در اجزای آخر عبارت و مضمون رنگ بست متانت و ندرت نیست ، چه اختلاف اوقات و انتشار حواس مغلوب آفات بر این معنی دلیل قاطع و حجت ساطع است اما بد تقدیر افسانه طریق بر صفحه روزگار خواهند نوشت - اسید از بزرگان استعداد و بزرگان کریم نژاد آن دارد که بلغو و سقم عبارت و مضمون بعرض اعتراض نیاورده باصلاح سیات منت بر این غلام سادات گذارند و از مقوله لعل لعل عذرا و انت تلوم فارغ نشمارند - قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است -

تعليقات

سکھوں کے دس گورو

ص - ۱۳۲

وفات	ولادت	
۵۹۵۳	۵۸۸۰	۱۔ نانک شاہ پسر کالو کھتری بیدی
۵۹۶۰	۵۹۵۲	۲۔ لہنا عرف انگد پسر رامو کھتری
۱۶۳۱ ب	۱۵۶۶ ب	۳۔ امرداس پسر بجز کھتری بھلا
۵۹۸۹	۵۹۸۲	۴۔ رام داس پسر ہرداس کھتری سوڈھی
۵۱۰۲۲	۵۹۸۹	۵۔ ارجن پسر رامداس
۱۶۹۵ ب	۱۶۵۲ ب	۶۔ ہرگوبند پسر ارجن
۱۷۱۵ ب	۱۶۸۶ ب	۷۔ ہررای پسر گورو دتا
۱۷۲۱ ب	۱۷۱۳ ب	۸۔ ہرکشن پسر ہررای
۱۷۳۲ ب	۱۶۶۹ ب	۹۔ تیغ بہادر پسر ہر گوبند
۱۷۶۵ ب	۱۷۱۸ ب	۱۰۔ گوبند سنگھ پسر تیغ بہادر

ص - ۱۳۲

گورو نانک کے متعلق لکھا ہے کہ وہ شیخ فرید گنجشکر سے ہم کلام ہوئے۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ گورو نانک کا زمانہ ۱۴۶۹ ع سے ۱۵۳۹ ع تک کا ہے اور شیخ فرید ۱۲۶۶ ع میں فوت ہو چکے تھے۔

ص - ۱۴۰

امرتسر کا تالاب گورو نانک نے تعمیر نہیں کروایا بلکہ چوتھے گورو رامداس نے تعمیر کرایا تھا۔

سعد اللہ خان :

عہد بہادر شاہ کے آخری سالوں میں وہ ' وزارت خان ، کے لقب سے نائب وزیر تھا ۔ وہ جہاندار شاہ کے حامیوں میں سے تھا لیکن دوسرے افسروں کے ساتھ اس کی بھی معافی ہوئی لیکن ۲۱ محرم ۱۱۳۵ھ کو اچانک اسے قید کر لیا گیا اور اس کی جائداد ضبط کر لی گئی ۔ سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ ذوالفقار خان کو قتل نہ کرنے کے بارے میں بادشاہ بیگم دختر عالمگیر نے فرخ سیر کو مشورہ دیا تھا لیکن سعد اللہ خان اس کے میر سامان نے بادشاہ بیگم کے خط کی عبارت بدل کر ذوالفقار خان کو قتل کرنے کی رائے شامل کر دی ۔ چنانچہ ذوالفقار خان کے قتل پر بادشاہ بیگم نے اعتراض کیا تو فرخ سیر نے اس کا خط دکھایا ۔ اس پر سعد اللہ کو سزا دیا

سیدی قاسم حبشی ۔

کوٹوال دہلی ۔ یہ دہلی کے نزدیک پرگنہ کا فوجدار تھا ۔ اس نے ایک تاجر کے بیٹے اودھو کو قتل کر دیا ۔ اس کے باپ نے انتقام لینے کے لیے شاہ گنج اور شاہدرہ کی ہر دکان سے دس دس بارہ بارہ روپے چندہ اکٹھا کیا اور میر جملہ کو بڑی رقم ادا کی اور سیدی قاسم کو قتل کروا دیا ۔

پہدایت کیش خان

(نو مسلم) وقایع نویس کل : اس نے جہاندار شاہ کو شاہزادہ محمد کریم برادر فرخ سیر کی پناہ گاہ سے متعلق اطلاع دی تھی اور اسی خبر کی بنا پر شاہزادے کو وہاں سے لاکر قتل کروا دیا گیا ۔

وہ شاہزادے جن کو ناپینا کیا گیا :

- ۱- اعزالدین جہاندار شاہ کا بڑا بیٹا
- ۲- والا تبار پسر اعظم شاہ
- ۳- ہمایوں بخت برادر خرد فرخ سیر

—:o:—

فرہنگ اشخاص

اجیت سنگھ،

مہاراجا جسونت سنگھ کا بیٹا تھا۔ عہد عالمگیر تک وہ دشوار گزار پہاڑوں میں آزادانہ زندگی گزارتا رہا۔ عالمگیر کی وفات پر اس نے جودھپور کے فوجدار کو مغلوب کر کے جودھپور پر قبضہ کر لیا۔ بہادر شاہ کے عہد میں اس نے اطاعت قبول کر لی اور تین ہزاری منصب پایا۔ فرخ سیر کے عہد میں وہ اجمیر و گجرات کا صوبیدار مقرر ہوا۔ اس نے اپنی لڑکی بادشاہ کے نکاح میں دی اور مہاراجا کا خطاب پایا۔ عہد شاہ کے عہد میں وہ نظامت گجرات سے معزول ہوا۔ اس نے اجمیر پر قبضہ کر لیا۔ آخر شاہی فوج کے ہاتھوں مغلوب ہوا اور اس کی بجائے اس کا بیٹا ابھے سنگھ جانشین ہوا۔

اسدخان امیر الامرا -

محمد ابراہیم نام تھا۔ اکیسویں سال شاہجہانی میں داخل خدمت ہوا۔ چوبیسویں سال میں ہزاری منصب ملا۔ چھبیسویں سال میں اختہ بیگی اور عرض بیگی وقائع کی خدمات سپرد ہوئیں۔ دو ہزاری منصب ہوا اور اسد خان خطاب ملا۔ اکتیسویں سال میں تن بخشگیری کی خدمت سپرد ہوئی۔ تیسرے سال عالمگیری میں ۵۰ ہزاری منصب، پانچویں میں چار ہزاری، تیرھویں میں نائب وزیر، چودھویں میں میر بخش ہوا۔ انیسویں میں وزارت کل کا عہدہ اور ہفت ہزاری منصب عطا ہوا۔ پینتالیسویں سال میں امیر الامرا کا خطاب ملا۔ وہ عالمگیری عہد کے آخر تک وزیر رہا۔ بہادر شاہ کے سال اول میں وکیل مطلق کے بعد خانہ نشین ہو گیا۔ ۵۱۱۲۶ میں فوت ہوا۔

اعتقاد خان ،

محمد مراد کشمیری - بہادر شاہ کے عہد میں شاہزادہ جہاندار کا وکیل تھا۔ ہزاری منصب اور وکالت خان کا لقب رکھتا تھا۔ فرخ سیر کے عہد میں اس کا نام واجب القتل اشخاص میں تھا لیکن قطب الملک اور امیرالامرا کے ساتھ سابقہ تعلقات کی وجہ سے جان بخشی ہوئی۔ ہزار و پانصدی منصب اور محمد مراد خان کا خطاب ملا۔ فرخ سیر کی ماں کشمیر کی تھی، اس لیے محمد مراد نے خاصا تقرب حاصل کر لیا تھا۔ آہستہ آہستہ رکن الدولہ اعتقاد خان بہادر کا خطاب اور آٹھ ہزار ذات دس ہزار سوار کا منصب حاصل کیا۔ سادات بارہ کی بیخ کنی کے لیے اس کے مشورے سے سربلند خان کو مراد آباد سے، نظام الملک کو دکن سے اور مہاراجا اجیت سنگھ کو جودھپور سے بلایا گیا لیکن خاندوران کے درمیان آنے سے کچھ صلح ہو گئی، لیکن بعد میں پھر بگاڑ ہو گیا۔ ایک مرتبہ بادشاہ اور اعتقاد خان کے ساتھ قطب الملک کی سجادلانہ گفتگو بھی ہوئی۔ فرخ سیر کی گرفتاری اور رفیع الدرجات کی تخت نشینی پر اعتقاد خان نے اپنے بچاؤ کے لیے کوشش کی لیکن آخر قید ہوا اور اس کا ماں و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ وہ گوشہ نشین ہو گیا۔ امیرالامرا کے قتل پر قطب الملک نے اعتقاد خان کو دوبارہ منصب و مال دے کر انتقام لینے کے لیے اپنے ساتھ تیار کیا، مگر وہ چند کوس جا کر لوٹ آیا اور گوشہ نشین ہو گیا۔

اعتماد الدولہ دیکھیے محمد امین خان

باقی خان

تیسویں سال عالمگیری میں حیات خان کا خطاب ملا۔ شاہزادہ محمد معظم کے ہاں داروغہ غسل خانہ مقرر ہوا۔ انچاسویں سال دوہزاری

منصب ملا اور کامگار خان کے بجائے اکبر آباد کا قلعہ دار مقرر ہوا۔ بہادر شاہ کی فتح بابی پر قلعے کی کنجیاں اس کے حوالے کی گئیں۔ وہ قلعہ دار کی حیثیت سے ہی فوت ہوا۔

باقی خان چیلہ

شاہجہان کا قابل اعتماد غلام تھا۔ آہستہ آہستہ دوہزاری اور دوہزار سوار کا منصب پا کر چھترہ (بندھیل کھنڈ) کا فوجدار مقرر ہوا۔ مترہویں سال شاہجہانی میں وہ داروغہ غسلخانہ مقرر ہوا۔ اس کے دو بیٹے سردار خان اور باقی خان تھے۔

ہازید خان

ہازید خان۔ سلطان احمد کا دوسرا بیٹا، حسین خان کا بھائی اور شمس خان کا چچا۔ مجدد معظم کا ملازم ہو کر اعظم شاہ کے خلاف جنگ میں شریک ہوا۔ قطب الدین خان خطاب ملا۔ شاہزادہ عظیم الشان نے اسے جموں کا ناظم مقرر کیا۔ رائے پور میں گورو بندہ کے خلاف سکھوں کے ساتھ لڑائی میں زخمی ہو کر مارا گیا۔

برفی راجہ

یہ نام اس لیے معروف ہوا کہ ناہن راجہ بادشاہ اور عائد دہلی کو برف سے لدی ہوئی کشتیاں بھیجا کرتا تھا۔ یہ علاقہ کوہستان سرسور میں ہے۔ (خلاصہ التواریخ، سجان رای، ص ۳۶)

ہراچہ

مسلمان قوم۔ تجارت اور دکانداری کام۔ ان کے مورث اعلیٰ کا نام ہراچہ تھا۔ پشم فروشی اور پشم سازی ان کا پیشہ تھا۔ کفایت شعاری اور کم خرچی میں مشہور ہیں۔

جے سنگھ سوائی

انبر کا راجہ - جے سنگھ نام تھا - باپ کا نام بشن سنگھ - عالمگیری عہد کے چوالیسویں سال میں ایک ہزار پانسو ذات اور ایک ہزار سوار کا منصب اور جے سنگھ کا خطاب ملا - ۱۱۱۳ھ میں اسد خان کے ہمراہ دکن میں قلعہ کھلنا کی مہم میں بہادری سے لڑا - دوہزار ذات اور دوہزار سوار کا منصب پایا - تخت نشینی میں مجد اعظم کا ساتھ دیا - بعد میں بہادر شاہ سے جا ملا - فرخ سیر کے عہد میں دھیراج کا خطاب ملا - چورامن جاٹ کی قوت توڑنے کی مہم میں کامیاب ہوا - وہ نیکو سیر کی طرنداری میں بدنام ہوا - وہ علم نجوم و ریاضی میں ماہر تھا - اس نے دہلی اور اپنے آباد کردہ شہر جے پور میں رصدگاہیں تعمیر کروائیں -

چورامن جاٹ

ان جاٹوں کا سرغنہ تھا جو اکبر آباد اور دہلی کے درمیان رہتی لوٹ مار کرتے تھے - اعظم و معظم کی لڑائی میں اس نے شکست خوردہ جماعت کو خوب لوٹا - بہادر شاہ جب دکن سے واپس آ رہا تھا تو یہ خدمت میں حاضر ہوا اور سکھوں کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لیے مقرر ہوا - بہادر شاہ کی وفت کے بعد سلطنت میں انتشار کی وجہ سے پھر اپنے علاقے میں چلا گیا اور لوٹ مار شروع کر دی - فرخ سیر نے اس کے خلاف فوج بھیجی - وہ قلعہ تھون میں ایک سال تک بند رہا - آخر قطب الملک کے توسل سے عفو جرائم اور پابندی عہد پر مجبور ہوا اور اسے اچھا منصب ملا - اس نے سادات باریہ کا ساتھ دیا اور ان کے ساتھ جنگوں میں ریک رہا - قطب الملک کے آخری معرکہ میں شریک تھا - اس نے شاہی افواج کا مال و اسباب لوٹا اور سادات کی شکست کے بعد ان کا مال بھی لوٹا اور سادات کے زوال کے ساتھ وہ بھی ختم ہوا -

چھبیلہ رام ، راجا

ناگر برہمن تھا - سلطان عظیم الشان بن بہادر شاہ کی سرکار میں

ملازم تھا۔ پور کڑہ جہان آباد کا فوجدار مقرر ہوا۔ فرخ سیر نے جب تخت کے لیے جدوجہد شروع کی تو وہ لاکھوں روپے اور فوج لے کر اس کی اعانت کو پہنچا۔ فتح پر پانچ ہزاری منصب اور راجا کے خطاب سے نوازا گیا۔ پہلے آگرہ اور بعد میں الہ آباد کا صوبیدار مقرر ہوا۔ لوگوں نے مشہور کر دیا کہ وہ نیکو سیر کو تخت دلانے کی سازش میں شریک ہے۔ حسین علی خان امیر الامرا نے اس کی تنبیہ کا ارادہ کیا لیکن وہ اس سے پہلے ہی یعنی ۱۱۳۱ھ میں وفات پا گیا۔

حسین علی خان

قطب الملک، سید عبداللہ خان لقب، سید حسین علی خان امیر الامرا کے بھائی۔ عالمگیر کے عہد حکومت میں 'خان' کا خطاب پایا تھا۔ سلطان پور میں فوجدار تھے۔ بعد میں اورنگ آباد کے محافظ بنے۔ محمد معظم نے تین ہزاری منصب اور بخشی کا عہدہ دیا۔ محمد اعظم شاہ کے خلاف جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ چار ہزاری منصب ملا۔ پہلے اجمیر کے صوبیدار اور بعد میں الہ آباد کے صوبیدار متعین ہوئے۔ مجہانداد شاہ کے خلاف فرخ سیر کا ساتھ دیا۔ کامیابی پر ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار کا منصب اور سید عبداللہ خان قطب الملک، بہادر، یاروفادار، ظفر جنگ کے خطابات ملے اور وزیر اعظم کا عہدہ عطا ہوا۔ انہوں نے پورے اختیارات سے امور سلطنت کو چلایا۔ بادشاہ اور دوسرے امرا حسد و رقابت کی وجہ سے مخالف ہو گئے۔ آخر رنجش اس قدر بڑھ گئی کہ انہوں نے فرخ سیر کو تخت سے ہٹا دیا۔ وہ روح اللہ کے ہمراہ جسے سنگھ سوانی کی بغاوت فرو کرنے کے لیے فتح پور گئے۔ اپنے بھائی امیر الامرا کے قتل پر انہوں نے سلطان ابراہیم کو تخت پر متمکن کر کے محمد شاہ اور نظام الملک کے خلاف جنگ آزما ہونے کے لیے تیاری کی۔ ۱۳ محرم ۱۱۳۳ھ کو حسن پورہ میں لڑائی ہوئی اور قطب الملک شکست کھا کر گرفتار ہوئے۔ ایک سال کے بعد زہر دے کر انہیں ختم کر دیا گیا۔

حسین علی خان

امیرالامرا - مادات بارہہ کے ناسور فرد - سید عبداللہ خان کے بیٹے اور حسن علی خان قطب الملک کے بھائی - عالمگیر کے عہد میں راتھبور اور بعد میں بنڈون اور بیانہ کے فوجدار مقرر ہوئے - انہوں نے جنگ تخت نشینی میں اعظم شاہ کے خلاف حصہ لیا - اس لیے دہلی پہنچنے پر انہیں تین ہزاری منصب اور نقارہ عطا ہوا اور شاہزادہ عظیم الشان کے تحت عظیم آباد کے نائب صوبیدار ہوئے - بہادر شاہ کی وفات پر فرخ میر بن عظیم الشان پٹنہ میں تھا - اس نے اپنے باپ عظیم الشان کے نام کا خطبہ پڑھایا اور حکم جاری کیا - ربیع الاول ۱۱۲۳ھ کو عظیم الشان کے ہلاک ہو جانے کی خبر ملی تو اس نے خود بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا - جہاندار شاہ کے خلاف نصح پانے کے لیے حسین علی خان نے مردانہ وار کوشش کی اور فرخ میر کو کامیاب کرایا - انہیں سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب ، امیرالامرا بہادر فیروز جنگ کا خطاب ملا اور میرنجشی کا عہدہ - انہوں نے راجا اجیت سنگھ رائیور کو مغلوب کیا اور وہ اپنا بیٹا دربار میں بھیجے اور بیٹی کا ڈولہ دینے پر رضامند ہو گیا - ۱۱۳۷ھ میں وہ دکن کے صوبیدار نامزد ہوئے - داؤدخان پنی برہانیور کے نائب صوبیدار نے راستہ روکا - مقابلہ کیا اور مارا گیا - انہوں نے اورنگ آباد میں قیام کیا - مرہٹوں نے حسین علی خان کے مامور سرداران لشکر کو پسپا کیا - فرخ میر نے مادات کو نیچا دکھانے کے لیے خفیہ طور پر مرہٹوں اور صوبیدار کو امیرالامرا کی مخالفت پر آمادہ کیا - دہلی میں ان کے بھائی قطب الملک کی جان بھی خطرے میں تھی ، اس لیے انہوں نے راجا ساہو سے ان شرائط پر صلح کر لی کہ وہ ملک میں لوٹ مار نہیں کرے گا - گذرگاہوں کی حفاظت کرے گا - پندرہ ہزار سوار ناظم صوبہ کودے گا - اسے چھ صوبوں کی چوہ اور سردیس مکھی اور کون کا علاقہ تنخواہ میں ملے گا - محاصل ان کے کارندے خود وصول کریں گے - بادشاہ نے اس معاہدہ کی تصویب سے

انکار کر دیا۔ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ کو امیرالامرا دہلی واپس آگئے۔ بادشاہ سے صلح ہوئی۔ لیکن بادشاہ نے درپردہ دل میں عناد رکھا اور انہیں راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا۔ امیرالامرا اور ان کے بھائی نے حفظ بقا کی خاطر فرخ سیر کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں نا بینا کرا کے قتل کروادیا۔ ان کی وساطت سے یکے بعد دیگر رفیع الدرجات، رفیع الدولہ اور محمد شاہ بادشاہ بنے۔ امیرالامرا نے نیکوسیر کی بغاوت فرو کی۔ چھبیلہ رام اور گردھر بہادر کی سرکشی کو دبایا۔ نظام الملک صوبیدار مالوہ کے ساتھ عالم علی خان، برادر زادہ امیرالامرا، نائب صوبیدار دکن کے درمیان جنگ ہوئی اور عالم علی خان مارا گیا۔ امیرالامرا انتقام لینے کے لیے نظام الملک سے نبرد آزما ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں محمد ابن خان کی سازش سے ۶ ذی الحجہ ۱۱۳۲ھ کو قتل کر دیے گئے۔

حسین خواجہ

علی مراد کوکاتاش کا بہنوئی تھا۔ جہاندار شاہ کے برسر اقتدار آتے ہی اسے پہلے اعظم خان اور بعد میں خاندوران کا خطاب ملا اور شاہزادہ اعزالدین کا اتالیق مقرر ہوا۔

حمید الدین خان بہادر

باقی خان چیلہ قلماق (قلعدار آگرہ) کا پوتا اور سردار خان کوتوال کا بیٹا تھا۔ اٹھالیسویں سال عالمگیری میں داروغہ کارخانہ نقش و نگار ہوا اور چار صدی ذات اور پچاس سوار کا منصب ملا۔ بتیسویں سال میں داروغہ فیلخانہ، تینتیسویں میں خان کا خطاب ملا۔ انتالیسویں سال میں دو ہزاری منصب پر فائز ہوا۔ وہ مرہٹوں کے خلاف کئی معرکوں میں شریک ہوا۔ بیالیسویں سال میں وہ داروغہ غسلخانہ اور بعد میں داروغہ جواہر خانہ مقرر ہوا۔ راج گڑھ اور تورنا کی فتح میں اس نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ کارہائے نمایاں کی وجہ سے اسے بادشاہ کا تقرب و اعتماد حاصل

تھا۔ عالمگیر کی وفات پر اسے بڑا صدمہ ہوا۔ وہ نعلش کے ساتھ خلد آباد گیا اور وہیں درویشانہ ندگی گزارنے لگا۔ وہیں ایک حوبلی بنائی۔ لیکن محمد اعظم اس کو اپنے ساتھ لے آیا اور وہ محمد معظم شاہ کے خلاف جنگ میں شریک ہوا۔ شکست کے بعد بھی معظم نے اس سے اچھا سلوک کیا۔ اسے میر توزک اول اور گرز برداروں کا داروغہ مقرر کیا۔ جہاندار شاہ نے اسے ذلیل کر کے قید و بند میں ڈال دیا۔ فرخ سیر کے زمانے میں اسے رہائی ملی۔ عبدالصمد خان نظام صوبہ پنجاب اسے ہمراہ لے گیا اور سکھوں کے خلاف اس نے خدمات انجام دیں۔ محمد شاہ کے عہد میں پھر اس کی قدر و منزلت ہوئی اور اسے داروغہ گرز برداران مقرر کیا گیا۔

حیدر قلی خان

محمد رضا نام۔ اسفرائن (ایران) سے تعلق تھا۔ ہندوستان میں پہلے سلطان عظیم الشان کے پاس ملازم ہوا۔ فرخ سیر کے زمانے میں حیدر قلی خان کا خطاب، دکن کی دیوانی اور دوسری خدمات سپرد ہوئیں۔ نظام الملک صوبیدار دکن سے اس کا نباہ نہ ہو سکا۔ اس لیے وہ دیوان احمد آباد، متصدی بندر سورت اور نائب نظم گجرات ہوا۔ صفدر خان ثانی کو شکست دی۔ نیکوسیر کے خلاف آگرہ کے محاصرے میں اس نے نہایاں خدمات انجام دیں۔ محمد شاہ کے عہد میں سید خانجہان بارہہ کے انتقال پر اسے میر آتش بنایا گیا۔ امیرالامرا سید حسین علی خان کے قتل کے بعد اس نے شاہی فوج کا ساتھ دیا۔ اسے چھ ہزاری ذات اور چھ ہزار سوار کا منصب ملا۔ قطب الملک کے خلاف جنگ میں بھی اس نے توپخانے سے بڑا کام لیا اور قطب الملک کو گرفتار کر کے محمد شاہ کے سامنے پیش کیا۔ اس خدمت پر اسے سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور معزالدواہ کا خطاب ملا۔ ۱۱۳۳ھ میں وہ گجرات کا صوبیدار اور بندر سورت کا متصدی متعین ہوا۔ نظام الملک سے اختلاف کی بنا پر وہ دربار میں واپس ہوا۔ لیکن اسے صوبہ اجمیر کی تسخیر پر مامور کیا گیا۔ فتح

کے بعد پھر دربار میں آگیا۔ ایک دن اچانک مکان میں آگ لگنے سے وہ جل گیا۔

خاندوران، محمد عاصم

آباء و اجداد بدخشان سے آکر اکبر آباد میں آباد ہوئے۔ محمد عاصم نام۔ ابتدا میں سلطان عظیم الشان کے محافظ دستے میں معمولی منصب پر مامور ہوا۔ بعد میں فرخ سیر کے مزاج میں دخیل ہو کر تقرب و اقتدار حاصل کیا اور داروغہ دیوان خاص کا عہدہ پایا۔ فرخ سیر کی تخت نشینی پر سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور صمصام الدولہ خاندوران بہادر منصور جنگ کا خطاب ملا۔ بادشاہ اور سادات کے جھگڑے میں یہ سادات سے قطع تعلق نہ کر سکا۔ امیرالامرا کے دکن منصوب ہونے پر وہ نائب میر بخش اور محمد امین خان بہادر کی بجائے بخش دوم مقرر ہوا۔ پھر گجرات کا صوبیدار بنا۔ محمد شاہ کے عہد میں قطب الملک اور بادشاہ کی لڑائی میں ہراول پر قائم رہا۔ بعد میں امیرالامرا اور میر بخش مقرر ہوا۔ مدت تک استقلال سے صاحب منصب و اقتدار رہا۔ ۱۱۴۷ھ اور ۱۱۵۹ھ میں سرہٹوں سے زبرد آزما ہوا۔ ۱۱۵۱ھ کو کرنال میں نادر شاہی فوج کے مقابلے میں زخمی ہو کر مارا گیا۔

داؤد خان پنی

داؤد خان اور اس کے بھائی بہادر خان اور سلیمان خان، خضر خان پنی کے بیٹے تھے۔ باپ بیجاپور کی سرکار میں ملازم تھا۔ ایک کشمکش میں وہ قتل ہوا۔ داؤد خان اس وقت قلعہ نادرک میں تھا۔ خانجہان کو کہنے سے اس کی پرورش کی۔ بیسویں سال عالمگیری میں شاہی خدمت میں داخل ہوا۔ چار ہزاری منصب اور خان کا خطاب ملا۔ چھبیسویں سال وہ قلعہ جنجی کی تسخیر کے لیے متعین ہوا۔ تینتالیسویں سال میں وہ حیدرآباد کا نائب فوجدار ہوا۔ اڑتالیسویں سال میں کام بخش کے ہمراہ حیدرآباد کا نائب

صوبیدار مقرر ہوا۔ انچاسویں سال واکنکیرہ کی تسخیر میں اچھی خدمات انجام دیں۔ بہادر شاہ اول کے عہد میں تیسرے سال خاندیس و برار کے علاوہ دکن کا صوبیدار ہوا۔ فرخ سیر کے عہد میں وہ گجرات کا ناظم تھا۔ امیرالامرا جب دکن کا صوبیدار متعین ہوا تو برہانپور سے باہر داؤد خان سے مقابلہ ہوا اور وہ ۱۱۲۷ھ میں گولی لگنے سے فوت ہوا۔

دلیر دل خان

لطف اللہ خان صادق کا بھائی۔ امیرالامرا حسین علی خان کے ساتھ وابستہ تھا۔ ۷۰ ہزاری منصب رکھتا تھا۔

ذوالفقار خان نصرت جنگ

محمد اسماعیل نام۔ اسد خان آصف الدولہ کا بیٹا۔ ۱۰۶۷ھ میں آصف خان یمن الدولہ کی بیٹی مہرالنسا یعنی ممتاز محل کی بہن کے بطن سے پیدا ہوا۔ گیارہویں سال عالمگیری میں ۷۰۰۰۰ منصب ملا۔ بیسویں سال میں امیرالامرا شائستہ خان کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ پچیسویں سال عالمگیری میں میرٹ گیا۔ راجہ حسونت سنگھ کے خلاف معرکہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ تیسویں سال داروغہ غسل خانہ مقرر ہوا۔ ۱۰۸۱ھ میں قلعہ راہیری بر قبضہ کیا اور سنبھا کے اہل و عیال کو گرفتار کیا۔ ۷۰ ہزاری ذات اور دو ہزاری سوار کا منصب ملا۔ پینتیسویں سال عالمگیری میں قلعہ نرمل فتح کیا اور چار ہزاری منصب پایا۔ قلعہ جنگی کی فتح میں اسے سخت تگ و دو کرنا پڑی کام بخش کے ساتھ اختلاف کی وجہ سے اسد خان کی حراست میں اسے نظر بند بھی رکھا۔ انتالیسویں سال میں بیچ ہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا منصب اور نصرت جنگ کا خطاب ملا۔ اکتالیسویں سال جنگی کا زبردست قلعہ فتح ہوا اور اس کا نام نصرت گڑھ رکھا گیا۔ کرنائک کے چھوٹے بڑے سو قلعے، فرنگی بندرگاہوں سمیت ملک معروسہ میں شامل ہوئے۔ چھیالیسویں سال میں وہ میر بخشی ہوا۔ اسی کی دوشنبوں

سے واکنکیرہ کا دشوار قلعہ فتح ہوا۔ عالمگیر کی وفات کے وقت اس کا منصب چھ ہزار ذات اور چھ ہزار سوار تھا۔ شاہزادہ محمد اعظم نے اسے میر بخشی کا عہدہ دیا۔ معظم شاہ کے خلاف جنگ میں اس نے شکست ہوتے دیکھ کر اعظم شاہ کو پیچھے ہٹنے کا مشورہ دیا لیکن وہ میدان سے نہ ہٹا اور مارا گیا۔ ذوالفقار اپنے باپ کے پاس گوالیار چلا گیا۔ بہادر شاہ نے سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور صمصام الدولہ اسیرالامرا اور نصرت جنگ کا خطاب دیا۔ میربخشی کا عہدہ اور دکن کی صوبیداری ملی۔ اس کے قتل تک کے واقعات عبرت نامہ میں مرقوم ہیں۔

رتن چند ، راجہ

قوم کا بنیا۔ سید عبداللہ خان بارہہ کا دیوان۔ نائب صوبیدار سید عبدالغفار اور سید عبداللہ خان کے بہنوئی ابوالحسن کے درمیان جنگ ہوئی تو رتن چند بھی تین چار سو سواروں کے ساتھ شامل ہوا۔ فرخ میر اور جہاندار شاہ کی جنگ میں بھی اس نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ راجہ کا خطاب اور دو ہزاری منصب پایا۔ بعد میں اس نے بڑا اثر و رسوخ اور اقتدار حاصل کیا۔ عنایت اللہ خان دیوان خالصہ اور دیوان تن نے بادشاہ سے نفاذ جزیہ کا حکم لیا اور متوسلین رتن چند کے مناصب ضبط کیے یا کم کیے لیکن قطب الملک نے ان احکام کو نافذ کرنے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے رتن چند کے ایک خائن متوسل کی گرفتاری کا حکم دیا۔ اس کی تعمیل بھی نہ ہوئی۔ ۱۱۳۲ھ میں محمد امین خان کی سازش سے امیر الامرا سید حسین علی خان قتل ہوا تو رتن چند بھی گرفتار ہوا۔ وہ بھیس بدل کر بھاگنا چاہتا تھا کہ محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ (امرانے ہنود)

روح اللہ پسر خانہ زاد خان

خانہ زاد خان کا لقب بھی روح اللہ تھا جو عالمگیر کے معتبر ملازمین میں تھا یعنی خالصان ، بخشی دوم اور داروغہ خاص رہا۔

۱۱۱۵ھ کو اس کی وفات پر اس کے بیٹے اعتقاد خان کو روح اللہ کا خطاب ملا۔

سر بلند خان

مبارز الملک دلاور جنگ۔ مجدد رفیع نام۔ تون کا رہنے والا تھا۔ وہ اپنے باپ میر افضل کے ساتھ عالمگیری عہد میں ہندوستان آیا۔ روح اللہ بخشی کی بیٹی ہدیہ بیگم سے اس کی شادی ہوئی۔ ہدیہ بیگم کی جن عائشہ سلطان عظیم الشان سے بیاہی ہوئی تھی۔ اسے سر بلند کا خطاب ملا اور صوبہ بنگال میں امور نظامت میں دخیل رہا۔ فرخ سیر سے ناچاقی کی وجہ سے وہاں سے واپسی پر کڑھ کا فوجدار مقرر ہوا۔ بعد میں ذوالفقار خان نے اسے گجرات کا نائب صوبیدار مقرر کیا۔ فرخ سیر کی کامیابی پر قطب الملک کی سفارش پر پرانی خطا معاف ہوئی اور وہ صوبیدار اودھ متعین ہوا۔ بعد میں میر جملہ کی واپسی پر پٹنہ کا صوبیدار بنایا گیا۔ وہ فوج کی تنخواہیں دینے میں ناکام رہا۔ اس لیے اسے وہاں سے معزول کر کے دربار میں بلا لیا گیا۔ رفیع الدرجات کے عہد میں وہ کابل کا صوبیدار مقرر ہوا۔ آخر عمر قرضخواہوں سے بچنے کے لیے دہلی میں مقیم رہا۔ حملہ نادر شاہ کے وقت جرمانہ وصول کرنے پر ماسور ہوا۔ ۱۱۵۸ھ میں فوت ہوا۔ وہ درشت مزاج اور سخت گیر تھا۔

شاہ دولا گجراتی

جذب و مستی سے بھر پور مسنجات الدعوات بزرگ تھے۔ بچپن میں باپ کی وفات پر ایک ہندو کے ہاں خدمت گزار بن کر رہے۔ بعد میں اس نے آزاد کر دیا سیالکوٹ میں سید سرمست کے پاس روحانی تربیت حاصل کی۔ وہ سہروردی اور چشتیہ سلسلے میں بیعت تھے۔ ان کے ہاں مہاج کی مجالس جمتی تھیں ۱۰۷۵ھ کو وہ گجرات میں فوت ہوئے۔ نالہ ڈیگ پر انہوں نے پل تعمیر کرایا جو پل شاہ دولا نام سے معروف ہوا۔

شاہ عبدالرحمان بختیار : دیکھیے عبدالرحمان بختیار ، شاہ ۔

شمس خان

اس کا نام نور خان تھا ، باپ کا نام پیر خان تھا جس نے بہادر شاہ کے عہد میں اچھا منصب پایا لیکن موت نے زیادہ فرصت نہ دی ۔ شمس خان ، حسین خان اور بازید خان کا بھتیجا تھا ۔ دادا سلطان احمد تھا جو کچھ عرصہ کے لیے مجد اعظم کا ملازم رہا ۔ شمس خان نے سکھوں کے خلاف لڑائی میں نام پایا ۔ اس نے راہوں کے قریب لڑائی میں سکھوں کو بھر پور شکست دی ، جو سلطانپور سے ۷ کوس پر ہے ۔ شمس خان سرہند کی تسخیر میں مصروف تھا کہ مجد امین بہادر نے خود سری کا الزام لگا کر اسے معزول کرادیا ۔ وہ رائے پور کے قریب سکھوں کے ساتھ لڑائی میں مارا گیا ۔

شہداد خان

ء

عبدالرحیم نام تھا ۔ بہادر شاہ اول کے زمانے میں پانصدی منصب اور شہداد خان کا خطاب ملا ۔ اس نے قطب الدین خان فوجدار جموں کے ساتھ خدمات سر انجام دیں ۔ جب قطب الدین ، بندہ بہادر کے ہاتھوں قتل ہوا تو اس نے جموں کا انتظام حکومت سنبھالے رکھا ۔ اس نے عیسائی خان مٹین کے خلاف عبدالصمد خان ناظم صوبہ لاہور کی حمایت کی بعد میں لکھنؤ جنگل کا فوجدار متعین ہوا ۔ جب وہ عیسائی خان کے خلاف زبرد آزما ہوا تو اس وقت وہ دوابہ کا فوجدار تھا ۔ عیسائی خان نے جب شہداد پر حملہ کیا تو اس نے عیسائی خان کی تلوار ہاتھ میں پکڑ لی اور اس کی انگلیاں بے کار ہو گئیں ۔ شہداد خان کے ماتھیوں نے عیسائی خان کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا لیکن شہداد خان ، عبدالصمد

خان کو فہرست اشیا مہیا نہ کرسکا۔ اس لیے اسے لاہور میں ٹھہرا کر اس پر سختی کی۔ مہر جملہ نے لاہور میں شہداد خان کی کارگزاری دیکھی تھی۔ وہ جب دہلی واپس گیا تو اس نے بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کی اور اسے دہلی بلا لیا۔ امیرالاسرا اور قطب لعلک نے بھی اس کی قدردانی کی اور مناسب منصب پر فائز کیا۔ مجدد شاہ کے زمانے میں وہ ہانسی حصار کا فوجدار تھا۔ فساد و سرکشی کے زمانے میں اس نے اپنی طاقت کا رعب جھادیا۔ اس پر اسے شش ہزاری منصب ملا۔ نادرشاہ کے خلاف لڑائی میں مارا گیا۔

عبدالرحمان بختیار، شاہ

وطن قصبہ تھارہ تھا۔ لاہور میں ملک پور کے نزدیک ایک گاؤں پیروکی میں دفن ہوئے۔ ان کے روحانی کمال کا یہ ثبوت ہے کہ وہ میاں مہتہ کانسہ اس کے مرید تھے۔ وہ اسلام شاہ سوری کے عہد میں زندہ تھے۔ کیونکہ ان کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی دو بیٹیاں حافظ قرآن تھیں۔ تلاوت و عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔ قاضی نے اسلام شاہ سے شکایت کی کہ اقتضای شریعت کے مطابق ان دونوں کی شادی کرنی چاہیے تھی۔ شاہ عبدالرحمان نے کہا: ”لڑکیاں عاقلہ بالغہ ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہیے“۔ لڑکیوں نے کہا: ”ہمارا نکاح تلاوت قرآن سے ہو چکا ہے“۔ قاضی شرمندہ ہوا۔

(اخبارالاولیا، عبداللہ خویشگی، روٹوگراف شاہد ۱۲۳)

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

عبدالصمد خان، سیف الدولہ دلیر جنگ:

خواجہ احرار کے خاندان سے تھے۔ اپنے چچا خواجہ زکریا کی لڑکی سے شادی ہوئی۔ دوسری بیٹی اعتماد الدولہ مجد امین خان بہادر کے عقد میں

تھی۔ عبدالصمد خان عالمگیری عہد میں ہندوستان آئے اور چار سو کے منصب پر مامور ہوئے۔ بہادر شاہ کے عہد میں سات سو کا منصب ملا۔ بہادر شاہ کی وفات پر تخت نشینی کے لیے شاہزادوں کی جنگ میں ذوالفقار خان کا ساتھ دیا۔ فرخ سیر کے عہد میں پانچ ہزاری ذات اور اور پانچ ہزار سوار کا منصب، دلبر جنگ کا خطاب اور لاہور کی صوبیداری ملی تاکہ سکھوں کے مظالم کا قلع قمع کرے۔ اس نے حکمت عملی سے کام لے کر گورو بندہ کا کامیاب محاصرہ کیا اور اسے گرفتار کر کے دہلی روانہ کیا (۱۱۲۷ھ)۔ اس کارگزاری پر سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور سیف الدولہ کا خطاب ملا۔ لاہور کی نظامت کے زمانے میں عیسیٰ خان مٹین کی سرکشی کو ختم کیا۔ حسین خان خویشگی قصوری کو شکست دی۔ ساتویں سال مجد شاہی میں وہ ملتان کا ناظم مقرر ہوا۔ ۱۱۵۱ھ میں فوت ہوا۔

عبداللہ خان بارہہ، سید

سید میاں کے نام سے معروف تھے۔ ابتدا میں شاہزادہ مجد معظم کے ملازم ہوئے۔ ۱۰۹۳ھ میں ایک ہزار ذات اور چھ سو سوار کا منصب ملا۔ ۱۰۹۵ھ میں ابوالحسن والی حیدرآباد کے خلاف مہم میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ محاصرہ بیجا پور کے سلسلے میں شاہزادہ معتوب ہوا تو ان کو بھی نظر بند کر دیا گیا۔ آخر روح اللہ کی سفارش سے خطا معاف ہوئی۔ روح اللہ جب بیجا پور سے دربار میں بلائے گئے تو یہ پہلے نائب اور بعد میں صوبیدار کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۰۹۹ھ میں سنبھا بھونسلی کے بیٹے راما اور سریشہ قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تو انہیں بیجا پور کی صوبیداری سے معزول کر دیا گیا۔ ۱۱۰۰ھ دوبارہ ناندیر کے صوبیدار متعین ہوئے۔ ان کے دو بیٹے حسن علی خان (قطب الملک) اور حسین علی خان (امیر الامرا بخش الملک) تاریخ میں بڑے نامور ہوئے۔

عبداللہ خان ، قطب الملک سید حسن علی خان : دیکھیے
حسن علی خان -

علی مراد کوکلتاش

جہاندار شاہ کا کوکہ تھا - جہاندار شاہ جب صوبیدار دہلی تھا تو علی مراد کا بڑا اثر رسوخ تھا - جب وہ بادشاہ ہوا تو اس نے علی مراد کو خان جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش کا خطاب اور آٹھ ہزاری منصب دیا - وہ فرخ سیر کے خلاف جنگ میں مارا گیا - (۱۲۳۴ھ)

عنایت اللہ خان

مرزا شکر اللہ کا بیٹا تھا - اس کی ماں حافظ ، مریم زیب النساء دختر عالمگیر کی معلمہ تھی - چونکہ اس کا خاندان ایران سے آکر کشمیر میں آباد ہو گیا ، اس لیے یہ لوگ کشمیری کہلائے - ماں کی سفارش سے عنایت اللہ خان پہلے مشرف جواہر خانہ مقرر ہوا - اکتیسویں سال عالمگیری میں چار سو ذات اور ساٹھ سو سوار کا منصب ملا - پینتیسویں سال میں زیب النساء کا خانسامان مقرر ہوا - چھتیسویں سال میں وہ دیوانی تن ، اکتالیسویں سال میں صدارت ، پینتالیسویں سال میں دیوانی خالصہ کی خدمات سپرد ہوئیں اور ایک ہزار ذات اور ایک سو سوار کا منصب پایا - عالمگیر کو اس پر بڑا اعتماد تھا - وہ امجد خان وزیر کا نائب ہو کر کاغذات پر دستخط کرتا تھا - بہادر شاہ کے عہد میں وہ اپنے منصب پر بحال رہا - جہاندار شاہ کے عہد میں وہ کشمیر کا ناظم ہوا - اور اسے چار ہزار ذات اور ہزار سوار کا منصب ملا - محمد شاہ کے زمانے میں اسے ہفت ہزاری منصب ملا - نظام الملک کے دکن سے دہلی پہنچنے تک وہ نائب وزیر اور میر سامان کے فرائض انجام دیتا رہا - ۱۱۳۹ھ کو انتقال ہوا - وہ بڑا اچھا انشا پرداز اور کاتب تھا - اس نے احلام عالمگیری اور کات طیبات مرتب کیے -

عیسیٰ خان مٹین

راہپوتوں کی شاخ مٹین یا منج سے تعلق تھا۔ یہ لفظ مآثر الامرا میں 'مبین' اور منتخب اللباب (ج ۲ ص ۷۶۶) میں مہین لکھا گیا ہے۔ شروع شروع میں ڈکیتی اور غارتگری سے مال اکٹھا کیا۔ معزالدین جہاندار شاہ کی معیت میں بہادری سے لڑا اور پنجہزاری منصب پایا۔ دوآبہ پٹھ اور لکھی جنگل کی فوجداری ملی لیکن وہ سرکشی کی زندگی سے باز نہ آیا اور غارتگری جاری رکھی۔ ناظم صوبہ عبدالصمد خان نے شہداد خان کو اس کی سرکوبی کے لیے بھیجا لیکن تھارہ کے مقام پر اسے پسپا ہونا پڑا۔ اسی کشمکش میں عیسیٰ خان کو گولی لگی اور وہ مارا گیا۔ اس کا سر کاٹ کر دہلی بھیج دیا گیا (۱۱۲۹ھ)۔

غازی الدین خان غالب جنگ

احمد بیگ نام۔ تورانی النسل تھا۔ ۷۶۰ھ میں پیدا ہوا۔ وہ جہاندار شاہ کا دودھ شریک بھائی تھا۔ اس سے ناراض ہو کر بنگال چلا گیا۔ پٹنہ میں فرخ میر کی ملازمت میں اس کا مصاحب بن گیا۔ فرخ میر کی معزولی پر وہ دہلی کے بازاروں میں مخالفین سے نبرد آزما ہوا۔ امیر الامرا کے قتل پر وہ قطب الملک کا حامی بن گیا۔ مجدد شاہ کے عہد میں اس کا خطاب غالب جنگ چھین لیا گیا اور لطف اللہ صادق کو دیا گیا۔ اس نے اعتراض کیا اور کہا۔ ہم دونوں باہم جنگ آزما ہوتے ہیں۔ جو جیت جائے وہ اس خطاب کا حقدار بنے۔ بادشاہ مسکرا دیا اور اس کا خطاب بحال کر دیا۔ ۱۱۳۹ھ میں فوت ہوا۔

غازی الدین خان فیروز جنگ

اس کے والد خواجہ عابد بخارا میں پہلے قاضی اور بعد میں شیخ الاسلام تھے۔ وہ ہندوستان میں آیا اور عالمگیر کے عہد میں صدر کل اور بعد میں اجمیر

اور اس کے بعد ملتان کا گورنر رہا۔ ۱۰۹۲ھ میں وہ ظفر آباد بیدر کا گورنر ہوا۔ ۱۰۹۸ھ میں گولکنڈہ کے محاصرے میں گولی لگتے سے مارا گیا۔ وہ قلیچ خان کے لقب سے سرفراز تھا۔ اس کا سب سے لائق بیٹا غازی الدین خان فیروز جنگ تھا۔ اس کا نام میر شہاب الدین تھا۔ وہ ۱۰۶۰ھ کو سمرقند میں پیدا ہوا۔ ۱۰۷۹ھ میں ہندوستان آیا۔ عالمگیر کے عہد میں ۳۰۰ ذات اور ۷۰ سوار کا منصب ملا۔ وہ دکن میں مرہٹوں کے خلاف لڑائیوں میں شریک رہا۔ ابراہیم گڑھ، حیدرآباد اور ادولی کی فتوحات میں پیش پیش تھا۔ ۱۱۱۸ھ میں عالمگیر کی وفات پر وہ برار کا صوبیدار تھا۔ اعظم و معظم کی لڑائی میں اس نے نمایاں حصہ لیا۔ بہادر شاہ کے عہد میں اسے دکن سے نکال کر احمد آباد گجرات بھیج دیا گیا۔ وہ ۱۱۲۲ھ میں فوت ہوا۔ اس وقت وہ سات ہزاری منصب رکھتا تھا۔ اس کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ وہ زندگی کے آخری بیس سال میں بینائی سے محروم رہا۔ اس کے باوجود وہ فوجی خدمات انجام دیتا رہا۔

قطب الملک حسن علی خان دیکھیے حسن علی خان۔

قمر الدین میر نظام الملک

غازی الدین خان فیروز جنگ کا بیٹا۔ اس کی ماں سعد اللہ خان وزیر شاہجہان کی بیٹی تھی۔ وہ ۱۰۸۲ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۰۹۵ھ میں اسے ۳۰۰ ذات اور سو سوار کا منصب ملا۔ ۱۱۰۱ھ میں اسے چین قلیچ خان کا خطاب ملا۔ ۱۱۰۸ھ میں عالمگیر کی وفات پر وہ بیجا پور کا گورنر تھا۔ بہادر شاہ کے عہد میں وہ صوبیدار اودھ اور لکھنؤ کا فوجدار مقرر ہوا۔ ۱۱۱۹ھ میں اس نے تمام منصب اور خطبات و اس کردے لیکن منعم خان کی درخواست پر اپنا استعفا و پس لے لیا اور سات ہزار ذات

اور سات ہزار سوار کا منصب قبول کیا۔ والد کی جائیداد ضبط ہونے پر دوبارہ استعفا دیا۔ اس مرتبہ اس کا استعفا قبول کر لیا گیا اور گزارے کے لیے چار ہزار روئے سالانہ مقرر ہوا۔ بہادر شاہ کی وفات پر غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کا خطاب ملا۔ جہاندار شاہ کے عہد میں وہ آگرہ کے دفاع پر متعین ہوا۔ فرخ میر اور جہاندار شاہ کی لڑائی میں وہ غیر جانبدار رہا۔ چنانچہ فرخ میر کے عہد میں وہ دکن کا صوبیدار مقرر ہوا اور خانخانان اور نظام الملک کے خطابات سے سرفراز ہوا۔ جب امیر الامرا حسین علی خان صوبیدار دکن نامزد ہوا تو اسے مراد آباد کا ناظم بنا کر تبدیل کیا گیا۔ جب امیر الامرا نے فرخ میر کو معزول کر کے محمد شاہ کو تخت نشین کیا تو نظام الملک مالوہ کا گورنر بنا۔ اس کے بعد تفصیل عبرت نامہ میں موجود ہے۔

کوکلتاش دیکھیے علی مراد کوکلتاش

کھول

راجپوتوں کی ایک قوم جو اپنے مورث کے نام سے معروف ہے۔

گردھر بہادر

ناگر برہمن۔ باپ دیارام۔ شاہزادہ عظیم الشان کا ملازم تھا۔ اس کا چچا چھبیلہ رام الہ آباد کا صوبہ دار مقرر ہوا تو یہ اس کا سپہ سالار بنا۔ ۱۱۳۱ھ میں چچا کے انتقال پر اس کا جانشین ہوا۔ اس نے قلعے پر قابض ہو کر آزادی کا دم مارا اور دربار میں حاضر ہونے سے انکار کیا۔ امیر الامرا نے قلعے کے محاصرے کا حکم دیا۔ آخر رتن چند دیوان کی کوششوں سے مصالحت ہوئی اور اسے صوبیدار اودھ اور پنج ہزاری

منصب دے کر الہ آباد کو چھوڑنے پر رضاسند کر لیا۔ ۱۱۳۳ھ میں مالوہ میں مرہٹوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔

لطف اللہ خان صادق انصاری

ہانی پت کا رہنے والا تھا۔ بہادر شاہ اول کے عہد میں دربار میں رسانی ہوئی جہاندار شاہ کے زمانے میں معتوب ہوا۔ اس نے فرخ سیر کا ساتھ دیا۔ قطب الملک نے دیوان خالصہ کا عہدہ دلوایا۔ مجدد شاہ کے عہد میں چھ ہزاری منصب اور شمس الدولہ بہادر تہور جنگ خطاب ملا۔ احمد شاہ کے زمانے میں فوت ہوا۔ بہادر شاہ متذبذب تھا کہ اسد خان یا منعم خان کو وزیر منتخب کرے۔ لطف اللہ نے اسد اللہ کا نام دیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر اسے خان صادق کہا۔ نادر شاہ کے حملے کے وقت وہ دہلی کا گورنر تھا۔ اس نے مقابلے کے بغیر شہر حوالے کر دیا، اس لیے وہ معتوب بھی ہوا۔

محکم سنگھ کھتری

امیر الامرا سید حسین علی خان کا دیوان تھا۔ ۱۱۲۷ھ میں داؤد خان ہنی کے خلاف لڑائی میں بہادری دکھائی۔ ۱۱۳۲ھ میں امیر الامرا کے قتل پر حیدر قلی خان کی سفارش سے جان بخشی ہوئی اور شش ہزاری منصب ملا۔ بعد میں وہ ہفت ہزاری منصبدار ہو گیا۔ ۱۱۳۳ھ میں قطب الملک اور مجدد شاہ کے درمیان لڑائی میں قطب الملک سے جا ملا اور لڑتا ہوا مارا گیا۔

مشرف، میر

پہلے امیر الامرا حسین علی خان کا داروغہ توپخانہ تھا۔ حسین علی خان سے ناراض ہو کر دکن سے دہلی آ گیا۔ اور بادشاہ کا ملازم ہوا۔

(۱۱۳۰ھ)

محمد امین خان بہادر ، اعتمادالدولہ نصرت جنگ

سمرقند کا رہنے والا تھا ۔ اس کے والد میر بہاء الدین حاکم بخارا کے خلاف بغاوت کے الزام میں قتل کر دیے گئے (۹۸۰ھ) ۔ محمد امین عہد عالمگیری میں اپنے عم زاد غازی الدین خان فیروز جنگ کے ساتھ دکن میں مامور ہوا ۔ ۱۱۰۹ھ میں وہ دربار میں بلا کر صدر بنایا گیا ۔ ۱۱۱۸ھ میں مرہٹوں کی شکست کے بعد اس کو چین بہادر کا خطاب ملا ۔ بہادر شاہ کے عہد میں وہ مراد آباد کا فوجدار تھا ۔ بعد میں اس نے سکھوں کے خلاف مہم میں نمایاں حصہ لیا ۔ وہ جہاںدار شاہ کے ساتھ جنگ تخت نشینی میں موجود تھا لیکن اس نے زیادہ حصہ نہ لیا ۔ فرخ سیر کے عہد میں چھ ہزار ذات اور چھ ہزار سوار کا منصب ، اعتمادالدولہ نصرت جنگ کا خطاب اور بخشی دوم کا عہدہ ملا ۔ ۱۱۳۳ھ میں ۵۳ سال کی عمر میں وہ تورانیوں کا مسلم لیڈر تھا ۔ محمد شاہ کے عہد میں اس کی سازش سے امیر الامرا حسین علی خان قتل ہوا اور اسے آٹھ ہزار ذات اور آٹھ ہزار سوار کا منصب اور وزیر الممالک کا خطاب ملا ۔ ۱۱۳۴ھ میں فوت ہوا ۔

۴

مرل

ایک چوہان تھا جو دہلی سے نقل مکان کر کے سندھ میں مقیم ہو گیا ۔ مرل اسی کا قبیلہ یا قوم ہے ۔ بہاولپور میں اس قوم کے لوگ ملتے ہیں ۔

مڑل

راجپوت قوم کی شاخ جو ملتان میں ملتی ہے ۔

منج

راجپوتوں کی ایک شاخ جو جالندھر ، لدھیانہ اور آس پاس کے علاقوں میں آباد ہے ۔ اسے مہین کہنا صحیح نہیں ۔ وہ لدھیانہ کے گوڈے واہا کا

لقب ہے - (Glossary of the Tribes and castes of Panjab, iii, 68-69)

مشین ، دیکھیے منج -

منعم خان ، خانخانان

۱۰۶۳ء میں پیدا ہوا - اس کا باپ سلطان بیگ برلاس آگرہ کا کوتوال بھی رہا - اس کی وفات کے بعد منعم خان ، روح اللہ میر بخش کی ملازمت میں داخل ہوا - دکن میں جانبازی دکھانے کی وجہ سے عالمگیر متوجہ ہوئے - چونتیسویں سال عالمگیری میں وہ بفت جوگی کا امین مقرر ہوا - سرہٹوں کے خلاف وہ جنگوں میں شریک رہا - ۱۱۱۴ء میں وہ ہزار ذات اور تین سو سوار کا منصبدار ہو کر داروغہ فیلخانہ تھا - بعد میں مہظم شاہ کے پاس کابل چلا گیا اور دیوان مقرر ہوا - ۱۱۱۵ء میں لاہور کا نائب صوبیدار متعین ہوا اور ۱۵۰۰ ذات اور ہزار سوار کا منصب پایا - اس کے بعد کے حالات عبرت نامہ میں موجود ہیں -

میر جملہ

نام عبداللہ تھا - شریعت اللہ لقب - عالمگیر کے عہد حکومت میں توران سے ہندوستان آیا - پہلے جہانگیر نگر میں قاضی تھا - بعد میں عظیم آباد (پٹنہ) کا قاضی ہوا - فرخ سیر کے ساتھ روابط کی وجہ سے اس کی حمایت میں لڑا - جہاندار شاہ پر فتحیاب ہونے کے بعد اسے میر جملہ خانخانان معظم خان بہادر مظفر جنگ کا خطاب ملا - بادشاہ کے مساج میں دخیل ہونے کی وجہ سے سادات بارہہ یعنی قطب الملک اور امیر الامرا سے کشیدگی تھی - آخر بادشاہ نے امیر الامرا کو دکن اور میر جملہ کو

ہٹنے کا صوبیدار مقرر کیا لیکن وہ چوری چھپے ہالکی میں بیٹھ کر واپس آگیا۔ اس بہانے سے کہ وہ لشکریوں کی تنخواہیں ادا کرتے سے مجبور ہے۔ اس کے منصب میں کمی کر کے اسے پنجاب کی طرف جانے کی اجازت دی۔ فرخ سیر کے قتل پر وہ صدارت کل کے عہدے پر فائز رہا۔ محمد شاہ کے عہد میں انتقال کیا۔

نصرت یار

سید نذر محمد نام۔ عہد محمد شاہ میں آٹھ ہزار کا منصب اور رکن الدولہ کا خطاب رکھتا تھا۔ بہار کا صوبیدار رہا۔ راجا اجیت سنگھ کی بغاوت فرو کرنے کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔

نظام الملک : دیکھیے قمر الدین۔

وزیر خان

محمد خان نام تھا۔ کرنال میں کنج پورہ کا رہنے والا تھا۔ پہلے کار طلب خان بعد میں وزیر خان کا خطاب ملا۔ سہ ہزاری منصب رکھتا تھا۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۸۰ سال تھی۔

—:0:—

فرہنگ الفاظ ہندی و مقامی

ارگجہ : ارگجا - Name of a perfume of a yellowish colour composed of several scented ingredients.

اری باپ اری باپ : باپ رے باپ - غم ، تعجب اور خوف کے وقت یہ کہہ بولتے ہیں - خدا کی پناہ - خدا بچائے -

اوتارہ : اتارا - جنگ کے واسطے سواروں کا پیادہ ہونا -

اوغرا - A dish of food so called

بان : وان - نیر

بانا : بنیا - Shopkeeper usually a corn chandler

برچھا - A long slender spear

برسات : بارش کا موسم

بہیر : بازاریان لشکر - لفظ ہندی کہ بتفریس واقع شد

بیرہ پان : بیڑہ پان - کوری - کتیا ، چونہ اور چٹالیا پڑا ہوا پان - وہ بنا ہوا اور پتوں میں لپٹا ہوا پان جو ہندی وغیرہ میں نقشہ کیا جاتا ہے - (فرہنگ آصفیہ)

بھروپیا : An actor, a mimic

بھگوتی : دیوی - The Goddess

ہانگی : A litter, sedan

پرتال : پرتل - اسباب جو ٹٹو پر لادا جاتا ہے -

A president, leader, chief : پردھان

پھلجھڑی : ایک قسم کی آتشبازی - اس کے چلنے سے پھول اوپر اٹھ کر نیچے گرتے ہیں -

پوپٹ : تکونی شکل کا ٹکڑا جس میں بارود بھری ہوتی ہے . آتشبازی تکہ : اپلا - Dry cow-dung flattened into cakes used for fuels (Johnson)

جالی : لوہے کے تاروں کا بنا ہوا جال جو دروازوں اور کھڑکیوں پر لگاتے ہیں -

جزائر : جزائل - نام سلاح جنگ و آن بندوق کلان باشد -

جمدھر : ایک قسم کا خنجر :

جھرنہ : جھرنا - spring or cascade

جھروکہ : جھروکا - کھڑکیاں جو ایوان شاہی میں سیر تماشا دیکھنے کے واسطے باغ یا دریا کی طرف واقع ہوتی ہیں -

جھیل : دریاچہ

چلچراغ : ایک قسم کی آتشبازی - لکڑی یا چاندی کا درخت نما جس میں موم بتیاں رکھ کر جلاتے ہیں - candleabrum

چوکیات : جمع چوکی - پھرا - پامبانی - لشکر کے صاحب لوگوں یا امیروں کے پاس شب پاشی کے لیے جانا - وہ مکان جہاں امرا کے درباری اور حضار اپنی اپنی حاضر پاشی کے وقت موجود رہتے ہیں -

چھلا : chihla, chahla معنی کیچڑ ، دلدل mud, mire

چیرہ : چیرا - ایک قسم کی منقش پگڑی -

چیللا : شاگرد - مرید بندہ خاص - شاہی غلام

دان ارتھ : دان خیرات - صدقہ - ارتھ - property, wealth

دیرہ : ڈیرا - خیمہ عارضی قیامگاہ -

دیو ریہا : جمع ڈیوڑھی - مکان کا وہ حصہ جو بیرونی دروازے سے

ملحق ہو - دہلیز - آستانہ - درگاہ

دیوہرہ : دیوہرا - بتخانہ

دھوپ : ایک قسم کی تلوار جو سیدھی ہوتی ہے -

ڈولہ : A wife, from an inferior family, married by a

person of rank, who gives a present to her parents. She ranks below wives of equal family but above concubines. To give a daughter to a superior by way of tribute.

ڈولی : a kind of sedan

رانوتی : راؤٹی - ایک قسم کا چھوٹا خیمہ - چھولداری -

رہکنہ : ایک چھوٹی توپ جو کڑیوں پر رکھ کر اے جاتے تھے -

سبیل : پانی دودھ شربت کا وقف - کسی کے نام پر یا کسی کی یاد میں -

سہرہ : سہرا - پھولوں یا سنہری تاروں کی لڑیاں جو دونہا دلہن کے سر پر سے منہ پر لٹکائی جاتی ہیں -

فیلاسوفی : Philosophy - بمعنی چالاکی - غیری - تدبیر کاری -

کچھ بچہ : کچ بچ - تنگ جگہ اور کثرت اشیا -

کچھری کردن : عدالت میں بیٹھ کر فیصلہ کرنا ۔

کریا کرم : Performance of obsequies

گڑھی : قلعچہ خام

گورو : گرو ۔ پیر و مرشد ۔ سکھوں کے رہنما ۔

لوت : لوٹ ۔ لوٹنا ۔

لچہ : لچا ۔ اوباش ۔ شریر ۔

ماش : آزد ۔ ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا ہوتا ہے ۔

مجرا : اصطلاح ہندوستانی ۔ ملاقات امرا و سلام و تسلیات

مقیشی ۔ چاندی سونے کے چوڑے تار کا

مہتابی : ایک قسم کی آتشبازی جس کے روشن کرنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہے ۔

موٹھ : موٹھ ۔ موٹ ۔ ایک غلہ کا نام ۔

نرغہ : نرغا ۔ گھیرا ڈالنا ۔

ہتھ بھول : ایک قسم کی آتشبازی جس کو ہاتھ میں لے کر چھوڑتے ہیں جس میں سے بھول جھڑتے ہیں ۔

ہلا : ہلا ۔ حملہ ۔ چڑھائی ۔

ہوائی : ایک قسم کی آتشبازی ۔ دمبدم ٹوٹ کے اس سے ستارے جھڑتے ہیں ۔

ہیر : اہیر ۔ A caste or tribe whose business it is to attend on cows.

---:0:---

فرہنگ ترکی و عربی و فارسی

آبسال : باغ

آشلق : آشلق - (ترکی) تہمت

اولجہ : آلجہ - مال و جنسی و بندی کہ در تاخت ملک بیگانہ گیرند
(فرہنگ اندراج)

ولوش : Provisions from the king's table (Johnson)

التمغا : وہ معافی جو بادشاہ کی طرف سے نسلاً بعد نسل معاف رہے
اور اس پر کوئی ٹیکس نہ ہو۔

تغائی : (ترکی) - برادر مادر - ماموں

خودک : (عربی) واو معدولہ - خلجان خاطر و وسواس

دارائی : ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسے اردو میں دربائی بھی
کہتے ہیں۔

زخم 'منکر' : بد و قبیح زخم۔

مرچنگ : دست را بیزور بر سر کسی زدن۔

سقیفہ سازی : To speak falsehood

طرفدار : An officer employed to collect the revenue of
a particular place (Johnson).

عبرہ : خراج ملک و محصولات۔

علاقہ : کنڈا وغیرہ جس سے کوئی چیز اٹکائی جاتی ہے۔

غردل : غ مفتوح : بددل ضد شجاع -

فروردی : فروردین - ایرانی کیلنڈر کا پہلا مہینہ جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوتا ہے اور جس سے بہار کا آغاز ہوتا ہے -

قاق : (ترکی) - بمعنی گوشت خشک کردہ شد کہ آنرا بریان کردہ می خورند و فارسیان بمعنی لاغر و ناتوان استعمال کنند -

قطرہ زنان : قطرہ زدن - دویدن - سعی کردن -

قطرہ کردن : “ “ “

قورق خوبی کردہ : نگہبانی

کورگہ : (ت) نقارہ

کوکن : آلو

مبیت : رات گزارنے کے لیے - سونے کی جگہ

واگویہ : بازگفتن حرف شنیدہ را - چرچا کرنا -

یزنہ : (ت) شوہر خواہر

—:0:—

فرہنگ مقامات

ابودانہ : بودانہ شہر لاہور سے تین چار کوس دور (خانی خان -
(۶۸۶ : ۲)

اعظم آباد : تحصیل لاڈوہ ضلع تھانیسر میں قصبہ۔ اس میں سرای ،
شہر پناہ اور باغات ہیں۔ اورنگ زیب کا بیٹا محمد اعظم یہاں
پیدا ہوا تھا۔

املی محل : ہرانی عالیشان عمارت۔ سلطان سنگھ رئیس دہلی نے
خریدلی ہے اور اس کو اپنے طرز پر بنا رہے ہیں۔
(واقعات دارالخلافت دہلی ، حصہ دوم ، ص ۱۷۳)

امین گڑھ۔ تحصیل لاڈوہ ضلع تھانیسر میں ایک بڑا ڈوٹن۔ وہاں
یانڈواں کے عہد کا پرانا قلعہ موجود ہے۔

بارہ پلہ : یہ پل ہمایوں کے مقبرے کے جنوب مشرق میں تھوڑے ہی
فاصلے پر واقع ہے۔ خواجہ سرا مہربان آغا نے ۱۰۲۱ھ میں
بنوایا تھا گیارہ دروں کا سنگ بستہ پختہ پل

باغ دہر آرا : آگرہ چھاؤنی کے جنوب مغرب میں ایک بڑا باغ
بقول مختلف زیرا دختر بابر ، دہرا خواہر اکبر یا دہرا دختر
شاہجہان کے نام سے منسوب ہے۔ پہلے اس کے ارد گرد
دیوار تھی۔ اب صرف کھلا میدان ہے۔

(District Gazetteer, Vol. 8, Agra, P. 68).

بجوارہ : بجوارہ۔ سرکار جالندھر میں موضع

برج : متھرا کا ضلع جس میں گوگل اور بندرا بن شامل ہیں ۔
ہتدوں کے اوتار کرشن کا مقام ولادت ۔

یگھور : آگرہ کی تحصیل خیر گڑھ میں گاؤں ۔
(آگرہ ڈسٹرکٹ گزٹ ، ص ۳۰۴)

بوندی : راجپوتانہ کی ریاست ۔ اس کی حدود جمے پور ، کوٹہ ،
سندھیا اور اودیپور سے ملتی ہیں ۔ رقبہ دوہزار دو سو اکیانوے
مربع میل ۔ طول ۸۵ میل اور عرض ۵ میل ۔

بیانہ : ریاست بھرت پور میں ۔

بیگپور : پرگنہ ہلوال میں ۔ بلوچ پور سے ۱۵ میل شمال میں
(دریائے جمنا کے نزدیک)

بیرووال : بیرووال ۔ دریائے بیاس کے کنارے شاہان سلف کے لیے
دریا عبور کرنے کی جگہ ۔

بھیلووال : تپہ بھیلووال ، سواد لاہور (آئین اکبری)

پل شاہ دولہ ، موضع ۔ یہ گاؤں نالہ ڈیگ پر واقع ہے ، متعلق
ضلع گوجرانوالہ ۔ ایک صوفی بزرگ شاہ دولہ نے نالہ ڈیگ پر
پل تعمیر کرایا تھا ۔ اس پل کی نسبت سے گاؤں معروف ہے ۔

نرپولہ : وہ مقام جہاں ایک سمت میں برابر تین دروازے ہوں ۔

تلاوری : تراوڑی ۔ ترائن ۔ تھانیسر سے سات کوس دور ۔

تلبغہ ، محلہ : تل بھوگا ۔ جانب مشرق شیش محل کے تا دیوار فصیل
غربی لاہور ، دروازہ ٹکسالی تک ۔

(تاریخ لاہور ، مفتی تاج الدین ، مطبوعہ اورینٹل کالج میگزین ،

نومبر ۱۹۴۳ ع ص ۷۹)

تلون : سرکار جالندھر میں ایک پرگنہ - (آئین اکبری ، ص ۳۷۷)
 تھانیسر : یہ شہر اس سڑک پر واقع ہے جو لدھیانہ سے کرنال کو
 جاتی ہے - کرنال سے ۲۳ میل شمال کو -

ٹوڈہ ٹانک : ایک پرگنہ - آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب میں
 جاجنو : آگرہ سے ۷۰ میل دور - تحصیل خیراگڑھ میں

چاوری : چاوڑی - جامع مسجد کے پیچھے کا بازار - دلچسپ میرکہ -
 (آثار الصنادید ، باب دوم ، ص ۲۹)

چاری : چمیاری - تحصیل اجنالہ ، ضلع امرتسری میں گاؤں -

چنبہ : چنبہ - جالندھر ڈویژن میں ریاست -

حسن پورہ : دریائے جمنا کے دائیں کنارے پر، پرگنہ پلووال میں -

حصار : ضلع ہریانہ میں ، دہلی سے مغرب کی طرف ۳۰۰ میل -

دسویہ : دیسویہ - جالندھر دوآب میں قدیم قصبہ - دو طرف پہاڑی
 ندیاں اور ایک طرف جھیل ہے - دوسری طرف ریگستان -

سادھورہ : ساڈھورہ سرہند کے علاقے میں - یہ قصبہ اس سڑک پر

واقع ہے جو لوڑیا سے ناہن کو جاتی ہے - اس کی طرف دریائے

مارکنڈا چلتا ہے - شہر پناہ ہے - انبالہ سے ۲۸ میل جنوب -

مانبھر : اجمیر سے شمال مشرق -

سرای چھاتہ : Sarai chath - (Water Mughals, ii, P. 70)

سلطانپور : دوآبہ جالندھر میں قصبہ - فوجدار کا مسکن - لدھیانہ سے

۴۰ میل مغرب میں -

ساٹاپور : آگرہ چھاؤنی میں مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہوئے
ایک گاؤں - (District Gazetteer, Vol. 8, Agra, P. 301)

سموگڑھ : شہر آگرہ سے بارہ میل دور - دارا شکوہ اور عالمگیر کی
لڑائی اسی مقام پر ہوئی تھی -

سہارا : آگرہ سے ۵ کوس دور گاؤں

سہرند : سرہند - ریاست پٹیالہ میں - انبالہ سے ۲۸ میل شمال مغرب
شاہدرہ : دریائے راوی کے دائیں کنارے لاہور سے تین میل دور -
شمزاد پور : ضلع کانپور میں ، عرض بلد ۲۶.۷۷ - طول بلد ۸۰.۲ -
عظیم آباد : قدیم شہر - کرنال سے ۹ میل دور - شہر پناہ پختہ تھی -
عوان : اوان - شالامار باغ سے شمال مشرق میں گاؤں -

فرید آباد : دریائے راوی کے کنارے قصبہ -

کاشی : بنارس کا نام - دریائے گنگا کے کنارے ہندوؤں کا متبرک شہر
کتھورا یا کیتھورا : تیس دیہات میں سے ایک جو بارہہ کی ایک
شاخ کا مسکن تھا -

کٹھوہہ : ریاست جموں میں ضلع کٹھوہہ - اس میں بلاور اور
جسروٹہ مشہور قصبے ہیں -

کراولی : آگرہ سے ۱۸۱۷ میل دور

کڑہ جہان آباد : کوڑہ جہان آباد - ضلع فتح پور میں -

کلا نور : ضلع گورداسپور میں قصبہ - اس جگہ ۵۱۵۵۶ میں
اکبر تخت نشین ہوا -

کوٹ ادیسہ : دریائے بیاس کے کنارے قلعہ ادیسہ -

کوٹلہ مالیر : مالیر کوٹلہ - دریائے ستلج کے علاقے میں - پٹیالہ سے
۴۵ میل شمال مغرب -

کوٹلہ : راجھوتانہ میں ریاست - اس کی حدود جہالہ واڑ ، گوالیار ،
چھپرا اور دریائے چنبیل سے گھری ہوئی ہیں - ناشو - سلطانپور -

کٹول - شاہ آباد اور ناہر گڑھ مشہور قصبے ہیں -

کیتھل : ستلج پار - پختہ مشہور شہر -

کھرام : گھڑام - دوآب ستلج و جمنا میں - ریاست پٹیالہ میں قصبہ -

لتہ فیروز شاہ : فیروز شاہ کی لاٹ - اشوکا کی لاٹ جو کوٹلہ
فیروز آباد میں فیروز شاہ تغلق کے حکم سے ۱۵۷۷ء میں نصب
کی گئی تھی -

لکھی جنگل : فیروز پور کے جنوب میں -

مخلص پور : دریائے جمنا کے کنارے نہر جمنا شرق اور نہر جمنا
غربی کے نخرجوں سے چند میل نیچے واقع ہے - سر زمین ناہر
شکار گاہ سلاطین سے بارہ میل مشرق میں واقع ہے - اسلام خان
بن شیر خان سور نے یہاں قلعہ بنانا شروع کیا تھا جو نامکمل
رہ گیا اور بعد میں ویران ہو گیا - بندہ نے اسے دوبارہ مرمت
کرایا اور اس کا نام لوہ گڑھ رکھا

میراتہ : سرکار ناگور ، صوبہ اجمیر میں پرگنہ - (آئین اکبری)

نارنول - اجمیر سے ۱۵ میل شمال مشرق -

ہائڈہ گوجر : تحصیل لاہور میں کڈوں - شیخ جلال گوجر خلیفہ
عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی کا مزار -

ہانسی : حصار سے مشرق کی طرف تیرہ کوس ، نہر فیروز شاہ کے کنارے واقع ہے ۔

ہنڈون : آگرہ سے پچاس ساٹھ میل جنوب مغرب میں ۔ جے پور میں ۔
ہنڈیا : صوبہ مالوہ میں سرکار ۔ دریائے نربدا کے کنارے پختہ قلعہ موجود ہے ۔

ہودل : ہوڈل ۔ سرکار سہارا میں قصبہ ۔ دہلی سے متھرا شاہراہ پر ، دہلی سے ۵۴ میل دور ۔

ہجبت پور پتی : سرکار بٹالہ میں ۔ (آئین اکبری)

—:0:—

۴

اشاريه

مقامات

الف

الور : ۲۶۷ -
 الہ آباد : ۱۶۴ ، ۱۶۶ ، ۱۹۸ ،
 ۲۲۲ ، ۲۳۸ ، ۲۳۷ ، ۲۳۹ ،
 ۲۸۸ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ -
 امرتسر : ۱۴۰ ، ۲۸۱ ، ۳۱۵ -
 املی محل : ۳۱۳ -
 امین گڑھ : ۱۴۴ ، ۳۱۳ -
 انبالہ : ۳۱۵ ، ۳۱۶ -
 انبیر : ۱۲۸ ، ۲۰۸ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ،
 ۲۳۵ ، ۲۸۷ -
 اوجین : ۱۰۰ -
 اودھ : ۲۳۷ ، ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۸۲ ،
 ۲۹۵ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ -
 اود پیور : ۳۱۴ -
 اورنگ آباد : ۱۸۱ ، ۲۳۹ ، ۲۸۸ ،
 ۲۸۹ -
 ایران : ۱۸۷ ، ۲۹۹ -

ب

باجوارہ : ۳۱۳ -
 بارہ پلہ : ۱۹۱ ، ۳۱۳ -
 بارہہ : ۱۶۵ ، ۱۷۷ ، ۲۰۵ ، ۲۱۳ ،
 ۲۶۵ ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ ، ۳۱۶ -
 بارہ دری شایستہ خان : ۳۲۳ -
 باغ جہاں آراییکو : ۲۳۸ ، ۲۳۹ -

آگرہ : ۳۵ ، ۱۰۹ ، ۱۱۳ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۵ ، ۳۱۳ ،
 ۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶ ، ۳۱۸ -
 ابراہیم گڑھ : ۳۰۱ -
 ابودانہ : ۱۴۶ ، ۳۱۳ -
 اجمیر : ۱۴۴ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ،
 ۱۹۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۸ ، ۲۹۱ ،
 ۳۰۰ ، ۳۱۷ ، ۳۱۵ -
 اجمیری دروازہ : ۲۷۵ -
 اجنالہ : ۳۱۵ -
 اجین : ۲۳۱ ، ۲۱۶ -
 احمد آباد : ۲۹ ، ۲۹۱ ، ۳۰۱ -
 ادولی : ۳۰۱ -
 اسفرائن : ۲۹۱ -
 اسیر گڑھ : ۲۴۲ -
 اعظم آباد : ۱۴۴ ، ۳۱۳ -
 اعوان : ۳۱۶ -

اکبر آباد : ۲۰ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ،
 ۳۶ ، ۱۰۴ ، ۱۱۳ ، ۱۵۱ ،
 ۱۶۳ ، ۱۶۷ ، ۱۷۰ ، ۱۷۵ ،
 ۲۲۴ ، ۲۲۶ ، ۲۲۹ ، ۲۳۲ ،
 ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۴۱ ، ۲۴۲ ،
 ۲۶۷ ، ۲۸۶ ، ۲۸۷ ، ۲۹۲ -

- بیانہ : ۲۵۳ ، ۲۵۵ ، ۲۸۹ ، ۳۱۳ -
 بیاہ ، آب : ۱۱۱ ، ۱۸۵ -
 بیت اللہ : ۲۱۹ ، ۲۳۱ -
 بیت العتیق : ۱۲ -
 بیجاپور : ۱۰۸ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰ ،
 ۱۵۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۸ ، ۳۰۱ -
 بیرووال : ۳۱۳ -
 بیسوارہ : ۲۳۹ ، ۲۶۶ -
 بیگپور : ۲۷۳ ، ۳۱۳ -
- بھ**
- بھرت پور : ۳۱۳ -
 بھنڈیان : ۱۳۳ -
 بھوپال : ۳۵ -
 بھیلو وال : ۱۳۲ ، ۳۱۳ -
- ب**
- ب**
- بانی پت : ۳۰۳ -
 پتنہ : ۲۰۱ ، ۲۳۷ -
 پٹنہ : ۹۹ ، ۱۶۶ ، ۱۹۸ ، ۲۸۹ ،
 ۲۹۵ ، ۳۰۰ ، ۳۰۶ -
 پٹیالہ : ۳۱۶ ، ۳۱۷ -
 پٹھ (دوآبہ) : ۳۰۰ -
 پرسرور : ۱۸۱ -
 پرویز آباد : ۱۳۶ -
 پل شاہ دولا : ۱۱۱ ، ۲۹۵ ، ۳۱۳ -
 پل میتای : ۲۱۲ -
 پلووال : ۳۱۳ ، ۳۱۵ -
- باغ دہرآرای : ۲۲۷ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ،
 ۲۳۸ ، ۳۱۳ -
 باغ دھرمو : ۱۳۶ -
 بالاکھاٹ : ۲۵۰ -
 بتالہ : ۱۸۱ -
 بٹالہ : ۳۱۸ -
 بجوارہ : ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۳۱۳ -
 بخارا : ۲۳۰ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳ -
 بداون : ۲۷۵ -
 بدخشان : ۱۸۶ -
 برار : ۲۹۳ ، ۳۱۳ ، ۳۰۱ -
 برج : ۳۱۳ -
 برہانپور : ۱۵۱ ، ۲۰۲ ، ۲۳۱ ،
 ۲۳۲ ، ۲۳۳ ، ۲۳۶ ، ۲۵۰ ،
 ۲۸۹ -
 بگھور : ۱۶۶ ، ۳۱۳ -
 بلاور : ۳۱۶ -
 بلاوری : ۱۳۳ -
 بلخ : ۱۸۶ ، ۲۳۷ -
 بلوچ پور : ۳۱۳ -
 بنارس : ۳۱۶ -
 بندرابن : ۳۱۳ -
 بندیل کھنڈ : ۲۰۵ ، ۲۸۶ -
 بنگال : ۳۵ ، ۲۹۵ ، ۳۰۰ -
 بنگالہ : ۱۶۶ ، ۲۳۷ -
 بوندی : ۲۳۰ ، ۳۱۳ -
 ہادر (قصبہ) : ۲۵۵ -
 ہار : ۹۹ ، ۱۹۸ ، ۳۰۶ -
 ہاولپور : ۳۰۳ -
 بیاس ، دریا : ۳۱۳ ، ۳۱۶ -

ٹوڈہ ٹانک : ۳۱۵ -

ج

- جاجو : ۴۶ -
 جالندھر : ۱۴۳ ، ۳۰۳ ، ۳۱۳ ،
 - ۳۱۵ -
 جسروٹہ : ۱۵۱ -
 جسروٹہ : ۳۱۶ -
 جسونت پورہ : ۱۹۳ -
 جمن ، دریا : ۲۳۰ : ۲۶۷ -
 جمن ، دریا : ۱۷۰ ، ۲۲۶ ، ۲۳۸ ،
 - ۲۴۳ ، ۳۱۳ ، ۳۱۵ ، ۳۱۷ -
 جموں : ۱۳۳ ، ۱۳۵ ، ۱۸۰ ،
 - ۱۸۶ ، ۲۹۶ -
 جنجی : ۱۳۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ -
 جودھیپور : ۲۸۳ ، ۲۸۵ -
 جہانگیر نگر : ۱۶۶ ، ۳۰۵ -
 جے پور : ۲۶۷ ، ۳۱۳ ، ۳۱۸ -
 جیحوں : ۲۲۶ -
 جہالہ واڑ : ۳۱۷ -

ج

- چاندنی چوک : ۲۱۲ -
 چاوری : ۲۷۵ -
 چاوڑی : ۳۱۵ -
 چاری : ۱۳۲ ، ۳۱۵ -
 چمیاری : ۳۱۵ -
 چنبل ، دریا : ۵۳ ، ۱۵۱ ، ۳۱۷ -
 چنبہ : ۱۸۱ ، ۳۱۵ -

- پنجاب : ۱۳ ، ۲۳ ، ۱۱۱ ، ۱۳۹ ،
 ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳ ، ۱۳۵ ،
 ۱۸۰ ، ۱۸۱ ، ۲۰۸ ، ۲۳۷ ،
 ۲۹۱ ، ۳۰۶ -
 پیروکی : ۲۹۷ -

ت

- تپہ بھری : ۱۳۱ -
 تجارہ : ۲۶۷ -
 تراوڑی : ۳۱۳ -
 ترائن : ۳۱۳ -
 تربتی ، دریا : ۲۳۷ -
 ترپولہ : ۲۱۱ ، ۲۲۸ ، ۳۱۳ -
 تلاوری : ۳۱۳ -
 تلینہ (علمہ) : ۳۱۳ -
 تل بھوگا (علمہ) : ۳۱۳ -
 تلون : ۱۱۱ ، ۳۱۵ -
 تودہ ٹانک : ۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۵۵ -
 توران : ۱۸۷ ، ۳۰۵ -
 تورنا : ۲۹۷ -
 تون : ۲۹۵ -

تھ

- تھارہ : ۲۹۷ ، ۳۰۰ -
 تھانیسر : ۱۳۳ ، ۳۱۳ ، ۳۱۴ ،
 - ۳۱۵ -

ٹ

- ٹکسالی دروازہ : ۳۱۳ -

چوک المآباد : ۲۷۵ -

چوک سعدانہ خان ۲۱۳ -

چھ

چھپرا : ۳۱۷ -

چھترہ : ۲۸۶ -

ح

حسن پورہ : ۲۶۷ ، ۲۷۳ ، ۲۸۸

- ۳۱۵

حصار : ۳۱۵ -

حیدر آباد : ۱۰۸ ، ۱۵۱ ، ۲۹۲

- ۳۰۱ ، ۲۹۸

خ

خاندیس : ۱۵۱ ، ۱۹۳ -

خجیستہ بنیاد : ۱۰۰ ، ۱۲۹ ، ۲۳۱

- ۲۵۰ ، ۲۳۸ ، ۲۳۶

خضر آباد : ۲۷۳ -

خلد آباد : ۲۹۱ -

خیر گڑھ : ۳۱۳ ، ۳۱۵ -

د

دابر : ۱۳۰ ، ۱۳۵ -

دسویہ : ۱۸۱ ، ۳۱۵ -

دکن : ۸ ، ۲۷ ، ۳۳ ، ۳۵ ، ۹۹

۱۰۵ ، ۱۱۰ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶

۱۵۱ ، ۱۵۳ ، ۱۷۳ ، ۱۹۸

۲۰۰ ، ۲۰۲ ، ۲۰۵ ، ۲۱۳

۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹

۲۵۲ ، ۲۵۶ ، ۲۶۴ ، ۲۷۱

۲۸۵ ، ۲۸۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰

۲۹۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴

۲۹۹ ، ۳۰۱ ، ۳۰۳ ، ۳۰۴

- ۳۰۵

دوآبہ باری : ۱۶۵ -

دہلی : ۹ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۳۰ ، ۳۳

۳۵ ، ۱۱۳ ، ۱۷۲ ، ۱۷۹

۱۹۸ ، ۲۱۶ ، ۲۱۹ ، ۲۲۳

۲۳۳ ، ۲۶۷ ، ۲۸۲ ، ۲۸۶

۲۸۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۵

۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰

۳۰۳ ، ۳۰۴ ، ۳۱۳ ، ۳۱۵

- ۳۱۸

ڈ

ء

ڈابر : ۳۱۷ -

ڈیگ ، نالہ : ۳۱۳ -

ر

راجپوتانہ : ۱۹۵ ، ۲۰۳ ، ۲۱۶

- ۲۳۲ ، ۲۳۱ ، ۳۱۳ ، ۳۱۷

راج گڑھ : ۲۹۰ -

راجوری : ۳۰ -

رادھا کند : ۲۶۷ -

راوی ، دریا : ۱۳۶ ، ۳۱۶ -

راہیری ، قلعہ : ۲۹۳ -

- سورت : ۲۳۸ ، ۲۹۱ -
 سوری (بوضع) : ۱۴۲ ، ۱۵۳ -
 سہارا : ۲۵۲ ، ۳۱۶ ، ۳۱۸ -
 سہراک : ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ،
 ۱۳۸ ، ۱۴۰ ، ۱۴۳ ، ۱۴۵ ،
 ۲۱۱ ، ۲۶۰ ، ۳۱۶ -
 سیالکوٹ : ۱۴ -

ش

- شالا مار : ۱۳۶ ، ۱۳۷ -
 شالا مار باغ : ۳۱۶ -
 شام : ۱۳۶ -
 شاہ آباد : ۳۱۷ -
 شاہجہان آباد : ۹ ، ۱۰۰ ، ۱۱۳ ،
 ۱۲۵ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸ ، ۱۳۴ ،
 ۱۳۹ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ،
 ۱۷۵ ، ۱۸۳ ، ۱۹۰ ، ۲۰۵ ،
 ۲۰۶ ، ۲۲۹ ، ۲۳۸ ، ۲۶۲ ،
 ۲۶۳ ، ۲۶۵ ، ۲۷۲ ، ۲۷۳ -
 شاہدرہ : ۲۸۲ ، ۳۱۶ -
 شاہزاد پور : ۱۶۷ -
 شاہ عالمی دروازہ : ۸ -
 شاہ گنج : ۱۸۱ ، ۲۸۲ -
 شاہ نہر : ۱۸۲ ، ۲۰۹ -
 شہزاد پور : ۲۳۸ ، ۳۱۶ -
 شیخوپورہ : ۱۸۵ -
 شیر گڑھ : ۲۶۷ -
 شیش محل : ۳۱۴ -

- رائے پور : ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
 روضہ ہایوں : ۲۲۰ ، ۲۲۱ ،
 ۲۳۵ -
 روم : ۱۳۶ -
 رہیل کھنڈ : ۳۵ -
 رہیلہ (مقام) : ۱۳۶ -

س

- سادھورہ : ۱۳۰ ، ۱۳۴ -
 ساڈھورہ : ۳۱۵ -
 سامانہ : ۱۳۹ -
 سائبر : ۱۹۰ -
 سانبہر : ۳۱۵ -
 ستلج : ۱۱۱ ، ۱۳۰ ، ۱۸۵ ، ۳۱۷ -
 سراہی چھاتہ : ۲۳۲ ، ۳۱۵ -
 سراہی خواجہ : ۲۳۶ -
 سراہی مہر پرور : ۲۱۶ -
 سرمتی ، دریا : ۲۳۷ -
 سرمور ، کوهستان : ۲۸۶ -
 سروخ : ۲۰۵ -
 سرہند : ۲۷ ، ۱۳۳ ، ۱۳۹ ، ۲۹۶ -
 ۳۱۵ ، ۳۱۶ -
 سکندرہ : ۱۷۰ ، ۲۲۷ -
 سلطانپور : ۱۶۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۶ ،
 ۳۱۵ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ -
 سمرقند : ۳۰۱ ، ۳۰۴ -
 سموگڑھ : ۱۷۰ ، ۲۲۷ ، ۳۱۶ -
 سنام : ۱۳۹ -
 سنہیل : ۲۷۵ -
 سندھ : ۳۰۴ -

- کاشی : ۱۳۳ ، ۳۱۶ -
 کاسان پہاڑی : ۲۳۲ ، ۲۶۷ -
 کانپور : ۳۱۶ -
 کتھورا : ۳۱۶ -
 کتھورہ : ۲۷۵ -
 کٹول : ۳۱۷ -
 کٹھوہہ : ۱۳۶ ، ۳۱۶ -
 کراولی : ۲۳۲ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ،
 ۲۵۲ ، ۳۱۶ -
 کریلا : ۲۳۸ ، ۲۶۱ ، ۲۷۵ -
 کرناٹک : ۲۹۳ -
 کرنال : ۲۹۲ ، ۳۰۶ ، ۳۱۵ ،
 ۳۱۶ -
 کڑہ : ۱۶۷ ، ۲۹۵ -
 کڑہ جہان آباد : ۱۰۶ ، ۲۶۶ ،
 ۲۸۸ ، ۳۱۶ -
 کڑہ مانک پور : ۳۶ -
 کشمیر : ۳۰ ، ۱۳۷ ، ۲۰۱ ،
 ۲۹۹ -
 کلانور : ۱۳۰ ، ۱۸۰ ، ۳۱۶ -
 کنج پورہ : ۳۰۶ -
 کوٹ ادریسہ : ۱۸۶ ، ۳۱۶ -
 کوٹ مرزا جان : ۱۸۱ ، ۱۸۲ ،
 کوٹلہ بیگم : ۱۳۲ -
 کوٹلہ فیروز شاہ : ۳۱۷ -
 گوٹلہ مالیر : ۱۳۸ -
 گوٹلہ مالیر : ۳۱۷ -
 کوتلی شاہ جیو : ۱۵۳ -
 کوٹہ : ۲۳۱ ، ۲۳۵ -
 کوٹہ : ۳۱۳ ، ۳۱۷ -

ظ

ظفر آباد بیدر : ۳۰۱ -

ع

- عظیم آباد (پٹنہ) : ۱۶۶ ، ۱۷۷ ،
 ۲۸۹ ، ۳۰۵ ، ۳۱۶ -
 عوان : ۱۳۶ ، ۳۱۶ -

غ

- غزنین : ۱۵۱ -
 غوراند : ۱۵۰ -

ف

- فتحپور : ۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۵۵ ،
 ۲۸۸ ، ۳۱۶ -
 فرید آباد : ۱۳۱ ، ۳۱۶ -
 فیروز پور : ۳۱۷ -

ق

- قصور : ۱۵ ، ۱۸۱ ، ۱۸۵ ،
 قلعہ اکبر : ۳۳ -
 قلعہ اکبر آباد : ۱۱۰ ، ۲۳۰ -
 قلعہ ادریسہ : ۳۱۶ -
 قنوج : ۱۸۱ -

ک

- کابل : ۱۰۹ ، ۱۳۰ ، ۱۳۷ ،
 ۱۵۱ ، ۱۵۹ ، ۲۰۱ ، ۲۰۸ ،
 ۲۱۰ ، ۲۱۶ ، ۳۰۵ -

۱۵۳ ، ۱۶۵ ، ۱۶۹ ، ۱۸۰ ،
 ۱۸۳ ، ۱۹۸ ، ۲۹۶ ، ۲۹۷ ،
 ۲۹۸ ، ۳۰۵ ، ۳۱۳ ، ۳۱۶ ،
 - ۳۱۷

لاہوری دروازہ : ۲۰۹ ، ۲۱۲ -
 لشہ فیروز شاہ : ۲۰۷ -
 لشہ فیروز شاہ : ۳۱۷ -
 لدھیانہ : ۳۰۳ ، ۳۱۵ -

لکھنؤ : ۸ ، ۱۵۳ ، ۱۶۰ ، ۱۷۱ ،
 ۱۷۷ ، ۲۲۷ ، ۲۳۷ ، ۲۳۹ ،
 - ۳۰۱ ، ۲۶۶

لکھی جنگل : ۱۸۵ ، ۲۹۶ ، ۳۰۰ ،
 - ۳۱۷

لکی درہ ، ۲۵۵ -

لودیانہ : ۱۳۰ -

لوڈیا : ۳۱۵ -

لوہ گڑھ : ۱۳۵ ، ۳۱۷ -

م

مارکنڈا ، دریا : ۳۱۵ -

مالوا : ۳۵ -

مالوہ : ۲۹ ، ۱۰۰ ، ۱۱۵ ، ۲۰۵ ،

۲۱۶ ، ۲۳۱ ، ۲۹۰ ، ۳۰۲ ،

- ۳۱۸ ، ۳۰۳

مالیر کوئلہ : ۳۱۷ -

متھورا : ۳۱۳ ، ۳۱۸ -

محلہ املی : ۲۷۵ -

محلہ تبلیغہ : ۱۵۵ -

محلہ سید نظام بخاری : ۸ -

کوچہ حمیدالدین خان چیلہ : ۲۱۳ -

کوکن : ۲۸۹ -

کوہ مارا : ۲۷۵ -

کھرام : ۳۱۷ -

کھوکھری : ۲۶۷ -

کھوپری : ۲۶۷ -

کینجھل : ۱۳۹ ، ۳۱۷ -

کیتھورا : ۳۱۶ -

گ

گجرات : ۱۸۱ ، ۲۸۳ ، ۲۹۱ ،

۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۵ ، ۳۰۱ -

گوالیار : ۱۱۶ ، ۲۲۳ ، ۲۹۳ ،

- ۳۱۷

گوجرانوالہ : ۳۱۳ -

گور داسپور : ۱۰ ، ۲۷ ، ۱۸۲ ،

- ۳۱۶

گورکھپور : ۲۰۱ ، ۲۳۷ -

گوکل : ۳۱۳ -

گولکنڈہ : ۳۰۱ -

گومتی ، دریا : ۱۶۰ -

گنگ ، دریا : ۲۳۷ ، ۲۷۵ ، ۳۱۶ -

گھڑام : ۱۳۹ ، ۳۱۷ -

ن

لاڈوہ : ۳۱۳

لاہور : ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۵ ، ۲۳ ،

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ، ۹۸ ،

۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۳۵ ، ۱۳۰ ،

۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۳۶ ، ۱۵۱ ،

نہر فیروز شاہ : ۳۱۷ -

و

واکنکیرہ : ۲۹۳ ، ۲۹۴ -

ہ

ہاندو گوجر : ۱۵۷ ، ۳۱۷ -

ہانسی حصار : ۱۶۰ ، ۲۹۷ ، ۳۱۸ ،

ہریانہ : ۳۱۵ -

ہند : ۳۴ -

ہندوستان : ۱۰۵ ، ۱۴۷ ، ۱۵۹ ،

۱۶۴ ، ۱۸۶ ، ۱۸۷ ، ۱۹۸ ،

۲۰۵ ، ۲۲۳ ، ۲۴۱ ، ۲۶۴ ،

۲۶۶ ، ۲۹۱ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸ ،

۳۰۱ ، ۳۰۵ -

ہندون : ۲۵۳ -

ہندون : ۲۸۹ ، ۳۱۸ -

ہندیا : ۲۴۳ -

ہندیا : ۳۱۸ -

ہوڈل : ۳۱۸ -

ہیبیت پور : ۱۲۹ ، ۱۸۱ ، ۳۰۵ -

مخلص پور : ۱۴۰ -

مخلص پورہ : ۱۴۴ ، ۱۴۵ ، ۳۱۷ -

مراد آباد : ۲۸۵ ، ۳۰۲ ، ۳۰۴ ،

ملتان : ۸ ، ۱۵ ، ۱۱۱ ، ۱۱۳ ،

۱۵۱ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵ ، ۲۹۸ ،

۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۴ -

ملکا پور : ۲۵۰ -

ملک پور : ۲۹۷ -

میرت : ۱۲۸ ، ۲۹۳ ، ۳۱۷ -

ن

نارنول : ۲۶۷ ، ۳۱۷ -

ناشو : ۳۱۷ -

ناگور : ۳۱۷ -

ناندیر : ۲۹۸ -

ناہر گڑھ : ۳۱۷ -

ناہن : ۳۱۵ -

نہجف : ۲۳۲ -

نربدا : ۳۵ ، ۲۰۲ ، ۲۴۲ ،

۳۱۸ -

نرمل ، قلعہ : ۲۹۲ -

نرور : ۲۴۱ ، ۲۴۵ -

نصرت گڑھ : ۱۳۱ ، ۲۹۳ -

نلدک ، قلعہ : ۲۹۲ -

نہرجمن : ۳۱۷ ،

Agra : 313, 316,

—:o:—

اشخاص و قبایل و دیگر اعلام

الف

- اختہ بیگی : ۲۸۴ -
 اخلاص خان : ۲۱۰ ، ۲۱۵ -
 ارجن : ۲۸۱ -
 ارمی : ۲۳۹ -
 اسد اللہ خان : ۳۵ ، ۳۶ ، ۱۲۷ ،
 ۲۵۶ -
 اسد خان : ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۴۸ ،
 ۲۲۳ ، ۲۸۳ ، ۲۸۷ ، ۲۹۳ ،
 ۲۹۹ -
 اسفندیار : ۱۷۷ ، ۱۹۲ -
 اسلام خان : ۱۰۹ ، ۳۱۷ -
 اسلام شاہ سوری : ۲۹۷ -
 اسلم خان ، سید : ۱۳۰ ، ۱۳۱ -
 اسماعیل ، حاجی سید : ۱۳۱ -
 اشرف ، سیر : ۱۷۱ ، ۱۷۳ -
 اشوکا : ۳۱۷ -
 اعتقاد خان ، مراد کشمیری : ۱۰۰ ،
 ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۱۶ ،
 ۲۸۵ ، ۲۹۵ -
 اعتقاد الدولہ : ۲۸۵ ، ۳۰۳ -
 اعزالدین : ۴۳ ، ۱۵۷ ، ۱۶۱ ،
 ۱۶۳ ، ۱۶۷ ، ۲۸۳ ، ۲۹۰ -
 اعظم خان : ۱۵۶ ، ۲۹۰ -
 اعظم شاہ : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۳۳ ،
 ۳۲ ، ۲۴۰ ، ۲۸۳ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۹ ، ۳۰۵ ، ۳۶۰ ، ۳۹۰ -
 آدینہ بیگ : ۳۵ ، ۳۶ -
 آصف خان : ۲۹۳ -
 آنند روپ : ۱۰۲ ، ۱۵۷ -
 آنند سنگھ : ۹ ، ۲۶۰ -
 ابراہیم : ۳۰ ، ۳۹ -
 ابجدی ، محمد اسماعیل : ۲۱ -
 ابراہیم سلطان : ۲۴۳ ، ۲۸۸ -
 ابراہیم ، مرزا : ۱۷۸ -
 ابوالحسن : ۲۹۳ ، ۲۹۸ -
 ابوالفضل : ۱۰۳ -
 ابو سعید خان : ۱۲۲ -
 ابھے سنگھ : ۲۸۳ -
 اجیت سنگھ : ۱۶ ، ۳۰ ، ۳۳ ،
 ۱۳۷ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۰۹ ،
 ۲۱۰ ، ۲۲۱ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ،
 ۲۴۶ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۹ ،
 ۳۰۶ -
 اچھے میان : ۴۴ -
 احسان مالک : ۶ -
 احسن اللہ : ۴۱ -
 احسن ایجاد : ۱۹۵ -
 احمد بیگ : ۱۶۳ ، ۳۰۰ -
 احمد بیگ کوکہ : ۱۷۷ ، ۲۷۲ -
 احمد خان ، میر : ۱۸۱ -
 احمد شاہ : ۳۵ -

- افغانندہ : ۱۵۳ ، ۱۷۳ ، ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۲۰۵ ، ۲۰۸ ، ۲۳۱ ، ۲۶۰ - ۲۶۰
- افضل خان ، سید : ۲۷۲ -
- افضل ، شاہ : ۱۱ -
- افضل ، میر : ۲۹۷ -
- افغانان : ۱۸۶ -
- اکبر ، جلال الدین : ۲۸ ، ۱۴۰ ، ۳۱۳ ، ۳۱۶ -
- اکرم علی خان بارہہ : ۲۰۹ -
- الاجین بیگ : ۱۷۸ -
- الدور دینخان : ۱۲۴ ، ۲۰۶ -
- الديار خان : ۲۷۲ ، ۲۷۴ -
- امان اللہ خان : ۱۱۷ -
- امانی : ۱۱ -
- امرداس : ۲۸۱ -
- امی : ۱۱ -
- امید بخش : ۴۳ -
- امیر الامراء حسین علی خان : ۹۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۱۰ ، ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ۲۱۹ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۲۴ ، ۲۲۵ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۴۳ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۵۰ ، ۲۵۳ ، ۲۵۵ ، ۲۵۸ ، ۲۶۳ ، ۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴ ، ۲۷۵ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۹ ، ۲۹۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -
- امیر الامراء نیز دیکھیے
- حسین علی خان ، سید -
- امینا ، مولانا : ۱۰۵ -
- امین خان اعتماد الدولہ : ۲۲ -
- انگت : ۱۳۴ -
- انگد : ۱۳۴ پ ، ۱۸۱ -
- انور خان ، شیخ : ۲۴۲ -
- اورنگزیب : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۵ ، ۱۳۵ ، ۳۱۳ -
- اورنگزیب نیز دیکھیے عالمگیر
- ایجاد ، میر احسن : ۱۹۵ -
- ب**
- بابر : ۳۸ ، ۳۵۳ -
- باجی راؤ : ۳۵ -
- بادشاہ بیگم : ۲۸۲ -
- بادشاہ قلیخان : ۱۲۲ -
- باربد : ۱۹۴ -
- بارک اللہ : ۴۳ -
- باز خان افغان : ۱۲۲ -
- بازید خان : ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
- باقر خان : ۱۵۲ -
- باقی خان : ۱۰۹ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ -
- باقی خان چیلہ : ۲۸۶ ، ۲۹۰ -
- بانی اودیپوری : ۴۰ -
- بایزید خان : ۱۴۴ ، ۲۸۶ -
- بتان : ۱۴۰ ، ۱۸۰ -
- بجوکھتری : ۲۸۱ -
- بجی سنگھ : ۲۸۷ -
- بختاور خان : ۱۰۵ -
- بخت النساء بیگم : ۴۲ -
- بخشی الممالک نیز دیکھیے
- حسین علی خان اور امیر الامراء -

- بھلہ : ۲۸۱ -
 بھیل : ۲۰۵ -
 بھیم سنگھ : ۲۴۱ ، ۲۴۳ ، ۲۴۴ -
 ۲۴۵ -
 بھیم سین : ۱۸۱ -

پ

- پالڈواں : ۳۱۳ -
 پتھورا ، رای : ۱۹۸ -
 پراچہ : ۱۴۱ ، ۲۸۶ -
 پیر خان : ۲۹۶ -
 پیر محمد ، ملا : ۱۴۱ -

ت

- تاتار خان ، سید : ۴۶ -
 تاج الدین ، مفتی : ۳۱۴ -
 تاج محمود : ۲۶۵ ، ۲۷۱ -
 تربیت خان : ۱۱۷ -
 ترخان : ۱۷۸ -
 تلنگہ : ۹۹ ، ۲۰۵ ، ۲۱۲ -
 تمن دار : ۱۳۸ -
 تواری مترسین : ۲۲۲ ، ۲۲۸ ،
 ۲۳۱ -
 تھور خان : ۲۱۸ ، ۲۲۸ -
 تیغ جہادر : ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۲۸۱ -
 تیمور ، امیر : ۲۳ ، ۲۵ -
 تیموریہ : ۳۳ ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۰ -

ٹ

- ٹیکہ ، چند ، رای : ۲۷۲ -

- براچہ : ۲۴۳ ، ۲۴۷ -
 برقی راجہ : ۱۴۵ ، ۲۸۶ -
 برہان الدین فاروقی : ۲۱ -
 برہان اللہ ، سید : ۸ -
 بشن سنگھ : ۲۸۷ -
 بکسریہ : ۲۲۲ ، ۲۲۸ ، ۲۶۵ -
 بلوچ : ۱۶۵ -
 بلوچان : ۲۲۷ -
 بلوشیے : ۲۲ -
 بندہ : ۲۰ ، ۳۱۷ -
 بندہ بہادر : ۲۷ ، ۲۹۶ -
 بندہ ، گورو : ۱۰ ، ۱۸۰ ، ۲۸۶ ،
 ۲۹۸ -

بولاقی زمیندار : ۱۸۵ -

- بہادر خان : ۱۷۸ ، ۲۹۲ ، ۲۹۶ -
 بہادر شاہ : ۱۰ ، ۱۹ ، ۲۱ ، ۲۷ ،
 ۲۹ ، ۳۸ ، ۱۰۶ ، ۱۲۶ ،
 ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۷ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۶ ،
 ۲۹۷ ، ۲۹۹ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ ،
 ۳۰۳ ، ۳۰۳ -
 بہاء الدین : ۲ -
 بہاء الدین ، میر : ۳۰۴ -
 بیدار بخت : ۱۱۵ ، ۱۱۸ -
 بیدار دل : ۴۲ -
 بیربر ، راجا : ۲۲۸ -
 بینش : ۱۱ -

بھ

- بھگونت رای : ۱۴۱ -

ث

۲۱۳ ، ۲۱۶ ، ۲۱۸ ، ۲۲۲ ،
 ۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹ ، ۲۳۳ ،
 ۲۳۵ ، ۲۵۵ ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ ،
 ۲۸۷ ، ۲۸۸ -

ثاقب : ۱۱ -

ج

ج

چشتیہ : ۲۹۵ -
 چغتائیہ : ۱۰۰ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ -
 چورامی جاٹ : ۲۲۹ ، ۲۳۰ ،
 ۲۶۶ ، ۲۷۰ ، ۲۷۳ ، ۲۸۷ -
 چوپان : ۳۰۴ -
 چین بہادر : ۳۰۴ -
 چین قلیچ خان : ۱۱۶ ، ۲۱۶ ،
 ۳۰۱ -
 چھبیلہ رام : ۱۶۳ ، ۱۷۱ ، ۲۲۷ ،
 ۲۳۷ ، ۲۸۷ ، ۲۹۰ ، ۳۰۲ -

ح

ع

حامد حسین ، سید : ۲۶ -
 حامد خان جنگلی : ۲۶۴ -
 حافظ شیرازی : ۱۲۴ -
 حجاز (راگ) : ۱۹۴ -
 حسن خان ، سید : ۲۲۳ -
 حسن درگہ ، شاہ : ۱۳۵ -
 حسن علی خان ، سید : ۲۴ ، ۴۶ ،
 ۱۵۷ ، ۱۶۴ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ -
 ۲۹۸ ، ۳۳۰ -
 حسن علی خان نیز دیکھیے قطب
 الملک -

جاٹ : ۲۳ ، ۳۵ ، ۲۳۶ -

جان علی ، سید : ۲۶۱ -

جاقی خان : ۱۵۷ -

جسونتہ سنگھ : ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۳۵ ،

۲۸۴ ، ۲۹۳ -

جگ جیون داس : ۲۱ -

جلال الدین محمد اکبر : ۱۷۰ -

جلال الدین رہیلہ : ۲۱۱ -

جلال گوجر ، شیخ : ۳۱۷ -

جمال الدین ، فقیر سید : ۳ -

جمشید : ۱۹۵ -

جنت آشیان : ۳۸ -

جنت مکان : ۳۵ -

جوان بخت : ۴۲ -

جہاندار شاہ : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ،

۲۷ ، ۲۹ ، ۳۹ ، ۴۱ ، ۴۴ ،

۴۵ ، ۱۵۱ ، ۱۵۳ ، ۱۵۶ ،

۱۵۷ ، ۱۵۸ ، ۱۶۴ ، ۲۰۴ ،

۲۳۵ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ،

۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ،

۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ،

۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -

جہانگیر : ۳۸ -

جے سنگھ : ۳۳ ، ۲۰۶ ، ۲۰۸ ،

خ

- حسین خان : ۲۸۶ -
 حسین خان ، سید : ۱۲۲ ، ۲۶۱ -
 حسین خان خویشکی : ۱۸۱ پ ،
 - ۲۹۸
 حسین ، خواجہ : ۱۶۸ ، ۲۹۰ -
 حسین خان ، خواجہ : ۱۶۷ ، ۱۶۹ -
 حسین علی خان : ۳ ، ۵ ، ۸ ،
 ۹ ، ۱۶ ، ۲۲ ، ۲۷ ، ۳۳ ، ۳۴ ،
 ۳۵ ، ۳۶ ، ۹۳ ، ۹۸ ، ۱۰۰ ،
 ۱۲۲ ، ۱۶۳ ، ۱۷۰ ، ۱۷۳ ،
 ۱۷۷ ، ۱۸۸ ، ۱۹۰ ، ۲۲۳ ،
 ۲۳۱ ، ۲۶۳ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ،
 ۲۹۰ ، ۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۶ ،
 - ۳۰۳ ، ۳۰۳ ، ۲۹۸
 حسین مرتضیٰ : ۲۶۱ -
 حفیظ اللہ ، سید : ۳۶ -
 حفیظ علی خان : ۱۵۹ ، ۱۸۱ -
 حمید الدین خان : ۱۰۷ -
 حمید الدین بہادر : ۱۳۹ -
 حمید الدین خان : ۱۵۴ -
 حمید الدین خان چیلہ : ۲۱۳ -
 حمید الدین خان بہادر : ۲۹۰ -
 حیات اللہ : ۳۲ -
 حیات خان : ۲۸۵ -
 حیدر بیگ : ۲۵۶ ، ۲۵۷ -
 حیدر قلی خان : ۳۱ ، ۲۲۷ ، ۲۳۸ ،
 ۲۳۹ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۵۳ ،
 ۲۵۶ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲۶۹ ،
 ۲۷۲ ، ۲۷۳ ، ۲۷۶ ، ۲۷۷ ،
 ۲۹۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۹ ، ۳۰۳ -
- خانی خان : ۶ ، ۲۹ ، ۳۵ ، ۳۶ ،
 - ۳۱۳
 خانی خان ، مجدد ہاشم : ۲۵ -
 خالصہ (سکھ) : ۱۳۷ -
 خانجہاں : ۲۹۹ -
 خانجہاں بارہہ ، سید : ۲۹۱ -
 خانجہاں ، سید : ۳۵ ، ۲۳۷ -
 خانجہاں کوکہ : ۲۹۲ -
 خانخانان دیکھیے منعم خان
 خاندوران خواجہ عاصم : ۹۹ ،
 ۱۷۷ ، ۱۸۸ ، ۱۹۸ ، ۲۰۸ ،
 ۲۱۳ ، ۲۱۷ ، ۲۶۶ ، ۲۷۶ ،
 ۲۸۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۳ -
 خاندوجی بہاریہ : ۲۳۹ -
 خانعالم دکٹی : ۱۱۷ ، ۱۲۰ -
 خان مجد ، سید : ۸ -
 خانہزاد خان : ۲۱۸ ، ۲۹۳ -
 خجستہ اختر : ۳۱ ، ۳۳ -
 خداوردی خان آغر : ۱۳۱ -
 خضر خان : ۲۰۵ ، ۲۹۲ -
 خلد منزل : ۸۳ -
 خلد مکان : ۳۸ -
 خلیل : ۹۵ -
 خلیل اللہ خان : ۱۵۲ ، ۱۵۳ -
 خواجہ احرار : ۲۹۷ -
 خواجہ علی : ۱۳۸ -
 خواص خان : ۱۳۹ -

دیا بہادر گجراتی : ۱۵۴ -
دیندار خان : ۲۱۱ -

ذ

ڈوگر : ۱۸۵ -

ذ

ذوالفقار خان : ۱۲۷ ، ۱۳۱ ، ۱۳۹ ،
۱۵۱ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹ ،
۱۶۰ ، ۱۶۱ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ،
۱۷۱ ، ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ۱۷۸ ،
۱۷۹ ، ۲۰۰ ، ۲۸۲ ، ۲۹۳ -
۲۹۴ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸ -
ذوالفقار علی خان : ۱۱۶ -
ذی جاہ : ۴۲ -

ء

ر

رائہور : ۲۸۹ -
راجپوت : ۱۳۰ ، ۱۷۹ ، ۲۳۰ ،
۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۳۰ -
راجپوتان : ۱۹۱ ، ۲۲۱ ، ۲۳۱ ،
۲۳۵ -
راجپوتیہ : ۱۲۸ ، ۱۳۳ ، ۱۶۰ ،
۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۳۴ ، ۲۶۷ -
راجہ بہادر : ۱۵۴ -
راما : ۲۹۸ -
رام داس : ۲۸۱ -
رامو کھتری : ۲۸۱ -

خوشحال چند : ۶ ، ۹ ، ۱۰ ، ۲۰ ،
۲۶ ، ۱۸۱ -
خوبشگی : ۱۸۵ -

د

داراشکوہ : ۱۵۷ ، ۳۱۶ -
دانش : ۱۱ -

داؤد خان ہنی : ۲۷ ، ۱۶۳ ، ۱۷۳ ،
۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳ ،
۲۰۵ ، ۲۰۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۲ ،
۳۰۳ -
دربار خان : ۱۳۹ -
دکنیاں : ۲۵۰ -
دلاور خان : ۲۱۳ ، ۲۲۹ -
دلاور علی خان : ۲۳۶ ، ۲۴۱ ،
۲۴۲ ، ۲۴۳ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ،
۲۴۹ ، ۲۵۹ -

دلرس بانو - ۴۰

دلیر جنگ : ۱۸۱ ، ۱۸۳ ، ۱۸۵ -
دلیر دل خان : ۲۹۳ ، ۲۹۸ -
دلیر جنگ : ۱۸۱ -
نیز دیکھیے عبدالصمد خان -
دولت بن بولاقی : ۱۸۵ -
دولت خان رہیلہ : ۱۸۶ -
دنی چند درویش : ۱۸۲ -
دہرا : ۳۱۴ -
دھرب دیو جسروتیہ : ۱۸۱ -
دیا رام : ۲۶۰ ، ۳۰۳ -
دیا رام بہادر : ۱۷۱ -

ز

- رامی : ۲۲ ، ۲۳ -
 رتن چند : ۱۸۸ ، ۲۳۷ ، ۲۴۱ ،
 ۲۴۶ ، ۲۶۰ ، ۲۶۴ ، ۲۹۴ -
 - ۳۰۲
 رتن سنگھ : ۲۹ -
 رستم : ۱۷۷ ، ۱۹۲ -
 رستم دل : ۱۲۴ ، ۱۵۷ ، ۱۵۸ ،
 ۱۶۱ -
 رستم علی : ۴۵ -
 رستم علی بن محمد خلیل شاہ : ۲۵ -
 رسول مجتبیٰ : ۲۵۶ -
 رفیع الدرجات : ۲۰ ، ۳۹ ، ۴۴ ،
 ۲۲۶ ، ۲۸۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۵ -
 رفیع الدولہ : ۲۰ ، ۳۹ ، ۴۴ ،
 ۲۲۶ ، ۲۹۰ -
 رفیع الشان : ۱ ، ۱۰۱ ، ۱۵۹ ،
 ۲۱۵ -
 رفیع القدر : ۴۱ ، ۴۴ -
 رکن الدولہ : ۲۸۵ ، ۳۰۶ -
 رگوناتھ راؤ : ۳۵ -
 رمزی ، شاہ : ۱۱۳ -
 رنگھڑ راجپوت : ۱۴۳ -
 روح اللہ : ۴۱ ، ۲۸۸ ، ۲۹۴ ،
 ۲۹۸ ، ۳۰۵ -
 روح اللہ خان : ۱۵۲ ، ۱۵۴ ،
 ۲۱۸ -
 روشن اختر (محمد شاہ) : ۴۴ -
 روسیاں : ۲۱۷ -
 روسیلے : ۲۵ -
 ریو : ۸ -

س

- سادات ہارہہ : ۷ ، ۹ ، ۲۰ ، ۲۲ ،
 ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۶ ، ۲۸ ، ۳۱ ،
 ۳۲ ، ۳۴ - ۳۵ ، ۳۵ ، ۱۲۸ ،
 ۱۸۷ ، ۱۹۸ ، ۲۰۴ ، ۲۲۲ ،
 ۲۲۷ ، ۲۳۸ ، ۲۶۶ ، ۲۷۰ ،
 ۲۷۴ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷ ، ۲۸۷ -
 ۲۸۹ ، ۲۹۲ -
 سادات خان : ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۴ ،
 سامی : ۱۱ -
 ساہو ، راجا : ۲۴۹ ، ۲۸۹ -
 سجان رای : ۲۸۶ -
 سجدانند : ۱۳۹ -
 مدا شیو بہاؤ : ۳۴ ، ۳۵ -
 سراج الدین علی خان : ۴۶ -
 سربلند خان : ۲۱۳ ، ۲۱۶ ، ۲۸۵ ،
 ۲۹۵ -
 سردار خان : ۲۸۶ ، ۲۹۰ -
 سرمد : ۱۳۵ -

ش

- سعادت خان : ۲۵۳ ، ۲۵۶ ، ۲۶۹ -
 سعادت خان : ۱۲۲ ، ۲۱۳ ، ۲۸۲ ،
 - ۳۰۱
 سعادت خان : ۱۳۱ -
 سعیدی : ۱۵۸ -
 سعید بخت : ۴۲ -
 سکھ : ۲۷ ، ۲۸۷ ، ۲۹۱ ، ۲۹۶ ،
 - ۲۹۸
 سکندر شاہ : ۴۲ -
 سلطان احمد : ۲۸۶ ، ۲۹۶ ، ۳۰۵ ،
 - ۳۱۳
 سلیمان خان : ۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۲۹۲ ،
 - ۲۹۳
 سنبھا بھونسلے : ۲۹۸ -
 سنتاجی : ۳۵ ، ۲۱۲ ، ۲۳۹ -
 سنتھوک رای : ۱۸۰ -
 سندھیا : ۳۱۳ -
 سنجر خان : ۲۲۷ -
 سنگھان : ۱۳۳ -
 سوڈھی : ۲۸۱ -
 سورن داس : ۲۱۳ -
 سہراب خان : ۱۸۹ -
 سہروردی : ۲۹۵ -
 سید میان : ۲۹۸ -
 سیدی قاسم : ۱۹۸ ، ۲۸۲ ،
 سیف الدولہ دلیرجنگ : ۲۹۷ ،
 - ۲۹۸
 سیف الدین : ۴۶ ، ۱۶۳ ، ۱۶۷ ،
 - ۲۷۳ ، ۱۷۷
- شاگر خان : ۱۵۹ -
 شاہجہان : ۲۳ ، ۳۸ ، ۲۳۵ ، ۲۸۶ ،
 - ۳۱۳ ، ۳۰۱
 شاہجہان ثانی : ۳۹ -
 شاہ دولا گجراتی : ۱۳۵ ، ۲۹۵ ،
 - ۳۱۳
 شاہرخ میرزا : ۱۵۳ -
 شاہ عالم بہادر شاہ اول : ۳۹ -
 شاہ عالم ثانی : ۳۵ -
 شاہ عبدالرحمن : ۲۹۶ -
 شاہ علی خان سید : ۲۳۷ -
 شاہ میر : ۱۳۶ ، ۱۵۷ -
 شاہنوار خان : ۲۶ ، ۱۵۳ -
 شاہنواز صفوی : ۴۰ -
 شائستہ خان : ۳۰ ، ۲۰۹ ، ۲۱۷ ،
 - ۲۹۳ ، ۲۲۳
 شجاعت اللہ ، سید : ۴۶ -
 شریعت اللہ ، میر جملہ : ۹۹ ، ۱۷۱ ،
 - ۳۰۵ ، ۱۷۷
 شریعت اللہ نیز دیکھیے میر جملہ
 شریف الدین حسینی : ۱۷۸ -
 شکر اللہ ، مرزا : ۲۹۹ -
 شمس الدولہ تہورجنگ : ۳۰۳ -
 شمس خان : ۱۳۵ ، ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
 شمشیر خان قریشی : ۱۶۰ -
 شمشیر علی ، سید : ۴۵ -
 شہاب الدین ، میر : ۳۰۱ -
 شہادت خان : ۲۶۵ ، ۲۷۱ -

شہداد خان خویسکی : ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۲۹۶ ، ۳۰۰ -

شیرافگن خان : ۲۶۶ ، ۲۷۳ -

شیر خان مور : ۳۱۷ -

شیر محمد : ۱۳۸ -

شیو داس لکھنوی : ۲۳ -

ع

عابد ، خواجہ : ۳۰۰ -

عارف بیگ خان : ۱۰ ، ۱۸۱ ،

۱۸۳ -

عاشق : ۱۱ -

عاصی کلانوری : ۲۳ -

عالم علی خان ، سید : ۹ ، ۱۷۷ ، ۱۷۸ ،

۲۰۲ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸ ، ۲۵۱ ،

۲۵۳ -

عالمگیر : ۲۲ ، ۳۵ ، ۳۶ ، ۳۸ ،

۳۹ ، ۴۰ ، ۱۰۵ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ،

۱۰۹ ، ۱۱۰ ، ۱۲۸ ، ۱۷۲ ،

۱۷۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۲ ، ۲۳۱ ،

۲۳۲ ، ۲۳۹ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳ ،

۲۸۵ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۱ ،

۲۹۳ ، ۲۹۷ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ،

۳۰۱ ، ۳۰۵ ، ۳۱۶ -

عالمگیر نیز دیکھیے اورنگزیب -

عالی تبار : ۳۲ -

عائشہ : ۲۹۵ -

عبدالبدیع ، میر : ۱۶۰ -

عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی : ۳۱۷ -

عبدالحمی ، میر : ۲۶ -

عبدالرحمن بختیار : ۱۳۴ ، ۲۹۶ ،

۲۹۷ -

عبدالرحمن خان : ۲۶۰ -

ص

صاحب رای ، بیہ : ۲۶۰ -

صبغتم اللہ لکھنوی : ۲۶۵ ، ۲۷۱ -

صدرالدین ، شاہ : ۱۳۵ -

صدرالدین محمد فائز : ۲۶ -

صدرحسین ، سید : ۲۶ -

صدر خان ثانی : ۲۹۱ -

صمصام الدولہ : ۲۶۶ ، ۲۶۹ ،

۲۹۴ -

صورت سنگھ ملتانی : ۹ ، ۸۰ ، ۱۰۲ ،

۱۵۷ ، ۲۶۰ -

ض

ضیاء اللہ لکھنوی : ۱۱۷ -

ط

طاہر ، شاہ : ۱۱ -

طہار پ ثانی ، شاہ : ۲۴ -

ظ

ظفر خان : ۲۰۹ ، ۲۱۳ ، ۲۶۹ -

- عطاء اللہ : ۲۱ -
 عطاء اللہ ، میر : ۱۳۱ -
 عظیم الشان : ۳۱ ، ۱۵۸ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۷ ، ۲۹۱ ، ۲۹۲ ،
 ۲۹۵ ، ۳۰۲ -
 علی رضہ - ۲۹ -
 علی خان ، سید : ۱۹۸ -
 علی خان ، میر : ۲۶۱ -
 علی مراد : ۱۶۱ -
 علی مراد خان : ۱۶۹ -
 علی مراد کوکلتاش : ۱۶۳ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۹ -
 علی مردان خان : ۱۵۹ ، ۱۶۲ -
 علی ہجویری : ۱۱۳ ، ۱۵۵ ، ۲۵۶ -
 عباد الملک : ۳۵ -
 عمر خان : ۲۶۱ -
 عنایت اللہ خان : ۱۹۸ ، ۲۹۳ ،
 ۲۹۹ -
 عنایت خان : ۳۰ ، ۱۱۱ ، ۱۲۲ -
 عنایت ، شاہ : ۱۳۱ -
 عوض خان : ۲۳۳ -
 عیسیٰ خان مٹین : ۱۶۵ ، ۱۷۳ ،
 ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۲۹۶ ، ۲۹۸ ،
 ۳۰۰ -
- غ
- غازی الدین خان : ۱۱۶ ، ۲۰۵ ،
 ۲۱۳ ، ۲۳۳ ، ۲۶۳ ، ۲۷۲ ،
 ۲۷۳ ، ۲۷۴ -
 غازی الدین خان ، احمد بیگ : ۱۷۷ -
- عبدالرحیم : ۱۶۶ ، ۲۹۶ -
 عبدالرسول : ۲۱ -
 عبدالسلام : ۲۷۳ -
 عبدالصمد خان : ۱۰ ، ۱۲ ، ۲۳ ،
 ۱۸۰ ، ۱۸۲ ، ۱۸۳ ، ۱۸۶ ،
 ۲۱۱ ، ۲۳۷ ، ۲۹۱ ، ۲۹۶ ،
 ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۰۰ -
 عبدالغفار خان : ۲۹ ، ۲۹۳ -
 عبدالقدیر خان : ۱۳۸ ، ۲۷۱ -
 عبداللطیف بیگ : ۲۷۵ -
 عبدالکریم کشمیری : ۲ -
 عبداللہ : ۳۰۵ -
 عبداللہ خان بارہہ : ۲۹ ، ۳۳ ، ۳۳ ،
 ۳۶ ، ۹۳ -
 عبداللہ خان ، سید : ۱۲۲ ، ۱۶۳ ،
 ۱۶۶ ، ۱۶۷ ، ۱۷۰ ، ۱۹۲ ،
 ۲۰۳ ، ۲۰۶ ، ۲۲۳ ، ۲۷۰ ،
 ۲۷۲ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۳ ،
 ۲۹۸ -
 عبداللہ خویشگی : ۲۹۷ -
 عبداللہ دلیردل خان : ۱۵۷ -
 عبداللہ ، مولوی : ۱۳ -
 عتیق اللہ ، شاہ : ۸ ، ۹ ، ۱۱ -
 عراق (راگ) : ۱۵۳ -
 عرب : ۲۳۹ -
 عرش آشیان : ۳۸ -
 عرض بیگی : ۲۸۳ -
 عزالدین : ۳۱ ، ۳۳ -
 عزت خان ، سید : ۳۶ -
 عزرائیل : ۲۱۳ -
 عزیزالدین : ۳۳ -

- غازی الدنن خان غالب جنگ : ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۴ ، ۳۰۵ -
- فرخنده اختر : ۳۳ -
 فردوس آرام گاہ : ۳۸ -
 فردوس آشیان : ۳۸ -
 فردوس مکان : ۳۸ -
 فرزگی : ۲۳۹ -
 فرید گنجشکر : ۱۳۲ ، ۲۸۱ -
 فریدوں : ۱۹۵ -
 فیروز بخت : ۴۲ -
 فیروز خان میواتی : ۱۳۳ -
 فیروز شاہ : ۳۱۷ -
 فیروز علی خان : ۳۵ ، ۲۵۱ -
 فیض بخش : ۱۱ ، ۲۶ -

ق

- قاسم کوتوال ، سید : ۳۱۹ -
 قاسم ، میر : ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۷ ، ۱۸ -
 ۳۲ ، ۲۷ -
 قباچاق خان : ۲۳ -
 قدرت اللہ ، میر : ۹ -
 قطب الدین : ۱۵ -
 قطب الدین بختیار کاکي : ۱۱۳ ، ۱۸۳ -
 قطب الدین خان : ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
 قطب الدین ، خواجہ : ۱۷۸ -
 قطب الملک ، عبد اللہ خان : ۲۰ ، ۲۳ ، ۲۷ ، ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۵ -
 ۳۶ ، ۹۳ ، ۹۸ ، ۱۶۳ ، ۱۷۷ -

- غازی الدین فیروز جنگ : ۳۰۰ ، ۳۰۱ -
 ۳۰۲ ، ۳۰۴ -
 غازی خان بہادر : ۲۱۳ ، ۲۲۸ -
 غفور اللہ خان : ۲۶۹ -
 غلام حسین : ۲۵ -
 غلام رسول : ۳۳ -
 غلام علی خان : ۳۱ ، ۳۶ ، ۲۰۹ -
 ۲۳۵ ، ۲۴۷ ، ۲۵۴ -
 غلام محی الدین : ۲۳ -
 غلام محی الدین خان : ۱۵ -
 غلام محی الدین شاہ : ۳ -
 غیاث خان : ۲۳۳ -
 غیرت : ۱۹۱ -
 غیرت خان ، سید : ۳۶ ، ۲۵۳ -
 ۲۵۸ -
 غیرت علی خان : ۳ ، ۲۵۹ -

ف

- فتح اللہ خان : ۱۵۹ -
 فتح اللہ ، سید : ۱۵۹ -
 فتح خان : ۱۵۳ -
 فرخ سیر : ۱۶ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۳۰ ، ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۶ -
 ۳۷ ، ۳۹ ، ۴۱ ، ۴۳ ، ۴۴ ، ۱۶۳ -
 ۱۷۶ ، ۱۹۵ ، ۱۹۸ ، ۲۸۲ -
 ۲۸۳ ، ۲۸۴ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷ -
 ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۱ -

کریم اللہ خان بارہہ : ۲۵۹ -	۱۸۸ ، ۱۹۲ ، ۱۹۶ ، ۲۰۳
کریم النساء : ۳۱ -	۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۲۰۷ ، ۲۰۹
کفایت خان : ۱۳ -	۲۱۰ ، ۲۱۱ ، ۲۱۵ ، ۲۲۳
کلیم : ۱۹۵ -	۲۲۹ ، ۲۳۲ ، ۲۳۰ ، ۲۵۲
کتور سنگھ : ۱۶۷ -	۲۵۳ ، ۲۶۰ ، ۲۶۲ ، ۲۶۳
کوکتاش خان، علی مراد : ۱۵۶ ، ۱۶۲ ،	۲۶۵ ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۶۹
۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱ ، ۱۷۲ ،	۲۷۰ ، ۲۷۲ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴
۳۰۲	۲۷۵ ، ۲۷۶ ، ۲۷۷ ، ۲۸۵
کہاں جاٹ : ۲۲۹ -	۲۸۶ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸ ، ۲۹۱
کیان : ۲۱۷ -	۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۵ ، ۲۹۷
	۲۹۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳

کھ

کھول : ۱۳۳ ، ۱۸۵ ، ۳۰۲ -

گی

گنج سنگھ : ۲۳۱ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ -

گردہر بہادر : ۲۷ ، ۳۳ ، ۱۷۱ ، ۲۳۷ ، ۲۹۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ -

گنج بخش ، علی ہجویری : ۱۱۳ -

گج علی خان : ۲۵۲ -

گوبند سنگھ ، گورو : ۱۳۵ ، ۱۳۶ ، ۲۸۱ ، ۱۳۷ -

گوپال رای : ۱۱۵ -

گوچر : ۲۷۵ -

گوڈے واہا : ۳۴ -

گورو دتا : ۲۸۱ -

گورسہای ، لالہ : ۲۵۹ -

قلاق : ۲۹۰ -

قلی بیگ ، خواجہ : ۲۳ -

قلیچ خان : ۳۰۱ -

قمرالدین خان : ۱۸۳ ، ۲۱۱ ،

۲۳۸ ، ۲۵۷ ، ۲۶۹ ، ۲۷۶ -

قمرالدین ، میر : ۳۰۱ -

ک

کارطلب خان : ۲۰۶ -

کام بخش : ۱۹ ، ۳۹ ، ۴۳ ، ۲۹۲ -

کامراج : ۲۰ ، ۲۲ -

کامگار خان : ۲۸۶ -

کامور خان : ۲۴ -

کالو کھتری : ۲۸۱ -

اچکینہ : ۱۷۸ -

کرشن : ۳۱۳ -

ل

۲۸۸ ، ۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۶ ،
- ۳۱۳

محمد افضل ، حافظ : ۷۸ -
محمد اقبال مجددی : ۲۰ پ -
محمد اکبر : ۳۰ ، ۳۳ ، ۱۳۰ ، ۲۰۳ -
محمد اکبر ، سلطان : ۲۲۲ -
محمد امین جعفر آبادی : ۲۲ -
محمد امین خان : ۹ ، ۱۰ ، ۲۰ ، ۲۳ ،
- ۲۷ ، ۳۱ ، ۱۳۵ -

محمد امین خان : ۱۶۹ ، ۱۸۰ ،

۱۸۳ ، ۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱ ،

۲۱۲ ، ۲۲۳ ، ۲۳۶ ، ۲۳۷ ،

۲۳۸ ، ۲۵۳ ، ۲۵۴ ، ۲۵۶ ،

۲۵۷ ، ۲۶۰ ، ۲۶۲ ،

۲۶۳ ، ۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۲۶۶ ،

۲۶۹ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴ ، ۲۸۵ ،

۲۹۰ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۷ ،
- ۳۰۳

محمد بخش آشوب : ۲۲ ، ۲۵ -

محمد بن رستم حارثی : ۲۲ -

محمد بن معتمد خان : ۲۲ -

محمد بیدار بخت : ۱۲۱ -

محمد تقی : ۳۳ -

محمد جهانشاه : ۱۳۶ ، ۱۵۱ ، ۱۵۷ ،

- ۱۵۹

محمد خان : ۳۰۶ :

محمد خان بنگش : ۲۶۶ -

محمد خان ، سید : ۵۶ ، ۲۶۶ -

محمد خجسته اختر : ۱۵۲ -

محمد خلیل ، خواجہ : ۲۱ -

لال رام : ۲۳ -

لال کنور : ۱۵۷ -

لطف اللہ خان صادق : ۱۵۷ ، ۱۶۳ ،

۱۶۷ ، ۲۹۳ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳ -

لعل خان ، میان : ۲۶۹ -

لکھی : ۱۳۱ -

لہنا : ۲۸۱ -

م

مبارز الملک : ۲۹۵ -

مبارک اختر : ۳۳ -

مبارک اللہ واضح : ۶ ، ۲۰ ، ۲۱ ،

- ۳۲

محمود خان : ۱۳۸ ، ۱۳۹ -

محمد سنگھ ، راجا : ۲۵۹ ، ۲۶۵ ،

۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱ ، ۳۰۳ -

محمد : ۹۳ -

محمد ابراہیم : ۳۳ ، ۲۶۳ ، ۲۶۵ ،

- ۲۸۳

محمد احسن ایجاد : ۲۲ -

محمد اسماعیل : ۱۷۸ ، ۲۹۳ -

محمد اسماعیل امجدی : ۲۱ -

محمد اصغر : ۲۲۹ -

محمد اعظم شاہ : ۳۰ ، ۱۰۸ ، ۱۰۹ ،

۱۱۰ ، ۱۱۵ ، ۱۱۷ ، ۱۲۰ ،

۱۲۶ ، ۱۲۸ ، ۱۶۵ ، ۲۸۷ ،

- محمد خلیل شاہ : ۲۵ -
 محمد دایم ، شیخ : ۱۸۱ -
 محمد رضا : ۲۹۱ -
 محمد رفیع : ۱۵۹ ، ۲۹۵ -
 محمد رفیع الدرجات : ۱۰۱ ، ۲۱۵ -
 محمد رفیع الدولہ : ۲۳۳ -
 محمد رفیع الشان : ۱۳۲ ، ۱۳۶ ،
 ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ -
 محمد رفیع سربلند خان : ۱۰۹ -
 محمد روشن اختر : ۲۳۵ -
 محمد زمان رنگھڑ : ۱۲۳ -
 محمد سعید : ۱۰۹ -
 محمد سلطان : ۳۰ -
 محمد شاہ : ۳ ، ۱۰ ، ۱۴ ، ۲۰ ، ۲۲ ،
 ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۷ ، ۳۰ ،
 ۳۲ ، ۳۵ ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۰ ،
 ۴۴ ، ۲۳۵ ، ۲۶۹ ، ۲۷۰ ،
 ۲۸۳ ، ۲۸۸ ، ۲۹۰ ، ۲۹۱ ،
 ۲۹۶ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۲۹۹ ،
 ۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۴ -
 ۳۰۶ -
 محمد شاہ ، ذوالفقار ، میر : ۲۴ -
 محمد شفیع وار : ۲۳ ، ۲۵ -
 محمد صالح کنیو : ۱۰۴ -
 محمد عاصم ، خواجہ : ۱۶۳ ، ۱۷۷ ،
 محمد عاصم نیز دیکھیے خاندوران
 محمد عظیم : ۲۹ ، ۳۱ ، ۱۰۸ ،
 ۱۱۰ ، ۱۱۳ ، ۱۱۴ ، ۱۱۸ ،
 ۱۳۶ ، ۱۳۸ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ،
 ۱۵۳ ، ۱۶۲ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶ -
 محمد علی حسینی : ۲۳ ، ۲۶ -
 محمد علی عام : ۱۱ -
 محمد فاضل ، میر : ۱۵۷ -
 محمد فرخ میر : ۹۸ ، ۱۰۳ ، ۱۰۶ ،
 ۱۰۹ ، ۱۶۲ ، ۱۶۵ ، ۱۶۸ ،
 ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷۵ ،
 ۱۸۷ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳ ، ۲۰۷ ،
 ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ،
 ۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ،
 ۲۷۳ ، ۲۷۴ -
 محمد فیروز مند : ۳۳ -
 محمد قاسم : ۲ ، ۶ ، ۸ ، ۱۳ ، ۱۹ ،
 ۲۵ ، ۳۰ ، ۳۶ -
 محمد قاسم حسینی : ۹۳ -
 محمد کام بخش : ۳۰ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ،
 ۱۲۸ ، ۱۲۹ ، ۱۳۱ ، ۱۳۷ ،
 ۱۴۳ -
 محمد کاظم : ۱۰۵ -
 محمد کریم : ۳۱ ، ۱۳۸ ، ۱۵۳ ،
 ۱۶۱ ، ۲۸۲ -
 محمد ماہ اعظم خان : ۱۶۹ -
 محمد ماہ ، ملا : ۲۱ -
 محمد محسن صدیقی : ۲۵ -
 محمد مراد ، شیخ : ۲۵ -
 محمد مراد کشمیری : ۲۸۵ -
 محمد معزالدین : ۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۱۸ ،
 ۱۳۸ ، ۱۵۰ ، ۱۵۲ ، ۱۵۶ ،
 ۱۵۹ ، ۱۶۱ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ،
 ۱۶۶ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱

- ۲۸۹ ، ۲۹۲ ، ۲۹۸ ، ۳۰۱ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -
 سریم ، حافظ : ۲۹۹ -
 مشرف ، میر : ۱۴۰ ، ۱۴۳ ، ۱۴۴ ، ۲۰۲ ، ۲۲۹ ، ۲۵۳ ، ۲۶۵ ، ۲۶۹ ، ۳۰۳ -
 مصطفیٰ : ۱۱۰ -
 مطاب خان : ۱۱۷ -
 مظفر خان : ۳۵ -
 معالی خان : ۱۵۳ ، ۱۹۵ -
 معتمد خان : ۲۲ ، ۱۰۳ -
 معز الدولہ : ۲۹۱ -
 معز الدین ، جہاندار شاہ : ۳۱ ، ۳۳ ، ۱۲۰ ، ۱۳۶ -
 معظم خان ، میر جملہ : ۱۷۸ ، ۲۳۱ ، ۲۶۱ -
 معظم خان افغان : ۲۵۳ -
 معظم شاہ : ۱۹ ، ۳۶ ، ۳۰ ، ۳۱ ، ۳۳ ، ۲۸۷ ، ۲۹۳ ، ۳۰۱ -
 معین الدین چشتی : ۱۹۱ -
 معین الملک ، امیر : ۲ ، ۱۰ ، ۱۰۳ -
 مغل : ۱۷۹ ، ۱۸۲ ، ۱۸۸ ، ۲۰۸ ، ۲۳۰ ، ۲۳۱ ، ۲۳۳ ، ۲۷۳ -
 مغلان : ۲۰۰ ، ۲۰۸ ، ۲۱۲ ، ۲۴۳ ، ۲۵۰ ، ۲۵۳ ، ۲۶۳ ، ۲۶۴ ، ۲۷۵ -
 مغلیہ : ۲۱۱ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۶۳ -
 منج : ۳۰۰ ، ۳۰۳ -
- ۱۷۲ ، ۱۷۷ ، ۲۱۸ ، ۲۲۷ ، ۲۸۵ -
 محمد معظم : ۱۰۶ ، ۱۰۸ ، ۱۱۰ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۱۸ ، ۱۳۷ ، ۱۳۳ ، ۱۶۵ ، ۱۸۳ ، ۲۸۱ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۱ ، ۲۹۸ -
 محمد نقی : ۱۳۱ -
 محمد نیکو سیر : ۲۱۲ ، ۲۲۳ ، ۲۲۷ ، ۲۲۹ -
 محمد بادی کامور خان : ۲۳ -
 محمد ہاشم ، میر : ۹ -
 محمد ہاشم خانی خان : ۲۵ -
 محمد ہمایون : ۳۱ -
 محمد یار خان : ۱۱۳ -
 محمد یامین خان : ۲۶ -
 محی الدین شاہجہان ثانی : ۳۳ -
 محی السنہ : ۳۳ -
 مختار خان : ۲۹ -
 مخلص خان : ۱۳۸ ، ۱۵۷ ، ۱۵۸ ، ۱۶۲ ، ۱۶۶ -
 مراد خان ، مولوی : ۱۳۹ -
 مراد خان ، خواجہ : ۱۰۰ -
 مرتضیٰ : ۱۱۰ -
 مردہی : ۱۱ -
 مرل : ۱۳۰ ، ۳۰۳ -
 مرل : ۳۰۳ -
 مرشد قلی خان : ۱۶۶ ، ۲۳۷ -
 مریشہ : ۲۵ ، ۳۳ ، ۳۵ ، ۲۱۲ -

- منعم خان ، خانخازان : ۱۰ ، ۱۱۱ ،
 ۱۱۲ ، ۱۱۳ ، ۱۲۰ ، ۱۲۲ ،
 ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۲۸ ، ۱۲۹ ،
 ۱۳۰ ، ۱۳۳ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ،
 ۱۶۵ ، ۳۰۱ ، ۳۰۵ -
 ملہار راؤ ہولکر : ۳۵ -
 ممتاز محل : ۲۹۳ -
 منور علی خان : ۲۳ -
 مورلی : ۶ -
 موسی خان : ۱۳۱ -
 سہابت خان : ۱۲۹ ، ۱۳۳ ، ۱۳۳ -
 ۱۵۳ -
 مہتہ کانسہ ، میان : ۲۹۷ -
 مہر النساء : ۲۹۳ -
 مہربان آغا : ۳۱۳ -
 مہر ، غلام رسول : ۳۳ -
 مشین : ۳۰۰ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -
 میر اجملہ ، شریعت اللہ : ۹۹ ،
 ۱۷۱ ، ۱۷۸ ، ۱۷۹ ، ۱۸۸ ،
 ۱۹۸ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۱۸ ،
 ۲۵۳ ، ۲۸۲ ، ۲۹۵ ، ۲۹۷ -
 ۳۰۵ -
 میر ملنگ : ۱۳۰ -
- ن
- نادر شاہ : ۳ ، ۹ ، ۱۳ ، ۲۹۲ ،
 ۲۹۷ ، ۲۹۵ -
 نادر سنگھ : ۱۳۹ -
 ناصر خان : ۱۳ -
- ناصر علی ، سید : ۳۶ ، ۱۶۳ ، ۱۶۷ -
 ناگر برہمن : ۳۰۲ ، ۲۸۷ -
 نائک : ۱۳۳ ، ۱۳۷ ، ۱۳۰ ،
 ۲۸۱ -
 ناون راجہ : ۲۸۶ -
 نجابت علی ، سید : ۳۶ ، ۱۷۷ -
 نجم الدین علی ، سید : ۳۶ ، ۱۶۳ ،
 ۱۷۷ ، ۲۱۱ ، ۲۵۹ ، ۲۷۲ ،
 ۲۷۳ -
 نجیبای خالص : ۱۱ -
 نذر محمد ، سید : ۳۰۶ -
 نصرت جنگ : ۲۹۳ -
 نصرت یار : ۳۰۶ -
 نصرت یار خان : ۲۷۵ -
 نصیر الدین بہایوں : ۱۲۵ -
 نظام الدین اولیاء : ۱۱۳ -
 نظام الملک : ۹ ، ۲۰ ، ۲۷ ، ۳۰ ،
 ۳۱ ، ۳۵ ، ۲۰۰ ، ۲۱۶ ،
 ۲۲۴ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۳ ،
 ۲۳۳ ، ۲۳۶ ، ۲۳۵ ، ۲۳۸ ،
 ۲۴۹ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳ ، ۲۶۳ ،
 ۲۶۷ ، ۲۶۹ ، ۲۷۶ ، ۲۸۵ ،
 ۲۸۸ ، ۲۹۰ ، ۲۹۹ ، ۳۰۱ ،
 ۳۰۲ -
 نظام بخاری ، سید : ۸ -
 نعمت خان بہادر : ۱۵ -
 نعمت خان عالی : ۲۰ ، ۲۱ -
 نعمت خان کھریل : ۱۳۱ -
 نواب اولیاء ، سید احمد اللہ : ۳۵ ،
 ۳۶ -

- نواب بائی : ۳۰ -
 نورالدین : ۲۱ -
 نور الدین ، سید : ۱۲۲ ، ۱۷۷ -
 نورالدین علی : ۳۶ -
 نور اللہ ، سید : ۳۶ -
 نور اللہ خان ، سید : ۲۵۶ -
 نور خان : ۲۹۶ -
 نورانی : ۳۰۴ -
 نور محمد خان : ۱۸۱ -
 نیکو سیر : ۲۰ ، ۲۷ ، ۳۳ ،
 ۳۹ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸ -
 ۲۹۰ ، ۲۹۱ -
 نین سکھ : ۲۲ -

ی

- یار پیگ ، حاجی : ۱۳۱ -
 یاسین خان : ۲۱۹ -
 یحیی خان ، سیر : ۱۳ ، ۲۵ -
 یزید : ۱۰۰ -
 یحیی الدولہ : ۲۹۳ -
 یوسف : ۱۱۲ ، ۲۱۳ -

و

- والا تبار : ۲۸۳ -
 والا جاہ : ۱۱۵ ، ۳۲ -
 والا شان : ۳۲ -
 وزیر الممالک : ۳۰۴ -
 وزیر خان : ۱۳۳ ، ۱۳۶ ، ۱۴۸ ،
 ۱۷۹ ، ۳۰۶ -

باشم علی خان : ۲۱۰ ، ۲۱۹ -

Dowson, 26
 Elliot, 26
 Hoey, William, 26
 Ibrat, 8
 Irvine, 6, 26
 Johnson, 308
 Marshall, 20 f.
 Storey, C.A , 20 f.

کتاب و رسائل، کتابخانے و ادارے

- بالمکند نامہ : ۲۳ -
 برٹش میوزیم : ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ،
 - ۵۰ ، ۲۶
 برہان النتوح : ۲۵ -
 بوڈلین لائبریری : ۲۵ -
 بیاض مجد قاسم : ۲۹ -
 بیاض میر قاسم : ۱۱ - ۱۸ -
 بیست و دو سالہ وقایع مجد شاہی :
 - ۲۵

پ

- پنجاب پبلک لائبریری : ۲ ، ۳ ، ۶ ،
 - ۲۶
 پنجاب یونیورسٹی لائبریری : ۲ ، ۳ ،
 ۹ ، ۱۱ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۹ -

ت

- تاریخ ارادت خان : ۶ ، ۳۲ -
 تاریخ اورنگزیب و جانشینانش : ۲۵ -
 تاریخ چغتائی : ۲۵ -
 تاریخ راحت افزا : ۲۹ -
 تاریخ شہادت فرخ سیر و جلوس

الف

- آثار الصنادید : ۳۱۵ -
 آصفیہ لائبریری : ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۵ -
 آئین اکبری : ۳۱۳ ، ۳۱۵ ، ۳۱۷ -
 احکام عالمگیری : ۲۹۹ -
 احوال الخواقین : ۶ ، ۲۵ ، ۳۶ -
 اخبار الاولیاء : ۲۹۷ -
 ارشاد الوزرا : ۲۹ -
 اسرار صمدی : ۲۳ -
 امتیصال سادات پارسیہ : ۲۴ -
 اعظم الحرب : ۲۰ -
 اقبال نامہ چنہانگیری : ۱۰۴ -
 اکبر نامہ : ۳۶ ، ۳۷ ، ۳۸ -
 الہام منعمی : ۱۰ -
 اوریٹنٹل کالج میگزین : ۳۱۳ -
 انڈیا آفس لائبریری : ۳ ، ۲۱ ،
 ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ -
 ایڈن لائبریری : ۲۲ -

ب

- بادشاہ نامہ : ۳۶ ، ۳۷ -

ر

- رایل ایشیاتک سوسائٹی گریٹ برٹن ہ
 آئر لینڈ : ۶ -
 رایل ایشیاتک سوسائٹی لندن : ۲۵ -
 رسالہ محمد شاہ و خاندوران : ۲۵ -

س

- سادات بارہہ (کتاب) : ۲۶ -
 سلاطین تیموری : ۷ -
 میدان بادشاہ گر : ۲۶ -

ش

- شاہجہان نامہ : ۱۰۵ -
 شاہ نامہ سنور کلام : ۲۳ -

ع

- عبرت نامہ : ۱، ۲، ۸، ۹، ۱۶،
 ۲۲، ۲۷، ۲۹، ۳۲، ۱۹ -
 ۳۷، ۹۳، ۱۹۵، ۲۶، ۲۹،
 - ۳۰۵

ف

- فتوحات سمندی : ۳۳ -
 فرخ میر نامہ : ۲۲، ۲۳ -
 فرخ نامہ : ۲۳ -
 فہرست مخططات فارسی برٹش میوزیم :
 - ۳۸

محمد شاہ : ۲۵ -

- تاریخ شاہنشاهی : ۲۱ -
 تاریخ فرخ میری : ۲۲ -
 تاریخ فیض بخش : ۲۶ -
 تاریخ قہجاق خانی : ۲۳ -
 تاریخ لہور : ۳۱۳ -
 تاریخ محمد شاہی : ۲، ۲۵، ۲۶ -
 تاریخ مجددی : ۳۳ -
 تاریخ مغلیہ کے فارسی مآخذ : ۲۰ پ -
 تاریخ مفضلہ : ۲۳ -
 تاریخ نادر الزمانی : ۶ -
 تاریخ ہند : ۲۵ -
 تحفۃ الہند : ۲۳ -
 تذکرۃ السلاطین چغتای : ۲۲ -
 تذکرۃ الملوک : ۲۵ -
 تنقیح الاخبار : ۲۱ -
 تیمور نامہ : ۲۳ -

ح

- جنگ نامہ : ۲۱ -
 جنگ نامہ محمد اعظم شاہ : ۲۱ -
 جوہر صمصام : ۲۵ -

خ

- خلاصۃ التواریخ : ۲۸۶ -

د

- دستور العمل : ۲۳ -
 دولت افزا : ۳۱ -

- معظم نامہ : ۲۱ -
 مفضل خان ، سید : ۲۳ -
 منتخب التواریخ : ۲۱ -
 منتخب اللباب : ۷ ، ۲۵ ، ۲۹ ،
 - ۳۰۰

ن

- نادر الزمانی : ۲۶ -
 نظم ملوک (مثنوی) : ۲۲ -
 نیرنگ نامہ : ۲۱ -
 نیشنل لائبریری پیرس : ۲۳ ، ۲۵ -

و

- واقعات دارالخلافت دہلی : ۳۱۳ -
 وقایع فرخ سیر و جنگہای عبدالصمد
 و سکھان : ۲۳ -

ہ

- ہفت گلشن مجد شاہی : ۲۴ -

ق

- قرآن : ۱۷۸ ، ۱۸۵ ، ۱۸۶ ،
 ۱۹۱ ، ۲۲۲ ، ۲۳۸ -

ک

- کتب خانہ رایل ایشیائک سوسائٹی
 لندن : ۲۵ -
 کراچی یونیورسٹی لائبریری : ۴ -
 کلمات طیبات : ۲۹۹ -

م

- مآثر الامرا : ۲۶ ، ۳۰۰ -
 مثنوی زور آور سنگھ : ۲۴ -
 مجموعہ آذر (کتابخانہ) : ۲ -
 مجموعہ تاریخ شاہنشاہان ہند : ۲۲ ،
 - ۲۳
 مجموعہ شیرانی (کتابخانہ) : ۱۱ -
 محک السلوک و مصقلۃ النقص : ۲۳ -
 مرآة الصفا : ۲۶ -
 مرآة واردات : ۲۴ -

District Gazetteer, 313

District Gazetteer, Agra, 316.

Glossary of the Tribes and
 Castes of Panjab, 305.

History of India as told
 by its own historians, 26

Later Mughals, 6, 26, 315.

Mughals in India, 20 f.

Persian Literature, 20 f.

